ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب الارشاد اخی المعظم و برادر مکرم منشی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ١٦

دعوات مسنونہ

قول الثابت

ذخیرہ کرامت حصہ دوم

بیعت نامہ

از اہتمام کمترین محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مالک مطبع احمدی

در مطبع [illegible] واقع کانپور مطبوع گردید

قول الثابت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ سبحانہ وتعالی شانہ کیواسطے ہی جس نے دین اور شریعت مقرر کیا اور شریعت کی حکم اور منع یعنی سارے مسائل شرعی کو جو فقہی اور فروعی مسائل ہین حد مقرر کیا اور اس حد سے گذرنے اور سرکشی کرنے کو منع کیا اور سارے ماموروات کے بجالانے اور منہیات کے چھوڑنے پر استقامت کا یعنی مضبوط رہنے کا حکم دیا۔ اور صلوۃ اور سلام اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسنے جماعت سے چھوٹنے کی بُرائی سمجھ مین خوب آجانے کے واسطے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکری کا بھیڑیا ہوتا ہی کہ پکڑلیتا ہی اُس بکری کو جو اپنی جماعت اور ریوڑ اور لہنڈے سے بھاگ جاتی ہی اور دور پڑ جاتی ہی اور اُنکی ساری اولاد اور اصحاب پر جو اصول دین مین سب کے سب متفق تھے۔ اور سنت کی پیروی اور اُنکی جماعت کی پیروی کرنے والے لوگ سنت وجماعت کہلائی جنکی جماعت سارے گمراہ فرقون کی ساری جماعت سے بھاری ہی کہ اگر اسلام کا دعوی کرنیوالے سارے گمراہ فرقے خواص اور عوام کو اور اُن کے مذہب کی ساری کتابون کو ایک طرف کرین اور اہل سنت وجماعت خواص اور عوام اور اُن کے مذہب کی ساری کتابون کو ایک طرف

کرین تو بلا شبہہ سارے ملکے اہل سنت وجماعت کے برابر نہ ٹھیرینگے اور اکیلے اہل سنت وجماعت سب سے زیادہ ٹھیرین گے - بعد اسکے سنا چاہیے کہ اس خاکسار نے اس ۱۲۸۹ سنہ بارہ سو نواسی ہجری مین بنگالے کے شمالی ملک مین جب سیر کیا تو بہ نسبت اور ملکون کے اس طرف دین کے کام مین بڑا فتور اور سستی اور غفلت دیکھا اور اُسکے سواے ہندوستان اور بنگالے کے لوگون کو دیکھا کہ دین کے بعضے بعضے مسئلون مین شبہہ کرتے ہین اور شک مین گرفتار رہتے ہین اور اکثر مسئلونکو اُلٹا پلٹا کرتے ہین تب ارادہ کیا کہ اُن چند مسئلونکی حقیقت مختصر کرکے چند ورقون مین کھول دین تاکہ ہر کوئی اُن چند ورقون کو اول سے آخر تک دیکھکے ہوشیار ہو جاوے - تو اب ہم سارے مسلمانون کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ ان چند ورقون کو دیکھکے اُنکے مختصر مضمون کو شرح کے ساتھ لوگونکو سناتے پھرین اور اُن مضمون کو ہم ایک مقدمہ اور تیرہ وعظ مین لکھتے ہین۔ حسبي الله ونعم الوكيل۔

مقدمہ اس زمانیکے حال کی بیان مین

اس زمانے مین دیکھا کہ لوگونکو اپنے دین پر مضبوط رہنا مشکل معلوم ہوتا ہی اور دین کے خلاف کام کرنا آسان معلوم ہوتا ہی اِلّا ماشاء اللہ تعالیٰ یہانتک کہ ایک درم چار آنہ خرچ کرکے آدمی بہشت مین نہین جاتا اور ہزار درم خرچ کرکے دوزخ مین جاتا ہی جیسا کہ تفسیر روح البیان مین ہی اور ایسے ہی زمانیکی خبر اُس حدیث مین ہی جو جامع صغیر مین حرف الیا مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - آویگا لوگون پر ایسا زمانہ کہ اُن لوگون مین سے جو شخص اپنے دین کے احکام کی تکلیفات مین صبر کرنے والا اور برداشت کرنے والا ہوگا اُس کا ایسا حال ہوگا جیسا کہ کوئی شخص اپنی مٹھی مین آگ کا انگارا پکڑ لے کے رکھے روایت کیا اُسکو ترمذی نے اور اس زمانے کا حال کیا کہین اب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہت دور پڑ گیا ہی جب حضرت کی وفات ہوی اُسی روز لوگونکا حال بدل گیا انس بن مالک

رضی اللہ عنہ کہتے ہین اُسی روز کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی ابھی تک ہم لوگون نے ہاتھ سے مٹی بھی نہ جھاڑا تھا کہ ہم لوگون کے دل کا حال بدل گیا اُس کا بیان اس شعر مین ہے

شعر

رہ ندیدم چو برفت از نظرم صورت دوست	ہمچو چشمی کہ چراغش ز مقابل برود

تو جب اُس برکت کا زمانہ دور پڑنے سے اندھیرا ہو گیا تو اب ایسے وقت مین اپنے دین پر مضبوط رہنے والون کے واسطے اُس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حدیث مین بشارت دیا اور دعا فرمایا ہی اُس کو ہم لکھتے ہین تاکہ اُسکو سُنکے لوگونکی ہمت زیادہ ہو اور اپنے دین پر مضبوط رہین وہ حدیث یہ ہی مشکوۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبیٰ لِلْغُرَبَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ بیشک شروع مین ظاہر ہوا دین اسلام غریب اور تنہا اور بیکس یعنی دین اسلام ابتدا مین غریب و رمسافر کی طرح تھا یعنی جیسا کہ بیگانہ شہر مین مسافر کو کوئی نہ پہچانتا ہی اور نہ کوئی اُس کا مددگار ہوتا ہی ویسا ہی دین اسلام اور مسلمان لوگ تھی پھر اللہ تعالی نے مسلمانون کو اور دین اسلام کو بڑا زور دیا اور کوئی زمین ایسی باقی نرہی جہان دین اسلام نہ پہنچا اور سارے دینون پر غالب ہوا اور سبکو دبا لیا اور آخر کو پھر ویسا ہی غریب اور تنہا ہو جاویگا جیسا کہ ابتدا مین تھا اور مسلمان لوگ دین پر استقامت والے تھوڑے ہون گے تب ایسے وقت مین اور ایسے آخری زمانے مین جو لوگ دین پر استقامت رکھین گے اور ثابت قدم رہین گے اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہین گے اُن کے واسطے خوشی اور خوبی اور خوشحالی ہوگی۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اس حدیث کے معنے اشعۃ اللمعات سے لکھا یہ خاکسار کہتا ہے کہ سُستی اور غفلت صرف لوگون مین آجاویگی اور دین محمدی مین کچھ فرق نہوگا وہ تو قیامت تک سارے دینون پر غالب رہیگا

پہلا وعظ اس بیان مین کہ قرآن اور حدیث پر چنگل مارنا فقیر پر

عمل کرنے کا نام ہی اور دو داسے گروہ اور لا مذہب لوگون کا ذکر کہ دونون حقیقت مین وہابی ہین اور ان دونون گروہ کی صحبت سی پرہیز کرنے کا ذکر ہی

چونکہ اُن دونون کی بات سُننے سے قیامت اور قبر کے حالات کی تصدیق نہین باقی رہتی اور اللہ اور رسولؐ کی تصدیق اور محبت دل سے نکل جاتی ہی اور اپنے دین اور مذہب پر استقامت باقی نہین رہتی اور مجتہدین شریعت اور مشائخ طریقت سے اعتقاد باقی نہین رہتا اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف سے بداعتقاد ہوجاتا ہی اور ان سب پر عمل کرنا چھوٹ جاتا ہی اور اس سبب سے سالک علم مکاشفہ اور علم معاملہ دونون سے محروم رہتا ہی اسی واسطے اس رسالہ مین ہم دونون گروہ کی برائی اور شریعت اور طریقت پر عمل کرنیکی خوبی اور فائدہ اس وعظ مین بیان کرتے ہین اب دل لگا کے سنو قرآن اور حدیث پر چنگل مارنا فقہ اور عقائد اور تصوف پر عمل کرنیکا نام ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر عامی یعنی جو مجتہد نہین ہی وہ ان تینون پر عمل نکریگا اپنی راے بموجب قرآن حدیث پر عمل کرنا چاہے گا تو جتنے آدمی ہون گے اُتنا ہی مذہب نکلے گا اور مجتہد اور مقلد اور پیر اور مرید کے درجہ کا فرق نہ باقی رہے گا اور دین کا انتظام بگڑ جا دیگا جیسا کہ دو داکی گروہ اور لا مذہب لوگ جو دونون حقیقت مین وہابی ہین ۔ ان تینون پر عمل نہین کرتے اگرچہ زبانی دعوی کرتے ہین کہ ہم تینون پر عمل کرتے ہین ان لوگون کے حال پر حدیث ہی کہ جن لوگون کو اُس جناب نے حدیث مین شیطان کا لشکر فرمایا سو یہ لوگ اُن کی پیروی کرتے ہین اور حرمین شریفین مین قیامت تک دین کے رہنے کی جو اُس جناب نے حدیث مین خبر دیا ہی وہان کے لوگون کی پیروی نہین کرتے بلکہ وہانکا نام سُنکے جل کے خاک ہوجاتے ہین بھلا اپنے رسول کی مخالفت اس سے بڑھکے اور کیا ہوگی اس مضمون مین نفسانیت کو چھوڑ کے بنظر انصاف کے غور کرنے سے یقین ہے کہ یہ گروہ بلکہ سارے گمراہ فرقے راہ پر آجاوینگے خصوصاً جب لا مذہب لوگ اپنے استادون کی جماعت کے توڑ دینے اور جماعت مین پھوٹ ڈالتے ہین غور

غور کرین گے تب اُن کی حقیقت کو پہچان جاوین گے سوان دونون گروہ فرقون کی صحبت سے
ہر مسلمان کو پرہیز اور کنارہ کرنا واجب ہی جامع صغیر مین بخاری کی حدیث ابی موسی اشعری سے جو
روایت کیا ہی اُس کا ترجمہ یہ ہی مثل جلیس یعنی ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کی جیسے صاحب مُشک اور
لوہار کی بھٹی کی ہی دو بات سے خالی نہین کہ صاحب مُشک سے یا تو مُشک خریدیگا یا اسکی خوشبو پاویگا
اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر جلاویگی یا تیرا کپڑا جلاویگی یا اُس سے گندی بو پاوے گا یعنی نیک کی صحبت
مین ہر حال مین فائدہ ہی اور بد کی صحبت مین ہر حال مین ضرر ہی اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی قدس سرہ نے دلیل العارفین مین جو اپنے مرشد خواجہ معین الدین چشتی کے ملفوظات کو جمع کیا
ہی لکھا ہی کہ حضرت مرشد نے فرمایا ہی نیک لوگون کی صحبت نیک کام سے بہتر ہی اور بد لوگونکی صحبت
بد کام سے بدتر ہی انتہی - یہ اخبار الاخیار سے لکھا اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ کے مکتوبات کی جلد اول
کے مکتوب پنجاہ وچہارم مین فرماتے ہین کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ
ہی اور بدعتی فرقون مین سے بہت برے وہ فرقے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بغض
رکھتے ہین قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اُن فرقون کو کافر فرمایا ہی - لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ - قرآن
اور شریعت کو اصحاب نے پہونچا دیا ہی اگر یہ لوگ مطعون ہون تو قرآن اور شریعت مین طعن
لازم آوے انتہی - صحابہ کے ایمان کا کمال اور الحادین کی حمایت کرنا فتوح الشام اور فتوح المصر
کے دیکھنے سے بتصحیح معلوم ہوگا محض اللہ تعالی کا فضل ہی کہ وہ کتاب چھپ گئی اور بکثرت ملتی ہی
اور وہابیہ لوگ چونکہ اصل مین خارجیہ مین سے ہین اسی واسطے صحابہ سے بغض رکھتے اُن کا وہ
بغض تراویح مین خلاف کرنے اور جمعہ کی پہلی اذان کے منع کرنے سے ظاہر ہوتا ہی اب ان
گمراہون کا یہ حال ہی کہ جب ہندوستان اور بنگالے مین حاکم وقت نے وہابیونکو گرفتار کرنا شروع کیا تب
اُن کے گمراہ کرنیوالے سردار لوگ بھاگ کے مکہ معظمہ مین گئے چنانچہ ایک شخص ابراہیم نام ساکن پرگنہ
انبٹا کا جس کا ذکر ہمنے نسیم الحرمین مین کیا ہی کہ اُس سے جب مسمی منجی منڈل نے کہا کہ آپ حج کرکے
آئے ہین جو وہان آپنے دیکھا ہو سو بیان کیجیے ہم لوگ اُسی کے موافق اپنا عمل درست کرین

تب ابراہیم نے کہا کہ وہان تو ڈھول باجا ناچ تماشا اور کونی اور جاترا سب ہوتا ہی کیا تم لوگ اُسی پر عمل کروگے سو اب پھر وہ کمبخت مکہ معظمہ مین بھاگ کر گیا ہی اور مشرکین جو مخش گالی گاتے ہین اسکو کونی سکہتے ہین اور جو اُن مشرکون کے مرد لوگ عورتون کا لباس پہر کے ناچتے گاتے ہین اُس کو جاترا کہتے ہین الغرض اِس ملک سے وہابی لوگ جو نکل گئے تو بہت اچھا ہوا مگر وہان بھی جا کے یے لوگ جو فساد کر رہے ہین سو بہت بُرا کر رہے ہین وہ فساد یہ ہی کہ چونکہ وہان کے لوگ جانتے ہین کہ ہندوستان اور بنگالے کے اہل سنت وجماعت سبکے سب حنفی مذہب ہین اور اس ملک مین چارون حق مذہب مین سے صرف حنفی مذہب کے لوگ ہین اس سبب سے وہان کے بزرگون سے جنکے اختیار مین مطوفون کا مقرر کرنا ہی اُن وہابیون نے اُن سے مطوفی کی سند حاصل کیا ہی اور جدہ مین آکے اِس ملک مین حاجیون کو پھسلا کے اُن کے مطوف بن جاتے ہین اور اُنکی صحبت سے حاجیون کا دین اور دنیا کا نقصان ہوتا ہی چنانچہ ابراہیم مذکور نے بنگالے کے بعضے لا مذہب نادانونکو واللہ اعلم کس مذہب کی کون کتاب دیا اور اُس سے کہدیا کہ اسمین حنفی مذہب والیکو رفع یدین کرنا درست لکھا ہی اسپر عمل کرو مگر خبردار مکہ کے کسی عالم کو یہ کتاب ہرگز نہ دکھانا اگر دکھاؤگے یہان مارے جاؤگے پس وہ نادان اُس کتاب کو وہان سے چُھپا کے لایا اور یہان لوگون سے [illegible] یہ مکہ کی کتاب ہی اسپر عمل کرو اتنا خیال نہ کیا کہ جب یہ کتاب مکہ معظمہ مین دکھانیکے قابل نہین تو بیشک یہ کتاب دین کے خلاف ہوگی - اسواسطے ہم بطور اشتہار کے خبر دیتے ہین کہ جب جدہ مین اِس ملک کے حاجی لوگ پہنچین اور وہان آکے مطوفون کا شیخ اُن لوگون سے پوچھے کہ تمہارا مطوف کون ہی تب وے لوگ کہین کہ ہمارے مطوف مولوی خلیل الرحمن صاحب ساکن سودارام کے اور ہمارے زمزمی منشی عبدالکریم صاحب ساکن سلہٹ کے ہین بعد اسکے اُن لوگون کو اختیار ہے کہ اُن دونون صاحبون کے مشورہ سے اور اُن کی معرفت سے عرب لوگون مین سے بھی مطوف مقرر کرلین گے یہ بات ہمنے دین کی حمایت کے واسطے لکھ دیا تاکہ وہابیونکی صحبت سے لوگ بچے رہین اب وہابیون کے مذہب کی کچھ حقیقت بھی سُن لو

دوسرا وعظ وہابیون کی شناخت اور اُن کے اعتقاد اور اُنکی خرابی اور اُن کے شیطان کے لشکر ہونیکے بیان مین اور کلمہ گو کی کافر کہنے سے احتیاط کرنے اور کافرونکے میلے کا حکم کے بیان مین

رد المحتار کی تیسری جلد مین باب البغاۃ کے تین سو نو صفحہ مین خارجی لوگ جس پر خروج کرتے ہین یعنی لوٹنے اور قتل کرنے کے واسطے جسپر چڑھائی کرتے ہین اُسکے کافر ہونے کا جو اعتقاد رکھتے ہین اسی بات کے بیان مین فرماتے ہین جیسا کہ واقع ہوا ہی ہمارے زمانے مین عبد الوہاب کے تابعدارون مین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر غالب ہوگئے اور وے لوگ فریب سے اپنے تئین حنبلی مذہب کہتے تھے لیکن وے لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہی لوگ مسلمان ہین اور جو لوگ اُنکے اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھتے ہین وے سب مشرک ہین اور اُسی اعتقاد کے سبب سے اہل سنت وجماعت اور اُن کے علما کے قتل کرنے کو مباح کیا یہانتک کہ اللہ تعالی نے اُنکی شوکت کو توڑا یعنی اُنکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگون کے دل مین سمائی تھی سو نکل گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالی نے خراب کیا اُن کے شہرون کو اور اُن کے اوپر فتح دیا مسلمانون کے لشکرون کو بارہ سو تینتیس ہجری مین انتہی۔ فائدہ۔ حجاز کی زمین کے سوای جو زمین عرب کی حجاز کے بعد ہے اُسکو نجد کہتے ہین مشکوۃ المصابیح مین باب ذکر الیمن والشام کی پہلی فصل کے آخر مین بخاری کی روایت والی حدیث جو ابن عمرؓ سے روایت کیا ہی اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نجد مین زلزلے اور فتنے ہون گے اور نجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے مددگار لوگ نکلین گے یہ خاکسار کہتا ہی کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ کے طور پر فرمایا تھا سو ویسا ہی ظاہر ہوا۔ اب سب مسلمان لوگ اپنے دل مین سوچین اور انصاف کرین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے کے بعد نجد سے وہابیون کے سوا کون گروہ نکلا اور مسلمانون پر خصوصاً حرمین شریفین کے مسلمانون پر ایسا ظلم کس نے کیا کہ جس کے اوپر شیطان کے لشکر کا

کہنا ٹھیک معلوم ہوا اور ہر خاص و عام مرد اور عورت پڑھے ان پڑھے کا دل قبول کرے بس وہابیوں کے
فساد سے لوگوں کے بچانے اور لوگوں کے دل سے وہابیوں کے ڈالے ہوئے سارے
شبہوں کے دفع کرنے کے واسطے اور جو لوگ فسق و فجور اور بدعتوں میں گرفتار ہیں اور دین کے
احکام بجالانے میں کمال سستی اور غفلت کرتے ہیں انکے ہوشیار کرنیکے واسطے اسقدر کفایت ہی اس
حدیث مذکور کے مضمون اور وہابیوں کے حال چال کو دیکھ کے اگر کوئی شخص وہابیونکو اب بھی نہ پہچانے
تو اسکی ویسی ہی مثال ہی جیسا کہ کسی بادشاہ نے کسی وزیر سے کہا کہ تو ایسی پہیلی کہہ کہ سننے کے
ساتھ ہی اسکو میں صاف بوجھ جاؤں اگر نہ بوجھونگا تو تجکو میں قتل کر دونگا تب اس وزیر نے یہ پہیلی کہی
(کھپرے کھپرے پھرتی ہی دودھ بھات وہ کھاتی ہی میوں میوں وہ بولتی ہی) تب بادشاہ نے کہا
کہ بھینس تو اب اگر وزیر کہے کہ آپنے نہیں بوجھا یہ بھینس نہیں بلی ہی - تو وزیر قتل کیا جاوے تب
وزیر نے کہا کہ جہان پناہ کیا یہ پہیلی آپ کی کہی کی اور بھی بوجھی ہی - اور سب فساد سے بڑا فساد وہابیونکا
یہ ہی کہ خارجیوں کا عقیدہ یہ ہی کہ جو عمل کے ترک کرنے اور گناہ کے کرنیسے آدمی کافر ہوجاتا ہی تب
اس عقیدہ کے جاری کرنے کے واسطے یہ کید کرتے ہیں کہ اس ملک کے لوگ چونکہ سود وغیرہ گناہ
میں گرفتار ہیں - اسواسطے انکی خاطر سے اور سب گناہ کا نام نہیں لیتے تاکہ لوگ نفرت نکریں صرف
نماز کا بیان کرتے ہیں کہ نماز نہ پڑھنے سے آدمی کافر ہوتا ہی - اسکا جنازہ درست نہیں اسکا ذبح
درست نہیں اسکے گھر کا کھانا درست نہیں - پھر پوچھنے سے ان کے سردار لوگ اس بات سے انکار کرتے
ہیں - مگر عوام ہمسے برابر یہی مسئلہ پوچھتے ہیں کہ بے نمازی کا ذبح کھانا اور اسکے گھر کا کھانا کھانا اور
اسکو اپنی جماعت میں رکھنا درست ہی یا نہیں - اور اپنے باپ دادے جو مشرک تھے ان کے
واسطے دعا کرنا درست ہی یا نہیں - تب جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے باپ دادے
ہندو تھے تب کہتے ہیں کہ نہیں مسلمان تو تھے مگر نماز نہیں پڑھتے تھے - غرض پھیر پھار کے
بے نمازی کو کافر اور مشرک جاننا ان کے دل میں دھنس گیا ہوا اور بعضے مقام میں وہابیوں کی
صحبت کی تاثیر سے ایسی جہالت پھیلی ہی کہ جو مسلمان ڈھول باجے وغیرہ ممنوعات سے پرہیز کرتے ہیں

وے اہل اسلام کہلاتے ہین۔ اور جو لوگ اس مین گرفتار ہین اگرچہ پنج وقتی نماز اور جمعہ اور عیدین کی نماز بھی پڑھتے ہین اور رمضان کے روزہ مین خوب مضبوط ہین اور مسجدین بھی بنایا ہی مگر اُن کو بدعت کہتے ہین اُن سے ساتھ ایک مجلس مین بیٹھ کے کھانا نہین کھاتے بلکہ ان کے ساتھ اگر کوئی شخص اسلام کے گروہ کا کھانا کھاوے تو اُسکو لیکے بھی نہین کھاتے اور اگر کافر کے قوم کا کوئی شخص مسلمان ہو تو اس کے ساتھ کھانا نہین کھاتے اُس سے کہتے ہین کہ تو ضیافت دے تو تجکو ہم ذات دین۔ معاذ اللہ کلمہ پڑھ کے جو وہ مسلمان ہوا ہی اُسکو مسلمان نہین جانتے جب اُنکو ضیافت دیگا اور یے لوگ اُس کو ذات دین گے تب وہ مسلمان ہوگا اور ایسی ایسی اور بھی بہت واہیات باتین ہین کہان تک اس کا ذکر کرین تو اُس سب واہیات اور جہالت کا یہ رد ہی کہ ہم اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہی کہ جو کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار اور تصدیق کرتا ہی وہ مومن ہی روزے نماز وغیرہ عمل کے ترک کرنے سے اُسکو کافر ہرگز نہین جانتے ابوشکور سالمی رحمۃ اللہ کی تمہید کے ساتوین باب کے چوتھے قول مین جو لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی فرماتے ہین اور ایمانکی شرائط مین اور شرائع یعنی شریعت کے احکام مین ہم اہل سنت وجماعت لوگون کے نزدیک یہ فرق ہی کہ ایمان کی شرط کو ملت کہتے ہین اور شرائع کو خدمت کہتے ہین اور ملت یعنی دین اور ایمان درست اور صحیح ہوتا ہی بغیر خدمت کے یعنی بغیر عمل کے اور عمل درست نہین ہوتا بغیر ملت کے یعنی بغیر دین کے اور ملت جو ہی سو اُس مین شرط ہی دوام یعنی ہمیشگی کہ برابر موجود رہے اور عمل مین دوام شرط نہین ہی یعنے مثلا نماز یا دوسرا عمل جب شروع کرتا ہی تو اس مین ہمیشہ نہین رہتا آخر کو وہ تمام ہوجاتا ہی اور دین ایمان برابر موجود رہتا ہی اور اگر کسی شخص نے اوامر مین سے کسی امر کو چھوڑ دیا یا نواہی مین سے کسی کام کو کیا تب دیکھا جاویگا کہ اگر اُس کام کو اس شخص نے حلال اعتقاد کرکے کیا ہی تو وہ شخص کافر ہوگا اور اگر گناہ جانکے کیا ہی اور اُس کے حلال ہونے کا اعتقاد نکیا تو کافر نہوگا یہ سب اہل سنت وجماعت کے نزدیک ہی انتہی مصنف نے اس مضمون کو آگے قرآن کی آیت سے ثابت کیا ہی اور اُسی ساتوین باب کے دوسرے قول مین جو لکھا ہی سو

اس سارے قول کا مختصر خلاصہ یہ ہی کہ اہل سنت وجماعت کا یہ قول ہی کہ مقلد کو جب تصدیق حاصل
ہوگی تب وہ مومن ہوگا اور اس بات کی تصریح یہ ہی کہ لوگ کلمہ شہادت اور اذان منہ سے بولتے
ہین اور اُسکی تفسیر نہین جانتے اور اللہ تعالی کو پہچانتے ہین اُسکی کاریگری اور تاثیر کی خبر لوگونسے
سُنکے اور اسباب مین اُنسے تقلید کرکے یعنی وے خود دلیل تلاش کرکے نہین پہچانتے ہین مگر جب
لوگون سے سُنتے ہین کہ یہ سب سارے مخلوقات اللہ کے بنائے ہین تب اس بات کی تصدیق
اُن کو حاصل ہوجاتی ہی اگرچہ خود اول مین اُنھون نے اللہ تعالی کی کاریگری دیکھکے اسبات کو
نہین پہچانا تھا مگر جب لوگون سے سُنا تب اس بات کی اُنکو تصدیق ہوگئی اور تقلید محض کی حد سے
نکل آئے کیونکہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک نرا مقلد بغیر تصدیق کے مومن نہین ہوتا بلکہ اُن
لوگون نے ایمان کے صحیح ہونے کے واسطے تصدیق کا ہونا شرط کیا ہی اور وے لوگ مذکور اعتقاد
کرتے ہین کہ ہمارا اسلام درست ہی یعنے ہم مسلمان ہین اور جانتے ہین کہ بیشک دین اسلام کا سب
دینون سے بہتر ہی لیکن اس مضمون کو زبان سے بیان کرنا نہین جانتے ہین تو ایسے لوگ مومن
ہین اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور اس بات کا کوئی تعجب نکرے بلکہ ہم لوگون کا ایمان بھی ایسا ہی
ثابت ہوتا ہی جہالت اور لڑکپن مین کسکو کاریگری دیکھکے معرفت حاصل ہوئی تھی اور روایت
کیا گیا ہی حماد بن ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے کہ اُنھون نے اپنے باپ سے یہ مسئلہ پوچھا تب ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ نے کہا کہ وہ شخص اپنے نفع کو جانتا ہی اور اس نفع کا نام نہین جانتا اس بات کی یہی
مثال ہی کہ دو پیالہ ہی ایک مین شہد ہی اور دوسرے مین زہر ہی اور وہ شخص دونون کا نام نہین جانتا
لیکن یہ جانتا ہی کہ شہد بہتر ہی زہر سے تو اُس کا نام نہ جاننا اُسکو ضرر نکرے گا انتہی - اور فقہ اکبر مین
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایمان اور چیز ہی اور عمل اور چیز اگر عمل ایمان مین داخل ہوتا تو حیض کی
حالت مین عورت کافر ہوجاتی یعنی اس حالت مین عمل اُس سے بالکل ساقط ہوجاتا ہی انتہی اور
ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی کہ اگر ایک شخص مین ننانوے وجہ کفر کی یا دین
اور ایک وجہ ایمان کی تو اُسی ایک وجہ کو پکڑ کے اُسکو مسلمان کہین گے اور باقی سب وجہون کی

تاویل کرین گے انتہی۔ تو ہم اہل سنت وجماعت لوگون کے اعتقاد کے بموجب بیان سے لیکے حرمین شریفین تک کے سارے مسلمان اور تمام دنیا کے سارے مسلمان کلمہ گو لوگ ایک جماعت ہین اور خارجیون کے اعتقاد بموجب ایک شہر بلکہ ایک گانون مین بھی جماعت بنی نرہیگی آپس مین پھوٹ پڑجاویگی اور اس وعید مین جماعت چھوڑنے والے داخل ہین۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے جدائی کیا جماعت سے ایک بالشت برابر تو اس نے نکال ڈالا پٹھا اسلام کا اپنی گردن سے، روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد نے تارک صلوۃ یعنی بے نمازی کو ہم لوگ جو سوسن فاسق جانتے ہین اور اُسکے اوپر نماز جنازہ کی پڑھنا درست جانتے ہین اور خارجی لوگ اُسکو کافر جانتے ہین اور اُس پر جنازہ کی نماز پڑھنے کو منع کرتے ہین۔ سو اس کا بیان شرح عقائد نسفی اور تمہید وغیرہ مین موجود ہی۔ مگر اسوقت حضرت مجدد کے مکتوب کی جلد اول کے دوسو چھیاسٹھوین مکتوب سے اس مسئلہ کا خلاصہ لکھنا بہت مفید ہی۔ کیونکہ اس ملک مین لوگ اس بلا مین بہت گرفتار ہین۔ عجب نہین کہ اس مضمون کو سن کے گرفتار لوگ بھی اپنی خلاصی کی راہ اختیار کرین خلاصہ اُس کا یہ ہی کہ حضرت مجدد قدس سرہ فرماتے ہین کہ فقیر ایکبار ایک شخص کی عیادت کو گیا تھا اور اُس کا احتضار اور جان کندن کا وقت تھا جب اُس کے حال کی طرف فقیر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ اُسکے دل مین بڑی تاریکی ہی۔ ہر چند اس تاریکی کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا کچھ فائدہ نکیا بہت توجہ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ تاریکی کفر کی صفات سے پیدا ہوئی ہی جو اسمین پوشیدہ ہی۔ اور اس کدورت کے پیدا ہونے کا اصل سبب کافرون سے اور کفر سے دوستی رکھنا۔ یہ سب توجہات اُس تاریکی کو دفع نکرسکین گے اس تاریکی کا نتیجہ آگ کے عذاب سے علاقہ رکھتا ہی جو کفر کی جزا ہی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذرا سا ایمان بھی رکھتا ہی اُسکی برکت سے آخر اُس کو دوزخ سے نکالین۔ تو جب یہ حالی اُس کا دریافت کیا تو دل مین خیال آیا کہ اسکے جنازہ پر نماز پڑھنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ اسکے جنازہ پر نماز پڑھنا چاہیے۔ سو جو مسلمان کہ باوجود ایمان کے رسوم اہل کفر کی کرتے ہین اور اُن کے تہوار کے روز کی تعظیم کرتے ہین اُن کے جنازہ پر نماز پڑھنا چاہیے اور اُن کو کافرون

مین لحق اور شامل کرنا نچاہیئے جیسا کہ اس زمانے مین عمل ہے۔ اور امیدوار رہنا چاہیے کہ آخر کو ایمان کی برکت سے عذاب ابدی سے ایسے لوگ نجات پاوین گے انتہی۔ اور حضرت مجدد قدس سرہ بڑے محقق ہین فقہ کی بہت سی کتابون مین حضرت مجدد کے قول کی تائید ہے۔ فتاوی عالمگیری کے کتاب السیر کے نوین باب کے آخر مین اس مضمون کی تصریح دیکھیئن اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس بات کے کفر ہونے مین اختلاف ہے تو اُس بات کے کہنے والے کو حکم کرین گے نکاح کے پھر نیا کر لینے کا اور اُس بات سے توبہ کرنے اور پھر جانے کا احتیاط کے واسطے اور یہ بھی کھول کے لکھا ہے کہ اُس کی عورت کا نکاح اُسی کے ساتھ نیا کر لینے اور دُھرانے کا حکم کرین گے۔ اس مین اُن جاہل وہابیوں کا رد ہے جو کفر کی بات کسی سے ثابت ہونے سے اُس کی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیتے ہین الغرض ایسا شخص حقیقی کافر نہین ہوتا ہے مگر اُس پر کفر کا شبہہ ہوتا ہے تو اُس کے کافر کہنے مین احتیاط ہے۔ اور نکاح کے دُھرانے مین احتیاط ہے مدارج النبوۃ کے نوین باب مین قریب ہی چل کے لکھا ہے کہ فقہا کی جماعت نے خصوصاً فقہای حنفیہ کی جماعت رحمۃ اللہ علیہم نے جو بعضے افعال اور کلمات کی سبب سے حکم کفر کا کیا ہے۔ تو اس بات مین صواب اور حق اور ٹھیک بات یہ ہے کہ اس طرح سے کہین کہ یے سب افعال اور کلمات مظنۂ کفر و موہم کفر کے ہین یعنی ان سب سے گمان اور شبہہ کفر کا ہوتا ہے اور اس مقام مین کفر لازم آتا ہے۔ یعنی اِن سب سے کفر لگ جاتا ہے یعنے اُس شخص کا ارادہ کفر کا نہین ہوتا ہے مگر کفر لگ جاتا ہے۔ اور ان باتون مین جو گمان اور شبہہ کفر کا ہوتا ہے اُن باتون کا اگر کوئی شخص التزام کرے یعنی اُن باتون سے اپنے اوپر کفر ثابت کرنے کا ارادہ کرے تب وہ شخص کافر ہوتا ہے انتہی۔ کافرون کے میلے کا مسئلہ بھی ایسا ہی سمجھو فتاوی عالمگیری کے کتاب السیر کے نوین باب مین لکھا ہے۔ اور کافر ہوتا ہے مجوسیون کے نوروز کے میلے مین جانے سے اُس روز مجوسی لوگ جو کام کرتے ہین اُس کام مین اُن کی موافقت کرنے کے واسطے اور کافر ہوتا ہے نوروز کے دن کسی ایسی چیز کے خریدنے سے جسکو نوروز کے پہلے نہین خرید کرتا تھا اور یہ خریدنا نوروز کے دن کی تعظیم کے واسطے ہو اور اگر یہ خریدنا اپنے کھانے پینے کی غرض سے ہو

تو کافر نہین ہوتا ہی۔ اور اُس روز مشرکون کو تحفہ دینے سے اگرچہ ایک ہی بیضہ ہو اُس روز کی تعظیم کیواسطے کافر ہوتا ہی۔ اور مجوسی نے اپنے لڑکے کے سر مونڈنے مین اگر دعوت کیا تو اُس دعوت کے قبول کرنے سے کافر نہین ہوتا ہی انتہی۔ یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس مضمون سے کافرون کے جتنے میلے ہین سب میلے مین جانے کا مسئلہ اور رعیت لوگ جو ہندو زمیدار کو اُس کے تہوار کے دن کچھ کچھ دیتے ہین بسبب خوف کے اس قسم کا سارا مسئلہ کھل گیا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جب تک اُس روز کی تعظیم نہ ثابت ہوگی اور مشرکون کے کام مین مشرکون کی موافقت جب تک نہو گی تب تک کافر نہوگا۔ بس جسقدر مذکور ہوا اس سے کم زیادہ نکرے۔ اگر عموماً کافرون کے میلے مین جانے ہی سے کافر ہونے کا فتوا دین گے تو جو لوگ تجارت کے واسطے میلے مین جایا کرتے ہین وی لوگ اپنا جانا موقوف نکرین گے۔ دنیا کے فائدہ کے لالچ سے اور اپنے اوپر کفر کے لگ جانے سے اس مضمون کو سنکے فاسق اور بے نمازی لوگ غرور نکرین کہ ہم گناہ کرین گے اور نماز نہ پڑھین گے تب بھی تو آخر کو بخشے جاوین گے۔ کیونکہ اس مسئلہ کی یہ حقیقت ہی کہ کافر دوزخ مین دائم الحبس ہوگا اور مومن فاسق مثل بے نمازی سودخوری رشوت خوری شرابی زانی چوٹٹے جواری گنجری بھنگی ناچ دیکھنے والے وغیرہ فاسق نکے اگر بے توبہ کئے مرجائین گے تو دوزخ مین میعاد پڑے گی بڑی میعاد کا بیان کتاب سے نہین ملتا۔ چھوٹی میعاد کا بیان اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین کتاب الایمان کی پہلی فصل مین ابوذر کی روایت والی حدیث کی شرح کے تحت مین لکھا ہے۔ کہ ادنی مدت گنہگار مسلمانون کی عذاب کی دنیا کی عمر کے برابر ہی۔ کہ سات ہزار برس ہے اور بعضے روایت مین ستر ہزار برس آیا ہی انتہی

تیسرا وعظ اس بیان مین کہ دین محمدی ہمیشہ قائم اور سب دینون پر غالب رہیگا

اور دین محمدی جو ہمیشہ قائم رہیگا اور سب دینون پر غالب رہیگا سو اُس کا ظاہری سبب یہ ہی کہ اللہ تعالی اسنے دین محمدی کی محافظت کا خود وعدہ فرمایا ہی۔ اس مضمون کا بیان ہم نے

فیض عام اور تزکیۃ العقائد اور نور علی نور اور مراد المریدین مین لکھا ہی اُس مین دیکھو۔ اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ
اللہ تعالیٰ نے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کیواسطے نبی کرکے بھیجا تب اپنی ایک
مدد اور عنایت کو اُن کے دین کی حفاظت کیواسطے خاص کرکے فرمایا چودھوین سپارہ سورۂ حجر مین
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اور ہم آپ اُس کے نگہبان ہین تاکہ اُن کا دین سارے دین پر غالب رہے۔ اور چونکہ
دین کی ایک ظہر ہی یعنی اس کا ایک ظاہری اسباب ہی کہ اُس سے دین قائم رہیگا اور وہ قرآن شریف
اور احکام شرعی یعنی مسائل فقہی ہی۔ اور ایک بطن ہی یعنے اس کا باطنی اسباب ہی۔ کہ اس سے دین
قائم رہیگا اور وہ طاعت کے انوار اور آثار کا ظاہر ہونا اور مشاہدہ اور حق الیقین اور مراقبہ کا حاصل ہونا ہی
اور اُسی کو احسان کہتے ہین اور اسکا بیان تصوف کی کتابون مین ہی تب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دین کے ظاہر اور باطن کی خوب محافظت کیا۔ اور اُن کے انتقال کے بعد بموجب اپنے وعدہ کے
اللہ تعالیٰ نے اُس دین کی محافظت کے واسطے اُن کے وارثون کو جو علم فقہ اور علم تصوف سے
خبردار ہین دین کے محافظت کی خدمت سپرد کیا۔ اس طور سے کہ فقہا اور محدثین اور قاریون کو
دین کے ظاہر کی محافظت کی خدمت سپرد کیا کہ وے لوگ ایسی کوشش کرین کہ دین مین کوئی تحریف
نہ ہو سکے اور لوگون کو دین کے حاصل کرنیکی خواہش دلاوین اور ہر سو برس کے سر پر مجدد پیدا ہوتا
رہے۔ اور دین کو تازہ کرتا رہے اور مرشد لوگون کو جن کو رتبۂ مشیخت حاصل ہی دین کے باطن کی محافظت
کی خدمت سپرد کیا۔ تاکہ اپنے زمانے کے لوگون کے وے لوگ مرجع ہون اور دور و نزدیک کے لوگ
ان کے پاس رجوع کرین اور حاضر ہون۔ اور مرشد لوگ ان لوگون کو طاعت کے انوار حاصل کرنے
اور طاعت کی حلاوت اور لذت پانے کی اور اچھی خصلتین اور بلند احوال حاصل کرنے کی کیفیت اور
طریقہ تعلیم کرین۔ اور جیساکہ دین کے ظاہر کی محافظت کیواسطے فقہا اور محدثین اور قاری لوگ مقرر
ہین ویسا دین کے باطن کی محافظت کیواسطے جو لوگ مقرر ہین اُن کا نام شریعت مین یہ ہی۔ اولیا
اور ابدال اور امنا یعنے امین لوگ اور خلفا اور قطب اس مضمون کی تصریح روح البیان اور
اشعۃ اللمعات اور حضرت مجدد کے دویست و پنجاہ و ششم مکتوب مین اور مراد المریدین مین دیکھو

یہ خاکسار اگرچہ فقہا اور محدثین اور قاریون اور مرشدون کے رتبہ تک نہین پہنچا ہی مگر جس قدر دونون
علم کا حصہ پایا ہی اسی قدر کو دین کی محافظت مین خرچ کرتا ہی۔ اور چونکہ ہر مقام مین جلدی جلدی نہین
پہنچ سکتا ہی۔ اسواسطے اس رسالہ قول الثابت کو ہر مقام مین بھیجتا ہی تاکہ جو لوگ ہمارے مددگار ہین
وے لوگ واقف ہوجاوین۔ اور اس زمانے مین جو فساد پھیلا ہی اُسکو مٹا دین اور مفسدون کو لاجواب
کردین اور جس وقت تنگدستی ہو اور سخت حاجت درپیش ہو تو اُس وقت بارھوین سپارہ سورۂ ہود کی
اس آیت کے معنی مین غور کرکے اپنے دل کو تسکین دین وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ
رِزْقُهَا اور نہین کوئی چلنے والا زمین مین مگر اوپر اللہ کے ہی رزق اُس کا اور غم نکرین کیونکہ محتاجی
کا بھی ایک درجہ ہی کہ اُس وقت مین صدق دل سے دعا نکلتی ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے اللہ تعالی نے پہاڑ سونے کا کرنا چاہا تھا اُس جناب نے اُسکو قبول نکیا مسکینی اور محتاجی کو قبول
کیا اور اللہ تعالی کی خدمت بجالانے مین یعنی اوامر کے بجالانے اور نواہی کے ترک کرنے مین دن
رات ہمیشہ ہر وقت اور ہر حال مین مستعد رہین۔ اب خدمت کے بجالانے کا جو فائدہ ہی اُس کو بھی سُنو

چوتھا وعظ خدمت کی بجالانیکے فائدہ کی بیان مین

خدمت کے بجالانے سے بندہ بہشت اور اللہ تعالی کے دیدار کو جو پاوے گا اور ولایت کے درجہ
مین جو پہنچے گا اس مضمون سے تو قرآن اور حدیث بھرا ہی۔ اسکے سوا خدمت کے بجالانیسے
بندہ دنیا مین بھی محتاج نہین رہتا اور دنیا خادم بنجاتی ہی تفسیر روح البیان مین سورۂ انعام کی
اس آیت کی تفسیر کے تحت مین فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ لکھا ہی
حکایت ہی کہ شیخ ابوالفوارس شاہین بن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ شکار کے واسطے نکلا اور وہ کرمان کا
بادشاہ تھا پھر شکار کی تلاش مین دور نکل گیا یہان تک کہ ایک میدان مین جہان پانی گھاس نتھی
اکیلا جا پڑا پھر ناگاہ وہ دیکھتا ہی کہ ایک جوان شیر پر سوار ہی اور اُس کے چوگرد بہت سے شیر ہین
جب شیرون نے بادشاہ کو دیکھا تب اُس کی طرف دوڑے تب اُس جوان شیر سوار نے شیرون کو

ڈپٹا اور جب وہ جوان بادشاہ کے قریب پہنچا تب اُسکو سلام کیا اور کہا کہ اے بادشاہ اللہ سے ایسی غفلت کس واسطے ہی یہ اس غفلت نے تجکو آخرت کو چھڑا کے دنیا مین مشغول کر دیا ہی اور تیرے مولا کی خدمت سے باز رکھکے تجکو لذت اور خواہش نفسانی مین مشغول کر رکھا ہی۔ اللہ تعالی نے تجکو دنیا اسی واسطے دیا ہی تاکہ اپنے مولا کی خدمت کرنے مین تو اُس سے مدد لیوے۔ سو تو نے اس دنیا کو اللہ تعالی کی بھولنی کا وسیلہ ٹھیرا لیا۔ پھر وہ جوان بادشاہ سے بات کرتا تھا کہ اس درمیان مین ایک بوڑھیا نکلی اُس کے ہاتھ مین پانی کا پیالہ تھا۔ بوڑھیا نے پیالہ اُس جوان شیر سوار کو دیا تب اُسکو جوان نے پیا اور جو پانی رہا بادشاہ کو دیا۔ تب بادشاہ نے اُسکو پیا اور کہا کہ مینے کوئی چیز اس سے لذیذ زیادہ اور ٹھنڈھی زیادہ اور میٹھی زیادہ کبھی نہ پیا۔ بعد اسکے بوڑھیا غائب ہو گئی۔ تب اُس جوان نے کہا کہ یہ بوڑھیا دنیا ہے اسکو اللہ نے میری خدمت کیواسطے تعنات کیا ہی۔ سو مجکو کسی چیز کی حاجت نہین ہوتی ہی۔ مگر وہ میرے پاس حاضر کر دیتی ہی اُسیوقت کہ جب اُس چیز کا خیال میرے دل مین آتا ہی۔ کیا تجکو یہ خبر نہین پہنچی ہی کہ جب اللہ تعالی نے دنیا کو پیدا کیا تب اُس سے کہا۔ کہ ای دنیا جو شخص میری خدمت کرے اُسکی خدمت تو کیا کر۔ اور جو شخص تیری خدمت کرے اُس کو تو اپنا خادم بنا لے۔ جب بادشاہ نے یہ حال دیکھا تب توبہ کیا۔ اور اُس سے ہوا جو ہوتا تھا انتہی۔ شیخ حسام الدین مانکپوری کے ملفوظات رفیق العارفین مین ہی کہ دنیا مانند سایہ کے ہی اور آخرت مانند آفتاب کے۔ سو سایہ کیطرف کتنا ہی کوئی جاوے گا اُسکو پکڑ نہ سکے گا۔ اور جب آفتاب کی طرف جاویگا تب سایہ خود اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوگا یہ اخبار الاخیار مین لکھا ہے

پانچوان وعظ اس بیان مین کہ بعضے اولیا لوگون نے نیک نیت پر دنیا کو قبول کر لیا ہی

اولیا لوگون مین سے بعضون نے جو دنیا کو قبول کر لیا ہی۔ تو اس نیت پر کہ غیرون کو فائدہ پہونچا وے۔ اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ خیر المجالس مین شیخ نصیر الدین محمود سے نقل کرتا ہی۔ کہ اُنھون نے فرمایا کہ جسوقت شیخ الاسلام رکن الحق والدین ملتان سے دہلی مین آئے قلندرین اور جوالقیین پونہچے

قلندرون نے کہا کہ شیخ ہمکو شربت دی شیخ نے اُن سبھون کو کچھ دیا جو القی لوگ پونہچے کہ شیخ ہمکو خرچ دے
اُن لوگون کو بھی کچھ دلوا دیا بعد اسکے کہا کہ جو شخص سر قوم ہو اُسکو تین چیز چاہئی ہی۔ پہلے مال چاہیے ہی
تاکہ یہ گروہ جو کچھ طلب کرین سو دے سکے۔ قلندرون نے اسوقت شربت طلب کیا ہم نے دیا۔ اگر
درویش کے پاس کچھ نہو گا تو وہ کہان سے دیگا۔ تب قلندر لوگ بدکتے ہوئے باہر نکلین گے اور
قیامت کے عذاب مین گرفتار ہون گے۔ دوسرے علم چاہیے تاکہ جب عالمون سے صحبت ہو تو اُنسے
علم کی رو سے بات کرے۔ تیسرے حال چاہیے تاکہ درویشون کے ساتھ حال کی باتین کرے انتہی
بس اسی لحاظ اور نیت پر جو شخص سر قوم یعنے مرشد اور سجادہ نشین اور سردار ہے۔ اگر مال کی خواہش
کرتا ہی تو اُس کی نیت بخیر ہے

چھٹوان وعظ اس بیان مین کہ شریعت کے احکام کے بجالانے مین جو کوئی استقامت کرتا ہی اُسکے ثواب کے سوا رسول اللہ کی روحانیت بھی اُسکی مدد کرتی ہے

خدمت کے یعنی شریعت کے احکام کے بجالانے مین استقامت کا حکم ماننے کا ثواب جو یقینی ہی سو ظاہر
ہی اُسکے سوا استقامت والیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے مدد ہونا اولیاء اللہ کے
بہت قصون سے ثابت ہی ان مین سے ایک قصہ کا مختصر خلاصہ یہ ہی۔ کہ اخبار الاخیار مین شیخ
عبدالوہاب متقی قادری شاذلی قدس سرہ کے ذکر مین لکھا ہی۔ کہ ایک وقت استدراج کا ذکر آپڑا
فرمایا کہ فاسقون اور بدعتیون کو بھی ایک قوت اور تصرف ملتا ہی کہ اسکے سبب سے عوام الناس کے
دلون کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہین۔ اور جن لوگونکا قدم دین اور شریعت مین مضبوط نہین ہی اُن کو گمراہ
کردیتے ہین۔ اسی بات پر اپنے اوپر گذرے حال کا بیان کیا۔ کہ ایک وقت مسافری مین مین ایک
شہر مین جا پڑا۔ وہان کا قاضی ایک شخص شافعی مذہب تھا اُس کا نام عبدالعزیز تھا وہ درویشون اور
گدڑی پوشون سے محبت رکھتا تھا مجکو بھی اُسی لباس مین دیکھکے آگے آیا۔ اور بٹھایا اُس سے مینے
پوچھا کہ تمھارے شہر مین صلحا اور فقرا کے قسم سے کوئی ایسا آدمی ہی کہ صحبت کے قابل ہو۔ کہا ایک مرد

اہل باطن ہی کہ اکثر لوگ شہر کے اسکے معتقد ہین۔ لیکن چونکہ ظاہر مین اللہ کے نواہی مین سے بعضے کام وہ
کرتا ہی اسواسطے مجکو اُسکی ملاقات کی خواہش نہین ہی۔ دوسرے روز قاضی کے پتہ دینے کے موافق
مین اُسکے دیکھنے کو گیا۔ دیکھا کہ ایک بلند مکان اپنے بیٹھنے کو بنایا ہی۔ اور دو تین آدمی دوسرے بھی
اُسکے ساتھ وہان بیٹھے ہین ہمکو جب دیکھا تو بہت خوش ہوا اور مرحبا کہا ایک ساعت کے بعد پیالہ لایا اور
شراب پینا شروع کیا۔ اور ہمکو بھی اشارہ کیا کہ اسکو پی لے۔ ہم نے کہا کہ یہ حرام ہی پینے کی چیز نہین ہے
پھر جتنا اُس نے مبالغہ کیا میرا منع کرنا زیادہ ہوتا گیا۔ پھر اُس نے کہا کہ تو نہین پیتا ہی دیکھ تجکو ہم کیا کرتے ہین
آخر کو مین اُسکے آگے سے رنجیدہ اور غمگین اُٹھا اور اپنے یارون کے پاس آیا۔ کھانا حاضر تھا اُس وقت
کھانا خوش نہ آیا ویسا ہی سو رہا۔ اور اپنے یارون مین سے کسی سے یہ قصہ نہ کہا سو رہا تو خواب مین
دیکھا کہ ایک باغ لطیف ہی اُس مین بہت سے درخت اور میوے اور چشمے اور نہرین ہین۔ جتنا کچھ
تصور کر سکین اُسسے زیادہ ہی۔ اور اُسکی راہ مین کانٹے اور مختتین اور تختیین اسقدر ہین کہ وہان پہونچنا
متعذر اور مشکل ہی۔ اور وہی مرد بدعتی شراب کا پیالہ ہاتھ مین لیے ہوئے میرے آگے آیا۔ اور کہا کہ
اسکو پی لے تو مین تجکو اس باغ مین پہونچا دون خواب مین بھی مین نے اُسکے پینے سے منع اور انکار
کیا جیسا کہ جاگتے مین کیا تھا۔ اس درمیان مین مین جاگا اور لاحول کہا۔ پھر سو گیا وہی حالت پھر خواب
مین دیکھ کے اُٹھا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس التجا کیا اور اُس جناب سے مدد کرنے کی
درخواست کرکے اُن کے جناب کی طرف متوجہ ہوا۔ تب اس بار خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور مین خدمت مین کھڑا ہون اور آنحضرت کے ہاتھ مین عصا ہے
یکایک وہ مرد بدعتی بھی ظاہر ہوا۔ آن حضرت نے اُسکی طرف عصا پھینکا اور وہ کتے کی صورت ہوکے
آنحضرت کے سامنے سے بھاگا۔ اُسوقت آن حضرت نے مجھسے فرمایا کہ وہ بھاگا۔ پھر اس شہر مین نہ رہیگا
خواب سے مین جاگا اور وضو تازہ کیا اور دو رکعت شکر کے واسطے ادا کیا اور اُس بدعتی کی جگہ پر
دیکھا کہ کوئی مخلوق وہان پر نہین ہی۔ اور وہ ہمارے پہونچنے کے پہلے سے بھاگا تھا۔ لوگون نے
کہا کہ چند ساعت ہوئی ہی کہ وہ گھر کو اوجاڑ کے یہان سے چلا گیا انتہی۔ **فائدہ**۔ آن حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے جو شیخ قدس سرہ نے مدد مانگا تھا۔ تو اُس مدد مانگنے کا وہی طریقہ ہی جو صلوۃ الحاجت کی دعا مین ہی اس دعا کو حصن حصین اور ظفر جلیل اور دعوات مسنونہ وغیرہ مین دیکھو وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ اور حقیقت مین یہ مدد مانگنا حقیقت محمدیہ کی طرف متوجہ ہوکے ہوتا ہی۔ اور حقیقت محمدیہ کا بیان مراد المریدین اور مدارج النبوۃ اور حضرت مجددؒ کے مکتوبات مین دیکھو۔ اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ حقیقت محمدیہ شان العلیم ہی۔ اور وہ ہر کہین موجود ہی تو اُس شان کی طرف مخاطب ہونا عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مخاطب ہونا ہی۔ اور اُسی اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ شیخ شرف الدین ابو علی قلندر پانی پتی کی شوارب یعنی مونچھ ایک وقت مین نہایت دراز ہوگئی تھی۔ کسی شخص کو مجال نتھی کہ اُن سے مونچھون کو قص کرنے یعنی کترانے کا حکم کرے مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اُنکو جوش شریعت کا تھا مقراض لیا اور اُن کے محاسن شریف کو ہاتھ سے پکڑ کے مونچھون کو کترا سکتے ہین کہ بعد اُس کے شیخ ہمیشہ اپنی ڈاڑھی کو چومتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ڈاڑھی شریعت محمدی کی راہ مین پکڑی گئی ہی۔ اس دونون قصون سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی عالم کسی درویش یا مجذوب کا خلاف شرع کام دیکھے اُس سے انکار کرے۔ اور اس بے شرع شخص کی بات جو خلاف شرع ہی اُس کو نہ مانے تو اُس کو کچھ ڈر نہین۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے مددگار ہوتے ہین یا کسی شخص پر حکم شرع کا جاری کرے۔ وہ کیسا ہی درویش اور مجذوب ہو تو کچھ ڈر نہین۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اپنے اوپر جب کوئی عالم حکم شرع کا جاری کرے اور ہماری غلطی پر ہمکو آگاہ کرے تو اُسکے حکم سے خوش ہونا۔ اور اُسکی شکرگذاری کرنا اور ہمیشہ اُس کا احسان مند رہنا دینداروں کا اور درویشون کا طریقہ ہی اگر اُسکے خلاف کرے تو وہ درویش نہین ہی

ساتوان وعظ قرض لینے کی درست ہونے اور واعظ اور مرشد کو اپنا خرچ لوگون سے لینے کے درست ہونے اور لوگون کو اُن کا خرچ

دے نے کی ترغیب اور دینی مسائل کی قدر کرنے کے بیان میں۔

اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے ہمسایہ مین ایک بقال تھا کہ اوائل مین اُس سے قرض لیتے تھے اور اُس سے کہتے تھے کہ جب تین سو درم تیرا قرض ہوجاوی تب اس سی زیادہ ندینا پھر جب فتوح آجاتی تب اُس سے اُس کا قرض ادا کردیتے بعد اسکے اپنے دل مین مضبوط ارادہ کیا کہ ہم اب قرض نکرینگے تب سے اللہ عزوجل کے فضل سے ایک قرص جسکو کاک کہتے ہین اُن کے مصلے کے نیچے سے پیدا ہوتا تھا کہ سارے گھر کو کفایت ہوتا تھا۔ بقال نے جانا کہ حضرت مجھسے ناخوش ہین کہ قرض نہین لیتے ہین۔ اپنی عورت کو حال دریافت کرنے کے واسطے حضرت شیخ کی بی بی کے پاس بھیجا حضرت شیخ کی بی بی نے اُس عورت سے حال کو کھول کے بیان کردیا اُسکے بعد سے کاک پیدا نہوا حضرت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ سے نقل ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ شیخ معین الدین قدس سرہ نے پانچ سو درم تک شیخ قطب الدین کو قرض لینے کا اذن دیا تھا۔ جب کام کمال کو پہونچا اُس سے بھی دست بردار ہوے۔ اب حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کا حال سنو کہ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کیواسطے اُن کے خادم نے ایک وقت ایک دانگ کا نمک قرض لیا جب افطار کے وقت کھانا آگے رکھا گیا تب نور باطن سے دریافت کیا اور فرمایا کہ اس کھانے مین تصرف کی بو آتی ہی یعنے خادم نے بے نمک کے قناعت نکیا اپنی عقل کو دخل دیا روا نہین ہی کہ یہ کھانا مین کھاؤن انتہی۔ اولیاء اللہ کے قصون سے دل کا عجب حال ہوتا ہی خصوصاً ان دونون قصون سے اور ان دونون قصون کے حال سے چونکہ ہمکو قرض لینے کے باب مین بڑی ہدایت ہوئی اسواسطے ہم نے لکھدیا تاکہ ہمارے بھائی لوگ بھی فائدہ لین اور اگرچہ قرض لینا مباح اور جائز اور رخصت ہی۔ مگر توکل اور رضا کامل حاصل کرنیکی دوا کیواسطے اُس کا ترک کرنا اولی اور عزیمت ہی۔ سو اب اس خاکسار نے اس عزیمت کا ارادہ کیا ہی ہمارے سابق کے قرض کرنے پر بھائی لوگ ملامت نکرین۔ اور ہم پر بدگمانی

نکرین بلکہ ہمکو معذور جانین - اور ہمارے سابق کے قرض ادا ہونے کیواسطے اور حال مین عزیمت انکا حال پیدا ہونے کے واسطے دعا کرین آور دل وجان سے کوشش کرین آور مرشد لوگ ہدایت کے واسطے بہت سے دینی کتابین اور سچے مریدون کو ساتھ لیکر تجمل اور شوکت کے ساتھ ملک ملک حق مسائل جاری کرتے پھرین - آور خرچ کی طرف سے اندیشہ نکرین بلکہ آپ اپنا کام کرین - اللہ تعالیٰ اپنا کام کریگا اور ہم مدت درازسے آزماتے چلے آتے ہین - کیونکہ اس تجمل کے ساتھ ہمارے سفر کی مدد خرچ ہمیشہ سے ہمارے بھائی لوگ کرتے چلے آئے ہین - بلکہ اگلی بار کے سفر مین چند روز کچھ تکالیف ظاہری ایسی ہوئی تھی کہ بعضے ہمراہیون کو کچھ وسواس آگیا تھا مگر ہمکو اللہ تعالیٰ نے استقامت کے ساتھ رکھا تھا - سو اب یہ حال ہے کہ ہم ایک مقام مین رہتے ہین اور دوسرے مقام کے لوگ خرچ بھیجتے ہین - والحمد للہ علی ذلک - آور اس کام مین ہم اپنے اوپر اور اپنے بھائیون کے اوپر بڑا فضل وکرم حق سبحانہ تعالیٰ کا دیکھتے ہین - اور چھٹوین سپارہ سورۂ مائدہ مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ - اور آپس مین مدد کرو تم نیک کام اور پرہیزگاری کی اور مدد نکرو تم گناہ اور ستم اور سرکشی کی - سو اس آیت پر عمل کرنا ہادیون کی مدد مین حاصل ہوتا ہے اس سے بڑھکے اور کون نیک کام ہوگا کہ لوگون کو دے لوگ دین اور مذہب پر مضبوط کردیتے ہین - آور مرشد لوگ آپس مین ایک کی ایک قدر کرین - کیونکہ سب مرشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور وارث ہین - اور کسی کی کوئی حسد نکرے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ نے حضرت شیخ رکن الدین جو شیخ بہاءالدین قدس سرہ کے سجادہ نشین تھے حضرت نظام الدین کے مرید تھے انکی ضیافت کیا جب کھانے سے فراغت ہوئی تب کئی تھان عمدہ کپڑا اور سو اشرفی انکو ہدیہ دیا - اور جو شخص اپنے سے علم اور شیخت کے رتبہ مین بڑا ہو اسکی تعظیم کرین - اور اس کے آگے آپ امامت نکرین - اور خالد بن الولید کو جو حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے لشکر کا امیر اور حاکم مقرر کیا تھا پھر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا - اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا -

تب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو اطاعت خدا اور عمر کی اور جو حکم اُمفون نے کیا منظور ہی پھر بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین لے لیا۔ اور حضرت عمر کے حکم سے مسلمانون کو آگاہ کیا۔ اور جانا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرین گے وہ مقابلے اور تلاش دشمن مین اور سُستی کرین گے۔ بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجھکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین انتہی۔ یہ خلاصہ ہی فتوح الشام کا اس کا پورا قصہ اُس مین دیکھین۔ سبحان اللہ کیسے صدق والے صحابہ لوگ تھے اور فنا فی الرسول اسی کو کہتے ہین۔ بس اپنے بڑے کی تعظیم دل مین جمنے کیواسطے اِس قصہ مین غور کرین۔ اور اس تحمل کے ساتھ چلنے مین اور مسلمانون کا خرچ کروانے مین ہرگز خوف نکرین۔ ہدایہ اور کفایہ اور ردالمحتار مین دیکھین کہ کلام اللہ اور فقہ کے جاری رکھنے کے واسطے معلم کو استیجار یعنی اجرت مقرر کرنا لکھا ہی اور جبکہ اس زمانے مین وعظ نصیحت سننے سُنانیکی بڑی ضرورت ہی کہ لوگ غافل اور جاہل ہورہے ہین۔ اور اِسی ضرورت کے واسطے قرآن اور فقہ کی تعلیم کیواسطے اور امامت اور اذان اور اقامت کے واسطے اور وعظ کیواسطے اِس زمانے مین ردالمحتار مین بہت سی کتابون سے اجرت مقرر کر کے لینے کو درست ثابت کیا ہی۔ تو اب اس صورت مین جو کوئی عالم اپنا خرچ مسلمانون سے لینے مین اپنی بے عزتی سمجھے اور لوگون مین مطعون ہونیکے خوف سے وعظ و نصیحت کرنا چھوڑ کے دوسری نوکری چاکری جو اکثر اس زمانے مین مکروہ اور مشکوک ہی اختیار کرے تو یہ وسوسۂ شیطانی اور نفسانیت ہی۔ اور یہ بات ہم اُنھین علما کے واسطے بیان کررہے ہین جو ملک ملک پھر کے ہدایت کرتے ہین یا دین کے کام مین بند ہورہے ہین مثل معلم قرآن اور فقہ اور مؤذن اور امام اور واعظ کے اور امام محمد رحمہ اللہ کے قصہ کو دیکھین کہ اُنھون نے ایک شربت فروش سے کہ اُس نے فقہی مسئلہ کی قدر نکیا تھا ہزار دینار لیکے تب ایک فقہی مسئلہ اس کو بتایا تھا مسئلہ کی شان کی تعظیم کیواسطے

اور جس شخص کو دین کے جاری کرنے مین صدق اور اخلاص ہووے وہ اپنے مال خرچ کرنے اور
دوسرے کے مال خرچ کروانے مین ہرگز دریغ نکریگا - اور کتنا ہی خرچ کرواوے گا لوگ اُس سے
نفرت نکرینگے. بلکہ اخلاص والے لوگ اتباع کی برکت سے اور بھی زیادہ اسکی طرف مائل ہونگے
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال والون سے خرچ کرواکے محتاج کردیتے تھے - اور باوجود
اسکے بیعت کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ گرتے تھے اُس جناب کے حکم پر ایسا یقین تھا کہ مال بھی خرچ
کرتے تھے اور اپنے منھ کو تلوار کے سامنے کردیتے تھے اس بات کی تصریح مواہب لدنیہ مین دیکھو
اور جو شخص کہے کہ فلانا شخص جہان وعظ کرتا ہی وہانکا پان تک نہین کھاتا ہی - یا باوجود قدرت اور
علم کے خرچ سے واقف ہوئیکے عالم کو خرچ ندیوے - اور اپنے دوسرے کام مین عالم کے خرچ کا
بیس گونا بخوشی خرچ کرے اور عالم سے کہے کہ کیا آپ مسکین اور بے مقدور لوگون کے گھر نجاوینگے
تو ایسی بات کہنے والا مخلص نہین ہی اُس کی جنونی اور بگلا می کی بات کون سنتا ہی جیسی وہابیونکی
اور سب بات ہی ویسے ایک یہ بات بھی ہی - مگر عالم کو مناسب ہی کہ اسکو لاجواب اور شرمندہ کرنے کو
کہے کہ اگر تم غریب اور بیمقدور ہو تو چلو ایک دو گھڑی کے واسطے تمھارے گھر جاکے ہم بیعت کرکے
ضروری وعظ سناکے چلے آوینگے کھانا اپنے گھر کھاوینگے کیونکہ اگر تمھارے گھر کھاوینگے
تو ہمارا دن بھر کا حرج ہوگا - تو اگر قبول کرے اور اُس کا گھر نزدیک ہو تو اُس سے سواری منگاکے
جاوے نہین تو نجاوے اور کسی کے طعنہ تشنیع کے ڈر سے اپنی شان اور شوکت کو ہرگز نچھوڑے
اِس خاکسار کے مرشد نے خاکسار کو فرمایا تھا کہ تم اچھا کھانا اور اچھا لباس اور اچھی سواری اختیار کرو
یہی تمھارے واسطے ریاضت اور مجاہدہ ہی سو اب ہمنے سمجھا - اور امام محمد کا قصہ ہمارے رسالہ
تحت قاطعہ اور مراد المریدین اور تفسیر روح البیان مین دیکھین - اور سید عبد الجلیل صاحب
ادام اللہ برکاتہ ساکن رای بریلی شاہ علم اللہ صاحب کے تکیہ کے حضرت مرشد برحق کے اقربائے
قریب اور بڑے خلیفہ ہین سو اب حضرت مرشد کی مسجد اور گدی کی آبادی اُنھین سے تعلق رکھتی ہی
بہ سبب غفلت مریدون کے بہت قرض دار ہوگئے ہین - سو ہم معتقدون کو مناسب اور لازم ہی

کہ ہر مقام کے معتقد لوگ جناب سید صاحب ممدوح کو کچھ کچھ دیا کرین - اور مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ اللہ تعالی مصنف درویش نامہ کے اس رسالہ کا ترجمہ بنگلہ زبان مین بہت جلد کرکے اور چھپواکے جاری کرین ۔

آٹھوان وعظ اس بیان مین کہ شریعت مین عالم کس کو کہتے ہین اور درویش کو علم چاہیے

سو اُس کا بیان سنو حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے مکتوبات کے جلد اول کے مکتوب دو سو شصت و ہشتم مین فرماتے ہین حدیث مین آیا ہی اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ عالم لوگ جو ہین سو نبی لوگون کے وارثین ہین سو جو علم کہ انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات سے باقی رہا ہے دو نوع پر ہی ایک علم احکام کا دوسرا علم اسرار کا انتہی یعنے فقہ اور تصوف۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کو دونون علم نہین ہی وہ عالم نہین ہی اور جب عالم نہین ہی تو مرشدی کا رتبہ بھی اُس کو نہین ہی جس کا بیان عوارف المعارف کے دسوین باب مین ہی ہان جس شخص نے درسی کتابین نہ پڑھا ہو مگر بہت مدت تک دونون علم کے متقی علما کی صحبت مین رہکے سارے مسائل سے واقف ہوگیا ہو تو ایسا شخص مرشد ہوسکتا ہی باقی اس مضمون کی تصریح قول الجمیل مین دیکھو اور ہم نے اپنے مرشد حضرت احمد قدس سرہ کا حال اپنے اُستاد مولانا احمد اللہ محدث قدس سرہ سے اور بھی معتمد لوگون سے سنا کہ حضرت مرشد جس وقت شرح مُلّا پڑھتے تھے اُس وقت اُن کے مرشد نے انکے باطنی حال کو دریافت کرکے اُن کا درسی کتابون کا پڑھنا موقوف کراکے اپنی صحبت مین رکھا اور حضرت مرشد نے سورۂ فاتحہ سے لیکے سورۂ والناس تک کی تفسیر اپنے مرشد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث قدس سرہ سے سُنا اس مین سارے علوم کی تعلیم ہوگئی۔ اگر حضرت سید احمد صاحب کو علم نہوتا تو حضرت محدث اُنکو خلافت نہ دیتے اور حضرت نظام الدین اولیا نے بیعت ہونے کے قبل مقامات حریری یاد کرلیا تھا - اور علم حدیث بھی خوب پڑھا تھا اُن کو طالب العلم لوگ نظام الدین بحاث کہتے تھے - پھر جب بیس برس کی عمر مین بیعت ارادت کے شوق سے حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج کے پاس آئے تب

چھ سپارہ قرآن شریف اُن سے تجوید کے ساتھ پڑھا۔ اور عوارف المعارف کا چھ باب اُن سے پڑھکے
سند لیا۔ اور تمہید ابو شکور سالمی کی اور اور بھی دوسری کتابین اُن سے پڑھا جب اُن سے بیعت
کیا تب عرض کیا کہ مرشد کا کیا حکم ہی ہم علم سیکھنے کو موقوف کرین اور اوراد اور نوافل مین مشغول ہین
تب حضرت شیخ فریدالدین شکرگنج نے فرمایا کہ ہم کسی کو علم سیکھنے سے منع نہین کرتے وہ بھی کرو یہ
بھی کرو دیکھو کہ کون غالب آتا ہی۔ درویش کو علم کس قدر چاہیے ہی اور حضرت نظام الدین اولیا نے
فرمایا کہ ہمارے خواجہ یعنے شیخ فریدالدین گنج شکر نے جس وقت ہمکو خلافت دیا کہا کہ حق تعالیٰ نے تجکو
علم دیا اور عقل دیا اور عشق دیا اور جس شخص مین یہ تینون خصلتین ہوتی ہین وہ مشائخ کی خلافت کے
لائق ہوتا ہی۔ اور یہ کام اُس سے خوب ہوتا ہی رحمۃ اللہ علیہم وعلیہ اجمعین۔ ان سب مضمون کی تصریح
اخبار الاخیار محقق دھلوی کی تصنیف مین دیکھو تو اس سب مضمون سے ثابت ہوا کہ جو شخص دونون
علم کا عالم نہین اُس سے بیعت کرنا اور اُسکو خلافت نامہ دینا درست نہین ہی۔ جیسا کہ وہابی
لامذہب لوگ اور رافضی خارجی لوگ اور وجودیہ لوگ ہین۔ اور بدعتی پیرزادے لوگ اگر دونون علم
اور رتبہ مشیخت سے محروم ہین تو اُن سے بھی بیعت کرنا درست نہین۔ بلکہ جس شخص نے ایسے جاہل سے
بیعت کیا ہی اُس پر واجب ہی کہ اُس کی بیعت سے توبہ کرے اور اُس شخص سے کنارہ کرے۔ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف مین وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ اور کنارہ کر جاہلون سے۔ الغرض مسلمانونپر
واجب ہی کہ جو شخص مرشدی کا دعوی کرتا ہو یا کسی مرشد کی گدی پر بیٹھا ہو اُس کے عقیدے اور
علم اور مذہب کو خوب تحقیق کرلین اور یہ بھی دریافت کرلین کہ رتبہ مشیخت کا اُس کو حاصل ہی یا نہین
یہ بات دریافت نکرکے مرید ہونے سے بڑی بڑی خرابی ہوتی ہی اور اگر کسی مرشد سے وعدہ کرچکا ہی
کہ ہم آپ سے بیعت کرینگے اور اُس شخص مین علم احکام اور علم اسرار اور رتبہ مشیخت کا نپایا تو اُس سے
بیعت نکرے کیونکہ خلاف شرع کام کا وعدہ کیا تو اُس کا وفا کرنا درست نہین جیسا کہ درمختار مین لکھا
ہی اور اگر ایک عورت نے نذر کیا ایک عبادت کی کہ کل ہم اِس عبادت کو ادا کرینگے مثل روزہ
اور نماز کے پھر اُس کو اُس دن حیض ہوا تو اُس عبادت کا ادا کرنا پاک ہونے سے واجب ہوگا۔

کیونکہ حیض اُس عبادت کے ادا کرنے کو منع کرتا ہی اُس عبادت کے وجوب کو منع نہین کرتا۔ اور اگر نذر کیا کہ حیض کے دن اُس عبادت کو ادا کریگی تو اُس کا ادا کرنا واجب نہین ہوتا اس واسطے کہ یہ گناہ کی نذر ہی یعنی گناہ کی نذر کا پورا کرنا واجب نہین ہوتا ان سب مضمون کے خلاف جو لوگ ہین اُنکو جو لوگ مرشد جانتے ہین اُن کے ہوشیار کرنے کے واسطے یہ حکایت کفایت ہی نقل ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کے اشہر اور اعظم یعنی بڑے مشہور اور بہت بڑے خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ فرماتے تھے۔ کہ مین کس لائق ہون جو شیخی کرون یعنی مرشدی کا دعوا کرون۔ اور لوگون کو مرید کرون کیونکہ آج یہ کام لڑکون کا کھیل ہوا ہی بعد اسکے یہ بیت پڑھا بیت

مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی	ازین آئین بیدینان پشیمانی پشیمانی

یعنی ای مسلمان لوگ ہوش کرو۔ مسلمان لوگ مسلمانی پر خوب مضبوط رہو اور مسلمانی کی مدد کرو اور دین کی شرم کرو کہ مسلمانی قائم رہے اس زمانے مین جو آئین ان سب بیدینون کی چلی ہی جو دعوا کرتے ہین مسلمانی کا اور چال چلتے ہین کافرون کی ہادی کی شکل بناکے لوگون کو گمراہ کرتے ہین اور جھوٹھا مسئلہ بتاتے ہین۔ اور باوجودیکہ جاہل ہین مگر لوگون کو مرید کرتے ہین سو ایسی چال چلنے سے اُنکو پشیمانی ہی پشیمانی ہی۔ اور یہ نادان مسلمان لوگ جو لوگ کہ کھُلا کھُلا بیدینی کا کام کرتے ہین اُن کے مریدون مین اپنے تئین شمار کرتے ہین اُنکو بھی پشیمانی ہی پشیمانی حاصل ہوتی ہے اور فرماتے تھے غم ایمان کا کھانا چاہیے کرامت کی خواہش نکرنا چاہیے۔ اور فرماتے تھے کہ ہم حیران ہین کہ خلق بے مشاہدہ کے کس طرح سے جیتے ہین انتہی۔ یہ اخبار الاخیار سے لکھا اور اولیاء اللہ کا جتنا ذکر ہم اِن ورقون مین کرینگے سب اُسی کتاب سے کرینگے اگر اس مضمون کی کسوٹی پر مدعیون کو مسلمان لوگ کسینگے تو باوجودیکہ بنگالے اور ہندوستان مین لاکھون پیرزادے اور خوندکار موجود ہین مگر مشیخت کا رتبہ جنکو حاصل ہوا ایسے مرشد بہت کم ملینگے اِلّا ماشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جو لوگ غیر مرشد کو مرشد جانکے اُس سے مرید ہوگئے ہین وی شرم مین ڈوب جائینگے اور اپنی سمجھ پر نفرین کرینگے۔ یہ خاکسار جو دین جاری کرنے کی ضرورت سمجھکے کسی شخص

اتنی لیاقت دیکھے کہ وہ شخص ہندی زبان کی کتابین پڑھ سکتا ہی اور وہ شخص دین مین بڑا مضبوط ہی اور لوگون کو دین کی باتین تعلیم کرتا ہی۔ اُس شخص کو خلیفہ کر دیا کرتا ہی اور سمجھتا ہی کہ جیسا کہ جس شخص سے بعضا حرف ادا نہین ہوتا ہی باوجود محنت کرنیکے تو وہ شخص معذور ہی اُسکی نماز درست ہوتی ہی اور امامت اُس کی درست نہین ہی مگر جو لوگ کہ اُسکے مثل ہین اُن کی امامت اُسکو کرنا درست ہی جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین باب زلۃ القاری مین موجود ہی۔ مگر پھر بھی کچھ دغدغہ دلمین گذرتا تھا کہ ایسے آدمی کا خلیفہ کرنا کہین خلاف شرع نہو سو الحمد للہ کہ شداد بن اوس کے قصہ سے جو اسی وعظ مین مذکور ہوگا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے لکھنے سے وہ دغدغہ جاتا رہا۔ اور یہ مذکور خلیفہ لوگ ہمارے سفیر اور ایلچی ٹھہرے۔ اور شداد بن اوس کا قصہ جو فتوح الشام کی دوسری جلد کے شروع مین ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تمسے تاکہ ہوجاوے تمھارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا انتہی۔ اور حضرت مجدد ممدوح کے مکتوبات کی جلد اول کے تینیسوین مکتوب کے مضمون سے جو اپنے پیر بھائی مرزا حسام الدین کو لکھا تھا یہ مضمون صاف کھل گیا اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ مرزا حسام الدین نے لکھا تھا کہ پیر دستگیر یعنی خواجہ محمد باقی باللہ نے اپنی گدی کو شیخ الہداد کو سپرد کیا تھا حضرت مجدد نے اس بات کے رد مین یہ بات لکھا کہ حضرت پیر دستگیر نے اگر آیندہ اور رونده کی خدمت کرنے اور اُن کے آب ونان کی خبرگیری کے واسطے شیخ الہداد کو مقرر کیا تھا تو یہ بات مسلم ہی۔ اور اگر اسواسطے شیخ الہداد کو مقرر کیا تھا کہ وہی طالبون کی جماعت کو تربیت کرین اور مرشدین کے اُنکی گدی پر بیٹھین تو یہ بات ممنوع ہی یعنے شریعت سے منع ہی آخری ملاقات کے وقت حضرت مرشد نے فقیر سے فرمایا تھا کہ تم تجویز کرو کہ شیخ الہداد ہماری طرف سے جاکے بعضے طالبون کو شغل تعلیم کرے۔ اور بعضے طالبون کا حال ہم سے بیان کرے کیونکہ ہمکو طالبون کو اپنے پاس بلانے اور شغل تعلیم کرنے اور اُن کا احوال پوچھنے کی تاب نہین ہی۔ فقیر اس بات مین بھی متوقف تھا چونکہ ضرورت

معلوم ہوئی فقیر نے بھی اس قدر کو تجویز کیا کیونکہ اِس قسم کی تبلیغ یعنی خبر پہونچانا نری سفارت یعنے
ایلچی گری اور قاصدی ہوا تھی۔ باقی اس مضمون کی تصریح مکتوب مذکور اور مراد المریدین مین دیکھو
اب جو لوگ پوری خلافت چاہین وہ علم احکام اور علم اسرار اور رتبہ مشیخت کا جیسا کہ مذکور ہوا حاصل کرین
تاکہ مرید کو اصالۃً خود آپ تعلیم کر سکین۔ اور ایلچی گری پر قناعت نکرین ہمت کو بلند کرین اور بالفعل یہ رسالہ
اور فقہ اور تصوف مین جو ہمارے رسالے ہین اُن کو بار بار دیکھین تو انشاء اللہ تعالے علم احکام اور علم اسرار
سے کسیقدر بقدر کارروائی کے واقف ہو جاوین گے۔ اور بیعلمی کا داغ جاتا رہیگا۔ اور فقہی کتابون کا
ترجمہ جو چھپ گیا ہے مثل شرح وقایہ وغیرہ کے کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المیراث تک بار بار دیکھین
اور ہمیشہ اُس کا مطالعہ کیا کرین۔ اور جس عالم سے ملاقات ہو اُس سے ان کتابون کی مشکل مقامونکی
تحقیق کیا کرین اس مین ہرگز شرم نکرین اور اُن سے عرض کرین کہ خلق کی ہدایت کی نیت پر ان کتابونکو
ہم پڑھتے ہین تو وہ لوگ بلاشبہہ مدد کرین گے۔ اور ظاہر ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون قسم کے
علم کے موافق اگر تعلیم نکیا تو مرید کس کے علم کے موافق اپنے عمل کو درست کریگا۔ اور ایسی پیری اور
مریدی سے سوائے گمراہی اور ملحدپنے کے کچھ فائدہ نہ ملے گا

نوان وعظ اس بیان مین کہ جس مرشد کا سلسلہ متصل ہے اُس سے بیعت کرنے مین مرید کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور جس کا سلسلہ منقطع ہے اُس سے بیعت کرنیسے مرید اُس فائدہ سے محروم رہتا ہے اور بہت لوگ جو سوال کرتے ہین کہ ایک پیر سے مرید ہونیکے بعد پھر دوسرے پیر سے مرید ہونا درست ہے یا نہین اُسکے جواب مین۔

سو اُسکا جواب قول الجمیل مین دیکھو اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے پیر مین کچھ خلل ہو یعنی جو شرطین مرشد کیواسطے
مقرر ہین سو اُس مین نہون یا پیر کی وفات ہوی ہو یا ایسے مقام مین وہ گیا ہو کہ اب امید پیر سے ملاقات
کی نہین ہے تو درست ہے۔ اور حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب دوبست

وسبت وکیم مین اسکی تصریح دیکھو۔ اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ اِس طریق مین پیری اور مریدی طریقہ کی سکھلانے
اور سیکھنے سے ہوتی ہی کلاہ اور شجرہ سے نہین۔ جیسا کہ اکثر مشائخ کے طریقہ مین رسم ہوگئی ہے۔
یہان تک کہ اُن لوگون مین سے جو متاخرین ہین سو اُنھون نے پیری اور مریدی کو کلاہ اور شجرہ پر
منحصر کرلیا ہی۔ اسی سبب سے وے لوگ کئی پیر کا ہونا تجویز نہین کرتے ہین اور معلم طریقت کو جو
سلوک الی اللہ تعلیم کرتا ہی اور تصوف کے مسائل سجھاتا ہی اُس کو مرشد کہتے ہین۔ اور اُسکو پیر نہین جانتے
اور پیر کے آداب اُسکے حق مین بجا نہین لاتے۔ سو یہ اُن کی کمال جہالت اور نارسائی کے سبب سے ہی
اتنا نہین جانتے کہ اُن کے مشائخ جنکے سلسلہ مین وے مرید ہین پیر تعلیم یعنی جس سے پہلے مرید ہوا اور
تعلیم پایا ہی اور پیر صحبت یعنی جسکی صحبت مین نفس کے تزکیہ کیواسطے اور اللہ تعالی کا محب اور محبوب
بنجانے کیواسطے رہا کرتا ہی دونون کو اُن لوگون نے پیر کہا ہی اور کئی پیر کے ہونے کو اُن لوگون نے
تجویز کیا ہی بلکہ پہلے پیر کے حین حیات مین اگر کوئی طالب اپنی رشد اور ہدایت کو دوسری جگہ دیکھے
تو اُسکے واسطے درست ہی کہ پہلے پیر سے انکار نکرے۔ اور دوسرے پیر کو اختیار کرے اور حضرت
خواجہ بہاءالدین نقشبند قدس سرہ نے اس بات کے درست ہونے مین علمای بخارا سے فتوی
لکھا لیا ہی ہان اگر ایک پیر سے خرقہ ارادت کا لیا ہو یعنی ایک پیر سے صوفیہ کے طریقہ کا سلوک سیکھنے
کے واسطے پہلے پہل مرید ہوا ہی اور اُس کے وسیلہ سے ایک خانوادہ مین داخل ہوا ہی۔ اور اُس پیر سے
اسکو بڑا اعتقاد ہی۔ تب اس طرح سے دوسرے پیر سے مرید نہو کہ پہلے پیر سے اُس اعتقاد مذکور کو باطل
کر کے اور اُس پہلے مرید ہونیکو لغو سمجھکے اس دوسرے پیر سے مرید ہو اور پہلے پیر سے بد اعتقاد ہو جاوے
کیونکہ اسمین شک اور تردد مین گرفتار ہوگا۔ بلکہ اگر دوسرے پیر سے خرقہ لے تو خرقہ تبرک کا لے
یعنی برکت حاصل کرنیکے واسطے دوسرے پیر سے بیعت کرے خرقہ لینا صوفیہ کی بولی مین مرید
ہونیکو کہتے ہین۔ تو اس بیان سے یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ مطلقاً دوسرے پیر سے مرید نہو بلکہ
درست ہی کہ خرقہ ارادت کا ایک پیر سے لے اور طریقت دوسرے سے سیکھے۔ اور تیسرے کی صحبت
مین رہا کرے اور اگر یہ تینون دولت ایک ہی شخص سے میسر ہو تو کیا بڑی نعمت ہی۔ اور حضرت مرشد

برحق سے ایک شخص نے کہا کہ دو تین پیرسے جو لوگ بیعت کرتے ہین تو قیامت کے روز پیر لوگ مرید کو اپنی اپنی طرف کھینچ کے مرید کو چیر پھاڑ ڈالین گے۔ تب حضرت مرشد نے فرمایا کہ قیامت کا روز پاؤن پھسلنے کا وقت ہی چیر پھاڑ کرنے کا وقت نہین ہی۔ اور جب کسی کا پاؤن پھسلتا ہی تب اگر ایک آدمی اُس کا ہاتھ تھام لیتا ہی تو اُسکو بڑی قوت ہوجاتی ہی۔ اور اگر دو تین آدمی اُس کا ہاتھ تھام لیتے ہین تو اور بھی زیادہ قوت ہوجاتی ہی سبحان اللہ کیا خوب جواب دلچسپ فرمایا سچ ہی قیامت کا روز ایسا ہی ہی۔ اور مرشدون سے بلا شبہہ دستگیری کی امید ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ مریدونکا اعتقاد پیرون سے درست رکھے آمین۔ اب یہ خاکسار کہتا ہی کہ مثلاً کوئی شخص ایک مرشد سے مرید ہوا اور اُسکی صحبت مین رہنے اور ذکر اور شغل سیکھنے اور تصوف کے مضامین سننے اور تحقیق کرنے کا اتفاق نہوا اور ناقص رہگیا۔ اور ان باتون کے بتانے کے قابل کوئی دوسرا پیر ملا تو اُس سی ضرور مرید ہوا اور اپنا دین اُس سے سیکھے اور ہرگز ہرگز وسواس نکرے۔ اور صحابہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کیے تھے اور اُن کو قیامت تک پھر کسی سے بیعت کرنے کی حاجت نتھی اور فیض اور نعمت سے آسودہ ہوچکے تھے۔ سو وے لوگ بھی نیک نیت اور دین کی ترقی اور بعضے مصلحت کے واسطے پھر حضرت صدیق اکبرؓ سے بیعت کئے پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمان اور حضرت علی سے بیعت کئے رضی اللہ عنہم اس مضمون کو یاد رکھے اور جس طرح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر صحابہ لوگ بار بار بیعت کرتے تھے اُسی طرح اپنے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کیا کرے۔ اور جب کوئی شخص حضرات صوفیہ کے سلسلہ مین مرید ہوکے داخل ہوتا ہی۔ اور وہ سلسلہ آن حضرتؐ تک متصل یعنے ملا ہوتا ہی تو اُس شخص سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک علاقہ لگ جاتا ہی جیساکہ اس باتکی تصریح مدارج السالکین الی رسوم طریق العارفین کے پہلے باب مین فرمایا ہی اُس کا ترجمہ یہ ہی اور کم سے کم جو چیز مرید کو حاصل ہوتی ہی جب وہ مرید مرید ہوکے قوم کے سلسلہ مین یعنی حضرات صوفیہ کے سلسلہ مین داخل ہوتا ہی یہ ہی کہ جب اپنے حلقہ کو ہلاتا ہی تب اُس کے ولی لوگون کی ارواح کھینچتی ہی اُسکے مرشد سے لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک وہان سی اللہ عزوجل کی

ورگاہ تک سو جو شخص کہ حضرات صوفیہ کے سلسلہ مین مرید ہوکے داخل نہین ہوا ہی اُس کا شمار اُن لوگون مین نہین ہی - اور وہ شخص جب اپنے حلقہ منفصلہ کو ہلا ویگا تب کوئی شخص اُسکو جواب ندیگا یعنی اُسکو اپنی طرف نہ کھینچیگا انتہی - اور اِس مسئلہ کے قبل اُسی باب مین لکھا ہی کہ سارے سلف صالح یعنی قدیم نیک لوگون سنے مریدون کی تعلیم مین داخل کیا ہی آداب اُن کے آبا کا اور پہچاننا اُن کے نسبون کا یعنی طریقہ کے آبا اور نسبون کا - اور سارے طریقہ والون نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ جو شخص صحیح نہو اُس کے مرشدون کا نسب تو وہ شخص لقیط ہی کہ طریقہ مین اُسکی باپ نہین انتہی - یہ خاکسار کہتا ہی تو جو شخص کسی کا مرید ہی اور مرشدون کے سلسلہ سے واقف نہین وہ لقیط ہی وہ پھر دوسرا کے سلسلہ والے مرشد سے مرید ہووے اور اس بات کی دلیل یہ قصہ بھی ہی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب ابو عبیدۃ بن الجراح کو امیر اور حاکم مقرر کیا اور خالد بن الولید کو معزول کیا تب ایک خط ابو عبیدۃ بن الجراح کو لکھا اور اُس خط کو عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط خالد کو اور حکم کرو اُسی لوگون کے یکجا کرنے کا اُن کے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُن سے کہ پڑھ سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر کے ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تم سے تاکہ ہو جاوے تمھارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا انتہی - باقی اِس کا پورا قصہ فتوح الشام مین دیکھو یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس قصہ مین دلیل ہی اس بات کی کہ متصل ثابت ہوتا ہی مرشدون کے ہاتھ سے مریدون کے ہاتھ ملتے چلے آنے سے اور بیعت مین ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہی اور جسکو کسی مرشد نے لوگون سے بیعت لینے کے واسطے ایلچی کر کے اپنی طرف سے بھیجا ہی اُس سے بیعت کرنا درست اور سنت ہی اور اِس زمانے مین حضرت امیر المؤمنین سید احمد قدس سرہ کے طریقہ مین داخل ہونیکو غنیمت جانے کیونکہ اُن کا حال اور اُن کے مرشد کا حال مشہور ہی اور اُن کے سلسلہ کے متصل ہونے کا حال بھی مشہور ہی اور اُن کے مرشد کے باپ اور مرشد حضرت

شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ کے سلسلہ کے متصل ہونے کا حال قول الجمیل مین دیکھو اور جاہل لوگ جو کہتے ہین کہ چار خانوادہ کے سواے پانچوان خانوادہ محمدیہ کہان سے آیا تو اُن سے کہو کہ جہان سے جنیدیہ حکمیہ اور مجلسہ اور خفیفیہ اور نوریہ اور طیفوریہ اور رجائیہ اور اکبریہ اور کبرویہ وغیرہ آیا۔ باقی اس کا بیان نور علی نور مین دیکھو ان سب مضمون کی تائید کیواسطے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین نظام اولیا قدس سرہ کا قول جو اخبار الاخیار مین منقول ہے اُس کا نقل کرنا بہت مفید ہے۔ وہ یہ ہے کہ فرمایا کہ سعادت کے قفل کی بہت سی کنجیان ہین سو سب کنجیون کو مضبوط پکڑنا چاہیے اگر ایک کنجی سے نہ کھلا تو شاید کہ دوسری کنجی سے کھلے انتہی۔ ان سب مضمون سے کہی پیر سے مرید ہونا درست ٹھہرا اور ہمارے مرشدون کا کئی طریقون مین مریدون کو بیعت کرنا اور شجرہ مین چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ طریقہ کے مرشدون کا نام لکھنا درست ٹھہرا سبحان اللہ یہ سب پیشوا لوگ کیسے صدق اور اخلاص والے تھے اور اُن کے نفس کا کیسا تزکیہ ہوگیا تھا کہ اپنے مریدون کو نجات کی راہ تعلیم کر دیا اگر دوسرے پیر کا مرید اُن سے مرید ہونا چاہتا تو بخل نتھا اور اگر اُنکا مرید دوسرے پیر سے مرید ہوتا تو حسد نتھی۔ مگر حق یہ ہے کہ ایسے پیر کے مرید کو ایسا پیر ملنا دشوار ہے الا ماشاء اللہ تعالی

دسوان وعظ اس بیان مین کہ جو شخص بیعت کرنی چاہے تو بغیر تفتیش اور تلاش اسکے حال کی اسکو بیعت کرنا درست ہے اور ربط القلب بالشیخ کی بیان مین

اب ایک مضمون باقی رہا کہ ہمارے مرشد بھی بے دھڑک جو آتا اُس کو بیعت کرتے تھے اور ہم بھی ایسا ہی کرتے ہین سو شرع سے یہ بات درست ہے اور منع کی کوئی وجہ نہین مگر پھر بھی لوگون کی تسکین کے واسطے یہ قصہ کفایت ہے اخبار الاخیار مین لکھا ہے کہ سیر الاولیا مین کہتا ہے کہ مولانا ضیاء الدین برنی اپنے حسرت نامہ مین لاتے ہین کہ مین ایک وقت شیخ نظام الدین قدس سرہ کی خدمت مین حاضر تھا اور شیخ کی مجاورت جان بخش مین مشغول تھا اُس روز بندگان خدا سے بہت سے لوگ ارادت لائے یعنی مرید ہوئے اس درمیان مین میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ

سلف کے یعنی اگلے زمانے کے مرشد لوگون نے مرید کرنے مین احتیاط کیا ہی اور شیخ نظام الدین
اولیا اپنے کرم عام سے خاص و عام کی دستگیری کرتے ہین اور بعیت کیواسطے ہاتھ دیتے ہین مین نے
چاہا کہ اس باب مین سوال کرون شیخ نظام الدین اس سبب سے کہ عالم صاحب کشف تھے اور مکاشفہ
اُن کو حاصل تھا میرے دل کے خیال سے واقف ہو گئے اور فرمایا کہ ہر چیز کا سوال تو مجسے کرتا ہی
اور یہ نہین پوچھتا ہی کہ مین آنے والون کو بغیر تفتیش اور تلاش کے کسواسطے بعیت کیواسطے ہاتھ
دیتا ہون بعد اس کے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ہر زمانے مین اپنی حکمت بالغہ سے ایک خاصیت رکھا ہی
کہ اس زمانیکے لوگون مین ایک ایسی رسم اور عادت پیدا اور ظاہر ہوتی ہی جو دوسرے زمانیکے لوگونکی
طبیعت اور مزاج کی سی نہین ہوتی ہی مرید کی ارادت اور مرشد سے مرید ہونیکی اصل اللہ کے سوا سے
انقطاع ہی یعنی سبکو بھول جانا اور سب کا خیال چھوڑ دینا ہی اور اللہ ہی مین مشغول ہونا ہی۔ اور اگلے
مرشد لوگ جبتک پورا انقطاع نہین دیکھتے تھے تب تک بعیت کے واسطے ہاتھ نہین دیتے تھے
لیکن شیخ ابو سعید ابو الخیر کے زمانے سے کہ وے آیت تھے آیات حق سے یعنی ایک نشانی تھے
حق کی نشانیون مین سے شیخ سیف الدینؒ باخرزی کے زمانے تک اور شیخ شہاب الدینؒ کے
زمانے سے عہد دولت شیخ فرید الدینؒ تک یہ فیض عام جاری ہوا کہ ان دین کے بادشاہون کے
دروازون پر ہجوم خلق کا ہوتا تھا۔ اور ہر گروہ کے لوگ بادشاہین اور امیرین بڑے بڑے نامی اور
مشہور لوگ اور دوسرے گروہ کے لوگ آتے تھے۔ اور آخرت مین عاقبت بد ہونیکے خوف سے
اپنے تئین اِن عاشقون کی پناہ مین ڈالتے تھے۔ اور یہ مشائخ لوگ ہر خاص و عام کو بعیت کیواسطے
ہاتھ دیتے تھے۔ کوئی شخص ایسا نہین کر سکتا ہی کہ اُن خدا کے دوستون کے معاملہ کو مقیس علیہ
بناوے یعنی اُن کے معاملہ پر اپنے معاملہ کو قیاس کرے کہ وے لوگ بہت لوگون کو مرید کرتے تھے
لاؤ ہم بھی اسی طرح سے کرین۔ اب ہم تیرا جواب دیتے ہین کہ ہم جو لوگون کو مرید کرنے مین احتیاط
نہین کرتے ہین اور اپنا دل نہین بھر لیتے ہین تو اس کا کئی سبب ہی۔ ایک یہ کہ ہم تواتر کے ساتھ
سنتے ہین کہ بہت لوگ جو مجسے مرید ہونیکو آتے ہین تو گناہ سے دست بردار ہو کر آتے ہین اور

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہین اور اَوراد اور نوافل مین مشغول ہوتے ہین اگر مین بھی حقیقت ارادتکی
شرائط پہلے ہی اُن سے بیان کرون کہ یہ باتین پہلے کر لو تب مرید ہو تو اسقدر خیر اور نیک کام جو اُن سے
ظاہر ہوتا ہی اُس سے محروم رہین۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ مین کس طرح سے کسی بات کا خیال کرون۔ اور
اُسکی غرض کا حیلہ حوالہ کرون اور کوئی دوسرا وسیلہ اُس کو بتاؤن یا کسی دوسرے شفیع کا ذکر درمیان مین
لاؤن جبکہ ایک مرشد کامل مکمل نے بیعت کیواسطے ہاتھ دینے کی مجکو اجازت دیا ہی۔ اور مین دیکھتا ہون
کہ ایک مسلمان عاجزی اور بیقراری اور مسکینی کے ساتھ میرے دروازہ پر آتا ہی اور کہتا ہی کہ سب گناہون سے
مین نے توبہ کیا ہی۔ تب مین اس نیت پر کہ شاید اسکی بات سچ ہو بیعت کے واسطے ہاتھ دیتا ہون
خصوصاً مین سچے لوگون سے سُنتا ہون کہ میرا اعتقاد مریدون کو گناہ سے باز رکھتا ہی۔ اور تیسرا سبب جو
سارے سبب سے قوی زیادہ ہی یہ ہی کہ ایک روز شیخ فریدالحق والدین نے دوات اور قلم اپنے آگے سے
مجکو دیا اور فرمایا کہ تعویذ لکھ اور حاجتمندون کو دے جب میرے اندر آثار ملالت یعنی رنجیدہ ہونے کا دیکھا
تب فرمایا کہ ابھی دعا کے لکھنے سے ملول ہوا جس وقت کہ بہت سے حاجتمند لوگ تیرے دروازہ پر
آوین گے تب اُس وقت تیرا کیسا حال ہوگا۔ مین شیخ کے پاؤن پر گر پڑا اور رویا اور کہا کہ مخدوم نے
مجکو بزرگ بنایا اور اپنی خلافت دیا اور مین مرد متعلم یعنے شاگرد طالب علم تھا خلق مین ملنے سے
متنفر تھا اور بھاگتا تھا یہ کام بہت بھاری ہی مجھ بیچارہ کے اندازہ کا نہین ہی یہی اعتقاد مخدوم کا
اور نظر شفقت کی میرے کام مین کافی ہی جب میری عرض سنی۔ فرمایا کہ یہ کام تجسے خوب بن پڑے گا تب
مینے اس بات مین الحاح کیا یعنی بڑی عاجزی اور منت کے ساتھ عذر کیا تب خواجہ کو میرے عذر کرنیسے
ایک حال پیدا ہوا اور سیدھے ہوکے بیٹھے اور مجکو نزدیک زیادہ بلایا اور اپنے آگے بیٹھنے کو فرمایا
اور کہا کہ نظام اس بات کو جان لے کہ فردا یعنی قیامت کو بندۂ مسعود کو درگاہ بے نیازی مین ایک
آبرو ہوگی یا نہوگی اگر آبرو ہوگی تو مین تجسے عہد کرتا ہون کہ مین بہشت مین پاؤن نہ رکھونگا جبتک
کہ جنکو تو نے بیعت کیواسطے ہاتھ دیا ہی اُن کو اپنے ساتھ بہشت مین نہ لیجاؤن اس بات پر سلطان
المشائخ مسکرائے اور فرمایا کہ مجکو ایسی خلافت دئے ہین اور یہ کام کبھی مجسے اچھا ہوتا ہے اور

کبھی اچھا نہین ہوتا ہی سو مین نہین جانتا ہون کہ جو لوگ تمام عمر اس کام کی طلب مین ہین اور وہی حیلہ
اور تدبیر اور جھوٹھ اور حق چھپانے کے ساتھ اس نازک کام مین ہاتھ ڈالتے ہین تو ان سے یہ کام
کس طرح اچھا ہوتا ہوگا اور ہم نے براے العین یعنی کھلا کھلی دیکھا ہی کہ ہمارے شیخ درگاہ نیاز کے
واصلون مین سے ہین اور جس گھاٹ سے کہ بایزید اور جنید قدس اسرارہم اور عشق الٰہی کے دوسرے
مست لوگون نے پیالے پیا ہی اسی گھاٹ سے ہمارے شیخ نے بھی پیا تھا تو اپنے شیخ نے ان لوگونکی
حق مین جس کو مین بیعت کا ہاتھ دیتا ہون ویسی بات کہا ہو اور عہد کیا ہو تو مین نہین سکتا ہون کہ
ان کو بیعت نکرون انتہی۔ پہلا سبب جو حضرت سلطان المشائخ نے بیان فرمایا اسی سبب سے
یہ خاکسار خاص وعام کو بیعت کیواسطے ہاتھ دیتا ہی اس قصہ مین غور کرنے سے بڑے بڑے فائدے
نکلین گے اور یہ بات سمجھ مین آجاویگی کہ پیر کا ادب کرنا اور پیر سے اعتقاد کرنا کیسا چاہیے اور پیر
کے آگے کیسی عاجزی کرنا ہوتا ہی اور پیر کے لتنے بڑے پیارے مرید جنکی قدر پیر کے نزدیک
ایسی تھی ان کا پیر کے پائون پر گرنا اور مرید کرلے مین کیسی نیت رکھنا ہوتا ہی۔ اور مریدون کے
حال پر کیسا رحم کرنا ہوتا ہی۔ اور اپنے خلیفہ کی کیسی قدر کرنا ہوتا ہی۔ اور آخرت کے عذاب کے خوف سے
پیر کے پاس پناہ لینا ہوتا ہی۔ مگر بڑا افسوس ہی کہ ان وہابیون نے پیر کا اعتقاد بھی لوگون کے
دل سے اٹھا دیا تو جو لوگ وہابیون کی بات سنینگے وہ لوگ دنیا وآخرت مین مرشد کے فیض
یعنی نعمت اور پناہ سے محروم رہین گے۔ اور یہ بات بھی سمجھ مین آجاوے گی کہ پیر کا حکم کیسا ماننا
ہوتا ہی اور نالائق لوگون کے مرید کرنے سے حضرت سلطان المشائخ ناراض تھے یہ سب بات
سمجھ مین آجاویگی۔ اور اللہ تعالی سے امید ہی کہ اس قصہ پر عمل کرنے سے مرید کو جلدی مطلب
حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور پیر سے دلی اعتقاد جو لگا رہتا ہی اسکو حضرات صوفیہ ربط القلب
بالشیخ کہتے ہین سو نا واقفون نے اس کے معنی بھی غلط سمجھا اور دوسرون کو غلط سمجھا کے
ان کی راہ مارا ان کو یہ سکھلا دیا ہی کہ ذکر کے وقت اپنے پیر کی صورت کو بعینہ اپنے سامنے
خیال کرکے ذکر کرے اور اس کو وہی لوگ شغل برزخ کہتے ہین سو یہ صورت کسی کتاب مین

مذکور نہین اس بات کا بیان قول الجمیل اور سبیل الرشاد اور نور علی نور مین دیکھو مختصر یہ ہی کہ حضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین نظام اولیا نے جو سالکون کی مشغولی کی بنا پانچ چیز فرمایا اُن مین سے پانچوین بات اخبار الاخیار سے ہم لکھتے ہین فرمایا پانچوین ہمیشہ ذکر کرتا رہے اپنے شیخ کے ساتھ اپنے دل کا ربط کرکے وَھُوَ عِبَارَۃٌ عَنْ تَعَلُّقِ قَلْبِ الْمُرِیْدِ بِالشَّیْخِ انتہی اور وہ ربط مراد ہی مرید کے دل کا علاقہ پیر کے ساتھ لگجانے سے انتہی خلاصہ یہ کہ جیساکہ حدیث پڑھنے کے وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فقہ پڑھنے کے وقت امام اعظم رحمۃ اللہ سے ایک باطنی علاقہ محبت اور تعظیم کے ساتھ لگا رہتا ہی ویسا ہی علاقہ مرشد سے لگا رہتا ہی یہی ربط القلب بالشیخ ہے

گیارھوان وعظ اس بیان مین کہ پیر کا طلب و تلاش کرنا طالب پر واجب اور لازم ہی اور مرید کو بیعت کرنیکے بعد پیر کے اوپر کیا لازم ہی اور اخلاص کی بیان مین

سو اُس کا بھی بیان سُنو ابو الحبیب سہروردی قدس سرہ جو صاحب عوارف المعارف کے مرشد ہین اپنے رسالہ مین فرماتے ہین کہ شروع حال مین پہلے جو مرید اپنے اوپر لازم کرلے غفلت سے جاگنے کے بعد سو یہ ہی کہ قصد کرے ایک مرشد سے بیعت کرنیکا اور وہ مرشد اسکے زمانے کے لوگون مین لامذہب پر امین مقرر کرنیکے قابل ہو اور امانت مین خیر خواہی کرنے مین معروف اور مشہور ہو یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس ملک مین لامذہب لوگ فقہ اور عقاید اور تصوف کے خلاف جو مذہب اختیار کیے ہین۔ اور لوگون کو وہی مذہب تعلیم کرتے اور جھوٹی باتین شریعت کے خلاف لوگون کو سُناکے اُن کو شک اور تردد مین گرفتار کرتے بلکہ خود وے آپ بھی شک اور تردد مین گرفتار ہین وی لوگ دین پر امین مقرر کرنے کے قابل ہرگز نہین ہین اور یہ بات ظاہر ہی کہ جب اُن لوگون نے اپنے دین اور مذہب کی امانت مین خیانت کیا تو دوسرے کے دین اور مذہب کی امانت کی حفاظت کسطرح کرسکین گے۔ پھر آگے اُسی رسالہ مین فرماتے ہین اور عارف اور پہچاننے والا ہو سلوک کی راہ کا سو جب ایسا مرشد میسر ہو تب اُس کی خدمت کے واسطے اپنے تئین سپرد کرے اور اعتقاد

رکھے کہ اسکی مخالفت نکریگا۔ اور صدق اُسکی حالت ہوجاوے۔ بعد اس کے مرشد جو اپنے اوپر لازم
کرلے اسکا بیان جو کیا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی۔ کہ مرشد مرید کو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی کیفیت
سمجھاوے اور طریق پر چلنے کی راہ تعلیم کردے اور طریق پر چلنا اُس پر آسان کردے اور مرید کو
فقہی مسائل تعلیم کرے فقہی مسئلون مین سے پہلے کھانے پینے پہنے کی چیزون کا پاک اور صاف
کرنا تعلیم کرے بعد اس کے یہ تعلیم کرے کہ جن فرضون کو ضائع کیا ہی سبکی قضا ادا کرے اور جس کا
حق اُس کے ذمے پر ہو اُس کا حق پھیردے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ کسی کا ایک
دانگ جو وجہ حرام سے مثل غصب اور چوری وغیرہ کے لے لیا ہی سو اُس کا پھیر دینا اللہ تعالے
کے نزدیک ستر حج کے برابر ہی۔ اور اگر کسی کو گالی دیا ہو یا کسی کی غیبت کیا ہو یا چغلی کھایا ہو
تو اُسے معاف کرادے۔ بعد اسکے مرید کو نفس کا پہچاننا بتادے اور ریاضت کرکے نفس کو ادب دینا
تعلیم کردے۔ اور نفس کی دو صفت ہی۔ خواہش نفسانی مین مبالغہ کرنا۔ اور طاعات یعنی فرمان
برداری کے کامون کو نکرنا۔ سو نفس کو فرمان بردار بناوے نفس کے ساتھ مجاہدہ اور لڑائی
کرکے الخ۔ باقی تصوف کی کتابون مین دیکھو یہ خاکسار کہتا ہی کہ اگر کسی نے کسی کا گانون یا
زمین دبالیا ہی یا کسی کا روپیہ اُس کے ذمہ پر ہی اور اُس کا پھیر دینا نفس پر بڑا شاق ہی تو
نفس کی تابعداری نکرے بلکہ آن حضرتؐ کے فرمانے کا ادب کرے تب دیکھے کہ کیسا اچھا
حال ہوجاتا ہی۔ اِس زمانے مین حق مارنیکی بلا مین خاص وعام گرفتار ہو رہے ہین پیر کہانتک
زور کرے اب پیر کی طلب و تلاش کرنی اور پیر پکڑنے کی دلیل سنو تفسیر روح البیان مین سورۂ
مائدہ کی اس آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ الخ کی تفسیر مین فرماتے
ہین اور جان تو کہ اِس آیت کریمہ سے وسیلہ کی طلب کرنے کے حکم کو کھول کے بیان کیا اور ضرور
وسیلہ کا طلب کرنا خواہ مخواہ اس واسطے کہ اللہ سے ملنا بغیر وسیلہ کے حاصل نہین ہوتا اور وہ وسیلہ
کون ہی علماے حقیقت کے اور مشائخ طریقت کے انتہی۔ اس تفسیر سے صاف سمجھا گیا کہ وے
علما جنکو علم احکام اور علم اسرار دونون حاصل ہی اور مرشدی کا رتبہ اُن کو ملا ہی۔ اور صوفیہ کے

طریقہ مین وے داخل ہین۔ وے لوگ وسیلہ ہین تو جس شخص مین یہ صفت موجود نہین اُس کو مرشد
مقرر کرنا آیت کے خلاف ہی جیسے بے پیر رہنا آیت کے خلاف ہی۔ اور اسی تفسیر مین سورۂ
ذاریات کی اس آیت۔ ھٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ کی تفسیر کے تحت مین فرماتے ہین کہ شیخ
ابو الحسن شاذلی نے کہ مین تھا اور میرا ایک یار تھا ہم دونون جا کے ایک غار مین رہے اللہ کے پاس
پہونچنے کی طلب کرتے تھے اور اُس غار مین ٹھہرے رہے اور کہتے تھے کہ ہمکو کشایش اور مدد دی
جاویگی غدًا اَوۡ بَعۡدَ غدٍ یعنی ہمارا مقصد حاصل ہوگا کل یا پرسون پھر ہم دونون کے پاس آیا ایک روز
ایک شخص ہیبت والا اور ہم دونون نے جانا کہ بیشک وہ شخص اولیاء اللہ مین سے ہی تب ہم دونون
نے اُس کو کہا کیۡفَ حَالُکَ یعنی آپکا حال کیسا ہی تب اُس نے کہا کیسا ہوگا حال اُس شخص کا جو کہتا
ہی ہمارا مقصد حاصل ہوگا کل یا پرسون اور جی کس واسطے اللہ کی عبادت نہین کرتا ہی اللہ ہی کیواسطے
یعنی اس سے بڑھکے اور کون مقصد ہوگا کہ بندہ جسکی عبادت کیواسطے پیدا کیا گیا ہی اُسکی عبادت اُسکی
واسطے کرے دوسری غرض درمیان مین نہو تب ہم دونون جاگے یعنی غفلت جاتی رہی اور اللہ کے
پاس توبہ کیا تب اُس کے بعد ہی ہمارا مقصد حاصل ہوگیا۔ تو اس بات مین اشارہ ہی طلب کی راہ مین
جلدی کے ترک کرنے کا اور اخلاص کے پکڑنیکا یعنے اللہ ہی کیواسطے عمل کرنے کا جو عمل کرے
اُس مین اللہ تعالےٰ کی فرمان برداری کے سوای دوسری غرض نہو۔ اور اس بات کا اشارہ ہی
کہ مرشد کے اشارہ کے موافق اور انبیا اور اولیا کی ہدایت کے موافق عمل کرے تاکہ طالب وجود کے
عذاب سے خلاصی اور چھٹکارا پاوے اور پردے اُٹھ جاوین اور مشہود یعنی حضوری حاصل ہو
اللہ کے کمال جود اور فیض سے یعنی اُس مین یہ بات جو بھری ہی کہ ہم بھی کچھ چیز ہین اور عبادت
اسی واسطے کرتے ہین کہ ہمکو بڑا درجہ ملیگا۔ اور یہ فنا کے مقام سے بہت دور ہی تو اُس شخص مین
تو اپنے وجود کا خیال بھرا ہی اُس کو مشاہدہ کس طرح سے حاصل ہوگا۔ اور جب اخلاص حاصل ہوئی
اور سب کا خیال ہٹ گیا صرف اللہ ہی کا خیال رہ گیا اور اُسی کو باقی سمجھا تب آپ سے آپ پردے
اُٹھ گئے اور مشاہدہ حاصل ہوا یعنی اور کچھ نرہا اللہ ہی رہا اُسی پر ٹک لگ گئی۔ اور لیکن عمل کرنا

نفس کے ساتھ سو وہ عمل زیادہ کرتا ہی نفس کے وجود کو یعنی جبتک نفسانیت اومین باقی رہتی ہی
تبتک عبادت کرنیسے اوربھی زیادہ موٹا ہوتا ہی بیت

واقف نمی شوند کہ گم کردہ اند راہ ۔۔۔ تا رہروان براہنمائی نمے رسند

تو اس صورت مین مرید کو مرشد کے پکڑے بغیر کچھ چارہ نہین کیونکہ مرید کمزور ہی ۔ اور مرشد مانند
مضبوط دیوار کے ہی جیسا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے کہا ہی بیت

مریدان زطفلان بقوت کم اند ۔۔۔ مشائخ چو دیوار مستحکم اند

یعنی مرید لوگ بچون سے بھی زیادہ کمزور ہین اور پیر لوگ مانند دیوار کے مضبوط ہین اور کہا صائب نے بیت

برہدف دستی ندارد تیر بے زور کمان ۔۔۔ ہمت پیران جوانان را بمنزل می برد

یعنی تیر بغیر زور کمان کے نشانہ کا کچھ کر سکتا نہین ۔ ہمت پیرون کی جوانون کو منزل مین لیجاتی ہی ۔ ہم اللہ سبحانہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو اپنی راہ کا چلنا دکھاوے اور اپنے جناب مین ہمکو پہنچا دے اپنی طرف سے توفیق دیکے بیشک وہ کریم اور رحیم ہی انتہی ۔ یہ خاکسار کہتا ہی کہ زور والا مرشد پکڑنا چاہیے جیسے تیسے مرشد سے مطلب نہ ملے گا ۔ اور اخبار الاخیار مین جو لکھا ہی کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ بڑے خلیفہ خواجہ معین الدین چشتی کے ہین ۔ اور وے بڑے اولیا لوگون مین سے اور بڑے مقبولون مین سے ہین ۔ اور بڑی وے مقبولیت رکھتے تھے نہایت درجہ کے ترک اور تجرید اور فقیر اور فاقہ کے ساتھ موصوف تھے اور یاد مولا مین نہایت استغراق رکھتے تھے جب کوئی اُن کی ملاقات کو آتا تو اُس کو ایک زمانہ تک ٹھہرنا ہوتا تھا تاکہ وے ہوش مین آوین جب ہوش مین آتے تب آنے والے کے ساتھ مشغول ہوتے ۔ اگر چاہتے تو اپنا حال یا آنیوالے کا حال کچھ کہتے ۔ بعد اسکے کہتے کہ مجکو معذور رکھو اور پھر حق کے ساتھ مشغول ہوجاتے اور اگر کوئی اُن کی اولاد مین سے مرجاتا تو اُن کو اُس کی خبر نہوتی مگر ایک زمانے کے بعد انتہی اس حال کی حقیقت یہ ہی کہ وہ جناب اپنے ایمان اور اعمال اور سارے حالوں اور مقام کے اخلاص کے ساتھ خالص ہونے سے مراقبہ مین انصاف کے ساتھ غرق رہتے تھے اور اپنی اخلاص کی نگہبانی

کیا کرتے تھے اور مشاہدہ اور مکاشفہ کی لذت پانے مین مشغول رہا کرتے تھے اسی سبب سے
اُن کو اُن پر استغراق کا حال غالب رہتا تھا اور استغراق کی حقیقت تیرھوین وعظ مین مذکور
ہوگی انشاء اللہ تعالی۔ اور اُس جناب کو جو غیب سے کاک ملتی تھی۔ اور حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کے
منہ مین کنکریان جو شکر ہوگئین اور سید تاج الدین جب چاہتے تب جنگل سے ایک شیر پکڑکے اُس پر
سوار ہوتے اور ایک سانپ ہاتھ مین لے لیتے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو حال تھا خصوصاً جہاد کی
وقت کا جو حال تھا سو یہ سب مکاشفہ اور اخلاص کے سبب سے تھا۔ مثلاً ارسطولیس مقوقش بادشاہ
کے بیٹے نے جب اسکندریہ کی لڑائی کے دن مسلمانون کی لشکر سے کفر اور غرور کی باتین کرکے کہا
کہ تمہارے پاس اسکا کیا جواب ہی۔ تب شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسکی طرف نکلے اور شرجیل نے اُسکو خوب سخت کہا اور اللہ تعالی کی توحید بڑی خوبی کے ساتھ بیان
کیا آخر کو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ اللہ کے ایسے بندے ہین کہ جسوقت قسم دلادین وہ اُسپر اس شہر کی
کہ ریزہ ریزہ کر دیوے اللہ اُن کے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا
شرجیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی دیوار کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوگئے اور
دکھائی دیئے گھر اور عمارتین شہر کی اس کا پورا قصہ فتوح المصر مین دیکھو۔ سو یہ سب حال استغراق اور
اخلاص کا ثمرہ ہی۔ باقی جب کوئی شخص ایسی ایسی باتون کے حاصل ہونے کے واسطے اخلاص مین
مشغول ہوگا تب وہ اخلاص اخلاص نہ باقی رہے گی۔ اب اخلاص کے مختصر معنے سنو تعرف مین
اخلاص کے بیان مین ہی کہ جنید رحمہ نے کہا اخلاص وہ ہی کہ ارادہ کیا جاوی اُس سے اللہ کو جو عمل ہو
کہا رویم نے کہ اخلاص اپنے عمل کو تیرا دیکھنا دور ہوجاوے۔ تنا مین نے فارس کو وہی کہتے تھے
کہ اہل خراسان کے فقرا مین سے ایک گروہ ابوبکر قحطبی کے پاس آئے۔ تب اُنسے ابوبکر قحطبی نے کہا
کہ تمہارا شیخ یعنی ابوعثمان تمکو کیا حکم دیتا ہی تب کہا کہ ہمکو حکم دیتا ہی بہت طاعت کرنے کا اس التزام
کے ساتھ کہ طاعت مین اپنی تقصیر دیکھتا رہے۔ تب کہا اللہ اُس پر رحم کرے کیون نہین
حکم دیتا ہی تمکو اُس طاعت سے غیبت کا اُس طاعت کرنے والے کے دیکھنے مین یعنے

عمل پر نظر ہی نہ پڑے۔ کیونکہ جب عمل کی تقصیر دیکھا تب بھی تو اللہ کی طرف سے خیال بدل گیا اور
ابو عباس ابن عطا سے پوچھا گیا کہ عملون مین خالص کیا ہے۔ تب کہا جو عمل آفتون سے خالص ہا
وہ آفت یہ ہے ریا یعنی دکھلانیکو عبادت کرنا اور عجب یعنی تکبر اور خود بینی اور یقین۔ ایسا ہی ہے
فقہ اکبر مین۔ اور ابو یعقوب سوسی نے کہا کہ اعمال مین سے خالص وہ عمل ہے جسکو فرشتہ نجانے
تکہ لکھے اور دشمن یعنی شیطان نجانے تاکہ اُس کو خراب کر دے اور بگاڑ دے اور نفس نجانی
جو تکبر کرے اس کے یہ معنی ہین کہ بندہ سب سے علاقہ توڑ کے اللہ کی طرف ہو جاوے اور اپنے
فعل کا دیکھنا چھوڑ کے اللہ ہی کی طرف دیکھے انتہی۔ اب رسالہ قشیری کا ایک مضمون سنو اُس مین
فرماتے ہین کہ یوسف بن حسین کہتے تھے کہ دنیا مین بڑی عزت کی چیز اور بڑی عمدہ چیز اخلاص ہے۔
اور مین بہت کوشش کرتا ہون کہ میرے دل سے ریا نکل جاوے پھر دیکھتا ہون کہ گویا کہ ریا میرے
دل مین دوسرے رنگ سے پیدا ہوتا ہے ابو سلیمان کہتے تھے کہ جب بندہ نے اخلاص حاصل
کیا تب اُس سے وسواس اور ریا کا زیادہ ہونا موقوف ہو گیا انتہی۔ اور اُسی رسالہ مین سہل ابن
عبداللہ کا قول جو لکھا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اخلاص والا زمین پر کسی چیز سے نہین ڈرتا ہے
بس اسقدر کافی ہے جس کو زیادہ تصریح منظور ہو زاد التقویٰ مین دیکھے اور مرشدون کے خلیفہ
لوگ یا جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وے لوگ جو وجہ مشروع کے ساتھ خلق سے مال لیکے نیک
نیت کے ساتھ دین کی محافظت کی مدد کرنے کے ارادہ سے وہ مال مرشد اور واعظ کو دیتے ہین
سو وسے لوگ کسی طرح کا شبہہ نکرین کیونکہ وے لوگ بموجب آیۃ مذکور دتعاونوا علی البر و
التقوٰی کے ثواب پاتے ہین اور وہی لوگ بھی اہل خدمت ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو خادمی کی
خدمت بخشا ہے۔ عوارف المعارف کے گیارھوین باب سے ہمنے نور علی نور مین خادم کا بیان
لکھا ہے اُس مین دیکھین

بارھوان[۱۲] وعظ بعضی باتون مین جو عوام لوگ جاہلون اور لامذہبون کے وسواس کو

قبول کرنیکے سبب سے اور بعضی باتون مین بسبب اپنی غفلت کے گرفتار ہین سو ان باتون کی خبر دینے مین اور قلب الاطمینان مین جو وسواس دلایا ہے اُس کے رد مین اور ایک رسالہ جسکا نام اسرار نبوت نعم البدل ہے اور اس قسم کے اور بھی بعضے رسالہ کے باطل کرنے مین

سو واعظون کو کئی تنبیہ مین اُن باتون کی ہم خبر دیتے ہین تاکہ واعظ لوگ اُن باتون کی حقیقت کو کھول دین اور اس غفلت سے لوگون کو آگاہ کردین اور ان وسواس دلانے والون کو لاجواب اور ذلیل کرنے کو جہاد لسانی جانین اور اُن کا لاجواب اور بند کرنا بہت آسان ہے

پہلی تنبیہ

یہ ہے کہ جو گمراہ فرقہ اہل سنت وجماعت کی کتابون کو نہین مانتا تو اس کی اس گمراہی سے لوگون کو واقف کردین کہ دیکھو ان کتابون کے حق ہونے پر حرمین شریفین کے اور سارے جہان کے مُلّا اور خواص اور عوام کا اتفاق ہے سو ان کتابون کو یہ نہین مانتا تو یہ شخص سنت وجماعت نہین ہے اور اُس سے یہ بھی کہین کہ اچھا تیرے مذہب کی کون کتاب ہے اور سارے مسائل دینی پر تو کس کتاب سے عمل کرتا ہے تب اگر وہ کسی کتاب کا نام نہ بتاوے تو اُس کو شیطان کا تابع جانین اور اُسکی اس گمراہی کی لوگون کو خبر کردین اور اگر وہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ ہم حنفی مذہب ہین اور حنفی مذہب کی کتابون پر ہمارا عمل ہے۔ اور باوجود اس کے حنفی مذہب کی کتابون کے خلاف وہ عمل کرتا ہے مثلاً تکبیر اولی اور وتر کے سوا پنج وقتی نماز کے دوسرے مقام مین رفع یدین کرتا ہے اور آمین بلند کہتا ہے وعلی ہذا القیاس تو اُس کو حنفی مذہب کی فقہی کتاب کھول کے اُس مسئلہ کے باب سے اس مسئلہ کو دکھاوین اور اُس کو جھوٹا بناوین اور اگر وہ شخص اپنے عمل کی دلیل مین آیت اور حدیث پڑھے فقہی کتاب کی عبارت کا اعتبار نہ کرے تو اُس سے کہو کہ جو شخص مجتہد نہین ہے اس کو آیت اور

حدیث سے مسئلہ نکالنا حرام ہی اور اس کی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کیا ہے حدیث مین وہ حدیث یہ ہی مشکوۃ المصابیح مین باب التیمم کی دوسری فصل مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہی اُس نے کہا نکلے ہم لوگ ایک سفر مین پھر ہمارے رفیقون مین سے ایک مرد کے سر مین پتھر لگا پھر زخم کیا اُس پتھر نے اُس مرد کے سر مین پھر اُسکو احتلام ہوا تب اپنے یارون سے اُس نے پوچھا کہ کیا تم لوگ میرے واسطے تیمم کرنے کی رخصت پاتے ہو تب اُن لوگون نے کہا تیرے واسطے ہم تیمم کی رخصت نہین پاتے ہین کیونکہ تو پانی پر قدرت رکھتا ہی تب اس مرد نے غسل کیا اور مر گیا پھر جب ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب آن حضرت کو اُس واقعہ کی خبر ہوئی فرمایا قتلوہ قتلہم اللہ مارا اُن بعضون نے اُس کو مارے اُن کو اللہ تعالیٰ کس واسطے پوچھ نہ لیا عالمون سے جبکہ نجانا حکم کو نہین ہی شفا نادانی کی مگر سوال کرنا اُس کو یہی کفایت تھا کہ تیمم کرتا یعنی غسل کے بدلے اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا اور اُس پٹی پر مسح کرتا اور دھوتا باقی بدن کو یعنے وضو کے وقت روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے عطا بن ابی رباح سے اُس نے ابن عباس سے انتہی رسالہ استقامت اور قول الامین بھی دیکھین پھر اگر وہ شخص کہے کہ ہم مجتہد ہین تو اُس کو مسئلہ نقلی پوچھین تب جو جواب دے وہ غلط یا صحیح اُس سے پوچھین کہ کس آیت یا حدیث سے تو نے یہ مسئلہ نکالا ہی تب اگر نہ بتاویگا تو اُس مخلبر ہیت احمق اور دیوانہ بن جاویگا اور اگر بتاویگا تو اُس کی تفسیر پوچھین تب اگر نہ بیان کیا تو جاہل بنا اور اگر بیان کریگا تو اُس تفسیر کی سند بتانا ہوگا نہ بتاوےگا تو جاہل بھی بنیگا اور جہنمی بھی ہوگا کیونکہ اپنی راے سے قرآن کی تفسیر کیا۔

دوسری تنبیہ

اور اس افترا اور وسواس دلانے سے لوگون کو آگاہ کرتے ہین وہ یہ ہی کہ لا مذہب لوگ امام اعظم رحمۃ اللہ سے لوگون کو بے اعتقاد کرنے کو افترا کرتے ہین۔ جیسے ایک لا مذہب نے قلب الاطمینان مین جاہلون کو وسواس دلانے کے واسطے بعضے مقام مین نرا جھوٹھ افترا کیا ہی۔ اور کسی مقام مین ہمارے رسالہ اطمینان القلوب پر جاہلانہ اعتراض کیا ہی اور کسی مقام مین جاہلانہ سوال کیا ہی اور کسی مقام مین

اس خاکسار کی اور اہل حرمین شریفین کی بڑی اہانت کے ساتھ ہجو کیا ہی سو اس سے کہ ان سب واہیات کو عالم لوگ اور واعظ لوگ خود رد کرین گے مگر پھر بھی اس کے چند دجال پنے اور افترا اور واہیات کو ہم رد کرتے ہین تاکہ لوگ اس کے اس رسالہ کو سمجھ جاوین کہ فی الحقیقت وہ قلب الاطمینان ہی کہ آئی ہوئی اطمینان کو الٹ دیتا ہی اور اس کا نام رسالۂ دجال رکھین۔

اب سنو اس کا ایک افترا یہ ہی کہ ایک سو تین صفحہ مین لکھا ہی اس کی عبارت یہ ہی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب جامع صحیح بخاری شریف مین جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہی چند مقام مین مثل کتاب التفسیر وغیرہ کے خصوصاً تفسیر آیۃ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ مین تحقیر امام ابو حنیفہ کی کی ہی انتہی۔ سو اس افترا کا رد یہ ہی کہ اس جاہل لامذہب نے غلط سمجھا بلکہ اسی مقام سے انکی کمال تعظیم نکلتی ہی کہ بخاری رح نے ان کو مجتہد جانا تب تو ان کا قول اس مقام مین لکھا بخاری رح کی عبارت یہ ہی فرماتے ہین سورۃ الرحمن کی تفسیر مین ٭ فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ٭ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّمَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً انتہی۔ اور کہا بعضے مجتہدون نے انار اور خرما فاکہہ نہین ہی اور لیکن عرب لوگ سو وے خرما اور انار کو فاکہہ مین شمار کرتے ہین انتہی۔ تو امام اعظم رحمہ اللہ نے بسبب غلطت کے اگر فاکہہ اور نخل اور رمان مین مغایرت سمجھا یعنی خرما کو غذا اور انار کو دوا سمجھا اور بخاری رحمہ اللہ نے ان کو مجتہد جانکے ان کے قول کو ذکر کیا تو اس مین کیا تحقیر نکلی اور اگر بمخالفت امام صاحب کے عرب لوگون نے یا دوسرے مجتہدون نے اور امام بخاری نے دونون کو فاکہہ سمجھا تو کیا قباحت ہوئی جیسے اور مسئلون مین مجتہدون کا خلاف ہی ویسا اس مین بھی ہی۔

دوسرا افترا یہ ہی کہ اسی صفحہ مین لکھتا ہی اور حضرت غوث الاعظم شیخ المشائخ شیخ عبد القادر گیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین مین نسبت مذہب مرجیہ کی بجانب جناب امام کے کی ہی چنانچہ ناظرین کتب پر مخفی نہین ہی نقل عبارت بخوف طوالت ہی انتہی۔ اس افترا کا رد یہ ہی کہ غنیۃ الطالبین مین مرجیہ کے بارہ فرقون کا ذکر کیا ہی اور ہر ایک کے مذہب کی نسبت کا بیان کیا ہی ان بارہ فرقون مین سے ایک فرقہ کا نام حنفیہ لکھا سو اس فرقہ کا بیان اس عبارت کے ساتھ فرمایا ہی وَأَمَّا الْحَنَفِيَّةُ فَهُمْ

لِبَعْضِ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ ابْنِ ثَابِتٍ زَعَمُوْا اَنَّ الْاِیْمَانَ ھُوَ الْمَعْرِفَۃُ وَالْاِقْرَارُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَبِمَا جَاءَ بِہٖ مِنْ عِنْدِہٖ جُمْلَۃً عَلٰی مَا ذَکَرَہُ بَرْھُوْتِیُّ فِیْ کِتَابِ الشَّجَرَۃِ انتھی
اور لیکن حنفیہ جو ہین سو وے لوگ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے اصحاب مین سے بعضے ہین وے لوگ کہتے ہین کہ ایمان جو ہی سو وہی معرفت اور اقرار ہی یعنے معرفت بغیر تصدیق کے یعنی نری معرفت اور اقرار ہی اللہ کا اور اُس کے رسول کا اور رسول جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے بطریق اجمال کے چنانچہ ذکر کیا ہی برہوتی نے کتاب شجرہ مین انتہی ہم نے غنیۃ الطالبین کی بجنسہ پوری عبارت مع ترجمہ لکھدیا اب علما عربی عبارت سے اور اور لوگ ترجمہ سے دریافت کرین کہ امام اعظم کو شیخ رحمہما اللہ نے مرجیہ کہان کہا اور امام اعظم کے یارون مین جو بعضے کو مرجیہ کہا ہی تو امام صاحب کے چار ہزار شاگرد تھے اور اُن مین کسی نے اپنے اُستاد کا مذہب چھوڑ دیا تو وہ آپ خراب ہوا امام صاحب کا کیا بگڑا اور اگر امام صاحب کا اور اُن کے سب شاگردون کا یہی مذہب ہوتا تو حضرت شیخ کو امام اعظم اور اُن کے یارون کو مرجیہ کہنے مین کس کا ڈر تھا بعض اصحاب کا لفظ کس واسطے فرماتے اور اُسنے یہ جو کہا کہ نقل عبارت مین طوالت ہی سو طوالت تو نتھی اُسکو روسیاہی کا ڈر تھا۔ سو بعض اصحاب کے لفظ نے اُس کے مُنھ مین سیاہی لگایا۔ اور ابو شکور سالمی کی تمہید کے ساتوین باب کے تیسرے قول مین جہمیہ اور حشویہ وغیرہ کا قول لکھ کے کہا۔ وَالْاَصَحُّ اَنْ نَقُوْلَ اَنَّ رُکْنَا الْاِیْمَانِ الْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالتَّصْدِیْقُ بِالْقَلْبِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ انتھی۔ اور صحیح زیادہ یہ ہی کہ کہین ہم کہ رکن ایمانکا اقرار کرنا زبان سے ہی اور تصدیق کرنا دل سے اور یہ قول ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی انتہی۔ تو تمہید مین ابو حنیفہ کا قول جو مرجیہ کے رد مین ہی سو کھول دیا تو دونون قول مین یہ فرق ہی کہ امام اعظم کے نزدیک زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا رکن ایمان کا ہی۔ یعنی اُس کے سارے حکم اور وعدہ اور وعید کا اور اُس کے معبود اور خالق ہونے کا دل مین یقین کرنا اور نری معرفت بغیر تصدیق کے رکن ایمان کا نہین ہی کیونکہ نری معرفت تو ابلیس کو بھی حاصل تھی اور مرجیہ کے نزدیک اقرار اور نری معرفت ایمان ہے اور تمہید مین اسی باب کے دوسرے قول مین

اِس شبہہ کو بھی دفع کرنے کو فرمایا کہ اہل سنت وجماعت نے ایمان کے صحیح ہونے کے واسطے تصدیق کو شرط کیا ہی اور تصدیق نہین ہوتی ہی بغیر معرفت کے اور معرفت نہین ہوتی ہے بغیر استدلال کے انتہی۔ یعنی معرفت تصدیق کے ساتھ ایمان کے شرط ہی اور ابلیس کو معرفت بغیر تصدیق کے حاصل تھی تب تو اُس کی حکمت پر اعتراض کیا اور کہا خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ اور اسی اعتراض کے سبب سے کافر ہوا اور حضرت غوث الاعظم نے بھی امام صاحب کو مرجیہ کہا تو قلب الاطمینان والافتری ٹھہرا۔

تیسرا افترا یہ ہی کہ اسی صفحہ مین لکھا ہی اور امام ابوحامد غزالی نے اپنی کتاب منخول مین بشان گرامی حضرت امام صاحب کے کیسا کلمہ سخت لکھا ہی واما ابوحنیفة فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن وشوش مسلکها وجزم نظامها انتہی۔ اور لیکن ابوحنیفہ سو اُنھون نے پھیر دیا شریعت کو بطن کی پشت پر یعنی پشت کو شکم اور شکم کو پشت کر دیا۔ یعنی اُلٹ پلٹ دیا اور پریشان کر دیا شریعت کی راہ کو اور توڑ ڈالا شریعت کی کمر بند کو انتہی۔ اس وسوسہ کا رد یہ ہی کہ کتاب منخول اِس ملک مین جاری نہین ہی۔ اور نہ ہمنے کبھی اس کتاب کو دیکھا اور شاید کہ اس لامذہب قلب الاطمینان والے نے بھی نہ دیکھا ہوگا۔ اور امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ کی کتاب احیاء علوم الدین جو ہر ملک مین مشہور اور جاری ہی اور ہر کہین بکثرت موجود ہی اور چھپ بھی گئی ہی سو اُس مین کتاب العلم کے دوسرے باب مین امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مدح مین فرماتے ہین وَاَمَّا اَبُوحَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَقَدْ كَانَ اَيْضًا عَابِدًا زَاهِدًا عَارِفًا بِاللّٰهِ تَعَالٰى خَائِفًا مِّنْهُ مُرِيدًا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِعِلْمِهٖ انتہی۔ اور لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی مجتہد ہونے کے سوا اُن مین یہ صفت بھی تھی کہ وے عابد تھے اور زاہد یعنی دنیا سے بے رغبت تھے اللہ تعالی کے عارف تھے اور اُس سے ڈرنے والے تھے اور اپنے علم سے اللہ تعالی کی رضا کا ارادہ اور خواہش رکھتے تھے انتہی۔ اب غور کا مقام ہی کہ اتنے بڑے پیشوا امام محمد غزالی رحمہ اللہ کی شان ایسی دورنگی بات کی ہرگز نہین الغرض ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عداوت سے اور بھی تین ولی سے

عداوت کیا تو چارون اولیاء اللہ سے عداوت کیا اور اس حدیث کے وعید سے ہرگز نڈرا۔ جو
مشکوۃ المصابیح مین باب ذکر اللہ عز وجل والتقرب الیہ کی پہلی فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی اُس کا شروع یہ ہی۔ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جو شخص کہ میرے
دوستون مین سے کسی دوست کی عداوت کرے تو مین اُسکو خبر دیتا ہون لڑائی کی اِس مسلمان
لوگون کو ان لامذہبون کے رسالون اور اُن کے گروہ کے لوگون کے افترا سے بہت پرہیز کرنا چاہیے
اُن کا ایک یہ افترا مشہور ہی کہ اُس گروہ کے لوگ چند روز کھال مین گھاس بھر کے لوگون کو گمراہ
کرتے تھے آخر کو انھین گروہ کے مولوی زین العابدین نے اِس افترا کو چھپوا اور ہندوستان
سے بنگالے تک اِن فرقون کو رسوا کیا۔ اب قلب الاطمینان چھپوا کے یہ فرقے خوب رسوا ہوئے
اور اپنے تئین جو حنفی کہکے لوگون کو دھوکھا دیتے تھے اب کھل گیا کہ یہ لوگ ہرگز حنفی نہین ہین اور
اِن مکارون کے حنفی نہونے کی بڑی پہچان یہ ہی کہ یہ لوگ حنفی لوگون سے ایک مجتہد معین کی
تقلید کے واجب ہونے کے باب مین اور رفع یدین اور آمین بلند کہنے کے مسئلہ مین اور غیر مسئلون مین
بحث کرتے ہین اور حالانکہ بنی آدم کے کسی فرقہ کا اہل سنت وجماعت اور معتزلہ اور خارجی اور
شیعہ وغیرہ فرقون کا یہان تک کہ یہود اور نصاری اور آتش پرست وغیرہ فرقون کا یہان تک
کہ چارون کا بھی دستور نہین ہی کہ اپنے فرقہ کے لوگون سے اپنے دین کے معاملہ مین بحث کرے
تو یہ گمراہ فرقے جو اپنے تئین حنفی کہتے ہین اور پھر ہم حنفی لوگون سے بحث کرتے ہین تو اُن کو حنفی
کون عاقل جانے گا بلکہ یہ لوگ تو آدمیت سے بھی گذر گئے اور چارپا بھی نرہے۔

اب قلب الاطمینان والے کے جاہلانہ اعتراض کا رد۔ مختصر ہم لکھتے ہین اور

اُس نے اُس رسالہ مین چھیاسٹھ صفحہ سے لیکے اکانوے صفحہ تک اِس اعتراض کو مع ہماری
ہجو کے لکھا ہی سو اُس کا رد انشاء اللہ تعالیٰ علما کرین گے ہم صرف اپنی اُس عبارت کو جس پر
اُس نے جاہلانہ اعتراض کیا ہی لکھ دیتے ہین اور اُس کے اعتراض کو رد کر دیتے ہین اُسکی
ساری عبارت کے لکھنے کی حاجت نہین ہی جو چاہے گا اُس رسالہ مین دیکھ لے گا اُسکا قصہ یہ ہی

کہ جب ایک لا مذہب نے ہم سے سوال کیا کہ قیام کو کیا فرقہ تے ہین آیا جزو ایمان و اسلام ہے یا
عین ایمان و اسلام ہی یا خارج ایمان و اسلام ہی۔ تب ہمنے سمجھا کہ عمل کو جزو ایمان یا عین ایمان
اور داخل ایمان کے جاننا یہ تو خارجیون کا عقیدہ مشہور ہی اور یہ وہابی لوگ بھی عبدالوہاب خارجی
کے تابع ہین اور اُس مجمع کے لوگون کو ہم پہچانتے تھے۔ تب ہمنے بہت سی مصلحت سمجھ کے
کہا کہ ہم اِس وقت اِس مقدمہ مین گفتگو نکرین گے مولوی عبدالعزیز صاحب صدر الصدور
کے مکان پر اُنھین کے روبرو ہم گفتگو بھی کرین گے اور لکھ بھی دین گے اور کہا کہ ایسے
سوال کرنیسے یہی سوال نماز پر بھی صادر ہوتا ہی اور وہ مصلحت یہ تھی کہ سائل نے اس ارادہ پر یہ سوال
کیا کہ جب بموجب اپنے مذہب کے یہ کہین گے کہ قیام خارج ایمان ہی تب ہم جاہلون مین شور کر دینگے
کہ دیکھو قیام خارج ایمان ثابت ہوا جو ایماندار ہی وہ قیام نکرے چنانچہ جاہلون کو دھوکھا دینے کو
سائل نے ایسا ہی کیا بعد اسکے جب وہابیون نے گاؤن گاؤن مین مشہور کیا کہ مولود کے قیام کا
فلانا شخص یعنے خاکسار جواب ندیسکا اور اس جھوٹھی خبر سے عوام لوگون کو شک اور تردد واقع ہوا اور
حقیقت مین ہم نے جواب درست دیا تھا یعنی عمل ایمان کا عین اور ایمان مین داخل نہین ہی جیسا کہ
فقہ اکبر مین لکھا ہی۔ کہ اگر عمل ایمان مین داخل ہو تو حیض کی حالت مین عورت کافرہ ہو جاتی آخرہ
جب ہمکو عوام کے شک اور تردد کی خبر پہونچی تب ہم نے اطمینان القلوب مین یہ عبارت لکھا ہی۔ اتنا
سمجھ رکھو کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک سوای شرائط ایمان کے کوئی عمل جزو ایمان اور عین ایمان
نہین کہلاتا انتہی۔ بس ہماری اس سچی عبارت کی تاثیر سے قلب لااطمینان والے کی جہالت اُس رسالہ
کے نوے صفحہ مین کھل گئی اُس صفحہ مین لکھا ہی۔ قولہ۔ اور اِس قول مین سراسر لاعلمی صاحب اطمینان
القلوب کی ظاہر ہی دو وجہون سے۔ اوّل یہ کہ جو جو شرط جزو ایمان ہین جدا مفصل اُن کو لکھنا چاہتا
تھا۔ اور جو جو شرطین عین ایمان ہین اُن کو صاف صاف جدا لکھنا تھا یعنی اُن سے ہم پوچھتے ہین
کہ کون کون شرط جزو ایمان ہی اور کون کون شرط عین ایمان ہی۔ دوّم یہ کہ۔ عام اہل علوم محققین
متقدمین و متاخرین سب اس بات پر متفق ہین کہ شرط کسی شے کی عین اُس شے کی یا جزو اُسکی

ہرگز نہین ہی شرط خارج مشروط سے ہوتی ہی۔ اور جب بقول باطل اُن کے سواے شرایط ایمان کے کوئی
جز و ایمان و عین ایمان نہین کہلاتا تو قیام خارج ایمان ٹھہرا اب اُس کا حکم و حال دوسرا لکھنا ضرور نہین
العاقل تکفیہ الاشارۃ انتہی۔ **اقول**۔ جاہلون کو دھوکھا دینے کو صرف قیام کو خارج ایمان ٹھہرانا لکھا
نماز حج زکوۃ وغیرہ اعمال کو نہ لکھا اور قیام کا خارج ایمان ہونا اُس کے نزدیک ایسا بُرا ٹھہرا کہ اُس کا حکم و
دوسرا لکھنا ضرور نجانا اب سائل کو بڑی فراغت ملی کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ اعمال بھی خارج ایمان ہین
اب اُس کو کسی عمل کا حکم اور حال لکھنے کی حاجت باقی نرہی۔ اور لامذہب لوگ جو فقہ سے سروکار نہین
رکھتے اُس کا عقدہ بھی کھل گیا اب پہلے ہم معترض کی جہالت اور تکبر کا علاج کرکے تب اُس کے اعتراض
جاہلانہ کا جواب لکھتے ہین۔ اور معترض کی جہالت اور تکبر کے سارے کلمات کے لکھنے کی حاجت نہین
جو چاہے اطمینان القلوب کے پینتیس[۳۵] سے لیکے اڑتیس[۳۸] صفحہ تک دیکھکے دریافت کرلے مگر جو عبارت
معترض نے چھتیسوین[۳۶] صفحہ مین سب جاہل اپنے شیرین زبانی سے لکھا ہی اُس کا مزہ چکھا کے تب اُس کے
اعتراض کا جواب دینا مناسب ہے شیرین زبانی کی عبارت یہ ہی۔ **قولہ**۔ اور اپنے کو بفائدہ بحیثیت جہالت
معرکہ تحریر و تقریر مین بمقابلہ علماء کاملین و کملاء مدققین کے ڈالکر ذلیل و خوار کرتے ہین انتہے۔
اقول۔ سچ ہی ایسے جاہل کو ویسا کرنا نہین مناسب ہی اگر ایسا کریگا تو بلاشبہ ذلیل و خوار ہوگا جیسا کہ ایک
شخص تھا وہ اپنے تئین شاعر جانتا تھا اور شاعرون کے مشاعرے مین حاضر ہوکے اپنی شعرین سناتا تھا لوگ
اُس کو جاہل اور ذلیل اور مسخرہ جانتے تھے۔ اور اب تک اُس کی جہالت اور ذلت اور مسخراپن مشہور ہی اُس کا
ایک شعر یہ ہی جس شعر مین اُس کو ایک شہر کا یہ حال بیان کرنا منظور تھا کہ اُس شہر کے درمیان مین
سعد اللہ خان کا چوک ہی اور اُس شہر کے ایک طرف دریا جاری ہی تب اسی مضمون کو وہ اپنی شعر مین بیان کرتا ہی شعر

درمیان چوک سعد اللہ خان		اک طرف حضرت خضر روان	

اب معترض کے جاہلانہ اعتراض کا جواب سنو ہمنے اطمینان القلوب مین یہ عبارت جو لکھا ہی اتنا
سمجھو کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک سواے شرائط ایمان کے کوئی عمل جز و ایمان اور عین ایمان
نہین کہلاتا سو اُس کے یہ معنی ہین کہ شرائط ایمان کو ایمان بولتے ہین۔ اور کہلاتا کے لفظ کے

یہی معنی ہین کہ شرائط ایمان حقیقت مین عین ایمان نہین ہین مگر مجازاً اور تغلیباً عین ایمان بولا جاتا ہی۔ اور فرض کیا اگر معترض نے ہماری اس عبارت سے ہماری غلطی سمجھا تو ہمارا اصل عقیدہ کہ عمل کو ہم ایمان مین داخل نہین کرتے ہین نہ بگڑا بخلاف معترض کی عبارت کے کہ اُس سے سارے اعمال کے حکم اور حال کا لکھنا لغو ٹھہرتا ہی اور اس بات کی حقیقت ابوشکور سالمی کی تمہید کے ساتوین باب کے تیسرے اور چوتھے اور دسوین قول سے بطور خلاصہ کے لکھدیتے ہین سُنو۔ تیسرے قول سے معلوم ہوا کہ ایمان کے دو رکن ہین زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا یعنی اعتقاد کرنا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کی دو نوع ہی مجمل اور مفسر اور چوتھے قول سے معلوم ہوا کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک شرائط ایمانی وہ چیز ہی کہ جس پر ایمان لانا یعنے اقرار اور تصدیق کرنا واجب ہی اور بغیر اس اقرار اور تصدیق کے ایمان صحیح نہین ہوتا اور اُس کے انکار کرنے اور رد کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہی اور وہ کیا چیز ہی جو ثابت ہوئی ہی نصّ یا خبر متواتر یا اجماع اُمت سے سو اُس چیز کا قبول کرنا اور اُس کا اعتقاد کرنا واجب ہی اور جو چیز کہ خبر واحد سے ثابت ہو اور اُمت نے اُس کے قبول کرنے پر اتفاق نکیا ہو وہ چیز کہ ایمان کے صحیح ہونے کی شرط نہین ہی اور جو چیز کہ خبر واحد سے ثابت ہو اور فقہا نے اُس کو صحیح ہونے پر اتفاق کیا ہو اور اُس کے قبول کرنے پر اتفاق کیا ہو بغیر تاویل کے یعنی صاف صاف تو وہ چیز ایمانی شرائط سے ہی کہ بغیر اُس کے ایمان صحیح نہین ہوتا اور لیکن شرائع یعنی اعمال جو ہین سو وے ایمان کے صحیح ہونیکی شرط نہین ہین بغیر اُن کے ایمان صحیح ہوتا ہی اور ہم اہل سنت کے نزدیک شرائط اور شرائع مین یہ فرق ہی کہ شرائط کو ملت کہتے ہین اور شرائع کو خدمت کہتے ہین سو ملت بغیر خدمت کے یعنی ایمان بغیر عمل کے صحیح ہوتا ہی اور خدمت بغیر ملت کے یعنی عمل بغیر ایمان کے صحیح نہین ہوتا اور ملت مین دوام یعنے ہمیشہ پایا جانا شرط ہی اور خدمت مین دوام شرط نہین۔ اور آٹھوین باب کے شروع مین فرمایا کہ جان تو شرائط ایمان کے وہ چیز ہی جو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ اس کے بعد فرمایا کہ اصل اُسکی ایمان باللہ ہے

یعنی امنت باللہ مین جن جن پر ایمان لانے کا بیان ہی وہ سب ایمان کی شرطین ہین اور اصل اُن سبکی اللہ پر ایمان لانا ہی بعد اس کے ان مذکور چیزون پر۔ بعد اِس کے مصنف فرماتے ہین کہ بیشک ذکر کر چکے ہین ہم ایمان کے وصف اور ایمان کے حکم کا سوا ایمان کی وصف اور اُس کی حکم کا بیان تیسرے قول مین کیا ہی وہ یہ ہی کہ اقرار کرنا اور سارے اوصاف ایمان کے اور سارے شرائط ایمان کے اور جتنا مسئلہ کہ اُس پر ایمان لانا واجب ہی امر اور نہی اور ناسخ اور منسوخ اور سارے احکام اور بجالانا اور پرہیزکرنا اقرار اور تصدیق کے ساتھ یہ سب ایمان کے صحیح ہونے کی شرط ہین اور ایسے ایمان کا حاصل ہونا ایمان کی وصف ہوگی اور ان شرائط کے وصف ہونے کی یہ دلیل ہی جو روایت کی گئی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگون نے آپ سے ایمان کا سوال کیا یعنی ایمان کا وصف اور بیان پوچھا تب آپ نے فرمایا کہ ایمان لا دے تو اللہ پر اور اُس کے فرشتون پر اور اُس کی کتابون پر اور اُس کے رسولون پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ سے ہی اور مرنیکے بعد پھر اُٹھانے پر اور حکم ایمان کا عدالت ہی یعنی جب ایمان لایا تب سب مومن کے برابر وہ ہوا اور موجب ایمان کا جنت ہی یعنی ایمان جنت کو واجب کردیتا ہی جبکہ اُس مین تصدیق پائی جاوے اور اگر زبان سے اقرار کیا اور دل مین اعتقاد نکیا تو اُس کے اسلام کا حکم دیا جاوے گا اور اُس پر احکام مسلمانون کے جاری کیے جاوینگے جب تک کہ اُس سے خلاف ایمان کے ظاہر نہوگا بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنی جب کہا السلام علیکم مین مومن ہون تو اُس کا قول قبول کیا جاوے گا شرع کے حکم سے لیکن جبکہ اُس نے اعتقاد نکیا تو وہ اہل جنت مین سے نہوگا اور اُس کا حکم منافقون کے احکام کا ایسا ہوگا انتہیٰ۔ اب ایمان کے ارکان اور شرائط اور صفت اور حکم کا حال بخوبی معلوم ہوگیا اور یہ بھی دریافت ہوا کہ ارکان اور شرائط کو ایمان سے ایسا علاقہ ہی کہ تمیز نہین ہوسکتی اسی واسطے شرائط کو کبھی مجازاً ایمان بولتے ہین جیسا کہ دونون نوع ایمان کا آمنت باللہ الخ شرائط ایمان کی ہے اُس کو ایمان مجمل اور ایمان مفصل کہتے ہین اور جیسا کہ ارکان ایمان کو ایمان بولتے ہین جیسا کہ

کہ تمہید کے ساتوین باب کے دسوین قول مین فرماتے ہین اَجْمَعْنَا جَمِیْعًا عَلٰی اَنَّ مَحَلَّ الْاِیْمَانِ
اَلْقَلْبُ وَ اللِّسَانُ وَالْقَلْبُ مَحَلُّ الْاِعْتِقَادِ وَ اللِّسَانُ مَحَلُّ الْاِقْرَارِ وَهُمَا رُكْنَا الْاِيْمَانِ
هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ اِنْتَهٰی۔ ہم سب سارے اہل سنت وجماعت سب کے سب نے
اس بات پر اجماع کیا ہی کہ محل ایمان کا دل ہی اور زبان اور دل جو ہی سو محل اعتقاد کا جس کو تصدیق کہتے
ہین اور زبان جو ہی سو محل اقرار کا ہی اور یے دونون دو رکن ایمان کے ہین یہ سب اہل سنت وجماعت
کے نزدیک ہی انتہی۔ اور یہ بات ظاہر ہی کہ دل ایمان کے صرف ایک رکن تصدیق کا محل ہی اسمین
اقرار نہین پایا جاتا اور زبان ایک رکن ایمان کے صرف اقرار کا محل ہی اس مین تصدیق نہین پائی
جاتی تو باوجودیکہ نری تصدیق اور نرا اقرار عین ایمان نہین ہی مگر تمہید مین ایک ہی ایک کو ایمان
کہا اور قرآن شریف مین اٹھائیسوین سپارہ سورہ مجادلہ مین فرمایا اُولٰئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ
یہ وہی لوگ ہین کہ لکھدیا ہی یعنے ثابت کردیا ہی اللہ نے اُن کے دلون مین ایمان کو انتہی۔ الحمد للہ
کہ حق آیا اور باطل نکل بھاگا اب قلب الاطمینان والے صاحب اپنے اعتراض اور قول کو باطل ہونے
دینے کی تدبیر مناسب جلد کرین قلب الاطمینان کے بہت مقام مین جو اس خاکسار کی ہجو کیا ہی اور
اِس خاکسار کے بعضے خلیفہ کی، ہجو چھتیسوین صفحہ مین کیا ہی سو اُس جاہلانہ اعتراض کے رد کرنے سے
سب دفع ہوگیا اور مسلمانون کو اطمینان ہوگیا اور چھتیسوین صفحہ مین جس شخص کا ذکر بی بی پور پرگنہ
نتھوپور ضلع اعظم گڈھ مین اپنے مولانا سے مقابل ہونیکا کیا ہی اور بی بی پور کا دار الشرور رکھا ہے
تو اس خاکسار کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص مولوی خیرات حسین صاحب زاد اللہ رشدہ ونصرہ اللہ
علی الوہابیۃ ہون گے اور انھون نے بلاشبہہ اُن کے مولانا کو ذلیل کیا ہوگا اُسی کا غبار چھتیسوین
صفحہ مین نکالتے ہین۔ اور چونکہ بی بی پور مین انکے مولانا ذلیل ہوے اور مسلمانون کو سرور ہوا اور اُن کے
مولانا کیواسطے بہت برا ہوا اس واسطے اُس کا نام دار الشرور رکھا بھلا بی بی پور کا کیا قصور ہے
اُن کے مولانا کو جو کچھ نصیب ہوا سو بسبب جہالت کے اور لامذہبی کی شامت کے ہوا اور یہ جو
لکھا ہی اور روبروی بعض القضاۃ والثقات تو اِس خاکسار نے خواب نہ سمجھا کہ بی بی پور مین

وہ قضاۃ تھے یا اُن کے مولانا کے ساتھ ساتھ قضاۃ چلتے تھے یا کاتب کی غلطی ہے کذات کو قضاۃ لکھا اب
یہ خاکسار کہتا ہے کہ اِن اوراق کو لیکے اُن کے مولانا مولوی خیرات حسین سے بحث کرین اور جو کچھ
ذلت بی بی پور مین اُن کے مولانا نے پایا ہوگا خاکسار اِس بات کا ضامن ہوتا ہے کہ مولانا مولوی
خیرات حسین انشاء اللہ تعالے اُن کے مولانا کو اُس کی دوگنی ذلت دین گے اور ہماری ضمانت
کا اعتبار بسبب بعد کے نہو تو ہمارے دونون بیٹے حافظ احمد اور حافظ محمود سے ضمانت لکھوالین
اور مولوی محمد طاہر ساکن پورہ شیخ معروف بھی ضمانت کردین گے اب قلب الاطمینان مین
جاہلانہ سوال جو بانوے صفحہ سے ترانوے صفحہ تک لکھا ہے سنو اُس کی عبارت یہ ہے۔ **اقول**۔
خلاصہ ضروری اِن قولون کا یہ ہے کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمٰعیل شہید محدث دہلوی ابن مولانا
شاہ عبدالغنی مرحوم کی تصنیف نہین ہے اور صراط المستقیم اُنھین کی تصنیف ہے **اولاً** ثبوت اُسکا
کہ یہ کتاب خاص اُن کی تصنیف نہین ہے ذمہ مدعی دروغ گو ہے۔ **ثانیاً**۔ ہم کہتے ہین کہ بالفرض کوئی
مصنف دوسرا ہے تو اُس کا مسکن و مدفن و مولد کون ہے اور وہ کس کا شاگرد و مرید ہے اور کون قوم ہے اور
کب ولادت و وفات اُس کی ہے اور ایضاح الحق تصنیف مین صراط المستقیم سے مقدم ہے یا مؤخر اور
زمان تصنیف دونون کتابون مین کیا فرق و فصل ہے **ثالثاً**۔ باوجود اتحاد نام مصنف کے کیا دلیل ہے
کہ وہ کسی اور کی تصنیف ہے مولانا مرحوم کی نہین۔ جائز ہے کہ یہی اونکی ہو اور صراط المستقیم کسی غیر کی ہو
جو احتمال و دلیل انکار ایضاح الحق مین دائر ہے وہ بعینہٖ انکار صراط المستقیم مین بھی دائر ہو سکتا ہے
فما ھو جوابھم فھو جوابنا المخلص واسطے ثبوت دعوی کے بیان امور مذکورہ بالا کا ضرور ہے انتہی
سو اس **جاہلانہ سوال کا ایک** رد یہ ہے۔ کہ ہم تو ایضاح الحق کو مولانا محمد اسمٰعیلؒ کی تصنیف
نہین جانتے بلکہ انکار کرتے ہین تو ہم پر اُس کے مصنف کے حال کا لکھنا کچھ ضرور نہین بلکہ جو شخص
مدعی ہو کہ ایضاح الحق مولانا مولوی محمد اسمٰعیلؒ کی تصنیف ہے اُس کو دعوی کی دلیل بیان کرنا
واجب ہے ہان اِس بات کے ہم مدعی ہین کہ صراط المستقیم ہمارے مرشد برحق کی ملفوظات ہے اور
اُس کے کاتب مولانا مرحوم ممدوح ہین اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مرشد برحق نے صراط المستقیم پر

عمل کرنے کی تاکید ہمکو بالمشافہہ فرمایا اور ہمارے خلافت نامہ مین بتصریح اُس کا نام لکھدیا اور اُس کی تصنیف اور مصنف کی خبر متواتر ہی اور حضرت مولانا امام الدین سوداگری مرحوم جو حضرت مولانا مرحوم اور وے سامع قاری تھے اور حضرت مرشد کی خدمت مین پچیس برس تک تھے اور صراط المستقیم کے تصنیف کیوقت حاضر تھے اور حضرت مرشد برحق کو اُنھون نے اُس کتاب مستطاب کو اول سے آخر تک سُنا دیا اور ہمنے مقام کُمرلہ مین شجاع بادشاہ کی مسجد مین اُن کو ساری صراط المستقیم سُنادیا اور سائل نے صراط المستقیم کے مولانا مرحوم کی تصنیف ہونے مین شک کی عبارت لکھا اُس کی اُسی سوال کی عبارت دیکھو۔ اب دوسرا یہ کہ قلب الاطمینان کے ننانوے صفحہ مین جو ایضاح الحق کے مولانا مرحوم کی تصنیف ہونیکی دلیل کیواسطے سید جعفر علی مرحوم کے خط کی عبارت بجنسہ لکھدیا ہے اُسمین کی کارآمدنی عبارت یہ ہی۔ **قولہ**۔ رسالہ مولانا ممدوح در دہلی تصنیف فرمودہ بودند وبقیۂ آنرا مولوی سلطان محمد خان تصنیف کردہ منضم ساختند انتہی۔ اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ایضاح الحق پوری خاص مولانا مرحوم کی تصنیف نہین ہی بلکہ اُس مین خان مذکور بھی شریک ہین۔ اب سائل کے ذمہ پر دو بات کا ثابت کرنا ضرور ہی ایک یہ کہ کسقدر خان مذکور نے تصنیف کیا اور باقی کتاب کو مولانا مرحوم نے تصنیف کیا الحمدللہ کہ سائل نے اپنی دلیل سے اس قدر ثابت کیا کہ ساری ایضاح الحق خاص مولانا مرحوم کی تصنیف نہین ہی اور اپنے سوال کو بھول گیا کیونکہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور الٹے ہمکو دروغ گو لکھا اور حقیقت یہ ہی کہ جب کسی کا ادبار آتا ہی تب اُس کی ساری تدبیر اُلٹی پڑتی ہی اور جب کسی کا اقبال درست ہوتا ہی تب مصرع۔ عدو شود سبب خیر جون خدا خواہد ظاہر ہوتا ہی ہم جواب شافی دے چکے اور اسی وعظ کی چھوٹی تنبیہ مین ایضاح الحق کی حقیقت کچھ کھول دین گے اور سائل نے بعض مقام مین ہماری بعضی عبارت پر جو اعتراض کیا ہی تو اس جاہلانہ سوال مین جو لکھا ہی پہلے اپنی اس عبارت اولاً ثبوت اِس کا الخ کے مصدر لازمی کو درست کردین اور مخلص کا لفظ کاتب کی غلطی ہی اُسکو بھی درست کردین تب ہماری عبارتون پر اعتراض کا خیال فاسد کرین اور اپنے رسالہ کے چھتیسوین صفحہ کے مضمون پر عمل کر کے جاہل کو معرکہ تحریر و

تقریرے علما کے مقابلہ مین منع کرین اور ہمنے اطمینان القلوب مین جو سفر السعادت اور مجد الدین
فیروز آبادی کے حال کی خبر دیا ہی مسلمانون کو ہوشیار کرنے کے واسطے سو اُس پر قلب الاطمینان
کے اکانوے صفحہ اور بانوے صفحہ مین اعتراض کیا ہی اور بسبب جہالت کے حضرت محقق دہلوی
قدس سرہ کی شرح سفر السعادت کو دیکھ نہ لیا سو اب ہم اُس کو آگاہ کرتے ہین کہ شرح مذکور کی دوسرے
صفحہ مین اِس عبارت (ولیکن چون وی درین باب بر مذہب اقحاح محدثین از اصحاب ظواہر رفتہ)
سے لے کے آخر مضمون تک دیکھ کے شرمندہ ہو اور پھر کبھی ایسی جرأت نکرے اور اپنے مذہب کو
بُرا جان کے اُس سے توبہ کرے تاکہ ہر ہر بات مین ذلیل ہونے سے نجات پاوے اور قلب الاطمینان
کے پینتالیسوین صفحہ مین عبارت بدل کے اُسپر اعتراض کیا ہی اس طرح سے کہ ہماری عبارت
جو یہ ہی ؏ اور لا مذہب لوگ ایک معین امام کی تقلید کے منع کرنے مین معتزلہ مذہب کے پیرو ہین ؏
(اقول- ایک معین امام کی تقلید کے منع کرنے ہین) یہ ترکیب قبیح و غیر فصیح ہی مناسب یون چاہتا
تھا ایک امام معین کی تقلید کو منع کرتے ہین کما لا یخفی علی الماہرین الخ سو اُس کا ردیہ ہے کہ
ماہرین سمجھتے ہین کہ وہ اُردو کی عبارت پڑھ نہین سکتا نون کو نا پڑھا ہماری کتاب اور اُس کی کتاب
اور دونون کی صفحہ مذکور مین منصف لوگ دیکھین اور اِس کا سبب یہ ہی کہ مارے غصہ کے اندھا ہو گیا
کرنے مین کو کرتے ہین پڑھا بعد اِس کے جونپور کی جامع مسجد کا قصہ اور مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب
کا قصہ جو لکھا ہی اُس کا رد وہان کے لوگ اور مولانا ممدوح کر دین گے اب لا مذہبون کا ایک عجیب
فریب سُنو کہ ہم نے جو رسالہ اطمینان القلوب مین یہ عبارت لکھا تھا کہ ہم اہل سنت و جماعت
لوگون کی ساری کتابون مین تقلید کے معنی اس طرح پر لکھا ہی کہ تقلید کے یہ معنی ہین کہ عمل کرنا
مکلف یعنی عقل والے بالغ کا دوسرے کے قول یا فعل کے موافق بغیر دلیل کے یعنی اُس کو دلیل
اُس مسئلہ کی معلوم نہین ہی اُس مسئلہ کی دلیل اُس کے امام کے پاس ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر
ہر مسئلہ کی دلیل معلوم ہو تو مقلد کس واسطے کہلاوے آپ ہی نہ مجتہد ہو جاوے- کیونکہ قلادہ معنی
ہار اور پگہا مقلد معنی اپنے گلے مین پگہا ڈالنے والا- یعنی جس طرح سے جس جانور کے گلے مین

پگہا ہوتا ہی اُس کو اُس کا مالک جس طرف کہینچتا ہی وہ جانور اُسی طرف چلا جاتا ہی اسی طرح مقلد کے گلے مین اپنے امام کی تابعداری کا پگہا ہوتا ہی جس طرف اُس کا امام جاتا ہی اسی طرف وہ بھی جاتا ہی غرضکہ مجتہد جو ہوتا ہی اُس کو ہر مسئلہ کی دلیل معلوم ہوتی ہی اور جو شخص بغیر دلیل کے مسئلہ کہے تو وہ مجتہد ہی نہین اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ حجۃ یعنی دلیل شرعی چار ہی کتاب سنت اجماع قیاس انھین چارون دلیل سے مجتہد مسئلہ نکالتا ہی اور انھین چارون دلیلون سے مجتہد کا قول مدلل یعنی با دلیل ہوتا ہی سو معیار الحق مین تینتالیسوین صفحہ مین تقلید کے معنی اس عبارت کے ساتھ لکھا ہی کہ معنی تقلید کے اصطلاح مین اہل اصول کے یہ ہین کہ مان لینا اور عمل کرنا ساتھ قول بلا دلیل اُس شخص کے جس کا قول حجت شرعی نہو تو بنا بر اس اصطلاح کے رجوع کرنا عامی کا طرف مجتہدون کے اور تقلید کرنی اُن کی کسی مسئلہ مین تقلید نہوگی بلکہ اس کو اتباع اور سوال کہین گے۔ انتہیٰ۔ اب جو لوگ معیار الحق کے مصنف کو عالم اور امین جانتے ہین سو اُس سے پوچھین کہ تقلید کے یہ معنی کس کتاب سے لکھا اور مجتہد کے قول کی صفت بلا دلیل ہونا کس کتاب سے لکھا اُس کتاب کا نام اور عربی عبارت بجنسہ طلب کرین تب اگر نہ دے سکے تو اُس کو دین کا دشمن اور دجال جانین اور دین اسلام کے کسی فرقہ کی کتاب مین یہ معنی کبھی نہ نکلین گے اُس نے اسلام کے سارے فرقے سے خارج ہوکر جعل کر کے یہ لفظ لکھا اور سارے اہل اسلام کے خلاف کیا الخ۔ اس کے آگے کا مضمون جو چھاپا ہے سو طمینان القلوب کے ساتوین صفحہ سے لیکے نوین صفحہ تک ہی دیکھ لے قلب الاطمینان والے نے فریب کر کے چونسٹھوین صفحہ مین ہماری کتاب کی وہ عبارتین جو لا مذہبون کی جڑ کھودتی ہین اور معیار والے کو اُن عبارتون مین ہم نے تقلید کے بارے مین خوب سخت پکڑا تھا اور وہ آج تک کہ چار برس یا زیادہ کا عرصہ ہوتا ہی اُس تقلید کے معنی کی عبارت کسی فرقہ کی کتاب سے لکھ سکا اور قلب الاطمینان والا بھی اُسکو لکھ نہ سکا تب ہماری ان عبارتون کو چھپا ڈالا اور معیار الحق والے کے گلے مین جو ہمنے اعتراض کا پگہا کسکے باندھا ہی اُسکو چھڑا نہ سکا بلکہ آپ بھی تقلید کے وہی معنی جو معیار الحق کے تینتالیسوین صفحہ مین لکھا ہی لکھ کے پھنس گیا تب جان بچانے کو یہ عبارت لکھا۔

اقول۔ مآل ان تعریفون کا یہی ہی کہ تقلید کہتے ہین عمل کو بقول مجتہد کے اور قول مجتہدون کا دلیل شرعی نہین۔ آب دیکھنا چاہیے کہ ان دونون تعریف مین کیا فرق ہی انتہی۔ سو اُس کا رد یہ ہی۔ کہ اس فرق کو علما سمجھین گے اور انشاء اللہ تعالی مولوی خیرات حسین سائل کو دونون تعریف مین جو فرق ہی سو سمجھا دین گے اور بڑا لطف یہ ہی کہ معیار والے نے اہل سنت وجماعت کی کتابونکی عبارت کو بدلا اور سائل نے معیار والے کی عبارت کو بدلا اسی ورق مین دونون عبارت موجود ہین۔ دیکھلو تو یہ عجب تماشا ہوا کہ چور کے گھر مین چھچھورا بیٹھا اب اگر شرم ہی تو معیار والے سے عبارت مطلوبہ لکھوا منگا وین اور اگر مناسب جانین تو لفظ معیار الحق کے معنی بھی لکھوا منگا دین سبحان اللہ کیا خوب نام سوجھا ہی معیار الحق قلب لا اطمینان۔ مولانا سخاوت علی مرحوم مغفور فرماتے تھے کہ اگر تقلید نہوتی تو اب تک لیند نکل جاتی سو ایسا ہی سائل کا حال ہوا۔ اور ہم نے اطمینان القلوب کے نوین صفحہ مین جو مجالس الابرار کے مضمون سے لا مذہبون کی جڑ کھود اہی۔ سو اُس کا جواب کچھ نہ ہو سکا تب جان بچانیکو سائل نے قلب الاطمینان کے بتیسوین صفحہ مین یہ عبارت لکھا اور حوالہ مجالس الابرار کا ایک تو تصحیح طلب ہی الخ۔ سو مجالس الابرار جو نپور مین موجود ہے اُسکی تصحیح بھی مولوی خیرات حسین یا ہمارے بیٹون کے مقابلہ مین سائل کرے اور اُسی رسالہ کے اٹھائیسوین صفحہ سے بتیسوین صفحہ تک جو حرمین شریفین کی لوگونکی بُرائی بیان کیا ہی اور اکتیسوین صفحہ مین وہان کے علما اور کبرا کی برائیان جو بیان کیا ہی تو اس سے ہماری بات سچ ہو گئی کہ وہان کا نام سننے سے لا مذہب لوگ جل کے خاک ہو جاتے ہین اور اکتیسوین صفحہ مین مرقاۃ شرح مشکوۃ کی عبارت لکھ کے اُس کا ترجمہ اس عبارت سے جو لکھا ہی یعنی اگر پاتے پہلے پچھلون کو حسب پر ہمارے زمانے کے غافل لوگ ہین تو حکم کرتے ساتھ حرام ہونے مجاورت حرمین شریفین کے بسبب شائع ہونے ظلم اور کثرت جہل اور قلت علم اور ظاہر ہونے بری باتون اور فاش ہونے بدعات اور سیات اور اکل حرام اور شبہات کے علاوہ اُن سبکے حال پستی لحیہ اور اسبال ازار اہالی حرمین و علما و کبرا و ہانکا عیان ہی جو چاہے دیکھلے اور دریافت کرے حالانکہ

سب جانتے ہین کہ حکم واسطے پستی سونچھ اور درازی لحیہ کے ہی الخ. تو اُسکار دیہ ہی کہ یہ مضمون جو جذب القلوب مین ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میری ہجرت کا مقام ہی اور اُس مین میرے سونے کی جگہہ یعنی قبر ہی اور اُس مین میرے اُٹھنے کا مقام ہی واجب اور سزاوار ہی میری اُمت پر حفظ کرنا یعنی ادب کا نگاہ رکھنا میرے جیران کا جب تک کہ وہی لوگ پرہیز کرین کبائر سے اور جو شخص اُنکا ادب نگاہ رکھیگا مین اُس کا گواہ اور شفیع ہونگا قیامت کے دن اور جو شخص اُنکا ادب نگاہ نہ رکھیگا وہ طینۃ الخیال پلایا جاویگا. یہ مضمون جو حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص مرا دونون حرم مین سے ایک حرم مین تو وہ شخص قیامت کے دن امن والون مین اُٹھایا جاویگا. اگر یہ حدیث اور کہین نہ ملے تو حرمین شریفین کے خطبون کی کتاب مین شہر ذی الحجہ کے تیسرے خطبہ مین دیکھ لین تو اب دونون مضمون مین کس طرح تطبیق ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانین گے یا مرقاۃ کی اور حقیقت مین مرقاۃ کا مضمون اُس نے سمجھا نہین چونکہ اِس خاکسار کو صرف مسلمانون کو ان فرقون سے کھن دلانا منظور تھا. اس واسطے اسقدر لکھدیا باقی واہیات کو ہمارے ہم مذہب بہت سی بھائی لوگ رد کر دینگے

تیسری تنبیہ

ایک خبر عجیب سنو وہ خبر عجیب یہ ہی کہ مسمی ظہیر الدین کا تصنیف کیا ہوا ایک رسالہ جس کا نام اسرار النبوۃ فضائل النبوت نعم البدل مولد شریف ہی. اس خاکسار نے جو دیکھا تو عجب حال پایا کہ مصنف کی مذہب کا حال نہین کھلتا اور اُسمین کچی پکی باتین ابلہ فریب خلاف حدیث فقہ عقائد تصوف اور تفسیرون کے لکھا ہی اور منکرین نبوت کی طرف سے سوالات لکھا ہی اور پھر اُس کا جواب نہین لکھا اور کئی مقام مین درویش بنا ہی اور اپنے الہامون کا ذکر کیا ہی غرض وہ رسالہ اس قابل بھی نہین کہ کوئی اُس کا رد لکھے آخر کو اُسکی اصل غرض اُس رسالہ کے لکھنے سے یہ دریافت ہوئی کہ اُس کو مولد شریف سے بڑی عداوت ہی اور سب مکر جکر صرف مولود شریف کے منع کرنے کے واسطے ہی. اسواسطے اُس کا جاہل اور جھوٹا اور دیوانہ ہونا ہم اُسی کے لکھے ہوئے لغویات سے ثابت کرتے ہین

تاکہ لوگ اُس رسالہ سے نفرت کرین اور اُسکے مٹانے مین کوشش کرین اب اُس کے لغویات ذکر کرکے ہم اُس کا کام تمام کرتے ہین اُس کے لغویات سُنو وہ یہ ہہ کہ اُسی رسالہ مین بیان وجوہ تالیف کتاب کی وجہ ششم مین صفحہ اٹھائیسوین مین اس عبارت سے

پہلا لغو لکھا ہی۔ ہان اگر شاید عوام لاعلم ابنای جنس کو جو اصل کار سے ناواقف ہین اگر بحکم لاعلمی کسی طرح کا کلام یا تامل ہوا سی نظر سے خاصۂ نشان کتاب محقق دہلوی علیہ الرحمۃ کا بھی لکھدیا ہی کہ نزدیک تمام اہل سنت ارباب شریعت اور طریقت کے بالاتفاق مسلم الثبوت اور معتبر ہی انتہی۔ اور وجہ چہارم مین صفحہ چھبیسوین مین۔

دوسرا لغو۔ اس عبارت سے لکھا ہی۔ پس تخصیص روایات مجہولہ زمانۂ ولادت اور رضاعت کی کیا ہی کہ خود ظاہر اور ماہر اور متعارف ہی اور جو کچھ کہ اُس مین اسرار قدرت الٓہی اور عجائب معاملات واقع ہوئے اُسکا خود اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کیا ہی کہ کلام اللہ اور حدیث مین بیان نہین کیا پھر جسکا اللہ اور رسول اُسکا پردہ کرے اُسکو علی رؤس الاشہاد مجالس متواتر قرار دیکر ایسے راویان غیر ثقات لاعلم ایام جاہلیت کی زبان سے روایت کرنا کب ایسی بدعت داخل حسنہ ہوسکتی ہی بلکہ یہ تخصیص ایام ولادت خاص حکایات ولادت ایسے راویون کی زبان سے بیان کرنا ملاحظہ کیا جاوی کہ ماتا برسم ہنود ہوجاتا ہی کہ ایام ولادت کہنیا مین متعارف ہی فافہم وتدبر انتہی اور پھر وجہ پانزدہم مین تنتالیسوین صفحہ مین۔

تیسرا لغو۔ اس عبارت سے لکھا ہی پس کیفیت حالات وقت ولادت اور ایام رضاعت اور پرورش زمانہ صغر سنی کی کہ بظاہر مثل غربا اور مساکین کے بحال عسرت اور تنگدستی اور تکالیف کے واقع ہوئی لکھنے اور بیان کرنیکی کیا حاجت کہ حسب عادت متعارف برسم ظاہر زمانہ جاہلیت سب مراسم ادا ہوئے ہون گے اُسکے بیان کرنے مین کیا اشرف اور فضیلت موافق شان اُس نور ذاتی کے پائی جاتی ہی اور اُس ایام مین جو کچھ عجائب قدرتہای الٓہی مثل شق صدر مبارک اور بعد ولادت کے غائب ہوجانا آپکا اور پھر بالباس حریر جنت آپکا ظاہر ہونا یا فرشتون کا واسطے زیارت

شریف کے آنا یا قبل ولادت شریف کے حضرت مریم اور آسیہ زن فرعون وغیرہ کا غیب سے واسطے ادای مراسم ولادت اور خدمات وضع حمل کے آنا اور کاسہ پُر از شیر بہشت سے آنا یا عبداللہ والد آنحضرت صلعم کو قبل نکاح کے زنان عرب کا بطمع نور محمدی اپنی وصلت کیواسطے درخواست کرنا اور بت روایات اسی اقسام کی جو اکثر مولودون مین بیان کرنا ضرور تر جانتے ہین ملاحظہ ہو کہ ایسی روایات کا راوی کون ہی اور شناسا سے حضرت مریم اور آسیہ زن فرعون کا اور شناسای نور محمدی کا صلب عبداللہ مین اُس زمانہ قبل بعثت مین زنان عرب مین کون تھا کہ جہان مردون کے بیان حال مین اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا آیا ہی کہ بعد ظہور اُس نور کے ارباب کہ نے کمتر پہچانا اور جس طرح بعداوت اور ایذا رسانی پیش آئے خود معلوم ہی پھر ایسی روایات ضعیفہ کا کوئی راوی ثقات اہل اسلام سے یا سند اُسکی آیات اور حدیث سے کہان معہذا جو کچھ مرتبہ اور شان اُس نور مجسم ذاتی کی عنداللہ متحقق اور از روی آیات بینات کلام اللہ ظاہر اور باہر ہین اُنکو ترک کرنا اور اُن کے مقابلے مین بیان ایسی روایتون ضعیفہ غیر ثقات کا کب شایان شان ایسے محبوب الٰہی کے ہی بلکہ دون مرتبہ اور کسر شان اُس نور مجسم کی ہی انتہی۔ اور اُسی وجہ کے چوتھے باب مین چالیسوین صفحہ مین۔

چوتھا لغو۔ اس عبارت سے لکھا ہی چوتھے جو کچھ فضائل اور شرائعت اور حکایات اُس نور خدا کے بجد و حساب کلام الٰہی مین اور احادیث اور کتب سیر و تواریخ مثل روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ اور فضائل النبوۃ اور شواہد النبوۃ اور جذب القلوب وغیرہ مین صحیح اور مستند خصوصاً جواہر التفسیر مین کیسی شرح و بسط کیساتھ لکھی ہین اُن سبکو یک قلم ترک کرکے خاص حکایات ایام رضاعت اور ہنگام ولادت بہ تخصیص ایام اور ماہ ولادت اس اہتمام سے صحیحین قرار دیکر التزام کرنا ملاحظہ ہو کہ بعینہٖ بلا تشبیہ معاذ اللہ مانا برسم ہنود ہی کہ جنم اشٹمی مین بقید ایام اور ماہ ولادت کنہیا کے عمل مین لاتے ہین اگر مجالس ذکر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت ثواب قرار دیتے ہین۔ بارے تخصیص ایام خاص ولادت اور حکایات ولادت کی کیا ہی۔ تاریخ بست و ہفتم رجب المرجب کہ شب اُسکی شب معراج اور دن اُس کا یوم صوم کہ بنظر کثرت ثواب کے بلفظ روزہ ہزارہ عوام مین نامزد ہی

کیا بُرا ہی کہ اُسکو اختیار کرتے ہین جو مشابہ برہم منو دہی فافہم وتدبر انتہی - اور وجہ دوسرے کے آخر مین بائیسوین صفحہ مین
پانچوان لغو - اس عبارت سے لکھا ہی - امید خدا سے ہی کہ یقین بجاے مرثیہ اور سلام کی کتاب اسرار کربلا کو
اور بجای کتب غیر مستند مولود شریف کی کتاب مسلم ثبوت کو پڑھا اور سنا کرین انتہی - اب اسکی پانچون لغو کا رد سُنو
پہلے لغو کا رد یہ ہی - کہ نعم البدل والاحقق دہلوی رحمہ اللہ کی کتابون کو اہل شریعت اور
طریقت کے نزدیک مسلم الثبوت لکھتا ہی اور انکی کتاب مین جو بات مسلم الثبوت ہی اُس کو نہین مانتا
تو معلوم ہوا کہ وہ شریعت اور طریقت سے خارج اور دیوانہ ہی اور اُس کے -
دوسرے لغو کا رد یہ ہی - کہ روایات زمانۂ ولادت اور رضاعت کی مجہولہ ہرگز نہین ہی چنانچہ
محقق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بتصریح لکھا ہی کہ اُس سے اسکا پانچوان لغو رد ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ وہ
جاہل ہی اور مدارج النبوۃ پڑھنے کی لیاقت نہین رکھتا اور عجائبات قدرت الٰہی کے جو زمانۂ ولادت
مین واقع ہوئے حدیثون مین اُس کا بیان موجود ہی مدارج النبوۃ پڑھنے کی لیاقت وہ جاہل جبلد
پیدا کرے تاکہ ارہاصات کے انکار سے بچے اور ایام ولادت کے معاملہ کی روایت حضرت آمنہ کرتی ہین
اور اُن کا انبیاء سابق کی اُمت مین ہونے کو اور اُن کے ایمان لانیکو ایک سو تریسٹھ صفحہ مین خود وہ
جاہل لکھتا ہی اور اُسکی دلیل یہ لکھا ہی کہ نام آمنہ اور عبد اللہ کا مضمون ایمان اور عبودیت پر صریح
گواہی دیتا ہی اور ایام رضاعت کے معاملہ کی روایت جو حلیمہ سعدیہ کرتی ہین سو انکی روایت کو
محدثون نے قبول کیا ہی جیسا کہ مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین - کہ ابن اسحق اور ابن راہویہ
اور ابو یعلی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم ایام رضاعت کا قصہ حلیمہ سے روایت کرتے ہین اور
مدارج النبوۃ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا اور حُسن عہد اور صلہ رحم اور خلق کی بیان کی
فصل مین حلیمہ سعدیہ کے مسلمان ہونیکا بیان موجود ہی اور ایام رضاعت کا قصہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا خود بھی بیان کرنا مدارج النبوۃ مین لکھا ہی اور عمل مولود شریف کا شب میلاد کی تخصیص کے
ساتھ کرنا بھی مدارج النبوۃ مین ہی تو جسکی کتاب کو اُس جاہل نے خود مسلم الثبوت اور معتبر لکھا ہی
اُس کو نہ ماننا نرا دیوانہ پن ہی اور رضاعت کے ایام کے معاملات کا پردہ جو لکھا ہی وہ بھی لغو ٹھہرا

اور ایام ولادت کو کنھیا کے جنم کی شباہت دینا کفر کی رگ کے باقی رہنے کے سبب سے ہی تو اب
یہ جاہل دیوانہ کسی معتمد کتاب سے یہ تشبیہ ثابت کر دے۔ اور۔

تیسرے لغو کا رد یہ ہی۔ کہ مدارج النبوۃ کے قسم دوم کے باب اول مین جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نسب شریف اور حمل اور ولادت اور رضاعت کے بیان مین ہی اُس کے مضمون سے
یہ پانچوان لغو رد ہو گیا مگر اُن لغویات مین جو بیشتر مضمون جہالت اور دیوانگی کا بلکہ دین کے خلاف ہی
اُسکو بھی ہم پکڑ دیتے ہین تاکہ مسلمان لوگ اُس کتاب سے نفرت کرین اور صرف اُس کی مضمون کے
سرے کی تھوڑے سے لفظ ہم لکھدینگے ساری عبارت دُہرانے کی حاجت نہین ہم اُوپر لکھ چکے
ہین اُسکو دیکھلو یا اس کا اصل رسالہ دیکھلو اب سنو مثل غربا اور مساکین جو کہا سو یہ جھوٹھ کہا ہی دینی
عداوت کے سبب سے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب بڑے امیر اور رئیس
تھے اور جب حلیمہ سعدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمطلب کے پاس پہونچایا تب اُنھون
نے خوش ہو کے بہت سا سونا اور بیشمار اونٹ صدقہ دیا اور حلیمہ کے ساتھ طرح طرح کا احسان کر کے
اور انعام دیکے پھر حلیمہ کے ساتھ بنی سعد کے قبیلہ مین حضرت کو بھیجدیا اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت کو
دودھ پلانے کے واسطے پہلے دن گئی تھین تب دیکھا کہ آنحضرت صوف کے کپڑے مین جو
دودھ سے بڑھکے سفید تھا لپٹے ہوئے ہین اور اُن سے مشک کی بو اُڑتی تھی اور اُن کی نیچے
سبز رنگ کا حریر بچھا ہوا تھا اور جس وقت اپنی فرودگاہ مین اُن کو لے گیئن تو اونٹنی کی تھن
مین دودھ بھر گیا اور پہلے اُس کی تھن مین ایک قطرہ دودھ نتھا اور اُسی وقت سے اُنکی گھر مین
بڑی خیر و برکت ہوئی وعلی ہذا القیاس نہایت مرفہ حال ہو گیئن تو جسکی برکت سے دودھ پلانیوالی
کو ایسی فراخ دستی حاصل ہوئی اُس کی پرورش مین عسرت اور تنگدستی اور تکالیف کا بیان کر کے
لوگون کو وسواس دلانے مین نفاق کی بو معلوم ہوتی ہی اور رضاعت کے ایام کی حالات کے
بیان کرنے کو جو کہا کہ بیان کرنے کی کیا حاجت سو اس کا رد یہ ہی کہ اُسکے بیان کرنے مین
ایک تو منافقون کی کمر ٹوٹ جاتی ہی اور دوسرے مومنون کے ایمان کو قوت ہوتی ہی۔ اور یہ جو

کہاکہ اُس کے بیان کرنے مین کیا شرف پائی جاتی ہی تو اُس کا ردیہ ہی کہ ایام رضاعت کے بالکل حال رہاص ہین اور آپکی نبوت کی نشانی ہین اور ایسی فضیلت سواے اُس جناب کے دوسریکو نہ ملی ایسا ہی ہی مدارج النبوۃ مین اب ارہاص اور معجزہ اور کرامت اور معونت اور استدراج اور اہانت کی حقیقت دریافت ہوجانے کیواسطے علامہ بیجوری کا حاشیہ جو کفایت العوام پر ہے اُس کے چند اشعار ہم لکھ دیتے ہین وہ یہ ہی

شعر

إذا ما رأيتَ الأمرَ يخرقُ عادةً — فمعجزةٌ إن من نبيٍّ لما صدرْ
وإن بانَ منهُ قبلَ وصفِ نبوّتِهِ — فالارهاصُ سمّهُ تتبعُ القومَ في الأثرْ
وإن جاءَ يوماً من وليٍّ فإنّهُ — الكرامةُ في التحقيقِ عندَ ذوي النظرْ
وإن كانَ من بعضِ العوامِ صدورُهُ — فكونوهُ حقاً بالمعونةِ واشتهرْ
ومن فاسقٍ إن كانَ وفقَ مرادِهِ — يُسمّى بالاستدراجِ فيما قدِ استقرْ
وإلا فيُدعى بالإهانةِ عندَهم — وقد تمّتِ الأقسامُ عندَ الذي اختبرْ

خلاصہ یہ ہی کہ جب کوئی کام عادت کے خلاف نظر پڑے تب اُسکو دیکھے اگر وہ کام نبی سے قبل نبوت کے ظاہر ہوا ہی تو وہ ارہاص ہی یعنی نبوت کی بنا رکھنا اور نیو درست کرنا۔ اور اگر بعد نبوت کی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ ہی۔ اور اگر ولی سے ظاہر ہوا تو وہ کرامت ہی اور ولی وہ شخص ہی جسکو ایمان اور تقوی اور معرفت اور استقامت کا کمال حاصل ہو۔ ایسا ہی ہی مدارج النبوۃ وغیرہ مین — اور اگر عوام مومنون سے جو اہل صلاح ہین یعنی نیک لوگ ہین وہی کام ظاہر ہو تو وہ معونت ہی۔ اور اگر فاسق اور کافر سے وہی کام اُسکی مراد کے موافق ظاہر ہو تو وہ استدراج ہی یعنی وہ فتنہ اور آزمایش کے واسطے ہی سو جسکو اللہ تعالی گمراہ کرنا چاہتا ہی وہ استدراج کو دیکھے فاسقون اور کافرون کی تابعداری کرنے لگتا ہی۔ ایسا ہی ہی حاشیہ مذکور مین اور اگر وہی کام فاسق اور کافر سے اُسکی مراد کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ مثلاً کسی کو کہا کہ اللہ تیری عمر دراز کرے پھر وہ اُسی وقت مرگیا۔ باقی اُس کی تصریح حاشیہ مذکور مین اور مواہب لدنیہ اور عقائد کی

کتابون مین اور مایہ مسائل مین دیکھو۔ اور تعریف معجزہ کی مواہب لدنیہ مین جو لکھی ہی وہ یہ ہی کہ اُس کا نام معجزہ اس واسطے رکھا گیا کہ اُس کے مثل کام کے لانے سے آدمی لوگ عاجز ہوجاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ معجزہ کیواسطے شرطین ہین۔ اُس کی ایک شرط یہ ہی کہ وہ کام عادت کا پھاڑنیوالا ہو یعنے جس کام کیواسطے اللہ تعالی نے جو عادت مقرر کیا ہی اُس عادت کے خلاف وہ کام ظاہر ہو مانند شق ہونے قمر کے اور جاری ہونے پانی کے اُنگلیون کے درمیان مین سے آلخ۔ اور حاشیہ مذکور مین اِس عبارت سے لکھا ہی اور معجزات جمع معجزہ کی ہی اور وہی معجزہ کیا ہی کہ ایک کام ہی عادت کا پھاڑنیوالا اور اُس مین تحدی پائی جاوے اور تحدی کے معنے مقابلہ طلب کرنا کہ اگر تمکو شک ہی تو تم بھی یہ کام کر دکھاؤ اور تحدی پائے جانے کے یہ معنی ہین کہ اُس کام مین تحدی کی لیاقت ہو اگرچہ اُس کام کا دکھانیوالا تحدی نکرے یعنی اُن دیکھنے والون سے ویسا کام کر دکھانا طلب نکرے اور وہ کام معجزہ دکھانیوالے کے دعوی کے موافق ہو اور اُس کام کا معارضہ ممکن نہو یعنی ویسا کام کر دکھانا ممکن نہو یعنی ویسا کام کوئی بشر کر کے دکھا نہ سکے اور مدارج النبوۃ مین بھی ایسا ہی ہی تو اس تعریف سے اسرار النبوۃ والے نے جو معجزہ کی تعریف مین تحریف کیا ہی سو باطل ہوگیا اور سبب اِس تحریف کا وہی ہی جسکے سبب سے معیار الحق والے نے تقلید کے معنی مین تحریف کیا یعنی اُس نے اس ارادہ پر تقلید کے معنی کو بدلا تھا کہ خناس کا کام کر کے مقلدون کو امام کی تقلید مین وسواس ولاوے سو اِس نے بھی ایسا ہی کیا کہ معجزہ کی تعریف بدل کے مومنون کو آنحضرت کے معجزہ کے باب مین وسواس دلایا مگر دونون احمق شریر ٹھہرے اور دونون کی تحریف پکڑی گئی اب ان دونون کو اگر کچھ شرم ہی تو اپنی اپنی عبارت کو معتمد کتاب سے ثابت کر دین تاکہ دارین کی روسیاہی سے نجات پاوین ظاہر مین وہ دین کی حمایت کرتا ہی مگر باطن مین دین کی جڑ کاٹنا چاہتا ہی مگر دین کا کچھ بگڑتا نہین اس مقام مین سورۂ صف کی آیت یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِھِمْ دیکھین اب جس کو اُس کی دغابازی دریافت کرنا منظور ہو وہ شخص اسرار نبوت کے ایک سو چھپن صفحہ سے لیکے ایک سو باسٹھوین ۱۶۲ صفحہ تک دیکھے

اس مقام مین ہم بھی اُس رسالہ کی تھوڑی سی عبارت لکھ کے لوگون کو آگاہ کر دیتے ہین اب سُنو
اُسی کتاب مذکور کے ایک سو ستادن صفحہ مین لکھا ہی یہ عبارت آب سُنو نکتہ کو بخوبی سمجھ لینا چاہیے
کہ معجزہ کے معنی یہ ہین جس کے ادراک مین عقل انسانی عاجز ہو جاوے اور اختیار بشری سے
باہر ہو پس اُس کے واسطے مرتبہ کیا ہی ادنی ادنی شعبدہ اور صنعت دست کاری بشری ہین کہ
ایک انسان کے ہاتھ سے بنی ہین اور دوسرے انسان کی عقل اُس صنعت مین عاجز اور حیران ہی
طرح طرح کے اقسام پارچہ اور صنائع مثل ارگن باجا اور گھڑی اور تار برقی اور سفینہ بادی اور ریل
گاڑی وغیرہ خصوصاً آناً فاناً عکس صورت انسانی شیشہ آئینہ مین قید ہو جانا اور شبیہ اشبہ بنجانا
گویہ سایہ کو قید کرنا ہی یا یہی دیاسلائی جو متعارف اور سہل ہو گئی ہی یا بندوق کی کیپ کہ اگر پانی مین بھی
ڈوبی ہو ہرگز خطا نہین کرتی اس قسم کی ہزارون صنعتین ہر چند جانتے ہین کہ نوع بشر اپنا ہی جنس
کی بنائی ہوئی ہین مگر ناواقف کی عقل کس قدر حیران اور عاجز ہوتی ہی ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ اُسکو
کس طرح بنایا ہی پھر اس صورت مین معجزہ کی وقعت منکر کے سامنے کیا باقی رہتی ہی یہان تک کہ
منکران ازلی عین معجزات نمایان دیکھتے تھے اور انکار بدیہی کرتے تھے حتی کہ اپنے انبیا کی بشارت
بھی اقرار نبوت مین نہین مانتے تھے اور تکذیب و انکار کرتے تھے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ پھر ایسے منکران بدیہی جو اصل کلام آلہی کے منکر ہین اور کلام نبی کہتے ہین
وہ اخبار کلام اللہ کو بیان معجزات نبوت مین کب تعلیم کرتے ہین انتہی۔ سو اُسکے اس نکتہ کا رد یہ ہی کہ
اس نکتہ مین معجزہ کی جو تعریف تحریف کر کے بلکہ افترا کر کے اُس نے لکھا ہی سو ہماری اُس تعریف سے
جو ہم نے معتمد اور اُسی کی مسلم کتاب سے لکھا ہی ایجا رگی رد اور باطل ہو گئی اور اب دونون تعریفونکو
دیکھ کے ہر کوئی اُس کے خرافات کو جو اُس نے آگے لکھا ہی شعبدہ اور صنعت دست کاری الخ وغیرہا
کو رد کر سکے گا کیونکہ اِن صنعتون اور دستکاریون کے مثل دوسرا انسان بھی لا سکتا ہی اور یہ بات بدیہی
ہی اور اُس نے ایک سو چھپن صفحہ مین یہ مضمون جو لکھا ہی۔ بیان سر نکتہ دیگر۔ و وجہ کمتر بودن ذکر معجزات
نبوی بصراحت تمام مثل تصریح معجزات انبیای سابق در کلام اللہ الخ بعد اسکے اُسی بیان کی ضمن مین

آگے چلکے یہ مضمون جو اس عبارت سے لکھا ہی پس اس تصریح سے کوئی معجزہ اس معجزۂ مجسم کا کلام اللہ مین مذکور نہین معجزہ شق القمر کا جو بہت نمایان عام ہی اسکا ذکر کلام اللہ مین بلفظ اقتربت الساعة وانشق القمر الخ آیا ہی اسمین بھی مفسرین کا اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ ہی لکھتا ہی کہ یہ خبر روز قیامت کی اللہ تعالی کلام اللہ مین دیتا ہی نہ خبر معجزۂ شق القمر کی جیسے کہ اذا السماء انشقت الخ وغیرہا اخبار اور آثار قیامت کے جابجا کلام اللہ مین مذکور ہین کہ لفظ اقتربت الساعة مضمون قیامت پر دلالت قوی کرتی ہی نہ معجزۂ شق القمر پر انتہی۔ سو اس مضمون کا رد یہ ہی کہ اس مفتری جاہل نے پہلے صاحب مواہب لدنیہ پر افترا کیا بعد اسکے بسبب کمال جہالت اور بیحیائی کے شق قمر کے معجزہ کا انکار کرکے اپنے نفاق کو ظاہر کر دیا سو مواہب لدنیہ کی عبارت نے اس کے افترا کو اور نفاق کو کھول دیا۔ اب ہم مواہب لدنیہ کی عبارت بعینہٖ نقل کرتے ہین کہ پھر اس منافق کو دم مارنے کی طاقت نرہے وہ عبارت یہ ہی۔ اما معجزة انشقاق القمر فقد قال تعالی فی کتابه العزیز اقتربت الساعة وانشق القمر الآية والمراد وقوع انشقاقه ویؤیده قوله تعالی بعد ذلك وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر فان ذلك ظاهر فی ان قوله انشق القمر وقع انشقاقه لان الکفار لا یقولون ذلك یوم القیمة واذا تبین ان قوله ذلك انما هو فی الدنیا تبین وقوع الانشقاق وانه المراد بالآیة التی زعموا انها سحر وسیاتی ذلك صریحا فی حدیث ابن مسعود وغیره انتہی۔ ترجمہ لیکن معجزہ چاند کے پھٹ جانے کا جو ہی سو اس کو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین نزدیک آئی ہی قیامت اور پھٹ گیا چاند اس آیت کو سمجھو اور مراد ہی کہ چاند کا پھٹ جانا واقع ہوا ہی۔ یعنے فی الحقیقت پھٹ جانا واقع ہوا ہی یہ پھٹ جانیکی خبر نہین ہی اور اس بات کو قوت دیتا ہی قولہ تعالی جو اسکے بعد ہی اور اگر دیکھین کوئی نشانی منہ پھیر لیوین اور کہتے ہین جادو ہی ہمیشہ کا قوی اس واسطے کہ یہ حکم ظاہر اور نص ہی اس بات مین کہ اللہ تعالی کا فرمانا کہ پھٹ گیا چاند یعنی پھٹ جانا چاند کا واقع ہوا ہی اسواسطے کہ کافر لوگ یہ بات یعنی جادو کا ہونا قیامت کے روز نہ کہین گے۔ اور جب یہ بات کھل گئی کہ کافرون کا جادو کہنا دنیا ہی مین ہی تو ظاہر ہوا اور

کھل گیا پھٹ جانیکا واقع ہونا یعنی دنیا مین اور یہ بات کھل گئی کہ وہ آیت جس مین کافرون کے جادو کہنے کا بیان ہی اُسکی مراد ہی دنیا مین پھٹ جانا اور قریب ہی کہ یہ بیان آویگا صحیح ابن مسعود وغیرہ کی حدیث مین انتہی - اور آگے چلکے صاحب مواہب لدنیہ نے بہت سی حدیثون سے ثابت کیا ہی اور جو بات منافق نے لکھا ہی مواہب لدنیہ مین اُس کا کہین ذکر نہین اور مدارج النبوۃ مین بھی بعینہ ایسا ہی لکھا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ شق قمر کا معجزہ سب معجزون سے زیادہ روشن اور فائق ہی کیونکہ یہ تصرف ہی عالم علوی مین اور کسی پیغمبر سے ایسا معجزہ واقع نہوا اور قرآن اس معجزہ کا بیان کرتا ہی اور اِسی آیت کو لکھا اور لکھا کہ یہ معجزہ دنیا مین واقع ہوا اور ساری مفسرون نے یہی تفسیر کیا ہی اور قیامت کے روز شق قمر کو سمجھنے کو اللہ تعالی نے رد کیا ہی اور کہا کہ اس معجزہ کا بعضے مبتدعون نے انکار کیا ہی جو دین کے دشمن کے موافق ہین اس بات کے کہنے مین کہ اجرام علویہ خرق اور التیام یعنی پھٹ جانا اور پھر ملجانا قبول نہین کرتے ہین پھر آگے اسکا رد بہت کچھ لکھا ہی غرض اُن کے لکھنے سے یہ جاہل دین کا دشمن ٹھہرا اور شفا مین بھی اسی آیت مذکور کو لکھا ہی اور کہا کہ اللہ تعالی نے خبر دیا ہی کہ چاند کے پھٹ جانیکی لفظ ماضی کے ساتھ اور اس معجزہ سے کافرون کے انکار کرنیکی اور سارے مفسرون اور اہل سنت نے اس پھٹ جانے پر اجماع کیا ہی انتہی - اور اُسی تیسرے لغوین جو نور ذاتی کہا ہی سو عقائد کی کتابون کے نہ پڑھنے کے سبب سے ہی کیونکہ اِس بات سے اللہ تعالی کے جزء ثابت ہوتا ہی بلکہ حقیقت یہ ہی کہ سبکے پہلے اللہ تعالی نے ایک نور پیدا کیا اور اُس نور کی نسبت اپنی طرف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی طرف کیا بیت اللہ کی طرف سے اُسی سے آنحضرت پیدا ہوئے یہ مضمون نزہۃ المجالس مین اور عبداللہ فارس کی شرح مولود برزنجی مین ہی اور شق صدر وغیرہ خرق عادات کا جو ارہاصات کے قسم سے ہی انکار اور رد کیا ہی سو سبکا رد اُسی کی مسلم کتاب مدارج النبوۃ کے مضمون سے ہوگیا - اور آسیہ زن فرعون اور حضرت مریم کی شناسا حضرت آمنہ تھین اور اُن دونون نے اپنے تئین خود پہچنوا دیا تھا اور نور محمدی کا صلب عبداللہ مین پہچانے جانیکے راوی عبداللہ اور شق صدر کی راوی حلیمہ سعدیہ وغیرہ ہین

اور سورۂ الم نشرح کا بیان تفسیر فتح العزیز مین دیکھنے سے خوب دریافت ہوگا۔ اور اس منافق نے جو دعوی کیا ہی کہ اللہ رسول نے اِن باتون کا پردہ کیا ہی سو اُس کا جھوٹھ بھی کھل جاویگا اور یہ جو لکھا پھر ایسی روایات ضعیفہ کا کوئی راوی ثقات اہل اسلام سے یا سند اُس کی آیات اور حدیث سے کہان سو یہ بات بسبب شقاوت اور کمبختی کے لکھا کیونکہ ان سب ارہاصات کو ثقات نے روایت کیا ہی اُن سبکو اس منافق نے اہل اسلام نجانا۔

چوتھے لغو کا رد یہ ہی۔ کہ اسی منافق نے مدارج النبوۃ وغیرہ کتابون کی روایت کو ایک قلم ترک کیا ہی اور یہ سب بتخصیص مدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ وغیرہا مین موجود ہی۔ اور بست و ہفتم رجب المرجب وغیرہ سے بلکہ لیلۃ القدر سے بھی افضل شب میلاد کو مدارج النبوۃ مین استقرار نطفۂ زکیہ مصطفویہ کی فصل مین لکھا ہی۔

پانچوین لغو کا رد یہ ہی۔ کہ کس کی کمبختی ہوگی جو ایسی دین کی ہٹانے والی کتاب کو بجاے مولود شریف کے پڑھیگا حافظ عبد الرزاق صاحب ساکن رامپور سلمہ اللہ تعالی نے جب اُس کے اس ہذیان کو دیکھا تب کہا کہ یہ لوگون کو بھٹکانے کی راہ تعلیم کیا ہی۔ سو سچ کہا غرض اُس کی ساری کتاب جو ہذیان اور جہالت سے بھری ہی سو اُن لغویات کے رد سے سب رد ہوگئی

چوتھی تنبیہ

اس منافق کی کتاب کے رد کرنیکے بعد ایک رسالہ مسماۃ طریقہ محمدیہ ترجمہ رسالہ درر بہیہ کا دیکھا تب جانا کہ اُسکی باطل باتون کو بھی رد کر دین پھر دیکھا کہ رسالہ تحفۃ العرب والعجم مین اُس رسالہ کا بلکہ لا مذہبون کے سارے رسالون کا رد موجود ہی۔ اور پھر دیکھا کہ اُس کا مصنف خود اپنے سنت وجماعت نہونے اور ظاہری ہونے کا اقرار کرتا ہی اور ظاہر یہ سنت وجماعت مین نہین چنانچہ اسی رسالہ مذکورہ مین اپنے پیشواؤن مین ابن حزم کو لکھا ہی اور ابن حزم اہل ظواہر مین سے تھا اہل سنت وجماعت مین سے نتھا۔ اس مضمون کی دلیل تحفۃ العرب والعجم مین دیکھو۔ مگر چونکہ مشہور رہی کہ وار مردان خالی نباشد اُس کے ایک مسئلہ کو پکڑ دیتے ہین اُس نے چھٹوین صفحہ مین جو پہلا باب

لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ جتنا پانی ہی بہتا ہو یا بندھا مستعمل ہو یا غیر مستعمل تھوڑا ہو یا بہت سو وہ سب پاک ہی اور پاک کرنیوالا۔ اور اس پانی کے پاک ہونے اور پاک کرنے کی صفت کو کوئی چیز نکالتی نہین۔ مگر نجاست کہ بدل دی اُس کی بو اور رنگ اور مزہ کو یعنی اس صورت مین دونون وصف جاتی رہیگی۔ اور پانی کی دوسری وصف جو ہی پاک کرنیوالا ہونا سو یہ وصف کب جاتی رہیگی جب کوئی پاک چیز بدل دینے والی اُس کو نام آب مطلق سے نکالدیگی یعنی جیسا شوربا یا حریرہ نری لسی وغیرہ ہی انتہی۔ اُس نے جو ہندی عبارت لکھا ہی اُس مین بھی خرابی کیا ہی یہ تو ہمنے خلاصہ کر کے سمجھنے کے لائق کر دیا ہی۔ اور اُس کے خاطر خواہ لکھا ہی کچھ ہم نے اُس کے مضمون کو نہین بدلا ہی تو اُس کے اس بیان سے صاف ظاہر ہی۔ کہ اگر ایک پیالہ پانی مین چند قطرے خون یا منی یا پیشاب وغیرہا کے پڑجاوین اس قدر کہ اُس کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلے تو اُس کے مذہب مین یہ پانی پاک ہی سو مسلمان لوگ اُس کو ایک ہی بات کیواسطے پکڑین کہ اہل سنت وجماعت کی جو چار مذہب ہین اُن مین سے کس مذہب کی یہ بات ہی۔ اگر نہ بتاوی تو اہل سنت وجماعت سی نہین

پانچوین تنبیہ ایک فتنہ کی خبر دینے اور اُس فتنہ کی مٹانی مین

اس ہندوستان اور بنگالے مین اپنے دین اور مذہب اور عقیدے سے واقف نہونیکے سبب سی عوام لوگ بڑی بڑی بلا مین شرک اور کفر کی گرفتار ہین سب سے بڑا فتنہ یہ ہی کہ مفسدون نے جو دین کے دشمن ہین اپنے صوفی ہونیکا دعوی کر کے مرشدین کے علم اسرار کے خلاف اور اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف باتین تعلیم کر کے بیچارے جاہلون کے عقیدیکو خراب کر دیا ہی۔ یہان تک کہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کی معرفت مین جس طرح سے اہل سنت وجماعت کا عقیدہ جو مشہور اور معروف ہی اُس عقیدہ مین شک اور تردد مین گرفتار کر دیا اکثر جاہل لوگ اس فقیر سے اُن باتون کو پوچھا کرتے تھے اور فقیر نہایت تعجب کرتا تھا۔ اور اُن کے حال پر تاسف کرتا تھا اور جانتا تھا کہ ایسی ایسی باتین کسی ناواقف نے تعلیم کیا ہوگا۔ آخر کو ایک رسالہ جس کا نام رسالہ لیشیہ ہی پایا واللہ اعلم وہ رسالہ کس نے لکھا ہی اور جن کا نام اُس رسالہ مین لکھا ہے

ہم اُن سے واقف نہین۔ اگر وے اولیاء اللہ مین سے ہین تو اُن پر ظن خیر کرنا چاہیے اور اُس رسالہ کو جعلی سمجھنا چاہیے اور اُس رسالہ مین شریعت کے ظاہر و باطن یعنی علم احکام و علم اسرار دونون کے خلاف جو باتین ہین اُن سے انکار اور نفرت کرنا چاہیے اب پہلے ہم پانچ مضمون اپنے دین اور شریعت کی کتابون سے چنکے جن مضمون کے خلاف اُس رسالہ کی باتین ہین اور اُن مضمون سے اُس رسالے کی سب باتین رد ہوجاوین گی لکھکے تب اُس رسالہ کی بعضی ایسی باتین جو تاویل کرنے سے بھی بن نہین سکتی ہین بقدر حاجت کے لکھ دین گے ۔
بس ہر کوئی اپنی دینی کتابون کے مضمون کے خلاف پانے سے اُس کو باطل سمجھیگا ان پانچون مضمون کو دیکھ سُنکے اُس رسالہ کی محبت سے اِن مضمون سے کوئی مسلمان ہرگز ناخوش نہو بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جوش سے اُس رسالہ سے ناراض ہوکے اُس کو چھوڑ دین اور ہر روز دعاء قنوت مین جو اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہین اُس عہد کو نہ توڑین وہ عہد یہ ہی ونترك من يفجرك اور ہم اُس کو چھوڑ دیتے ہین جو تیری نافرمانی کرتا ہی اور یہ خیال ہرگز نکرین کہ اب تو ہم اس رسالہ کے خاندان مین مرید ہوگئے اب اُس رسالہ کو کس طرح ترک کرین کیونکہ ہم نے دین محمدی کو قبول کیا تو اُس دین کی کتاب کو کس طرح ترک کرین۔
پہلا مضمون یہ کہ۔ ہم مسلمانون کو اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدی اور قرآن شریف دیکے دوسری شریعت اور کتاب پر عمل کرنے سے بے پرواکر دیا اور شریعت محمدی ایسی ہی کہ اُس سے ساری ٹیڑھی چیزین سیدھی کی جاتی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عبادت کا طریقہ اپنی شریعت مین تعلیم کیا ہی اُسکے خلاف جو عبادت کریگا سو قبول نہوگی اس مضمون کو نور الہدی مین دیکھو اُسمین حضرت مجدد کے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب سہ صد و سیوم سے لکھا ہی اس مضمون سے قرآن اور حدیث اور دینی کتابین بھری ہین علما اُس کی شرح کردین گے اُن مین کا مختصر مضمون یہ ہی جو مشکوۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس کا ترجمہ ہم اشعۃ اللمعات سے لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ عمر بن خطاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایک نسخہ توریت مین کا اور کہا عمر بن خطابؓ نے یا رسول اللہ
یہ ایک نسخہ ہی توریت مین سے پھر چپ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر عمر کھڑے ہوکے پڑھنے
لگے اور حال یہ تھا کہ چہرۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلتا جاتا تھا غصہ سے تب کہا
ابو بکرؓ نے عمرؓ کو کہ روئین تجھپر رونے والیان یعنی تو مرجاوی یہ تعجب کے مقام پر بولنے کی عادت ہی
اُس کے اصل معنی اور بد دعا منظور نہین ہوتی ہی کہا ابو بکر نے تو نہین دیکھتا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا کیا حال ہی پھر نگاہ کیا عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
کی طرف اور غصہ کا اثر اُس مین دیکھا تب کہا عمر رضی اللہ عنہ نے عذر کرنے اور استغفار کرنے کی
واسطے پناہ لیتا ہون مین اللہ کے پاس اللہ کے غصہ اور اُس کے رسول کے غصہ سے راضی
ہوا مین اللہ سے اِس بات پر کہ وہ ہمارا پروردگار ہی اور راضی ہوا مین اسلام سے کہ وہ ہمارا دین
ہی اور راضی ہوا مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وی ہمارے پیغمبر ہین تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قسم ہی اُس مالک کی کہ تقاضی ذات محمد کا اُس کے دست قدرت مین ہی اگر ظاہر
ہوون تمہارے پاس موسیٰ پیغمبر پھر اُنکی تم متابعت کرو اور مجکو چھوڑ دو تو بیشک تم گمراہ ہوا اور دور
پڑو سیدھی راہ سے اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ اور پاتے میری نبوت کا زمانہ تو بیشک وہ میری
پیروی کرتے روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے۔ یہ خاکسار کہتا ہی کہ اب شریعت محمدی نے ہمکو
ساری شریعتون سے بے پروا کر دیا وہ کیا ہی جو شریعت محمدی مین نہین ہی یہان تک کہ توریت
تک کے پڑھنے سے حضرت ناراض ہوتے تو مشرکون اور جوگیون کے طریقہ کے موافق عمل کرنے
مین یا نجوم کے موافق عمل کرنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسقدر غضب مین گرفتار
ہوگا اور باقی اِس سے زیادہ مضمون کتابون سے علما سمجھاوینگے ہم مسلمانون کے دین
کی اصول یہ ہی کہ ایمان کی سب شرطون کو اور سارے احکام شرعی کو قبول کرنا اور اُن کے
فرض ہونے کا اعتقاد رکھنا اور جتنی چیزین اللہ تعالیٰ کے دین کے موافق ہین اور اللہ تعالیٰ
اور اُس کی رسول کے نزدیک محبوب اور پسند ہین سبکو محبوب رکھنا اور پسند کرنا اور ایسا ہی جتنی چیزین

اللہ رسول کے نزدیک مبغوض اور دشمن رکھی گئین ہین سب کو دشمن رکھنا ہی دین کی جڑ ہی اور جس نے اس کے خلاف کیا وہ کافر ہی اسکی تصریح تمہید کے نوین باب کے پہلے قول مین دیکھین یہ خاکسار کہتا ہی کہ صحابہ لوگ کی یہی چال تھی دیکھو حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کا امیر اور حاکم مقرر کیا تب سارے صحابہ نے اور اُن مین ابو عبیدۃ بن الجراح امین الامۃ بھی تھے اُنھون نے بھی خالد بن الولید کی تابعداری کیا پھر جب حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو معزول کیا اور ابو عبیدۃ بن الجراح کو امیر اور حاکم لشکر اسلام کا مقرر کیا تب سارے صحابہ اور خالد بن الولید نے اُنھین کی تابعداری کیا کیونکہ خلیفہ کا حکم اللہ ورسول کی شریعت کا حکم ہی اسی طرح سے شریعت نے جسکو مرشد مقرر کیا ہی اُس کی تابعداری کرنا اور شریعت نے جسکو مرشدی سے معزول کیا اُسکو دشمن رکھنا فرض ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق سی بڑھکے کسی کا حق جاننا کفر ہی یہ بات یاد رہے اور مرشدی سے وہی شخص معزول ہی جسمین رتبہ مشیخت کا نہین جس کا ذکر آٹھوین وعظ مین مذکور ہوا اور خرق عادت کا ظاہر ہونا مرشدی کے رتبہ کی شرط نہین عوارف المعارف کے تیسرے باب مین لکھا ہی کہ کہا ابو علی جرجانی نے ہو تو طالب استقامت کا کرامت کا طالب مت ہو اس واسطے کہ تیرا نفس پھڑکتا ہی کرامت کی طلب کے واسطے اور تیرا رب تجھسے استقامت طلب کرتا ہی اور خرق عادت کی چھو قسم نعم البدل کے تیسرے لغو کے رد مین لکھ چکے اسی وعظ مین اور مکاشفہ کا حاصل ہونا بھی مرشدی کے رتبہ کی شرط نہین اور خرق عادت مسلمان سے ظاہر ہوتی ہی اُس کا چار نام ہی ارہاص معجزہ کرامت معونت اور فاسق اور کافر سے جو ظاہر ہوتی ہی اُس کا دو نام ہی استدراج اور اہانت تو دجال سے بھی خرق عادت ظاہر ہوگی اُسکو استدراج کہین گے اُسکو دیکھ کے اعتقاد نلاوین گے اسی طرح سے مکاشفہ جو مسلمان سے ظاہر ہوتا ہی اُس کو مکاشفہ کہتے ہین اور کافر سے جو ظاہر ہوتا ہی وہ استدراج ہی نزہۃ المجالس کے باب التقوی و فعل الخیرات مین لکھا ہی کہ مصر کے ملک مین ایک جوگی تھا اُس کا مکاشفہ مشہور تھا تو مسلمانون کے ایک عالم نے کہا کہ اِس جوگی کا قتل کرنا ضرور ہی تاکہ مسلمان لوگ فتنہ مین گرفتار

نہون تب زہر کی بجھائی چھری لیکے اُس کے مارنے کو گیا جب جاکے اُس کا دروازہ ٹھونکا تب جوگی نے گھر کے اندر سے کہا کہ ای مسلمانون کے عالم چھری پھینک دے گھر مین چلا آ تب چھری پھینک دیا اور اُس کے گھر مین گیا اور اُس سے کہا کہ تجکو یہ مکاشفہ کا نور کہان سے ملا تب کہا کہ نفس کی مخالفت کرنے سے تب عالم نے کہا کہ دین اسلام کی تیرے نفس کو خواہش ہی تب جوگی نے کہا ہان اشہدان لاالٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ تب عالم نے کہا کہ تو مسلمان کسواسطے ہو گیا تب جوگی نے کہا کہ مین نے اپنے نفس سے مسلمان ہونے کو کہا تب میرے نفس نے انکار کیا سو مین نے اُس کی مخالفت کیا انتہی۔ غرض یہ کہ دین اور تقوی والے کی خرق عادت اور مکاشفہ دیکھ کے اُسکے معتقد ہون گے اور فاسق اور کافر کے معتقد نہون گے بلکہ اُسکی خرق عادت کو استدراج جانین گے اور اس مقام مین عالم لوگ اس حدیث کو بھی سنادین جو مشکوٰۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سختی مکرو تم اپنی جانون پر ریاضتین اور مجاہدے شاقہ یعنی بڑے سخت کرکے کہ نفس کو اُسکی برداشت اور طاقت نہو پھر اُس کے سبب سے اللہ تعالی سخت تمپر پکڑے بیشک ایک قوم نے سختی کیا اپنی جانون پر پھر سخت پکڑا اللہ نے اُن پر اور اُن سخت پکڑنیوالون کے باقی ماندہ لوگ دیوہرون اور گرجون مین ہین الخ۔

دوسرا مضمون - اس مقام مین تصوف کی بڑی معتبر کتاب تعرف مین جو اللہ تعالی کی رویۃ اور دیکھنے کے باب مین لکھا ہی اُس کا ہم خلاصہ بقدر ضرورت کے لکھتے ہین باقی اُسمین دیکھ لو فرماتے ہین اجماع کیا ہی سارے اہل سنت وجماعت نے اس بات پر کہ اللہ تعالی دیکھا جاویگا آنکھون سے آخرت مین اور اُسکو مومن لوگ دیکھین گے کافر لوگ نہ دیکھین گے پھر آگے اسکی بہت سی دلیل لکھ کے فرماتے ہین اور اس بات پر اجماع کیا ہی کہ اللہ تعالی دنیا مین نہ آنکھون سے دیکھا جاتا ہی نہ دلون سے لیکن یقین کا دیکھنا ہوتا ہی پھر فرماتے ہین اور اختلاف کیا ہے اس بات مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین اپنے رب کو دیکھا یا نہین تب ایک

بڑے لوگون کے گروہ نے کہا کہ نہین دیکھا آن حضرت نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے اور نہ کسی نے
خلائق مین سے دیکھا دنیا مین اور یہ لوگ دلیل لائے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
حدیث سے اور ان بڑے لوگون مین سے جنید بغدادی اور نوری اور ابو سعید خراز ہین اور
بعضے بڑے لوگون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین اپنے رب کو دیکھا اور
وہ جناب سارے خلایق مین سے دیکھنے مین خاص کیے گئے تھے جیسا کہ موسی علیہ السلام خاص
کیے گئے تھے کلام مین اور ان بڑے لوگون نے دلیل پکڑا ہی ابن عباس اور اسماء اور انس رضی
اللہ عنہم کی حدیث سے اور جن لوگون نے حدیث سے دیکھنے کی دلیل پکڑا ہی اُن مین سی ابو عبید اسد
قرشی اور نبیل اور بعضے متاخرین ہین اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اللہ تعالی کو دیکھا اپنی دل سے
اپنی آنکھ سے نہ دیکھا اور وے لوگ دلیل لائے ہین اس آیت سے ماکذب الفواد ما رای نہین
جھوٹھ بولا دل مین جو کچھ دیکھا پھر صاحب تعرف فرماتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کسی اس طبقہ کے
مشایخون مین سے ایسے مشایخ کو جو معروف اور مشہور ہون اور اس بات کے محقق ہون اور ہمنے
مشہور اور محقق لوگون کی کتابون مین نہین دیکھا اور نہ اُن کے مصنفات مین اور نہ اُن کے رسالون
مین اور نہ صحیح حکایتون مین جو اُن سے ثابت ہون دیکھا اور نہ سنا ہمنے اُن مشایخون سے جنکی
ملاقات ہمنے پایا کہ کسی نے یہ بات کہا ہو کہ بیشک اللہ تعالی دنیا مین دیکھا جاتا ہی یا اُسکو دیکھا ہی
خلق اللہ مین سے ایک نے بھی مگر ایسے گروہ نے ایسی بات کہا کہ اُن کو کوئی پہچانتا نہین بلکہ بعضے
آدمی نے کہا ہی کہ صوفیہ مین سے ایک گروہ نے دعوی کیا ہی کہ ہمنے ... کو دنیا مین دیکھا
ہی اور ایسے شخص کے گمراہ کہنے مین اور اُس کے جھوٹھا بنانے مین ... دعوی کری اُسکے
عذاب کرنے یعنی سزا دینے اور سیاست کرنے مین سارے مشایخ نے اتفاق کیا ہی اور اس
بات مین کتابین تصنیف کیا ہی اُن مین سے ابو سعید خراز اور جنید بغدادی ہین اور جو شخص ایسا
دعوی کرے اُس کے جھوٹھا بنانے اور گمراہ کہنے مین اُن لوگون کے بہت سے رسالے
اور بہت سے کلام ہین اور ان سب مشایخون نے کہا کہ جس نے ایسا دعوی کیا اُس نے

الله تعالی عزوجل کو نہین پہچانا اور اُن مشایخون کی کتابین اس بات کی گواہی دیتی ہین والحمد للہ رب العالمین یہان تک تعرف کا خلاصہ تمام ہوا جو کوئی چاہے مدارج النبوۃ کے پانچوین باب کے آخر مین اس سے زیادہ اس مسئلہ کی تصریح دیکھے - اب اس مقام مین یہ نکتہ یاد رہے اخبار الاخیار مین خواجہ ضیاء نخشبی کے حال کے ذکر مین فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس عالم سے پھر کے آئے تب جبرئیل نے پوچھا کہ یا محمد اُس عالم سے کہ آپ آتے ہین کیا دیکھا فرمایا ای بھائی اِس سوال کی کیا جگہ تھی محمد بھی محمد سے پوچھتا ہی کہ کیا دیکھا علم من علم فہم من فہم انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالی کے دیدار کی کوئی صورت شکل کیفیت بیان کرے سو جھوٹھا ہی -

تیسرا مضمون - تمہید کے تیسرے باب کے پانچوین قول کا مختصر خلاصہ یہ ہی کہ جب کسی چیز کی پہچاننی کا تو ارادہ کریگا تب پہلے تو محتاج ہوگا اُس چیز کی ہیئت سے یعنی شکل کا پھر اُس چیز کی کمیۃ کا کہ یہ چیز کتنی ہی پھر کیفیۃ کا کہ یہ چیز کیونکر ہی پھر اینیہ کا کہ یہ چیز کہان ہی پھر ماہیۃ کا کہ اس چیز کی ماہیت اور حقیقت کیا ہی اور لیکن صانع جل جلالہ کا پہچاننا بغیر ان سب معانی کے حاصل ہوتا ہی اور تعرف کے باب شرح قولہم فی التوحید کا تھوڑا سا مضمون اس مقام کے لایق یہ ہی کہ اللہ تعالی موجود ہی قبل سب چیز کے اُس کے سوا کوئی قدیم نہین اور اُس کے سوا کوئی معبود نہین وہ جسم اور کالبد نہین اور صورت اور شخص نہین اور اسی باب کے آخر مین جو سورۂ شوری کی یہ آیت لکھا ہی لیس کمثلہ شیئ وهو السميع البصير نہین مانند اُس کے کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہی سو تفسیر روح البیان مین اس کی تفسیر مین دلیلین لکھ کے بعد اسکے لکھا ہی کہ محال ہی پورا محال یہ کہ ذات قدیمہ ذات حادثہ کا شامل کیا ہوا نہ ہووے اور یہ کہ اُس ذات کیواسطے صفت حادثہ ہو جیسا کہ یہ محال ہی کہ ذات محدثہ کے واسطے صفت قدیمہ ہو

شعر

ذات ترا صورت و پیوند نہ — تو بکس و کس بتو مانند نہ

اور مشکوۃ مین جو باب رویۃ اللہ تعالی کی پہلی فصل مین جریر بن عبد اللہ کی حدیث مین یہ عبارت ہی انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر الخ اشعۃ اللمعات مین اسکے

یہ معنی لکھے ہین دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو تم اس چودھین رات کے چاند کو اور یہ تشبیہ دیکھنے کی دیکھنے کے ساتھ ہی پورے کھل جانے مین یعنی دیکھنا تمھارا حق کو ایسا ہوگا جیسا کہ چاند کو دیکھنا ہوتا ہی کہ کچھ شک وشبہہ اس مین نہین ہوتا یہ تشبیہ مرئی کی مرئی سے کے ساتھ نہین ہی یعنی جیسا کہ یہ چاند تمھارے سامنے ہی اور ایک جہت مین ہی اور محدود ہی ذات حق تعالی وتقدس ایسی نہین ہی انتہی اور مشکوۃ کے کتاب الآداب کے باب السلام کی پہلی فصل مین جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق اللہ ادم علی صورتہ پیدا کیا خدائے تعالی نے آدم کو اُسکی صورت پر اشعۃ اللمعات مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کے معنی مین اختلاف کیا ہی بعضے اُسکی تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہی سو اسکی تاویل سے یعنی اسکے معنی اور شرح بیان کرنے سے زبان کو بند کرنا چاہیے جیسا کہ ایسی متشابہات مین سلف یعنی صحابہ اور تابعین کا مذہب یہی ہی اور بعضے تاویل کرتے ہین اور اسکی مشہور تاویل یہ ہی کہ صورت کے معنی صفت کے ہین جیسا کہ کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال کی ایسی ہی یعنی پیدا کیا پروردگار تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر اور اسکو موصوف کیا اُن صفتون کے ساتھ جو اُسکی صفات کریمہ کے پرتو ہین اور اسکو بنایا حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر الخ ۔ باقی اسکو اُس کتاب مین دیکھ لو اور یہ بھی لکھا ہی کہ پیدا کیا آدم کو آدم کی صورت پر یعنی جیسا اور آدمی بتدریج نطفہ علقہ مضغہ وغیرہ سے پیدا ہوتے ہین ویسا آدم کو نہین پیدا کیا بلکہ جیسی صورت آدم کی تھی اُسی صورت پر ایکبارگی پیدا کیا غرض اس کتاب کے سوا اور کسی کتاب مین یہ نہین لکھا کہ پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر یہ معنی جو کسے سو جھوٹھا ہی اور سارے اہل سنت وجماعت کا مخالف ہی اور مرشد کی صورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اللہ عزوجل کی صورت تصور کرنا سوفسطائیہ کے عقائد کے موافق ہی اور نرا باطل اور کفر اور جنون کی بات ہی اور برزخ مرشد کا تصور کسی کتاب سے ثابت نہین ہان تصوف مین ربط القلب بالشیخ کا بیان جو ہی سو اُس کا بیان ہم دسوین وعظ کے آخر مین لکھ چکے اور سوفسطائیہ کے مذہب کا بیان بارھوین وعظ مین وجہیہ کے رد مین لکھ چکے۔

چوتھا مضمون ۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین کتاب اسماء اللہ تعالی مین فرماتے ہین ۔ جان تو کہ اللہ تعالی کے نامین توقیفی ہین یعنی موقوف ہین سننے پر اور شارع کے اذن پر سو جو اسم کہ اللہ تعالی پر بولنا شریعت مین آیا ہی اسی اسم کو اللہ تعالی پر بولنا چاہیے اپنی طرف سے عقل کی حکم سے اللہ تعالی کا کوئی نام نرکھنا چاہیے اگرچہ دونو اسم یعنی جو شریعت مین مقرر ہی اور جو اسم اپنی طرف سی مقرر کرین دونون کے ایک معنی مین ہین مثلا اللہ تعالی کو عالم کہتے ہین عاقل نہین کہتے ہین اور جواد کہتے ہین سخی نہین کہتے ہین اور شافی کہتے ہین طبیب نہین کہتے ہین انتہی باقی فارسی ترکی ۔ ہندی زبان مین جو صانع یعنی اللہ تعالی کا نام مقرر ہی وہی نام لیکے ایمان لایا بشرطیکہ اس نام سے اللہ کے سوا دوسرے کا خیال نہو تو درست ہی جیسا کہ تمہید مین ہی تو وہ دوسری بات ہے باقی بولنے اور ذکر وغیرہ کے وقت شرعی نام کے سوا دوسرا نام درست نہین اور اللہ تعالی کے سارے اسماء اور صفات قدیم ہین نہ اللہ ہین نہ غیر اللہ ہین اسکی تصریح تمہید مین ہی ۔

پانچوان مضمون ۔ دین محمدی مین اخلاص کو بڑا دخل ہی اور اخلاص کی ضد کا نام ریا ہی سو اخلاص کا بیان گیارھوین وعظ مین معتبر کتابون سے ہم لکھ چکے وہان دیکھو اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ جب تک نفس کی خواہش کے موافق عمل کرتا ہی تب تک عبادت کرنے سے نفس اور بھی زیادہ موٹا ہوتا ہی تعرف مین اخلاص کے بیان مین لکھا ہی کہ جنید بغدادی قدس سرہ نے کہا کہ اخلاص یہ ہی کہ ارادہ کیا جاوی اس سے اللہ کو لی عمل ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے فائدہ کے واسطے اور غیبی چیزون کے دیکھنے کے واسطے یا لوگون کو مطیع کرنے کے واسطے یا خرق عادت ظاہر ہونے کے واسطے وغیرہ اس قسم کے کام کے واسطے جو شخص کوئی عبادت اور ذکر اور مراقبہ کرے وہ ریاکار ہی جب یہ پانچون مضمون سمجھ مین آگیا بس اُس رسالہ کا باطل ہونا خود بخود سمجھ مین آجاوے گا اب رسالہ لیثیہ کے دیباچہ کی عبارت سنو بعد حمد و نعت کی کہتے ہین ۔

بدانکہ این رسالہ است مسمی برسالہ لیثیہ مشتمل بر اذکار و افکار و اشغال و مراقبات مقامات اربعہ وغیرہ از معمولات مدامیہ این احقر العباد امیدوار فضل و فیض سبحان نواختہ و پرداختہ قطب زمان

مولانا حضرت خلیق الرحمان عرف برگزیدۂ حق آنحضرت شاہ باگھو فقیر ابو اللیث بن حافظ ابو تراب
امام الحق والشرع والدین رضی اللہ عنہم وجعل فی قربہ مثواہم در یازدہ مذاکرہ مذکور میکرد وطالبان
واتقان خصوص فرزند فرزندان فرزند این خاندان ازان فائدہ برگیرند وبہرہ یاب شوند انتہی۔
خاکسار کہتا ہی کہ اس رسالہ مین جتنے ذکر وغیرہ لکھے ہین وہ سب معمولی مصنف کے ہین مگر بڑا افسوس
یہ ہی کہ مذاکرہ ہفتم مین جوگیون کا سلوک جو لکھا ہی سو اُسکو رد نہین کیا ہی بلکہ سالکون کو اُس کے
حاصل کرنیکی ترغیب دیا ہی اور اُس سلوک کو تعلیم کیا ہی اور جوگیون کے سلوک کے سوا دوسرے
مذاکرون مین اپنے معمولی اذکار واشغال مین بھی جوگیون کے سلوک کی عبارت لکھا شامل رہین
سریین کے اور ان اسمون کو اسم صفات قرار دیا ہی اور اسکے معنی یا خالق یا رحیم لکھا ہی جیسا کہ آگے
معلوم ہوگا اس کا بھید نہین معلوم ہوتا کہ اسلام کے اذکار واشغال کو چھوڑ کے جوگیون کے اذکار
واشغال کو کس واسطے اختیار کیا ہی اور مذاکرہ سیوم مین جو اس عبارت سے لکھا ہی۔
بدانکہ چون از الا اللہ بگذرد واللہ ما نداللہ اسم ذات است دران وقت بذکر وفکر آن اسم باشد طریق
ذکر یک ضربی اسم ذات آنکہ سر بطرف راست اندکی بلند کردہ اللہ گویان بر پہلوی چپ ضربی کند
بسختی چنانکہ استخوان پہلوی چپ خم شود بیا پی برین طریق ذکر کند در اثنار ذکر چشم واز دارد وجسم
بشکل لفظ اللہ در نظر دارد ان اللہ خلق آدم علی صورتہ تصور کند تا فنا فی اللہ حاصل شود انتہی۔
اسکا انکار تیسرے مضمون سے ہوتا ہی اور اس طرح کی سختی اپنی جان پر کرنا شریعت سے ثابت
نہین اور ضرر جسمانی کا خوف بھی ہی چنانچہ خاکسار نے بہت سے لوگون سے بتواتر سنا ہی کہ بہت سی
اس قسم کا ذکر کرنے سے خون تھوکنے لگے اور اُس حدیث کو جو دوسرے مضمون مین مذکور ہوئی خوب
سمجھاوین جس مین دیوہرون اور گرجون مین رہنے والون کا ذکر ہی اور پھر مراقبہ تعلیم کر کے اللہ تعالی
کے لاکھون شامل ٹھہرایا اور مذاکرہ ششم مین جو شغل خدابینی کا لکھا ہی اُس کی عبارت یہ ہے شعر

لب بہ بند و چشم بند و گوش بند		گر نہ بینی سر حق بر من بخند	

یعنی از انگشتان ہر دو دست حواس خمسہ را بستہ یا محبوب یا مطلوب یا مقصود بدل گویان

درحبس دم از زیر ناف بالای دماغ بردارد و از انجا معکوس آن کند زیر ناف عالم سفلی و بالا عالم علوی
تصور کند خیالکہ بیکدم ہزار رسانداآواز احدیت بگوش رسد و نقطۂ درخشندہ پدید آید و نقطہ در از گردد
تا بدل رسد دل منور شود دران نور صورتی پدید آید کھیئۃ الناس ولیس من الناس تصرف
درہمہ عالم آن صورت است وشکل عین حقیقت سالک والہٰ میدانند و فی انفسکم افلا تبصرون مکشوف
شود ہر تجلی کہ بر سالک نماید با نا محرم بیان ننماید انتہی۔
اسبات کا رد دوسرے اور تیسرے مضمون سے ہوتا ہی اور دوسرے مضمون مین جو نکتہ لکھا ہی اسکا بھی
خوب رد ہوتا ہی اور دوسرے جبرئیل علیہ السلام کو معلوم نتھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو
بیان نکیا اور اسکے بیان کرنے مین اپنی حیرت کا بیان کیا اس بات کو اس جاہل نے کیسی صورت اور
شکل کی قید کے ساتھ بیان کیا ہی اور اسی مذاکرہ ششم مین جو یہ عبارت لکھا ہی وہ عبارت یہ ہی۔
آنکہ ہمون صورت مرشد را میان دو ابرو و بالای مغز سر زیرا کہ مقام محمود و قاب قوسین او ادنی است تحت
ماہ ملاحظہ کند و ہمون صورت را صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انگارد چون استقامت یابد ہمو صورت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم را بدیدۂ دل صورت حق تصور کند کہ صفات احمد عین ذات حق است انتہی۔
اس بات کا رد تیسرے مضمون سے ہوتا ہی کیونکہ یہ تصور سوفسطائیہ کے مذہب کے موافق ہی کہ جسکو جو خیال کیا
وہ وہی ہی قدیم کو حادث خیال کیا تو وہ حادث ہی اور حادث کو قدیم خیال کیا تو وہ قدیم ہی اور چوتھے مضمون
سے اس بات کا رد بخوبی ہوتا ہی اسکا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ کی صفات کو عین اللہ نہین کہہ سکتے تب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کو عین ذات اللہ کی کس طرح کہین گے اور ایسی بات کہنے سے کفر لازم
آویگا ایسی بات کہنے والیکو توبہ کرنے اور تجدید نکاح کا حکم دیا جاویگا مذاکرہ ہفتم مین یہ عبارت لکھا ہی۔
بدانکہ تصورات سبعہ کہ سلوک جوگیان است بدانکہ در سلوک جوگیہ سہ چیز بدست آرد بعدہ بوہم مشغول شود
اول جلسۂ ایشان کہ آن را بیٹھک میگویند آن ہشتاد وچہار است و در ہر جلسہ نفع دیگر دارد این بیٹھک
از ان جلسہای ہشتاد وچہار است نفع و خاصیت ہمہ بیٹھک دارد این است کہ مربع بنشیند و ہر دو پای
گرہ و پاشنہ پای چپ فرو خصیتین نہد و پای راست نزدیک او دارد بعدہ مقعد را بہ بندد و زبان

درکام چسپاند ودر وہم مشغول شود یعنی ہرچہ میخواند در باطن وہم کند وگرسنگی بدست آرد وبپہلو خواب نرود
چون این ہمہ چیز را بدست آرد وہم فراز گیرد و فتح مقصود شود وصفائی باطن دست دہد وخرق عادت
شود وبارواح ملاقات شود چون خواہد کہ بوہم درآید بعد نماز تہجد بطریقیکہ منود آید بہ نشیند تا نماز فجر مشغول
شود بدانکہ محلہای وہم ہفت موضع است اول مقعد دوم فرو ذکر سیوم ناف چہارم دل پنجم حلقوم
ششم پیشانی ہفتم تارک سر کہ آنجا سوراخ است تنگ وباریک چون خواہد کہ در عالم وہم درآید واز عالم غیب
چیزی معائنہ کند پس ہر کلمہ کہ نزد ایشان در ہر محلیکہ منسوب است ہمان کلمہ در ہمان محل وہم کند در حالت وہم
اثر خواص زفکر پیدا شود اول وہم از مقعد آغاز کند یعنی فکر خود دران محل بدارد وآن محل زحل است واین
کلمہ بدل بگوید دران حالت نہ بزبان کلمہ این است ہواہ یعنی یا رب چون درین محل وہم ثابت شود
جملہ نحوسات ونحس اکبر دفع شود تا حکایت نفس از و منقطع گردد ہر کہ او را بہ بیند مطیع ودوست او گردد وہر چہ دارد
ایثار کند دوم فرو ذکر وخصیتین وہم کند ودران حالت این کلمہ بدل گوید احی یعنی یا قدیم درین وہم
ہرچہ بخاطر درآید ہمان معائنہ کند وبحق بخواہد از حق یابد واز آفات وبلیات سلامت ماند ودشمنان او مطیع
شوند این محل مشتری است سیوم موضع وہم ناف است درین محل وہم کند واین کلمہ در دل بگوید یا
رھین یعنی یا خالق درین فکر طی الارض دست دہد وعلم لدنی بروی کشف گردد وجمیع علویات وسفلیات
مسخر شوند این محل مریخ است چہارم وہم دل است فرو دپستان چپ وہم کند واین کلمہ بدل بگوید نہ بزبان
ھر بر بس ین یعنی یا کریم یا رحیم وصاحب این اھل دل گردد وغیب او را معائنہ ومشاہدہ باشد
اگر کسی چیزی درخاطر بگذارد ودرخاطر کند وہمان لحظہ او را مکشوف شود وجملہ خلایق مطیع او شوند این محل
آفتاب است اگر خواہد کسی را مسخر خود کند یا از نزدیک ودر بیارد شکل او سرخ تصور کند واین کلمہ بدل بگوید
مسخر شود اگر شیر است نزدیک او بیاید پنجم محل حلقوم است دران موضع کلمہ آئی یعنی یا مسخر السموات
والارض وما بینہما تفکر کند وبدل بگوید صاحب این وہم را جمیع علویات وسفلیات مطیع ومنقاد
شوند ہیچ اندوہ بدو راہ نماید این محل زہرہ است ششم محل پیشانی بالاتر از میان دو ابرو تا نرمہ گوش بینی
واین کلمہ بدل گوید یم یعنی یا علیم وفکر را دران محل بدارد خواص حقایق اشیا بروی فتح شود وآنچہ از

کسی آموختہ باشد این محل عطارد است ہفتم محل وہم بالای دماغ است دران محل وہم کند ھنسا یعنی
یا مجیبی بدل بگوید صاحب این حیات ابدی یابد مثل حضرت خضر علیہ السلام وفایز فیوض گردد واین محل
قمر است روندگان این رہ را باید کہ تصورات مذکورہ بقید تمام کنند کہ اکثر طالبان حق ازین بمقصود رسیدہ
اند ودر تقیید یک ہفتہ اثرہا بر طالب ظاہر شود وعاملان این کار گفتہ اند ہر کہ بشکل آفتاب واشیای خویش
وبشکل ماہ چہاردہ درچپ او خود را در میان وکلمہ ھنسا یعنی یا مجیبی در دل وہم کند نہ بر زبان ہیچ اورا
علتی ورنج نشود چنانچہ بآب غرق نشود وبآتش نسوزد واسلحہ برو کار نکند ودایم بارواح روحیان ملاقات
شود وہر چہ بخواند بکند وروح از قید بشری خلاص شود ودر عالم ارواح تصرف باشد انتہی۔

اس بات کا رد پہلے مضمون سے ہوتا ہے اور اس رسالہ کے موافق جس کا اعتقاد اور عمل ہو اُس کو
مرشدی کے رتبہ سے معزول جانین اور اس رسالہ کے مضمون خلاف اخلاص کے بھی ہین اور ہفتم
محل سے کے وہم کے جو فائدے لکھا ہے اس کا اعتبار نہین اور جوگیون کی زبان سے کے جو اسم لکھا ہے اور اُسکے
معنی جو لکھا ہے وہ بھی قابل اعتبار کے نہین کیونکہ اسلام کی کتاب سے اُس معنی کی سند ثابت نہین
اور اگر فرض کیا کہ اُس اسم کے وہی معنی ہون تب بھی اللہ تعالی پر اُس اسم کا بولنا چوتھے مضمون سے بموجب
درست نہین اور اگر اسم کے وہم سے یہ فائدہ ہوا کہ غرق نہوا اور نہ جلا اور ہتھیار نے کام نکیا تو یہ
کرامت نہوگی بلکہ یہ استدراج مین داخل ہوگا اسی طرح سے غافل لوگ ہمارے پانچون مضمون سے
اس رسالہ کی باتون کو رد کیا کرین لکھتے۔ اور جو لوگ کلمہ گو مسلمان کے کافر کہنے سے خوف نہین کرتے
ہین یا جو لوگ امام اعظم رحمہ اللہ کی شان مین بے ادبی کرتے ہین یا جو لوگ مولود کے اُن مضامین
پر جو معتبر کتابون مین مروی ہین طعن کرتے ہین یا جو لوگ مولود کو کنہیا کے جنم کی تشبیہ دیتے ہین
یا جو لوگ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی فضیلت اور تاکید کی ساری حدیثون پر
طعن کرتے ہین یا جو لوگ معجزہ شق قمر مین لوگون کو شک دلاتے ہین یا جو لوگ چارون امامون کی فقہ
کے خلاف مسئلہ بیان کرتے ہین یا جو لوگ اللہ تعالی کیواسطے آدمی کی صورت کا ہونا بیان کرتے ہین
یا جو لوگ جوگیون کے شغل مین تاثیر اور فائدے کے معتقد ہین اور جوگیون نے جو اللہ تعالی کے

نام واللہ اعلم کس زبان مین مقرر کیا ہی اور اُس لفظ کے معنی اسلام کی کسی کتاب سے معلوم نہین ہوتے
اُس نام کا ذکر اور مراقبہ تعلیم کرتے ہین جیساکہ اوپر مذکور ہوا ان سب لوگون کو یہ شعر سنادو جو ردالمختار
مین درالمختار کے اِس قول وروی الجرجانی سے لیکے امام ائمۃ الامصار تک کی شرح مین لکھا ہی شعر

یاناطح الجبل العالی لیکلمہ	اشفق علی الراس لاتشفق علی الجبل

ای ٹکر مارنے والے بلند پہاڑ کے تاکہ پہاڑ کو زخمی کردے تو اپنے سر پر شفقت اور مہربانی کر پہاڑ پر مہربانی
مت کر یعنی پہاڑ کا کچھ بگڑنے کا نہین تیرا ہی سر ٹوٹے گا۔ ایسا ہی شریعت محمدی کچھ بگڑنے کی نہین
اُنھین کا دین وایمان ٹوٹ جاوے گا

چھٹوین تنبیہ ایضاح الحق کے رد مین

آپ جاننا چاہیے کہ ہم جو کہتے ہین کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمٰعیل رحمہ اللہ کی تصنیف نہین ہی تو اُس کا
سبب یہ ہی کہ اول تو قلب لاطمینان والے کے نزدیک بھی وہ کتاب پوری مولانا ممدوح کی تصنیف
نہین ہی جیساکہ اوپر مذکور ہوا اور دوسرے یہ کہ اس کتاب کے مضمون اہل سنت وجماعت کی مذہب کے
مخالف ہین اور اگرچہ اُس کا مصنف ظاہر مین بدعت کو منع کرتا ہی مگر بدعت کی تعریف ایسی نئی نئی
باتین اپنی طرف سے بنا کے لکھا ہی کہ مومنون کو ضرر کرتی ہین تو اُس کی وہ بات بدعت سیئہ
ٹھہری اور اُس کے مصنف نی شاید کہ مولانا مرحوم کی تقریر سنا ہوگا اس سبب سے بعضے باتین اُنکی
تقریر کے موافق لکھا ہی جیساکہ ازانجملہ کرکے اٹھارہ ازانجملہ لکھا ہی مگر بین وبیسار کو سنبھال نہ سکا
چنانچہ اٹھارھوین ازانجملہ کے ذیل مین جو یہ عبارت لکھا ہی۔

وہمچنین ہر گاہی کہ عالم ربانی کہ وسیع العلم ولطیف الذہن باشد در مجموع سیرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تامل میفرماید لابد برو واضح میگردد کہ ہر چند آنچہ سیرت مذکور بران مشتمل است ہمہ از قبیل سنت
نبویہ است مگر آنکہ ہر فعل را ازان موقعی است درباب تعلق اہتمام آنجناب بادکہ دیگری رانہ وانیز معنے
بہ ملاحظہ قرائن حالیہ ومقالیہ آن جناب لائح میگردد یعنی امتیاز درمیان مہتم بالشان وغیر مہتم بالشان
ودرمیان اہم ومہم ذہن نشین او میشود وآنچہ قابل تعلیم وترویج است ازآنچہ باین مرتبہ نیست تمیز میگردد

مثلاً اہتمامی کہ بہ ترمیم و تعمیر مساجد و فراہم کردن اسباب آبادی آن متعلق است بمقابر نیست وانچہ درباب اجتماع مسلمین و مساجد از قسم تاکید بران و تہدید بر ترک آن و اظہار رضامندی بوقوع آن و ناخوشی بفقد آن و بیان منافع تحقیق آن و مضار عدم آن و امثال آن ازانچہ بہ ترغیب و ترہیب تعلق دارد سعی و اہتمام باید کرد و بزیارت قبور نباید کرد انتہی۔

اس مقام مین قبر شریف کی زیارت کو مستثنی کرنا تھا کیونکہ زیارت کے کرنے اور ترک کرنے کے منافع اور مضار اور ترغیب اور ترہیب حدیث مین موجود ہین جیسا کہ القول المحقق المحکم کے رد مین وہ حدیثین معلوم ہون گی اس استثنا نکرنے اور ایک لاٹھی سے سب کے ہانکنے سے قبر شریف کی زیارت کا اہتمام نادان لوگون نے آپ بھی چھوڑ دیا اور دوسرون کو بھی منع کیا جیسا کہ القول المحقق المحکم کی مصنف کا حال مشہور ہوا ہی اور اس رسالہ مین جو اُس نے سنبھالنا چاہا تو نہ سنبھال سکا بلکہ اور بھی اپنی وہابیت کو کھول دیا اور قبر شریف کی زیارت کی جتنی حدیث ہین سب پر طعن کیا ہی بھلا مولانا مرحوم کب ایسا کرتے اور اُس ذیل مین یہ عبارت لکھا ہی۔

وانچہ درباب دعوت عوام الناس بسوی ظاہر کتاب و سنت سعی باید کرد درباب دعوت دانشمندان فنون بسوی مسائل غریبہ قیاسیہ و مباحث عمیقہ کلامیہ و اشارت دقیقہ صوفیہ نباید کرد انتہی۔

ان دونون دعوتون مین سعی کرنیکا جو فرق بیان کیا ہی تو اُسمین بالکل فساد کیا ہی اور دونون دعوتون کا مضمون ابلہ فریب باتون اور فساد سے بھرا ہی سو ہم اُس مضمون کو رد کر دیتے ہین باقی ایضاح الحق کی ساری مفسدیکو ہمارے بھائی لوگ رد کرلین گے اور اس کتاب مین ایسا پیچ پاریچ اور خلط ملط کیا ہی کہ اگر آدمی اُسکی عبارتون مین غور نکرے اور اُس کے مضامین کو اہل سنت و جماعت کی کتابون سے نہ ملا وے تو بڑا دھوکھا کھا جاوے کیونکہ اُس کے بعضے مضمون بہت پاکیزہ اور کارآمد ہین مگر ہر مقام مین لامذہب اور ظاہریہ بنانیکی رعایت کرتا گیا ہی اور اپنی عقل کے جوڑے قصہ سے شریعت محمدی کے مٹانے کا ارادہ کیا ہی چنانچہ اس خاکسار کے اس خبر دینے کے بعد اب ہر کوئی اُسکی مفسدی کو پہچانے گا اور رد کر سکے گا اب دونون دعوتون کے مضمون کے فساد کا رد سنو پہلی اور دوسری

دعوتون کے باب مین جو اُس نے فارسی عبارت لکھا ہی اُسکا ترجمہ کرنا ضرور ہی تاکہ سبکی سمجھ مین آ جاوے اور اُس کے فساد سے سب لوگ واقف ہو جاوین سو اُسکا ترجمہ یہ ہی اور جیسا کہ عوام الناس کو قرآن او حدیث کے ظاہر معنی کیطرف بلانے یعنی تعلیم کرنے اور ہدایت کرنیکے باب مین کوشش کرنا چاہیے ویسا علم عربی وغیرہ فنون کے جاننے والون کی یعنی عالمون کی دعوت کے باب مین فقہی مسائل جو نادر ہین اُنکی طرف بلانی یعنی تعلیم کرنے مین اور علم کلام کی جو باریک باریک بحثین ہین اُنکی تعلیم مین اور حضرات صوفیہ کے جو باریک باریک اشارات ہین اُن کی تعلیم مین کوشش کرنا نچاہیے انتہٰی اِس مضمون مین کسقدر فساد اور لا مذہبی بھری ہی اور کیسا پیچ پاپخ کیا ہی اُس کی حقیقت یہ ہی عوام کو حدیث اور قرآن کے ظاہری معنی اگر تعلیم کریگا تو اول تو ظاہری معنی سے جو شخص جو سمجھے گا اُسی کے موافق عمل کریگا او جتنے آدمی ہین اُتنا مذہب نکلیگا اور کارخانہ شریعت کا برہم درہم ہو جاویگا اور دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور بددعا مین گرفتار ہوگا جیسا کہ اسی بارھوین وعظکی پہلی تنبیہ مین مشکوۃ مصابیح کے باب تیمم کی دوسری فصل سے جابر بن عبداللہ کی روایت والی حدیث ہم لکھ چکے جس مین قتلو ہ قتلھم اللہ فرمایا ہی تو یہ شخص ظاہر مین اگرچہ حدیث اور قرآن پر عمل کرنے اور کرانیکا دعوی کرتا ہی مگر حقیقت مین شریعت محمدی کو مٹانا چاہتا ہی اور عالم کو جو نادر نادر مسائل فقہی کی تعلیم کرنیکو اور علم کلام کی باریک باریک بحثون کی تعلیم کرنیکو اور حضرات صوفیہ کے باریک باریک اشارات کی تعلیم کرنیکو منع کیا ہی تو یہ سراسر مخالف اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکے کیا ہی وہ حدیث یہ ہی کہ مشکوۃ مصابیح مین کتاب العلم کی دوسری فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا اس حدیث کے معنی اور شرح اشعۃ اللمعات سے ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی اور ایک روایت مین کلمۃ الحکمۃ آیا ہی یعنے حق بات اور دین کی بات اور علم کی بات گم ہوئی اور کھوئی ہوئی چیز عالم کی ہی سو جہان پایا اور جس سے پایا اس بات کو تو وہ عالم لایق زیادہ ہی اُسکے جیسے کہ کوئی شخص اپنی کھوئی ہوئی چیز کو جسکے ہاتھ مین پاتا ہی لے لیتا ہی ویسے ہی عالم دین کی بات جس جگہہ سے سنتا ہی قبول کر لیتا ہی اور اُسپر عمل کرتا ہی

اوراس بات کا خیال نہین کرتا ہی کہ یہ بات ایک فقیر اور حقیر شخص کہتا ہی بعضے بزرگون نی کہا ہی کہ اگر ایک شخص حق بات کو بایزید بسطامی سے سُنے اور وہی بات اپنی لونڈی سے سُنے اور قبول نکرے تو وہ شخص متکبر ہوگا بیت

مرد باید کہ پند بر گیرد		در نوشتہ است پند بر دیوار	

اوراس حدیث مین اس بات کی بھی دلیل ہی کہ جو شخص کوئی کلام سنے اور اُسکے معنی نہ سمجھے تو چاہیے کہ اس کلام کو اس شخص سکے پاس پہنچا دے کہ اُس کے لایق ہو اور اُس سے زیادہ فقیہ ہی جیسا کہ جو شخص کہ کسیکی کھوئی ہوئی چیز پاوے تو اسکی یہی راہ ہی کہ تلاش کرکے اُس چیز کے مالک کے پاس اس چیز کو پہنچا دے اوراس بات کی دلیل ہی کہ جس شخص کو علم سمجھنے کی استعداد اور اہلیت اور لیاقت ہی اسکو علم تعلیم نکرنا درست نہین ہی جیسا کہ کھوئی چیز کے پانیوالے کو اُس چیز کے مالک کو نہ دینا درست نہین اور جیسا کہ علم کی اہلیت والے کو علم کا تعلیم نکرنا درست نہین ہی ویسا ہی دنیا علم کا نااہل کو درست نہین ہی جیسا کہ دوسری حدیث مین آویگا بیت

بے ادب را علم وفن آموختن		دادن تیغی بدست راہزن	

اور یہ حکم جیسا کہ شاگردون اور طالبون کے اشخاص کے اختلاف کے سبب سے مختلف ہوتا ہی کہ جیسا جو شخص ہوتا ہی اُسکی تعلیم مین ویسا کرنا ہوتا ہی ویسا ہی علم کے انواع اور اقسام کے اختلاف کے سبب سے مختلف ہوتا ہی یعنی جو شخص جس علم کی تعلیم کے قابل ہی اسکو وہی تعلیم کرنا ہوتا ہی۔ تو احکام شریعت جو معاملات ظاہری سے علاقہ رکھتے ہین اُسکو عموماً ہر شخص کو تعلیم کرنا چاہیے اور حقایق اور دقایق کو یعنی عقائد اور تصوف کی باریک باریک باتون کو اُن کے بتانیکے قابل لوگون کے سوائے دوسرون سے بیان کرنا نچاہیے اور علما کے اختلاف کا اور مسایل اور مذاہب کے اختلاف کا ذکر عوام سے کرنا نچاہیے خصوصاً ہمارے زمانے مین کہ لوگ انکار اور تردد کے واسطے بہانہ ڈھونڈھتے ہین اور مسئلہ کا جواب دینے مین سائل کے حال کا خیال رکھنا چاہیے جنید بغدادی قدس سرہ سے لوگون نے کہا کہ آپکے پاس دو شخص آتے ہین اور دونون ایک ہی مسئلہ آپ سے پوچھتے ہین اور آپ ہر ایک کو دوسرا جواب دیتے ہین اور ایک مسئلہ کا ایک ہی جواب دینا چاہیے اس کا کیا سبب ہے سب نے فرمایا کہ

الجواب علی قدر السائل کلموا الناس علی قدر عقولهم یعنی جواب سائل کے اندازہ پر
ہوتا ہی اور بات کرو تم لوگون سے اُنکی عقل کے اندازے کے موافق۔ ہمارے جواب مختلف دینے کا
یہی سبب ہی انتہی۔ مسلمانون ہمنے اس مفسد کی فسادی بات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فساد
مٹانیوالی بات دونون کو معہ شرح معتبر کے نقل کر دیا اب تم لوگ دونون کو ملا کے حق اور باطل کو
پہچان لو دیکھو تو اس مفسد نے چن چن کے ضروریات دین کو کیسا مٹانا چاہا تھا اللہ تعالی نے خبر
کیا کہ سب گمراہ کرنیوالون کے رسالے ہمارے پاس پہونچ گئے اور ہر فرعونے راموسی کا مضمون
کھل گیا اب ایسی کھلی کھلی دلیل جو ہم مفسدون کے رد مین لکھتے ہین تو اسے ہمارے مزاج کی لطافت
کوئی نہ سمجھے بلکہ یہ مفسدون کے مزاج اور مذہب کی خباثت کے سبب سے ہی کہ وہی لوگ اُن مسائل کو جنکی
کھلی کھلی دلیل موجود ہین اپنے دل کی جوڑی باتون کے زور سے مٹانا چاہتے ہین تب ہم اُن
مسائل کی حقیقت نشان اور پتے اور سند کے ساتھ کھول دیتے ہین تاکہ لوگ پہچان جاوین کہ یہ مسائل
شرعی ہین کہ اُسکے مٹانے کے واسطے یہ سب اُسکے دل کی جوڑی بات ہی تاکہ لوگ اُس سے نفرت
کرین اور مولانا عبد الحی اور مولانا محمد اسمعیل رحمہما اللہ تعالی جو حضرت مرشد برحق کے خادمون مین
اپنے تئین داخل کیا تھا ور اُنکی سواری کے ساتھ دوڑتے تھے تو اسی حقایق اور دقایق کی تعلیم
کی امید پر اور جیسا کہ حضرت مرشد سے اُن کو اعتقاد تھا اُس کو صراط المستقیم مین دیکھو اگر حضرت مرشد اُن
دونون طالبون کو باریک باریک باتین نہ بتاتے تو کیا بتاتے کیا وہی لوگ ظاہری معاملات اور عبادات
کے مسائل سے عاری تھے پھر اس جملہ کے بعد جو عبارت لکھا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ شرعی مسائل
باوجودیکہ اُن کی بہت سی شاخین ہین اور شارع نے ان کی وجہون اور مقامون کو تعیین فرمایا ہی
مگر وے سب انھین دو باب کی طرف رجوع ہوتے ہین یعنی شارع کو اُن مسائل مین دو ہی بات
منظور ہوتی ہین ایک تحدیدات کے باب کا پہچاننا اور دوسرے امور دین کے حفظ مراتب کے باب کا
پہچاننا انتہی اور ان دونون کو مصنف نے اٹھارھوین ازالجملہ مین بیان کیا ہی اُس کا خلاصہ یہ ہوا
کہ کس مسئلہ کا کیا مرتبہ ہی فرض ہی یا واجب یا سنت یا مستحب اور اُسکے کرنے اور ترک کرنیکا کیا حکم ہی

اور ان مین کون علی ہی کون ادنی سو اس بات کے ہم بھی قایل ہین اور مسائل شرعی اور اسکی تعلیم اور
اس کے مسائل کا فرق ہم بھی ابھی لکھ چکے ہین مگر اس کے اس جملہ "ہمہ از قبیل سنت نبویہ است دوسے
لیکے" ،، و زیارت قبور نباید کرد" تک اس کے دل کی جوڑی بات ہی جسمین فساد بھرے ہین اول یہ کہ
کوئی سنت ایسی نہین جو قابل تعلیم اور ترویج کے نہووے موکدہ ہو چاہے مستحب بلکہ ان سبکی ترویج
کیواسطے حدیث اور فقہ کی کتابون مین بڑا اہتمام کیا ہی اگرچہ ان سب کے مراتب مین فرق ہی مگر ان سب کی
حفاظت مین فرق کا ہونا کہین سے ثابت نہین یہ صرف اس کے دل کی جوڑی بات ہی اور دوسرے
یہ کہ زیارت قبرین جو [illegible] اہتمام کو منع کیا ہی سو بھی جہالت کا سبب ہے کیونکہ زیارت قبر شریف کیواسطے
ترغیب اور اس کے ترک کیواسطے ترہیب دونون وارد ہوئی ہی اور دوسرون کی قبر کی زیارت کیواسطے
ترغیب وارد ہوئی ہی بلکہ اس کے بھی روندنے مین ترہیب وارد ہوئی ہی تو اس کے اہتمام کو منع
کرنا مخالفت سنت نبویہ کی ہی اسی طرح سے اسی ذیل مین اوپر جو لکھا ہی کہ جیسا اہتمام کہ طہارت سے
ساتھ متعلق ہی ویسا اہتمام استقبال قبلہ کیواسطے نہین ہی اسی واسطے استقبال قبلہ کا بعضے اوقات مین
ساقط ہوجاتا ہی بخلاف طہارت کے اور جیسا اہتمام کہ قراءۃ فاتحہ کے ساتھ متعلق ہی ویسا اہتمام دوسری
سورتون کیواسطے نہین ہی اسی واسطے آخری دونون رکعتون مین قراءۃ سورہ کی ساقط ہوجاتی ہی تو یہی
سو یہ بھی دھوکھا دیا ہی کیونکہ حدود اللہ یعنی شارع کا حکم ایسا ہی ہی کہ عذر کے وقت مین وضو غسل کا نایب
تیمم ہوتا ہی اور استقبال قبلہ کا نایب تحری اور سورہ کی قراءۃ جو آخری دو رکعت مین ساقط ہوجاتی ہے
تو اس کے حدود اللہ کا ایسا ہی مقرر ہوا ہی اسکے سبب سے پہلی دونون رکعتون مین فاتحہ کے بعد
سورہ کا نہ ملانا کہ اسکا اہتمام سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے کم ہی کیسا فساد برپا کریگا الغرض اعلی و ادنے
درجے کا خیال ادنی درجہ والی سنت کی محافظت اور اہتمام نکرنا اپنی طرف سے نئی شریعت کا مقرر
کرنا ہی اب اس اہتمام کی کمی بیشی کی دلیل لامذہب لوگ شریعت کی کتاب سے لکھین اور اب بھی ہوش
کرین کہ ایضاح الحق والے نے ان لوگون کو کیسا دھوکھا دیا ہی اور ہمارا یہ مذہب و اعتقاد ہے کہ
جب تک مستحب سنتون کی محافظت کرین گے تب تک شیطان سنت موکدہ کو نہ چھڑا سکیگا و علی ہذا القیاس

اس بات کی دلیل یہ ہی کہ غنیۃ الطالبین مین معرفۃ الصانع کی فصل سے قبل کی فصل وینبغی لکل
مومن ان یعمل بھذہ الاداب مین فرماتے ہین کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ جس وقت بیان کیا
جاوے مجھسے ایک مرد کا حال کہ اسکو اولین اور آخرین کا علم حاصل ہی تو اسکی ملاقات نہونے کا مجکو
افسوس نہین ہوتا اور جب مین سنتا ہون کسی شخص کو کہ اس کو ادب نفس کا حاصل ہی تب مین اسکی ملاقات
کی آرزو رکھتا ہون اور اسکی ملاقات نہونیکا مجکو افسوس ہوتا ہی اور اس کے حق مین کہا جاتا ہی کہ اسکی مثل
ایک شہر کی ایسی ہی کہ اس شہر کے پانچ قلعے ہین پہلا قلعہ سونیکا اور دوسرا چاندی کا اور تیسرا لوہی کا
اور چوتھا پکی اینٹ کا اور پانچواں کچی اینٹ کا سو جب تک قلعہ کے لوگ محافظت کرتے ہین دوسرے
قلعہ کی جو کچی اینٹ کا ہی تب تک دشمن طمع نہین کرتا ہی دوسرے قلعہ کی پھر جب قلعہ کے لوگ اس
پہلے قلعہ کو چھوڑ دیتے ہین تب دشمن طمع کرتا ہی دوسرے قلعہ کی پھر جب دوسرے قلعہ کو چھوڑ دیتے ہین
تب دشمن طمع کرتا ہی تیسرے قلعہ کی یہان تک کہ خراب ہوجاتے پانچون قلعہ سب کے سب سو ایسا ہی ایمان
پانچ قلعون مین ہی پہلا اس کا یقین پھر اخلاص پھر ادا کرنا فرایض کا یعنی فرائض اعتقادی اور عملی دونون کا
پھر تمام اور کامل ادا کرنا سنتون کا پھر محافظت کرنا آداب اور مستحبات کا سو جب تک بندہ نگاہ رکھتا ہی
آداب کو اور اسکو اپنے اوپر لازم کرلیتا ہی تب تک شیطان طمع نہین کرتا ہی اس مین یعنے اس کے
چھڑانیکی طاقت اپنے اندر نہین پاتا ہی پھر جب مستحب کو ترک کردیتا ہی تب شیطان طمع کرتا ہی سنتون مین
یعنی سنتون سے چھڑانیکا قصد کرتا ہی پھر جب سنتون کو ترک کرتا ہی تب قصد کرتا ہی فرضون سے چھڑانیکا
پھر جب فرضون کو ترک کرتا ہی تب قصد کرتا ہی اخلاص کے چھڑانیکا پھر جب اخلاص کو ترک کرتا ہی تب
قصد کرتا ہی یقین سے چھڑانیکا سو چاہیے آدمی کو محافظت کرے آداب اور مستحبات کی اپنے سارے
کامون مین جیسے وضو اور نماز اور بیع اور شرا یعنی بیچنا خرید کرنا اور اس کے سوای جتنے کام ہین یعنی
طہارت سے لیکے میراث تک اور یہ آخر اس چیز کا ہی جسکو ہمنے اختیار کیا اور چاہا اور خلاصہ کیا ہم نے
آداب اور شریعت سے سو بجالانے سے اللہ کے حکم کے پانچون عبادات مین جس کا ذکر پہلے ہوچکا
یعنی یقین اور اخلاص اور ادا کرنا فرایض کا اور پورا ادا کرنا سنتون کا اور محافظت کرنا مستحبات کی

سو ان سب پانچون کے بجالانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور ان آداب کے ساتھ آراستہ ہونے سے
آدمی تابع سنت کا اور پیروی کرنیوالا سنت کا ہوتا ہی اور اُس کو حاصل ہوتی ہی تھوڑی سی معرفت اور
باقی رہ جاتی ہی اُس پر صانع کی معرفت کی حقیقت اور معرفت کی حقیقت جو ہی سو احوال قلب مین سے
سو ہمنے معرفت کی حقیقت کو آداب شریعت کے بجالانے کے پیچھے بیان کیا تاکہ آسان ہو آدمی کو
دین محمدی مین داخل ہونا یعنی شریعت کے آداب کا بجالانا بہ نسبت دل کی معرفت حاصل ہونے کے
آسان ہی یعنی جب ظاہری احکام بجالایا تب دین مین داخل ہوا اور کسی قدر معرفت حاصل ہوئی بعد اسکے
ظاہری احکام کی برکت اور تاثیر سے معرفت کی حقیقت اور اصل معرفت حاصل ہوتی ہی اور اس سے
آدمی مسلمان ہو جاتا ہی یعنی اُسکو پکا ایمان حاصل ہوتا ہی سو جب آدمی نے ایمان کے نور کا پیراہن
ظاہر مین پہنا تب اُسے ہم کہین گے کہ اب ایمان کے نور کا پیراہن باطن مین پہن لے انتہی۔ پھر
اُس کے بعد کی فصل مین حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ نے صانع عز و جل کی معرفت کا بیان بڑی
خوبی کے ساتھ کیا ہی الغرض جن پانچون باتون کی محافظت سے آدمی مسلمان اور سنت کی تابع
ہوتا ہی اور ایک طور کی معرفت حاصل ہوتی ہی۔ ایضاح الحق مین ان سب کے اہتمام مین آدمی کو شک
دلایا اور سب کے اور اکثر کی خوبی کو لوگون کے دل سے اُٹھا دیا خصوصاً قبر کی زیارت کے اہتمام کو پیچ
پاچ کر کے کھلا کھلی منع کیا اور قبر شریف کو مستثنیٰ لکھا تب جو لوگ اسکے جال مین پھنسے تھے
اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت بھی ایک قلم چھوڑ دیا اور قبر شریف
کی زیارت کی فضیلت یا واجب ہونا جن جن حدیثون سے ثابت ہی سب پر طعن کیا اور ایضاح الحق
مین بغیر سند کے اپنی طرف سے بدعت کی اقسام مقرر کیا ہی بدعۃ حقیقیہ بدعۃ حکمیۃ و عملیہ بدعۃ وصفیہ
سو یہ سب اقسام اور بدعت کی تعریف جو لکھا ہی وہ تعریف کس کتاب سے لکھا ہی اور بحث دوم کے
فائدہ اولی کے مسئلہ ثالثہ مین جو تعیین اذکار وغیرہ کو اور مراقبہ برزخیہ کو جو بہ نسبت اکثر طلاب کے
بدعات حقیقیہ لکھا ہی اور بہ نسبت خواص کی اُسی کو بدعات حکمیہ کے قسم مین سے لکھا ہی اور اخص الخواص
کے واسطے اُسی کو لکھا ہی کہ "از قبیل بدعات نباشد" یعنی اخص الخواص کیواسطے یہ سب کام کسی

قسم کی بدعت نہین ہی سو یہ مضمون کس کتاب سے لکھاہی اور بموجب ان لکھنے کے خص الخواص
کے واسطے جو مراقبات برزخیہ بدعت نہوگا یہ کس کتاب سے لکھا اور یہ مضمون صراط المستقیم کے
سراسر خلاف ہی یا نہین کیونکہ صراط المستقیم مین اسکوبت پرستی لکھاہی اور اُسی فائدہ کے مسلہ رابعہ مین
جو بہت سے کامون کا ذکر کیا ہی تو اُس مین صوفیہ کے سماع کی محفل کو اور کتاب خوانی اور مرثیہ اور
ماتم کی محفل کو اور تعزیہ اور شدہ اور علم بنانے کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک کے حکم دیا ہی کہ یہ سب
امور اس زمانے کے لوگون کی بہ نسبت بدعات حقیقیہ کے قسم مین سے ہی کیونکہ اِن سب کامون کو
وہی لوگ تعبداً یعنی عبادت کیواسطے کرتے ہین اور بعضے اخص الخواص کہ اُن کے نزدیک یہ سب
مذکور کام محض لغو ہوتے ہین اور وہی لوگ ان سب کامون کو فقط اپنے زمانے کی موافقت کے
واسطے کرتے ہین یہ سب کام مذکور اُن کے حق مین بدعات حکمیہ کی قسم سے ہوتے ہین اگرچہ یہ سب
کام منہیات شرعیہ اور منکرات دینیہ سے نہوا نتہی۔ تو اِس بات کو کسی کتاب سے صاف ثابت کرین
کہ سماع صوفیہ کی محفل وغیرہ مذکور باتین جو نکالکے اس مسلہ رابعہ مین بیان کیا ہی اور لکھا ہی کہ اِن سب
کامون کو لوگ تعبد کیواسطے کرتے ہین اور پھر اخص الخواص کیواسطے تعزیہ اور شدہ اور علم بنانی
وغیرہ سب کامون کے کرنیکو بدعات حکمیہ کی قسم سے لکھا ہی حالانکہ تعزیہ شدہ علم کے تعبداً بنانے سے
شرک ثابت ہوتا ہی اور بڑا تعجب یہ ہی کہ پھر انھین کامون کو جو لکھا ہی کہ اگر یہ سب کام منہیات شرعیہ
اور منکرات دینیہ سے نہون تو کیا اسکو ان سب کامون کی منہیات شرعیہ اور منکرات دینیہ ہونے مین
شک ہی۔ اس قسم کی باتین اُس نے بہت لکھا ہی سب کے ذکر کرنے اور رد کرنے مین بے فائدہ اوقات
کا ضائع کرنا ہی اب اُس کی دو بات اور بھی پکڑ کے ہم اسکو بیوقوف بناتے ہین وہ یہ ہی کہ اسی بحث
دوم کے فائدہ اولی کے مسلہ خامسہ مین جن جن باتون کا ذکر کر کے سبکو بدعات حقیقیہ کی قسم مین لکھا ہی
اور اُس کا رد بھی ہم اطمینان القلوب مین لکھ چکے مگر قلب الاطمینان والے نے نہ سمجھا اور اُس کے
مقابلہ مین ہذیان بکا سو اُس کی دوا بھی ہم اس بارھوین وعظ کی دوسری تنبیہ مین کر چکے اب
ان دونون بات کی پہلی بات یہ ہی کہ اُسی مسلہ خامسہ مین مجتہدون مین سے ایک شخص معین کی

تقلید کے واجب ہونیکو بدعات حقیقیہ کی قسم سے لکھا ہی تو اُسکی حقیقت یہ ہی کہ فقہ تفسیرات احمدیہ اور
عقائد کی کتابون کے ایک فقہ کی معتبر کتابون مین مانند جامع الرموز اور ردالمحتار اور قنیہ اور قاضی خان
وغیرہ کے اور شخص معین کی تقلید کو واجب لکھا ہی اور اسکے خلاف کو معتزلہ کا مذہب لکھا ہی تو ہم اہل
سنت وجماعت لوگون کو تو کچھ شک اور تردد اس مین نہین اور وہابیون اور معتزلہ لوگون کا اس وجوب کو
بدعت لکھنا قابل التفات کے نہین اور اگر فرض کیا کہ ایضاح الحق کے مضمون سے کسی نادان کو
اس تقلید کے وجوب کے باب مین شک اور تردد ہوگا تو واجب اور بدعت مین شک اور تردد
واقع ہوگا تب اُس شخص پر شریعت کے قاعدہ بموجب اس شخص معین کی تقلید کرنا واجب ہوگا اور یہ
قاعدہ محیط سرخسی اور حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ وغیرہ مین موجود ہی اور دوسری بات یہ ہی کہ اسی بحث
دوم کے فائدہ ثالثہ کے مسئلہ ثانیہ کی شرط ثالث کی قسم اول مین اور قسم دوم مین جو بڑی طول طویل
تقریر کے ساتھ ایک تمثیل لکھا ہی اُس تمثیل کو ایضاح الحق مین دیکھو مگر اس تمثیل سے جو اُسکی غرض ہی
اور اُسکو تمثیل کے آخر مین لکھا ہی اُس عبارت کا ترجمہ ہم لکھ دیتے ہین تاکہ لوگ اُس کے فساد اور
پیچ پاچ کو پہچان جاوین وہ عبارت یہ ہی حاصل کلام کا غرض اس کلام سے یہ ہی کہ قرآن
وحدیث کے ظاہری معنی کی تلاش مین اور اُس کے سیکھنے سکھلانے مین مشغول رہنا خواہ پڑھکے
ہو خواہ اُس کے مضامین کو سنکے اور اُسکے پھیلانے مین کوشش کرنا کھانے اور پینے اور لباس کی
جنس سے ہی کہ مدار زندگی کا اُس پر ہی اور احکام فقہیہ معتبرہ مین مشغول رہنا اور صوفیہ کی اشغال
نافعہ مین مشغول رہنا دوا اور علاج کرنے کے قسم سے ہی کہ ضرورت کیوقت بقدر حاجت کے
عمل مین لاتے ہین اور بعد اُس کے اپنے اصل کام مین مشغول ہوتے ہین اور اپنی شناخت
اور پہچان نہ ہی محمدیہ اور سنن قدیم مقرر کرنا چاہیے یعنی محمدی اور اہل سنت اپنے تئین مشہور
کرنا چاہیے اور ایسا نہین کہ ایک مذہب خاص کو اپنا مذہب مقرر کرنا اور ایک خاص طریقہ مین داخل
ہونا بلکہ مذہبون کو اور طریقون کو مثل عطارون کی دکانون کے سمجھنا چاہیے اور اپنے تئین
لشکر محمدی مین داخل سمجھنا چاہیے جیسا کہ سپاہیون کو سپہگری کا بانا اُن کی پہچان ہے اور

بادشاہ کے کلمہ اور حکم کا بلند کرنا اُن کا کار بار ہی اور جس وقت کہ وہی لوگ دوا کے محتاج ہوتے ہین جہان سے دوا ملتی ہی لیتے ہین اور بقدر حاجت کے اُسکا استعمال کرتے ہین اور باقی کو وقت ضرورت کے لیئے نگاہ رکھتے ہین اور اپنے کاروبار مین مشغول ہوتے ہین ایسا ہی محمدیہ خالص کو یعنی نرے محمدی کہلانے کو اپنی نشانی اور پہچان مقرر کرنا چاہیے اور ظاہر سنت کی اقامت اور جاری کرنیکو اپنا کاروبار ٹھہرانا چاہیے اور احکام فقہ کو جو صحیح ہون اور اشغال صوفیہ کو جو معتبر ہون اور فساد اور بدعت کی آمیزش سے خالی ہون بقدر حاجت کے استعمال کرنا چاہیے اور حاجت سے زیادہ اُس مین توغل کرنا اور اُسمین پڑے رہنا نچاہیے حاصل کلام کا یہ ہی کہ احکام فقہیہ جنکو مجتہدین سابقین جنکے اجتہاد کو سب لوگ قبول کرتے ہین صحیح قیاس سے جنکو نکالا ہی بے شک سنت کی قسم سے ہین لیکن سنت حکمیہ کی قسم سے ہین کہ سنت حقیقیہ کے مقابلہ مین ایک جو برابر بھی نہین ہین تو اُس مین زیادتی اور غلو کرنا حد سے بڑھکے بدعت کی قسم سے ہی انتہی. سو اس اپنے دل کی جوڑی جاہلانہ تمثیل سی اصل توحید اور شریعت محمدی کے احکام اور انتظام کا بگاڑنا اور لوگون کو لامذہب بنانا منظور ہی بلکہ اُس تمثیل سے لامذہبون کو بھی شک اور تردد مین گرفتار کرنا اور ان کو بھی برباد کرنا منظور ہی اگرچہ اُنکی ساری کتاب مین ہی فساد موجود ہی مگر اس تمثیل مین زیادہ ہی سو لامذہب لوگون کی استعداد مرغی کے گندے بیضہ کی طرح سے ایسا بگڑ گئی ہی کہ مذہب کے مقید اور مقلد لوگون کی عداوت کے سبب سے چونکہ دیکھتے ہین کہ اُس تمثیل مین فقہ پر عمل کرنے اور ایک مذہب خاص کے اختیار کرنے اور ایک شخص معین کی تقلید کرنیکو بڑا ایچ کرکے ہٹانا چاہتا ہی اس سبب سے اپنے برباد ہونیسے خوش ہوتے ہین اور اُنکے حال کی زبان کہتی ہی بیت

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی		گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

سو ایسی واہی تمثیل کے رد کرنے سے کچھ فائدہ نہین مگر پھر بھی اپنے بھائیون کی خوشی کے واسطے ہم اُسکی دو بات کو رد کرکے اُسکو چھلے مین پھنسا دیتے ہین ایک بات یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ کی سلطنت اور سیاست کی اصل سمجھانیکی واسطے دنیاوی سلطنت کے کارخانہ کی تمثیل جو قسم اول کو ٹھہرایا ہی اور قسم دوم کو اُس کا متمم ٹھہرایا ہی سو دونون قسمون کی عبارت ابلہ فریب ہی نادان جاہل لوگ تو خوش ہون گے

مگر اسلام کے عقائد کے خلاف ہی اور ایسی بات سے الحاد ثابت ہوتا ہی کیونکہ اُس مالک ذو الجلال و
الاکرام کی سلطنت قدیم ہی اور وہ صمد اور مقدس اور منزہ ہی اُس تعالیٰ کی سلطنت کو اسباب کے
محتاج ٹھہرایا حالانکہ جیسا وہ ذات مقدس بیچون ہی اُسکی سلطنت اور ساری صفات بھی بیچون ہی اور
اُسکی معرفت بھی بیچون ہی یہان تک کہ اُسکی ذات اور صفات کا مراقبہ بھی بیچون ہوتا ہی اور اُس
تمثیل مین تو یکبارگی تشبیہ کفر بھر دیا ہی اس بات کو جو چاہے اُسکی تمثیل کو بتامل دیکھ کے معلوم کرلے
اور قسم دوم کو جو متمم اور مکمل ٹھہرایا ہی اور بھی سفاہت درسفاہت کیا ہی دوسری بات یہ کہ پھر آخر مین
جو اس تمثیل کی غرض بیان کیا ہی اُس مین شرارت یا جہالت سے کتاب وسنت کے ظاہر کی تفتیش
اور تعلم اور تعلیم اور اُسکی اشاعت کو اکل وشرب اور لباس کی جنس سے ٹھہرایا اور کہا کہ مدار زندگی کا
اُس پر ہی اور زندگانی کا بیان کیا حالانکہ ظاہر ہی کہ کتاب وسنت پر ایمان لانا حیات ابدی اور
زندگانی ہی اور اکل وشرب ولباس عمل ہی کہ اُس سے ایمان کو قوت اور رونق ہوتی ہی اُسپر زندگانی کا
مدار نہین ہی اور عمل بغیر پیروی فقہ کے ممکن نہین اور بغیر فقہ کی پیروی کے عمل کرنے پر تلوہم قلہم اللہ
سن چکے ہو اور فقہ پر عمل کرنا واجب ہی پھر فقہ کے احکام اور اشغال صوفیہ کو برابر ٹھہرایا حالانکہ یہ مستحب
ہی اور وہ واجب اور حقیقت مین احکام فقہیہ کے ضروری ہین کہ اُنپر مدار عمل صالح کا ہی اور اُس کو
مداوات اور علاج کی قسم سے کہنا جہالت ہی اور چونکہ فقہ مین ایک شخص معین کا مذہب اختیار کرنا واجب ہے
اور دوسرے کے مذہب پر چلنا باطل ہی کیونکہ اُسمین ترجیح بلا مرجح کے لازم آویگی اور ترجیح بلا مرجح بالاتفاق
باطل ہی اسواسطے کہ اپنے سردار کے نشان کے سوائے دوسرے کے نشان کے تلے جانے مین بڑے
مفسدے ہین تو دوکان کی مثال فقہ کے باب مین لانا دین مین فساد برپا کرنا ہی باقی اسکی تصریح تفسیرات
احمدیہ مین سورہ انبیا کی تفسیر مین دیکھو ہان صوفیہ قدس اللہ اسرارہم کے طریقہ کے باب مین عطار کی
دوکان کی مثال بہت مناسب ہی کیونکہ ایک شخص کو کئی طریقہ کا اختیار کرنا اور ایک طریقہ سے دوسرے
طریقہ مین جانا بالاتفاق درست ہی جیسا کہ اوپر نوین وعظ مین مذکور ہوا باقی آگے جو سب خرافات
بکا ہی اُس کا رد سبکو سوجھیگا اور فقہ کے احکام اور صوفیہ کے اشغال کو جو یکسان لکھا تو اُس کی

ایسی آپڑی ہے مسئلہ خامسہ مین بھی وجوب تقلید ایک شخص معین کو اور نماز معکوس کو یکسان لکھا ہے بلکہ کئی جگہ مین ایسا ہی کیا ہے اور پھر باوجود اس جہالت کے اس کتاب کی تصنیف کی نسبت کتنے بڑے زبردست عالم کیطرف کیا ہے اور معیار الحق مین جو عطارون کی دکان کی مثال کو دلیل سمجھا ہے تو اس کی جہالت ظاہر ہے اور اس جہالت کی شامت سے آج تک تقلید کے معنی نہ لکھ سکا الغرض یہ لا مذہب وہابی لوگ پہلے ابن حزم ظاہری کی تقلید کر کے تقلید کو شرک کہتے تھے اور اس کے سبب سے ان پر کفر لازم آتا تھا اور اب ایضاح الحق کے مضمون سے خصوصاً تمثیل مذکور کے مضمون سے اس کے معتقد لوگون پر الحاد لازم آیا اور ان کی توحید مین فتور پڑا اور زیارت قبر کے اہتمام کا چھوڑنا انکا مذہب ٹھہرا تب ان مین جو بڑے پکے وہابی ہوئے ان سبھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنا آپ بھی ترک کیا اور لوگون کو بھی زیارت سے منع کیا اور جتنی حدیثین قبر شریف کی زیارت کی فضیلت یا تاکید مین وارد ہوئی ہین سب کو ضعیف یا وضعی لکھا سو اس کا رد سنو۔

ساتوین تنبیہ

ان سخت دلون اور شقیون کے رد مین جو قبر شریف کی زیارت کی فضیلت کی جتنی حدیثین وارد ہین سب پر طعن کرتے ہین اور ان سب حدیثون مین سے کسی کو ضعیف کسی کو موضوع کہتے ہین اور اس کے سنت یا واجب کہنے والون کے قول کو رد کرتے ہین اور فقہا کے واجب کہنے کا رد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جن حدیثون مین خاص حضرت کی قبر کی زیارت کا ذکر ہے ان حدیثون سے اس کے واجب ہونیکی دلیل لانا درست نہین کیونکہ بعض ان مین کی ضعیف ہین اس درجہ کی کہ لائق احتجاج نہین اور بعض موضوع ہین اب تم سب مسلمان لوگ دل لگا کے سنو اس آخری زمانے مین عجب فتنہ پھیل گیا ہے چنانچہ لا مذہب فرقہ کا ایک رسالہ مسماۃ قلب لا اطمینان ہمنے دیکھا اس مین لا مذہبی کی معمولی باتون کے سوا امام اعظم کی تحقیر کی باتین حضرت امام محمد اسمعیل بخاری اور حضرت عبد القادر جیلانی اور حضرت امام محمد غزالی رحمہم اللہ تعالی کی طرف سے افترا کر کے لکھا ہے اسکو ہم اسی بار ہوین وعظ مین رد کر چکے پھر کسی لا مذہب کا ایک رسالہ رسالہ مسماۃ طریقۂ محمدیہ یہ ترجمہ رسالہ دُرر بہیہ کا دیکھا

اُس مین بھی اہل سنت وجماعت کے چارون مذہبون کے خلاف ظاہر یہ مذہب کی باتین لکھا ہی اگر
اُس کو کوئی مسلمان دیکھتا تو شک اور تردد مین گرفتار ہوتا اُس کو بھی اسی وعظ مین ہم رد کر چکے پھر ایک
لامذہب منافق کا رسالہ مسماۃ اسرار النبوۃ فضایل النبوۃ نعم البدل مولود شریف دیکھا اُس مین عمل
مولود شریف کو کنھیا کا جنم لکھا ہی اور ایام ولادت کی خرق عادت کی باتون پر خوب طعن کیا ہی اور معجزہ کی
تعریف اپنی طرف سے ایسی نئی بنایا کہ اُس سے معجزہ کی کچھ حقیقت باقی نرہی اُسکو بھی ہم اسی وعظ مین رد
کر چکے۔ پھر ایک رسالہ کسی جاہل کا مسماۃ لیتیہ دیکھا اُس من جہالت کی باتون کے سوا ایک شغل خدا بینی
کا لکھا ہی اور اُسمین اللہ تعالی کی صورت شکل کا بیان لکھا ہی اور جوگیون کے اشغال لکھا ہی اور اُنھین کی
زبان مین جو چند اسما ہین اُنھین کا ذکر اور مراقبہ تعلیم کیا ہی اُسکو بھی ہم رد کر چکے۔ پھر ایک رسالہ مسماۃ
ایضاح الحق دیکھا اُسمین لامذہبی کی معمولی باتون کے سوای اللہ جل جلالہ کی سلطنت کے مدار کیواسطے
دنیا کی سلطنت کی تمثیل لکھا کہ اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی اسباب کا محتاج ہی اُس کو بھی ہم
اسی وعظ مین رد کر چکے۔ اب ایک رسالہ مسماۃ القول المحقق المحکم فی زیارۃ قبر الحبیب الاکرم کہ اُسکا مصنف
گمنام ہی دیکھا اُس مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے باب مین ایسی شک دلایا
ہی کہ اُسکی قساوۃ اور شقاوت اُس سے ظاہر ہی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے
وقت سے آج تک کسی گمراہ فرقے نے ایسی بے ادبی نکیا اور اگر حافظ ابن تیمیہ پر منع کرنیکا شبہہ ہی تو اُس پر
ریویو بھی ہو چکی ہی جیسا کہ ردالمحتار مین ہی پھر اس بے ادب نے اپنا نام نہ لکھا مگر بعضے معتمدون کے
لکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک شخص مسمی مولوی بشیر کہ وہ آپ حج کے بعد زیارت کو نگیا اور لوگون کو بھی
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین زیارت کیواسطے جانے سے منع کیا اور کہا کہ کیا قبر پرستی کو جاتے ہو پھر جب
وہ ہندوستان مین آیا اور اُس پر ریویو ہونے لگی تب اس رسالہ کو لکھ کے چھپوا دیا کہ اُس کے مضمون سے
اسکا مکہ معظمہ کا قصہ سچ ہوگیا تو ابلیسے شخص نے چونکہ اپنا نام ظاہر کرنا خود مکروہ جانا ہی تو ہمکو بھی
اُسکا نام بشیر رکھنا بہت مکروہ معلوم ہوتا ہی اسواسطے مناسب ہی کہ تجنیس خطی کا لحاظ کرکے اُس کا
نام بشیز مقرر کیا جاوے تاکہ اُسکو مولوی دمڑی لوگ پکارنے لگین۔ اور اُسکے گروہ کی لوگون کے

نام کے ساتھ اُس کا نام سیل کھاوی جیسے مولوی جھاؤ مولوی مٹھو مولوی دمڑی ہماری اس بات کو کوئی
مکروہ نجانے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کی طرف سے یہ منافحہ ہی منافحہ کہتے ہین
ہجو کے رد کرنے کو جو سنت ہی جب پہلے ان فرقون نے رفعیدین اور آمین بلند کہنا جاری کیا تبتک
لوگ اُن کو حنفی جانکے ملے جلے رہتے تھے پھر جب اُنھون نے اپنے گروہ کو تعلیم کیا کہ اپنے تئین
محمدی کہو حنفی نکہو حنفی تو پانخانہ کو کہتے ہین تب ان لوگون نے لامذہب جانا مگر کچھ نادان لوگ اُن کے
جال مین اب تک پھنسے ہین اب زیارت کے انکار سے اللہ و رسول کی مار پڑی اب گلی گلی پٹے جاوینگے
اب اُس گمنام نے اپنے رسالہ مین جو کئی خرابی کیا ہی اُسکو ہم معہ اُس کے رد کے لکھین گے اس طرح سے
کہ قال لکھکے اُسکی عبارت اور اقول لکھکے اپنی عبارت لکھین گے۔ اور اُس نے جو کتاب کی عبارت
اسکا ترجمہ اور اس عبارت سے جو حکم نکلیگا اُسکو بھی ہم لکھ دینگے اور فقہ کی کتاب کی جس عبارت
سے اُس کا برا ہوتا تھا اُسکو اُس نے جو چھوڑ دیا ہی اُسکو بھی ہم لکھ دینگے اب سنو اُس کی۔

پہلی خرابی یہ ہی۔ قال مابعد مخفی نرہے کہ زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی
موافق جمہور فقہا حنفیہ کے مستحب ہی اور بعضون نے جو واجب یا قریب بواجب لکھا ہی تو اُسکا ضعف
کلام محققین حنفیہ سے سمجھا جاتا ہی۔ **اقول**۔ یہ بات دھوکھا دینے کو لکھا اُسکی لکھی عبارت سے مستحب
اور قریب بواجب نکلتا ہی کسی محقق کے کلام سے اُس کا ضعف سمجھا نہین جاتا اور یہ بڑی دغابازی
کیا ہی کہ فقہ کی کتاب کی عربی عبارت کا ترجمہ نہ لکھکے اپنے شیطان پنے سے زیارت کے قریب
واجب ہونیکا ضعف لکھ دیا تاکہ جاہل لوگ سمجھین کہ اس عربی عبارت مین اُسکا ضعف لکھا ہے
قال درمختار مین مرقوم ہی وزیارۃ قبرہ مندوبۃ بل قیل واجبۃ لمن لہ سعۃ طحطاوی
لکھا ہی قولہ بل قیل واجبۃ الذی فی المنح تقرب من درجۃ الواجبات و فی مناسک
الطرابلسی انہا قریبۃ الی الواجب فی حق من کان لہ سعۃ انتہی ترجمہ اور زیارت
اُن کی قبر کی مستحب ہی کیا بلکہ واجب ہی اُس شخص کے واسطے جسکو مقدور ہی طحطاوی لکھتا ہی
کہ درمختار کے مصنف کا قول بلکہ واجب ہی اس کے معنی منح مین یہ ہی کہ واجبات کے درجہ کے

قریب ہی اور مطرابلسی کے مناسک مین لکھا ہی کہ زیارت قبر شریف کی قریب واجب کے ہی اس شخص کیواسطے جسکو مقدور ہی انتہی اقول ان عبارتون سے تو قریب واجب کے ہونا ثابت ہوا ضعف نہ سمجھا گیا اور وہ اپنی لکھی عبارت سے آپ جھوٹھا ہوا۔ قال اسکے بعد اُس نے لکھا شامی کہتا ہے قولہ بل قیل واجبۃ ذکرہ فی شرح اللباب وقال کما بینتہ فی الدرۃ المضیہ فی الزیارۃ المصطفویہ وذکرہ ایضا الخیر الرملی فی حاشیۃ المنح عن ابن حجر قال وانتصر لہ نعم عبارۃ اللباب والفتح وشرح المختار انہا قریبۃ من الوجوب لمن لہ سعۃ انتہی۔ ترجمہ درمختار کے مصنف کا قول بلکہ واجب ہی ذکر کیا اس کو شرح لباب مین اور کہا جیسا کہ کھول کے بیان کیا ہی مین نے الدرۃ المضیہ فی الزیارۃ المصطفویہ مین اور اسکا ذکر خیر رملی نے بھی حاشیہ منح مین کیا ہی ابن حجر کے قول سے اور کہا خیر رملی نے کہ مین اپنی داد لیتا ہون اس قول کے زور سے اُس شخص سے جو زیارت کے قریب واجب ہونیکا منکر ہی ہان سچ کہا خیر رملی نے عبارت لباب کی اور فتح کی اور شرح مختار کی کہتی ہی کہ بیشک زیارت قبر شریف کی وجوب کے قریب ہے اُس شخص کیواسطے جسکو مقدور ہی انتہی اقول اسی منکر کی لکھی ہوئی ان عبارتون سے اُسی کے منھ مین سیاہی لگی اور یہ لوگ جنکی عبارتین مذکور ہوئین سب کے سب بڑے محقق ہین تو اب کس محقق کے کلام سے ضعف ثابت ہوگا ان محققون کے کلام سے تو ضعف ثابت نہوا مسلمان لوگ دیکھون عبارتون سے جو اُس نے لکھا ہی کس طرح سے ضعف ہرگز نہ ثابت ہوا اسی واسطے اُس عدو اللہ وعدو الرسول نے ترجمہ نکیا تا کہ جاہل لوگ جانین کہ ان سب عربی عبارتون سے ضعف ثابت کیا ہی سو الحمد للہ کہ اُسی کے لکھنے سے ہمنے اپنی داد پایا۔ قال۔ اور فتاوی عالمگیری مین مسطور ہی قال مشائخنا رحمہم اللہ انہا افضل المندوبات وفی مناسک الفارسی وشرح المختار انہا قریبۃ من الوجوب لمن لہ سعۃ انتہی۔ ترجمہ کہا ہم حنفیون کے مشائخ نے رحمہم اللہ تعالی کہ زیارت قبر شریف کی سارے مستحبات سے افضل ہی اور مناسک فارسی اور شرح مختار مین ہی کہ زیارت قبر شریف کی قریب ہو وجوب کے اُس شخص کے واسطے جسکو مقدور ہی انتہی۔ اقول۔ قریب وجوب کے عالمگیری سے بھی ثابت ہوا مسلمانون

دیکھو اب وہابی کی شقاوت کا حال اُسکی دوسری خرابی سے دریافت کرو۔

دوسری خرابی۔ اُسکی یہ ہی کہ اُسنے فقہی عبارت لکھنے مین بڑی ہیر پھیر کیا کہ درمختار کی عبارت جو یہ ہی وزیارۃ قبرہ مندوبۃ بل قیل واجبۃ الخ سو مندوبۃ کے لفظ کو نہ لکھکے بل قیل واجبۃ سے لکھا اور اُسکے اوپر کی عبارت مندوبۃ کو جو نہ لکھا تو اِس واسطے کہ مندوبۃ کی شرح جو ردالمحتار مین ہی اُس سے زیارت قبر شریف کی منع کرنیوالونکی جڑ کھدتی ہی سو اُس عبارت کا ترجمہ ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی ردالمحتار مین فرماتے ہین۔ قولہ مندوبۃ یعنی درالمختار والے کا جو یہ قول ہی کہ زیارت قبر شریف کی مستحب ہی تو اُسکے یہ معنی ہین کہ مستحب ہی مسلمانون کے اجماع سے جیسا کہ لباب مین ہی اور حافظ ابن تیمیہ حنبلی کے حق مین جو کہا گیا ہی کہ قبر شریف کی زیارت کو وہ منع کرتا تھا سو سبکی نے کہا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین وہ یہی کہتا تھا کہ تین مسجدون کے سوای کسی دوسری مسجد کیواسطے سفر کی تیاری نکی جاوے اس سبب کہ ان تینون مسجدون مین مسجد الحرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصی مین ثواب زیادہ پڑھتا ہی بخلاف اور سب مسجدون کے کہ وہ سب ثواب پڑھنے مین برابر ہین تو سبکی کے کہنے مین یہ اعتراض وارد نہین ہوسکتا ہی کہ ان تینون کے سوای اور مقامون کے واسطے بھی تو سفر کی تیاری درست ہی مانند صلہ رحم کیواسطے جانے اور علم سیکھنے کیواسطے اور زیارت کے مقامون مین جانے کے واسطے مانند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے اور خلیل علیہ السلام اور سارے اماموں کی قبر کے یہی معنی ردالمحتار مین اجارے سے لکھا ہی لیکن اصل زیارت قبر شریف کی جو ہی سو اُس مین خلاف نہین کیا جاتا ہی مانند اور سب قبرون کے یعنی جیسا کہ اور قبرونکی زیارت مین خلاف ہی کوئی کہتا ہی کہ عورت مرد دونو کو زیارت قبر درست ہی کوئی کہتا ہی کہ عورتون کو درست نہین اور اِس بات کے باوجود یہ بات ہی کہ بیشک رد کیا ہی ابن تیمیہ کی بات کو بہت سے عالمون نے اور امام سبکی نے منع کرنیوالون کے رد مین بڑی عمدہ کتاب لکھا ہی انتہی۔ اِس عبارت مین چونکہ منع کرنیوالے پر سابق مین بھی لیو دیو ہو چکی ہی اسی واسطے اس عبارت کو چھوڑ دیا اور بل قیل واجبۃ کے قبل جو عبارت ہی اگرچہ اُس مین اُس کے مطلب کا مضمون نہین ہی مگر بسبب جہل کے اُس نے اس کے مضمون کو مسلمان لوگ بھی اور وہ آپ بھی سمجھی

مذہب یہی ہی کہ قبر شریف کی زیارت کا واجب یا قریب واجب کے ہونا یہ تو حدیث سے ثابت ہی نہین اُن کی قبر شریف کی زیارت کے مستحب ہونے کے باب مین بھی خاص کر کے کوئی حدیث وارد نہین بلکہ عموماً زیارت قبر کا مستحب ہونا حدیث سے ثابت ہی تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا مستحب ہونا بدرجہ اولی ثابت ہوا چاہیئے پس اپنے اسی گندے مذہب کے موافق اُس کے مضمون کو سمجھ کے رد المحتار کی جس قدر عبادت اُس نے لکھا ہی اُس سب کے بعد بلکہ فتاوی عالمگیری کی عبارت کے بھی بعد لکھا۔ **قال** ۔ اور رد المحتار مین لکھا ہی۔ وهل تستحب زيارة قبره صلى الله عليه وسلم للنساء الصحيح نعم بلا كراهة بشروطها على ما صرح به بعض العلماء اما على الاصح من مذهبنا وهو قول الكرخي وغيره من ان الرخصة فی زيارة القبور ثابتة للرجال والنساء جميعا فلا اشكال واما على غيره فكذلك نقول بالاستحباب لاطلاق الاصحاب ترجمہ یعنی کہا شرح لباب مین کیا مستحب ہی زیارت قبر اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون کیواسطے صحیح یہ ہی کہ ہان مستحب ہی بغیر کراہیت کے اُسکی شرطون کے ساتھ جو قبر شریف کی زیارت کیواسطے مقرر ہین جسکو کھول کے بعض علما نے بیان کیا ہی۔ اور اُن شرطون کو جذب القلوب اور فتاوی عالمگیری اور شفا وغیرہ مین دیکھو لیکن ہمارے مذہب کے اصح قول کے موافق اور وہ قول کرخی وغیرہ کا ہی اور وہ قول یہ ہی کہ ساری قبرون کی زیارت کے باب مین مردون اور عورتون سب کے واسطے رخصت ثابت ہی تو قبر شریف کی زیارت کے باب مین کچھ مشکل باقی نرہی اور لیکن اس جناب کے سوای دوسرے کی قبر کی زیارت کو بھی ہم مستحب کہتے ہین اس واسطے کہ راویون نے بغیر قید کے روایت کیا ہی انتہی۔

اقول ۔ اِس عبارت کو دمڑی نے اپنے مذہب کے موافق سمجھ کے لکھا اور اِس عبارت کے نکتہ کو نہ سمجھا وہ نکتہ یہ ہی کہ یہ مسئلہ اصل مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے بیان مین ہی پھر بطفیل اُس کے سبکی قبر کی زیارت کو مستحب کیا ہی اور دمڑی نے بڑی بے ادبی کیا ہی کہ اصلین مطلق زیارت قبور کو مستحب لکھا ہی تب اُس کے بطفیل قبر شریف کی زیارت کو بھی مستحب لکھا اگرچہ مکر سے لفظ بطریق اولی کا لکھدیا چنانچہ اُسکی عبارت سے قریب ہی معلوم ہوگا اور اُس نے جو

پہلے صفحہ مین شامی کے یہ عبارت قولہ بل قیل واجبۃ سے لیکے ولین لہ سعۃ تک لکھکے اسکے بعد کی اُس عبارت کو چھوڑ دیا ہی جس کا شروع ہو وقد ذکر فی الفتح ما ودد الخ سو اُس پوری عبارت کا ترجمہ یہ ہی اور بیشک ذکر کیا فتح مین جو کچھ کہ حدیث مین زیارت کی فضیلت آئی ہی اور اُسکی کیفیت اور آداب کو ذکر کیا اور اسباب مین طول مضمون لکھا ہی اور ایسا ہی شرح مختار اور لباب مین طول مضمون لکھا ہی جو چاہے اُن کتابون کو دیکھے قولہ و یبدأ الخ مصنف کا قول اور شروع کرے حج سے یعنی پہلے حج کرے اگر حج فرض ہو اور اگر نفل ہو تو اُسکو اختیار ہی جسکو چاہے پہلے ادا کرے یہ اختیار کب تک ہی جبتک مدینہ مین نہ جا پڑے اور اگر وہان جا پڑے پہلے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواہ مخواہ کرے کہا شرح لباب مین اور بیشک روایت کیا حسن نے ابو حنیفہ سے کہ جب حج فرض ہو تو حاجی کیواسطے بہت بہتر ہی کہ پہلے حج کرے بعد اُسکے زیارت کرے اور اس صورت مین بھی اگر زیارت پہلے کرے تب بھی درست ہی اور یہ بات ظاہر ہی اسواسطے کہ مقدم کرنا نفل کا فرض پر درست ہی بالاجماع جبکہ فرض کے فوت ہونے کا خوف نہو اور فرض کے سوا اسکو نفل بولتے ہین سنت موکدہ ہو یا مستحب قولہ مالم یمر یہ قول مصنف کا جبتک کہ نہ جا پڑے قبر شریف کے پاس یعنی اُس قبر کے شہر مین پھر اگر گذرے مدینہ مین مانند اہل شام کے تو پہلے زیارت کرے خواہ مخواہ اسواسطے کہ ترک کرنا زیارت قبر شریف کا باوجود اُس کے نزدیک ہونیکے شمار کیا جاویگا قساوة اور شقاوت مین یعنے سنگدلی اور بدبختی مین اور اس وقت مین زیارت بجای وسیلہ کے اور اُس سنت کے بجای ہو جاویگی جو فرض نماز کے پہلے ادا کی جاتی ہی ایسا ہی شرح لباب مین قولہ و لینوی معہ الخ اور چاہیئے کہ نیت کرے قبر شریف کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی کی کہا ابن ہمام نے کہ اس بندہ ضعیف کے نزدیک جو ثابت ہو وہ یہ ہی بہت بہتر اور اولی یہ ہی کہ اُس علیہ الصلوٰة والسلام کی قبر کی زیارت کی نیت کو نرالی کرے یعنی مسجد کی زیارت کی نیت نکرے بعد اسکے جب قبر شریف کے پاس پہونچے گا تب اُسکو مسجد نبوی کی زیارت بھی خود حاصل ہوگی یا دوسری مرتبہ اللہ تعالی فضل کریگا تب اُس مرتبہ مسجد کی زیارت کی نیت کرلے گا اس واسطے کہ اس طرح نیت کرنے مین یعنی قبر شریف کی زیارت کی نیت کو نرالی کرنے مین اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تعظیم اور اجلال ہی اور اسی کے موافق ہی ظاہری معنی اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے جو

ہمنے ذکر کیا ہی من جاء نی زائرا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامة جو شخص کہ آیا میرے پاس زیارت کو اُسکو میری زیارت کے سوای کوئی چیز نہین لائی تو مجھپر حق ہی کہ مین اُسکا شفیع ہون قیامت کے دن انتہی زیارت کے باب مین ایسے پاکیزہ مضمون کی چھوڑ دینے کو مسلمان لوگ بھی اور وہ آپ بھی سمجھے کہ ایسا کام زیارت کے مشتاقون کا ہی یا منکرون کا اور اپنے رسالہ کے چھٹوین صفحہ مین جو یہ عبارت لکھا ہی اور یہ نہین سمجھتے کہ تارک مستحب اگرچہ بلا عذر ہو شرعاً ہرگز لائق ملامت کے نہین انتہی تو اگر اسکو کوئی شخص سنگدل و بدبخت کہی جیساکہ ردالمحتار کی عبارت سی ابھی معلوم ہوا تو یہ کہنا ملامت مین داخل ہوگا یا نہین اب فقہ کی عبارتون کی شرح سنو. فقہ کی عبارتونکی شرح یہ ہی کہ درمختار مین جو قبر شریف کی زیارت کو مندوب لکھا تو اُسکے معنی سنت کے ہین جیساکہ ردالمحتار مین کتاب النکاح مین لکھا ہی کہ اکثر سنت کو مستحب بولتے ہین اور اسی واسطے فتاوی عالمگیری مین فصل المندوبات لکھا اور قاضی عیاض کی شفا مین قبر شریف کی زیارت کے حکم کی فصل مین لکھا ہی کہ زیارت قبر اُس علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہی مسلمانون کی سنت مین سے اور اُس پر اجماع ہوا ہی اور فضیلت کی ترغیب ثابت ہوئی ہی اس حدیث مین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے من زار قبری وجبت له شفاعتی جس شخص نے زیارت کیا میری قبر کی واجب ہوئی اُسپر شفاعت میری اور یہ حدیث بھی لکھا ہی من زار نی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی جس شخص نے زیارت کی میری میرے مرنیکے بعد تو گویا کہ اُس نے زیارت کیا میری میری زندگی مین انتہی اور فقہ کی کتابون سے اسقدر ثابت ہوا کہ زیارت قبر شریف کی ایسی سنت ہی کہ اُس کے سنت ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی اور مستحب ہی تو ساری مستحبون سے افضل ہی اور مستحب اکثر سنت کو بھی بولتے ہین اور واجب ہی یا قریب واجب کے ہی تو اب اس صورت مین زیارت قبر شریف کی مستحب یا سنت اور واجب ہونے مین تردد واقع ہوا تو بموجب قاعدہ فقہیہ کے جو حدیقہ ندیہ اور محیط سرخسی سے ہم لکھ چکے زیارت کرنا قبر شریف کا واجب ٹھہرا اُسکا ترک بلاشبہہ ملامت کے قابل اور گنہگار ہی اور دمڑی نے جو اپنے رسالہ کی چھٹوین صفحہ مین اپنے زیارت نکرنیکا کوئی عذر نہ بیان کیا فقط اتنا ہی لکھا

کہ عذر معقول کے سبب سے اُس نے زیارت نکیا اُلٹے ملامت کرنے والون کو برا لکھا سو سب جھوٹھ
ہوا اور عذر معقول سوای لامذہبی کے عقل مین نہین آتا اور مکہ معظمہ سے ہندوستان آنے مین
عذر معقول نہ سوجھا مدینہ منورہ مین جانے کیواسطے عذر معقول سوجھا اور ظاہر ہی کہ یہ بات کبھی سننے
مین نہ آئی تھی کہ فلانے نے حج کیا اور زیارت کو نہ گیا جب سے لامذہب لوگ نکلے ہین تب سے یہ خبری
سننے مین آتی ہی اسی سال ہندوستان اور بنگالے کے جو لوگ زیارت سے محروم ہو کے آئے ہین
سو سب لامذہب ہین اور وہان مکہ معظمہ مین ابراہیم اور یہان وہڑی زیارت سے سب کو منع کرتا ہی
فقہ اور مذہب کے چھوڑنیکا یہی ثمرہ ملا۔

تیسری خرابی اُسکی یہ ہی کہ اپنے رسالہ کے دوسرے صفحہ مین فقہی عبارت کی نقل کے بعد قال کہان
عبارات سے صاف ظاہر ہی کہ نزدیک جمہور مشایخ حنفیہ کے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مستحب ہی اور واجب کہنا ضعیف ہی جیسا کہ لفظ قیل سے جو درمختار مین ہی سمجھا جاتا ہی اور ایسا ہی قریب
بواجب کہنا کیونکہ یہ دونون قول متقارب ہین۔ اقول جھوٹھا ہی اُسکی لکھی فقہی عبارتون سے زیارت کا
واجب اور قریب بواجب کا ہونا ثابت ہوچکا اسی کا نام ہی جمہور مشایخ کے نزدیک مستحب ہونا اور لفظ قیل
سے کسی فقیہ نے بلکہ جس فقیہ کا اُس نے اعتماد کیا اور جسکی عبارت لکھا ہی اُسنے بھی قیل کی لفظ سے
ضعف نہ سمجھا اور بل کہ اعتراض کو دیکھ کے کسی نے قیل پر اعتراض نکیا جو لڑکا ہدایت النحو پڑھا ہوگا
وہ بھی بل کو دیکھ کے مندوبہ کو بھول جاویگا اور واجبہ کو ثابت کریگا بس مولوی وہڑی نے کہین سن پایا
ہی کہ قیل مین ضعف ہوتا ہی اور قیل کے قبل جو بل ہی اُسی کی بل کی خبر نہین معلوم ہوی کہ لامذہب ہونے سے
آدمی لاعلم بھی ہو جاتا ہی اور اُس کا سبب یہ ہی کہ یہ لوگ صرف ترجمہ قرآن شریف کا پڑھاتے ہین
اور نحو صرف وغیرہ علوم آلہ کے پڑھنے سے منع کرتے ہین تا کہ لوگ جاہل رہین اور لامذہبی پر اڑے
رہین چنانچہ ایک سردار سے ایک طالب العلم نے کہا کہ ہم ہدایت النحو پڑھتے ہین تب اُس سردار نے
بطور ظرافت کے کہا کہ ہدایت نحو مت پڑھو جس سے ہدایت ہووہی پڑھو سو وہی تاثیر لامذہبون مین
چلی آتی ہی اور لامذہب لوگ جاہل رہتے ہین اور اُن کے قوم کی قوم سے ایسی ایسی حرکت

جاہلانہ ہوا کرتی ہی چنانچہ قلبِ لا اطمینان کے رد سے لیکے اس رسالہ کے رد تک کے دیکھنے سے یہ بات کھل جاویگی **قال** اور ظاہر اً معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون کی یعنی واجب یا قریب بواجب کی دلیل بھی ایک ہی ہوگی یعنی وہ حدیث کہ جسمین بہ نسبت تارکین زیارت کے لفظ جفانی کا آیا ہی اور محدثین اُس کو موضوع سے لکھتے ہین جیسا کہ بیان اُس کا انشاء اللہ تعالی عنقریب آتا ہی پس تضعیف ایک کی گویا کہ تضعیف دوسری کی ہی۔ **اقول**۔ سنتے تھے کہ فلانے پر اللہ کی مار پڑی سو آنکھ سے دیکھا اُسکا ر دیہ ہی کہ شاید اُس نے کبھی سنا بھی نہین کہ فتاوی عالمگیری کے کتاب الکراہت کے سترھوین باب مین لکھا ہی کہ عوام شخص کو درست نہین ہی کہ امر بالمعروف کرے قاضی اور مفتی کو اور اُس عالم کو جو مشہور ہی یعنی اُس کے کام کو خلاف شرع جان کے اُسکو تعلیم کرے اور اُس پر اعتراض کرے اسواسطے کہ یہ بے ادبی ہی اور اس واسطے کہ جو کام اُن لوگون نے کیا ہی اُس کام مین اُن لوگون کو ضرورت رہی ہوگی اور عامی اُس ضرورت کو سمجھتا نہین ایسا ہی ہی غرائب مین انتہی۔ تو ایک تو یہ جاہل نے فقہا کی بے ادبی کر کے اور اُن کے قول کو ضعیف لکھکے گنہگار ہو چکا تھا اور دوسرے یہ کہ فقہا کے ماخذ کو جس سے وہ لوگ اجتہاد کر کے مسئلہ نکالتے ہین عامی لوگ اُسکو نہین جانتے اور جاہل سب بے ادب لکھتا ہی کہ دونون کی دلیل بھی ایک ہی ہوگی الخ۔ تو عامی کو مجتہد کے ماخذ کا یقینی معلوم ہونا ممکن نہین چنانچہ وہ خود بھی شک کی لفظ لکھتا ہی کہ ایک ہی ہوگی۔ تو ایسی اٹکل پچو بات ایسے دینی معاملہ مین بولنا کمال نادانی اور بیحیائی ہی اور جب اُسکو یقینی معلوم نہین کہ اس مسئلہ کا ماخذ وہی حدیث ہی یا دوسری تو اُس حدیث کو جس کے ماخذ ہونے مین اُسکو بھی شک ہی موضوع کہنے سے کیا فائدہ نکلا اور جس حدیث سے مجتہد نے مسئلہ استنباط کیا ہی اسکو موضوع کہنا عالم کو امر بالمعروف کرنا ہی جسکا منع عالمگیری سے معلوم ہو چکا۔

چوتھی خرابی۔ اُسکی یہ ہی کہ اپنے رسالہ کے دوسرے صفحہ مین اُسنے لکھا ہی یہ جو کچھ کہ لکھا گیا سوافق اقوال فقہای حنفیہ رحمہم اللہ تعالی کے ہی اب جاننا چاہیے کہ موافق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی زیارت قبر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مستحب ہی عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا رواہ مسلم روایت ہی بریدہ سے انہی کہا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کرو قبرونکی
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے وعن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی
وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی واستاذنتہ
فی ان ازور قبرہا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکر الموت رواہ مسلم اور روایت ہی
ابوہریرہ سے اسنے کہا کہ زیارت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماکی قبر کی اور آپ روئے اور جو لوگ
آپکے گرد تھے سبکو رولایا اور فرمایا اذن مانگا مین نے اپنے رب سے اسبات کا کہ مین استغفار کرون اپنی
ماکیواسطے سو مجھکو اذن نہ ملا اور اذن مانگا مین نے اپنے رب سے اسبات کا کہ زیارت کرون مین اپنی ماکی
قبر کی سو مجھکو اذن ملا تو زیارت کرو تم لوگ قبرون کی اسواسطے کہ قبر کا زیارت کرنا موت کو یاد دلاتا ہی
روایت کیا اسکو مسلم نے ان دونون حدیثون سے مطلق زیارت قبور کا استحباب ثابت ہوتا ہی پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا استحباب بدرجہ اولی ثابت ہوا اور ایسا ہی باقی احادیث
صحیحہ کہ استحباب مطلق زیارت قبور پر دلالت کرتی ہین وہ سب واسطے استحباب زیارت قبر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے دلیل ہوسکتی ہین لیکن استدلال اس مدعا پر ساتھ اُن احادیث کے کہ جنمین خاص حضرت
کی قبر کی زیارت کا ذکر ہی درست نہین ہی کیونکہ بعض اُن مین کی ضعیف ہین اس درجہ کی کہ لائق احتجاج
کے نہین اور بعض موضوع ہین اُن مین سے چند کا حال بطور نمونہ کے بیان کیا جاتا ہی انتہی اس خرابی کارد
پانچ تقریر سے ہم کرتے ہین پہلی تقریر یہ ہی کہ اُسکے لکھنے سے صاف ظاہر ہوا کہ اُس کا یہی
مذہب ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کا استحباب تک بھی خاص کرکے کسی
حدیث سے ثابت نہین اور سنت اور واجب یا قریب بواجب ہونا تو ممکن نہین بلکہ آنحضرت کی قبر
شریف کی زیارت کا استحباب طفیلی ہی اللہ پناہ دے ایسے خبیث اعتقاد سے اسقدر اہتمام اور انتظام جو
زیارت کیواسطے فقہا رحمہم اللہ نے کیا ہی اور زیارت کی دعائین اور آداب اور شرائط جو لکھا ہی اور
اللہ سبحانہ نے تمام امت کے دل مین جو شوق زیارت کا ڈال دیا ہی اور تمام دنیا کے لوگ جان گئے
ہین کہ حاجی کو زیارت کرنا ہوتا ہی اور اُس کے موسم مین سیکڑون اونٹ کرایا کیواسطے لوگ لا

اور سیکڑون زیارت کرنیوالے لوگ مدینہ منورہ مین موجود رہتے ہین اور توبہ کے یقینی قبول ہونے کا
اللہ سبحانہ نے اپنے بندون کو تعلیم کیا ہی کہ آن حضرت کی زیارت کرین اور اللہ تعالی سے استغفار کرین
اور اُن کے واسطے آن حضرت استغفار کرین اور زیارت کرنا عام ہی اُنکی زندگی مین ہو یا وفات کے
بعد ہو اُسکی اس چوتھی خرابی کے مضمون سے یہ سب کارخانہ بالکل لغو اور بے فائدہ ٹھہرتا ہی جب اسکے
اس مضمون کو لوگ دیکھین گے کہ آن حضرت کی قبر شریف کی اور دوسرون کی قبر کی زیارت برابر ہی اور
زیارت قبر کا فائدہ موت اور آخرت کا یاد آنا ہی اور یہ فائدہ ہر قبر کی زیارت سے گھر بیٹھے ملے گا تب مدینہ
منورہ مین جانے سے اور فائدہ بیشمار حاصل کرنے سے محروم رہیگا۔ **دوسری تقریر** یہ کہ یہ مسئلہ
ہو یا کوئی دوسرا مسئلہ ہو ہم عامی لوگون کو اُسکا فتوی فقہ کی کتابون سے نقل کردینا واجب ہی اور یہ قرآن
اور حدیث سے ثابت ہی تو عامی کو فقہ کو چھوڑ کے حدیث قرآن سے فتوی دینا ترک واجب اور حرام ہی
اور لامذہب لوگ عوام کو دھوکھا دینے کے واسطے ایسا ہی کرتے ہین اب اس مضمون کی دلیل سنو
ردالمحتار مین درمختار کے مقدمہ کی شرح مین لکھتا ہی کہا فتح القدیر مین قرار پائی ہی اصولیون کی راے
اس بات پر کہ مفتی یعنے فتوی دینے والا صرف مجتہد ہی ہی لیکن غیر مجتہد جو ایسا ہی کہ مجتہد کے اقوال اُس کو
یاد ہین سو وہ مفتی نہین ہی اور اُسپر یہ واجب ہی کہ جب اس سے کوئی شخص مسئلہ پوچھے تب وہ مجتہد کا قول
بیان کردے جیسے امام اعظم ہین حکایت کے طور پر تو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے زمانے کے موجود
لوگونکا جو فتوی ہی سو وہ فتوی نہین ہی بلکہ وہ مفتی کے کلام کا نقل کردینا ہی تاکہ فتوی پوچھنے والا
اُسپر عمل کرے اور اُس فتوی کو مجتہد کے طرف سے نقل کردینے کیواسطے دو مین سے ایک بات
چاہتی ہی یا تو اُس فتوی مین اُسکو سند ہو یعنی امام سے اس طرح سند ہو کہ ہمنے یہ فتوی سُنا فلانے سے
اُس نے فُلانے سے اُس نے فُلانے سے اُسنے امام اعظم رح سے یا کسی ایسی معروف کتاب سے
وہ فتوی نکال دے جو لوگون کے ہاتھ مین پھرتی ہی یعنی اُس کا درس جاری ہی اور اُسکو سنت و
جماعت کے علما پڑھتے پڑھاتے ہین مانند کتابین محمد بن حسن کے اور مانند اُسکے جو کتابین ہین
یعنی ہمارے ملک مین جیسے ہدایہ کنز قدوری شرح وقایہ جامع الرموز درمختار وغیرہ ہی اس واسطے

کہ ایسی کتابین بمنزلہ خبر متواتر یا مشہور کے ہین انتہی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے سنت یا واجب ہونیکا فتویٰ فقہ کی کتابون مین موجود ہی اور اس منکر نے بھی ان عبارتون کو نقل کیا ہی مگر رد کرنے کے ارادے پر اور خود اپنے عقیدے کے موافق تو اس زیارت کو ظاہر حدیث سے ثابت کیا ہی اور اُسکے رد کرنے کا ارادہ اس عبارت سے صاف کھل گیا جو اپنے رسالہ کی دوسرے صفحہ مین لکھا ہی پوشیدہ نرہے کہ قیل واجبۃ کے تحت مین جو طحطاوی اور شامی نے اقوال اُن لوگون کے کہ قائل بوجوب یا قریب بوجوب کے ہین نقل کیے ہین اس سے مقصود صرف بیان قول مرجوح ہی نہ ترجیح اُس قول کی اور ایسا ہی ہی فتاوی عالمگیری مین جو بعد قول جمہور کے قریب بوجوب ہونیکو مناسک فارسی اور شرح مختار سے نقل کیا ہی اُس سے بھی مقصود ترجیح اُس قول کی نہین ہی کما ھو الظاھر ومن یدعی خلاف الظاھر فعلیہ البیان انتہی۔ سو ہم کہتے ہین کہ طحطاوی اور شامی اور فتاوی عالمگیری کے مصنف نے اقوال اُن لوگون کے کہ قائل بوجوب یا قریب بوجوب کے ہین نقل کیا ہی تو اس نقل کرنے سے اُن لوگون کا مقصود صرف بیان قول مرجوح ہی تو اس صورت مین دمڑی نے چونکہ فقہا کی عبارت کے ظاہر کے خلاف یہ دعوا کیا ہی اسواسطے اُسپر واجب ہی کہ اب اپنے اس دعوے کی دلیل بیان کرے اب ہم زیادہ کیا لکھین اس قدر علم کا سلب ہوجانا اور عقل کا خبط ہوجانا کہ مدعی غیر مدعی کی امتیاز نہ باقی رہے یہ سب اُسی شامت کا ثمرہ ہی جو لوگون کو زیارت سے روکتا ہی اور ایک ولی شخص عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولانا محمد فصیح علیہ الرحمۃ کے تحقیر کا مضمون چھپوا کے شہرہ دیا

تیسری تقریر یہ ہی کہ اس رسالہ کے لکھنے والے نے اس رسالہ کا نام تو اتنا بڑا لکھا القول المحقق المحکم فی زیارت قبر الحبیب الاکرم۔ سو بڑا تعجب ہی کہ اتنا بڑا وسواس دلانیوالا اور عقیدے کا خراب کرنیوالا مضمون لکھ کے اپنا نام نہ لکھا خیر اُسکا بھی مضایقہ نہین کیونکہ وہ شخص عمل مولد شریف اور زیارت قبر شریف کے منکرون مین مشہور ہی لوگ خود پہچان گئے مثل مشہور ہی کہ نامی بنیا روٹی کھائے نامی چور پکڑا جائے باقی اتنا بیان کرنا اُسکو ضرور ہی کہ اُسکے اس رسالہ کے مضمون بموجب فی زیارۃ کے فی کے بعد کون لفظ مقدر ہی اور ابطال اور تحقیر اور توہین کے سوا کوئی دوسرا لفظ مانند اثبات

اور تحسین وغیرہ کے مقدر ہو سکتا ہی یا نہین چوتھی تقریر یہ ہی کہ قبر شریف کی زیارت کو مستحب یا سنت یا واجب یا قریب بواجب ہونیکا مسئلہ فقہ سے علاقہ رکھتا ہی پس اُسمین نقل کرنا کفایت تھا سو اُسنے فقہی عبارت لکھ کے اُس پر اعتراض کیا اور اپنی طرف سے غلط مسئلہ لکھا اس سے اُسکی شریعت کی مخالفت ثابت ہوئی اور پھر اُسنے سات حدیث لکھ کے کسیکو ضعیف کسیکو موضوع لکھا اور لکھا کہ یہ حدیثین لائق احتجاج کے نہین اور بڑی نادانی یہ کیا ہی جو لکھا ہی کہ واجب یا قریب بواجب کہنے کی دلیل ہی ایک ہی حدیث ہوگی یعنی وہ حدیث کہ جسمین بہ نسبت تارکین زیارت کے لفظ جفانی کا آیا ہی اور محدثین اُسکو موضوع لکھتے ہین سو ایسی بے ادبی کی بات کہنا اُسکی کمال نادانی ہی بھلا اُسکو اسقدر علم کہان کہ فقہا نے اس زیارت کے مسئلہ کو کہان سے استنباط کیا ہی آیت سے یا حدیث سے یا اجماع سے اور اس فاسد العقیدۃ دمڑی کی جو عبارت کہ اُسکی چوتھی خرابی مین ابھی مذکور ہو چکی ہی اور اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کا خاص کر کے جن حدیثون مین ذکر ہی اُن مین کی کوئی حدیث اس قابل نہین کہ اُس سے زیارت کے سنت یا واجب یا قریب بواجب ہونیکی دلیل لا سکین کیونکہ اُن مین کی بعض حدیث اس درجہ کی ضعیف ہین کہ لائق دلیل لانیکے نہین ہین اور بعض اُن مین کی موضوع ہین تو اُس عبارت سے عزت جلالت اور عظمت قبر شریف کی زیارت کی لوگون کے دل سے نکال ڈالنا اور اُن کو وسواس دلانا منظور ہی اور پھر جن حدیثون کو اُس نے موضوع لکھا اور وہ حدیثین مشکوۃ وغیرہ مین موجود ہین تو اُسکے مضمون سے لوگون کو بے اعتقاد کرنے کے واسطے اپنے اس رسالہ کے خاتمہ مین لکھا ہی اس عبارت سے اولاً جب حدیث کا موضوع ہونا کتب محدثین محققین سے ثابت ہوا تو اُسکے ساتھ سند لانے سے اور اُسکی روایت سے پرہیز کرین والا خوف ہے اس حدیث کی مصداق ہوجانیکا من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ مسلم کیونکہ جو کوئی باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ حدیث موضوع ہی یا اُسکا موضوع ہونا بظن غالب اُسے معلوم ہوا اُس حدیث کی روایت کرے تو وہ کاذب ہی الخ تو اُسکے اس وسواس دلانے کو ہم ایک تحقیق بیان [illegible] کے رفع کرتے ہین وہ تحقیق یہ ہی کہ وہ خود لکھتا ہی کہ جب حدیث کا

موضوع کتب محدثین محققین سے ثابت ہو تو اس بات کو عوام کس طرح پہچانین گے اور جب کوئی لامذہب یا کوئی فرقہ گمراہ کسی معتبر کتاب کی حدیث کو موضوع کہدیگا عوام مان لینگے اور اس صورت مین بڑی خرابی ہوگی۔ اور اس زمانے مین اسوقت اہل سنت وجماعت لوگون کا اعتقاد صحاح ستہ اور مشکوۃ مصابیح اور جامع صغیر اور قاضی عیاض کی شفا اور مدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ اور جذب القلوب پر ہے اور انھین کتابون سے ہم لوگ ہدایت پائے ہین اور مولانا محمد اسمعیل وغیرہ ہادیون نے جو شرک وبدعت کے منع مین رسالہ لکھا اسمین مشکوۃ سے دلیل لائے تو جب مشکوۃ کا اعتبار سب کے دل سے جاتا رہیگا تب فساد برپا ہوگا جیسا کہ اوائل مین حضرت مرشد برحق کے زمانے مین ہدایہ شرح وقایہ اور مفتاح الجنۃ وغیرہ حنفی مذہب کی مشہور کتابون کے موافق ہادیون نے ہدایت کیا اور روزے نماز وغیرہ کا مسئلہ سبکو تعلیم کیا اور سارے عوام وخواص کو ان کتابون سے بڑا اعتقاد تھا اور کسی طرح کا شبہہ وسواس دل مین نہین گذرتا تھا اور بڑے اطمینان سے نماز ادا ہوتی تھی جب لامذہبون نے فقہ کی تحقیر کیا اور کہا کہ یہ آدمی کی بنائی ہے حدیث قرآن پر عمل کرو اور اپنے تئین حنفی نہ کہو محمدی کہو اور ظاہر کتاب وسنت پر عمل کرو جیسا کہ ایضاح الحق مین ایسی گمراہی کی بات ابتک موجود ہے بس جنکی استعداد بگڑی تھی وے لامذہب ہوگئے اور آپس مین کہنے لگے کہ ان کتابون کی اور مذہب کی کچھ حقیقت نتھی جیسے اور سب گمراہی کے کام ہمارے ملک مین جاری تھے ویسے مذہب اور فقہ بھی سمجھتے عبدالجبار وغیرہ لامذہبون کے رسالے دیکھو تو جب مشکوۃ وغیرہ مذکور کتابون سے بھی اعتقاد اٹھ جاویگا اور چارون امامون اور چارون مذہب اور مصلے کی ضد سے اب لامذہبون کو مکہ معظمہ سے انکار آگیا ہے یہان تک کہ وہان کے امامون کے پیچھے نماز جو پڑھتے ہین اسکو دہرا لیتے ہین اور قبر شریف کی زیارت سے لامذہبون کو ابھی بغض موجود ہے ویسا سب عوام لوگون کو بغض آویگا تب لامذہبون کی کتابون کے مضمون کے سبب سے اللہ تعالیٰ کی صمدیت سے اور اماموں سے اور مذہب سے اور فقہ کی کتابون سے تو بغض آہی چکا ہے اب حدیث کی کتابون اور قبر شریف کی زیارت سے بھی بغض آجاویگا اور اللہ کی مار پڑیگی اور استعداد بگڑجاوے گی تو جو کوئی انکو

جو بناویگا سو بن جاوینگے اب اس وقت موضوع کہنے والون کا حال اور موضوع کی پہچان اور اُس کا حکم لکھنے کو بڑی فرصت چاہتی ہی اور بڑی کتاب لکھنا ہوتا ہی تسپر بھی عوام کو کچھ فائدہ ہونیکی توقع نہین اسواسطے ہم ایک مختصر مضمون دلچسپ لکھ دیتے ہین انشاء اللہ تعالی اُس سے سب کو فائدہ ہوگا وہ مختصر مضمون یہ ہی۔ کہ موضوع کہنے والے سب معتبر نہین جیسے ابن جوزی ہین کہ اشعۃ اللمعات کے مقدمہ مین اُن کے حق مین لکھا ہی کہ شیخ ابن حجر عسقلانی بہت سے مقام مین اُس پر بحث کیا ہی اور کہا کہ حدیث کے موضوع کہنے مین اعتبار نہین یا جیسے حافظ ابن تیمیہ ہین کہ انپر زیارت کے منع کرنیکا شبہہ ہوا تھا پھر علما نے اُن کو سنبھال لیا جیسا کہ رد المحتار سے یہ بات ہم قریب ہی لکھ چکے اور یہ بھی ضرور نہین ہی کہ کسی کے موضوع کہنے سے جن کتابون کے معتبر ہونے کا ہمکو اعتقاد ہی اُن کتابون کی کسی حدیث کو ہم موضوع اعتقاد کرین کیونکہ ہمارے پیشواؤن نے موضوع کہنے والون کی بات کو ہرگز نہ سنا یا کہ جسکو انھون نے موضوع کہا وہ حدیث اُن کی معتبر کتابون مین موجود ہی اور اُسپر سارے مسلمانون کا عمل ہی جیسا کہ صلوۃ التسبیح کی حدیث صحاح ستہ مین سے ان تین کتاب مین موجود ہی جامع ترمذی سنن ابی داؤد سنن ابن ماجہ اور مشکوۃ مصابیح مین کتاب الصلوات کے باب التطوع کی فصل ثانی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُسکو روایت کیا ہی اور اُسکی شرح اشعۃ اللمعات مین حضرت عبد الحق محدث محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اور بعضے محدثین کو اس حدیث مین سخن ہی اور ابن جوزی کے موضوع کہنے مین کہ وہ بڑا جلد باز ہی اِس حدیث کو موضوعات مین لایا ہی اور اہل تحقیق کے نزدیک ابن جوزی کی بات مردود ہی اور بہت سے علمای محدثین نے اُسکی تصحیح کیا ہی اور زمانہ سلف تابعین اور تبع تابعین سے لیکے ہمارے اس آجکے روز تک معمول اور مشہور ہوئی ہی اور مشایخ طریقت نے اُسکے پڑھنے کی وصیت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے اُسکی تقویت اور اثبات مین مبالغہ کیا ہی اور اُس کا سارا بیان شرح مین مذکور ہی اس جگہ مین اس قدر کافی ہی واللہ الموفق انتہی۔ اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس حدیث کو کسی نے موضوع کہا تو اُسکو علما نے چھوڑ دیا بلکہ اُس کی تصحیح کیا اور مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ مین بہت مقام مین یہ مضمون بھرا ہی جیسا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ماکے زندہ کرنے کی حدیث کے بیان مین ابھی معلوم ہوگا
اور اُس نے جو سات حدیثین لکھے کسی کو ضعیف کسیکو موضوع لکھا ہی سو اُسمین کی پہلی حدیث جو
ہی من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ جسنے زیارت کیا میری قبر کی واجب ہوگئی اسکے واسطی
میری شفاعت اور اس حدیث کو وٹری نے ضعیف لکھا سو یہ حدیث بعینہ شفا مین ابن عمر سے مرفوعًا
روایت کیا ہی اور تیسری حدیث جو لکھا ہی من حج وزار قبری بعد موتی کان کمن زارني
في حیاتي اور اُسکو اُسنے موضوع لکھا ہی سو یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب المناسک کے باب حرم مدینہ کی
فصل ثانی مین ابن عمر سے مرفوعًا اس لفظ سے روایت کیا ہی من حج فزار قبري بعد موتي
کان کمن زارني في حیاتي جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کیا میری قبر کی میرے مرنے کے
بعد تو ہوگا وہ شخص مانند اُس شخص کے کہ زیارت کیا میری میری زندگی مین جذب القلوب مین بھی
اس حدیث کو روایت کیا اور جامع صغیر مین بھی اس حدیث کو بعینہ ابن عمر سے روایت کیا مگر موتي کے
بجا وفاتي کہا اور عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ جامع صغیر کی شرح کتاب التیسیر مین اس حدیث کی شرح
مین لکھتے ہین اور اس حدیث سے سبکی نے یہ مسئلہ نکالا کہ اُس جناب کی قبر شریف کی زیارت سنت
ہی یہان تک کہ عورتون کے واسطے اگرچہ زیارت قبور اُن کے واسطے مکروہ ہی انتہی۔ تو جب امام
تقی الدین سبکی نے جو حنفی مذہب مین مجتہد ہین اُنھون نے اس حدیث کو قبول کیا اور اُس سے
مسئلہ نکالا تو دوسرا کون ہے کہ اس حدیث کو قبول نکرے۔ اور حضرت محقق دہلوی رحمہ اللہ نے
ان ساتون حدیثون کو جسکو وٹری نے موضوع اور ضعیف لکھا جذب القلوب مین روایت کیا اور پانچ حدیثین
اور بھی لکھا سب ملا کے زیارت کے باب مین بارہ حدیثین روایت کیا ہی اور اُن مین یہ حدیث بھی ہی من حج
البیت ولم یزرني فقد جفاني جس شخص نے حج کیا بیت اللہ کا اور میری زیارت نکیا تو
بیشک اُس نے مجھپر ظلم کیا اور مولانا محمد قطب الدین خان صاحب نے بھی مظاہر حق مین اس
حدیث کو نقل کیا ہی جذب القلوب سے اور چونکہ وے مولانا محمد اسحق قدس سرہ کے شاگرد خاص اور
صحبت یافتہ قدیم ہین اُن کا لکھنا بھی معتبر ہی اب ایک بات کام کی یاد رہے کہ موضوع کہنے والے

تو ایسے کوتہ اندیش اور بے باک ہین کہ جو حدیث ترمذی اور سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ مین مروی ہو اُس کو بھی موضوع کہا اور یہ اُن کا موضوع کہنا اصول حدیث کی کتابون کے خلاف ہو کیونکہ اشعۃ اللمعات کے مقدمہ مین شیخ محقق رحمہ اللہ نے لکھا ہو کہ ان چھو ُن کتاب مین حدیثین صحاح اور حسان اور ضعاف موجود ہین یعنے ان مین موضوع حدیث نہین ہو اور ان کو صحاح جو کہتے ہین سو تغلیب کے سبب سے یعنی ان مین صحیح بہت ہین اور ضعیف بہت کم ہین اور اُسی کتاب مین وجوہ طعن کے بیان مین حضرت شیخ فرماتے ہین اور کسی پر حکم وضع اور افترا کا دینا بسبب ظن غالب کے ہی اور قطع اور یقین کو اس مین راہ نہین ہو اس واسطے کہ بیشک جھوٹھا بھی کبھی سچ کہتا ہے انتہی تو جو حدیث ہماری اعتقادی کتابون مین مروی ہو اُس کے حدیث نبوی ہونے کا ہم لوگون کو یقین ہو اور جو شخص اُس کو موضوع کہتا ہو وہ ظن غالب سے کہتا ہو اُس کو بھی اُس کے موضوع ہونے کا یقین نہین تو ایسی ظنی یعنے اٹکل کی بات سے ہم یقینی بات کو کس طرح چھوڑین حالانکہ اللہ تعالے نے گیارھوین سپارہ سورۂ یونس مین فرمایا ہو ان الظن لا یغنی من الحق شیا سو اٹکل کام نہین کرتی صحیح بات مین کچھ اور اُسی رسالہ کی پانچوین صفحہ مین مغالطہ دینے کو یہ عبارت جو لکھا ہو اب جاننا چاہیے کہ واجب یا قریب بواجب کہنا غلط ہو کیونکہ وجوب یا قریب بوجوب کی دلیل نہین ہو سکتی مگر وہی حدیث جس مین جفا نی کا لفظ آیا ہو اور اُس کے ضعف اور موضوعیت کا حال ابھی واضح ہوا پس یہ حدیث لائق احتجاج کے ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی مدعی وجوب یا قریب بوجوب کا ہو اُس کو چاہیے کہ اس حدیث کے رجال کی توثیق کرے اور اُس کی صحت یا حسن کا ثبوت پہونچا دے وددونہ خرط القتاد انتہی ۔ سو اس مغالطہ کا ردیہ ہو کہ حدیثون کے رجال یعنی راوی لوگون سے ہم سے ملاقات نہین جو اُن کا ثقہ غیر ثقہ ہونا ہم اپنی عقل کی تحقیق سے بیان کرین مگر شریعت کی کتابون سے اس بات کی نقل بیان کرنا ضرور ہو کہ ان راویون کی روایت کو ہمارے پیشواؤن نے قبول کیا ہو یا نہین اگر قبول کیا ہو تو بیشک ان کو ثقہ جانا تو بس اُن راویون کا کہ ثقہ ہونے کی دلیل اسی قدر کفایت ہو کہ جن محدثین کے ہم معتقد ہین اُن

محدثین نے اپنی کتاب مین اُن راویون کی روایت والی حدیث کو نقل کیا۔ اب وہ مڑی بیان کرے
کہ قبر شریف کی زیارت کی فضیلت کے خواص حدیثون کو ان سو ضعیف کہنے والون کے موضوع کہنے کو
کس نے مان لیا اور زیارت کے سنت یا وجوب یا قریب بوجوب لکھنا اور اُس کے آداب اور شرائط
کے بیان کرنے سے فقہا مین سے کون کون لوگ باز آئے اور زیارت کیواسطے امت کی محبون کا
جانا کب سے موقوف ہوا اور ضرور لوگ مدینہ منورہ سے کب نکالے گئے میان وہ مڑی اس فساد عقیدے
کی جز اگر بغیر توبہ کے جاؤگے تو قیامت کو پاؤگے اور اگر تمکو اُسکی سزا پانا جلدی منظور ہی تو حرمین شریفین
مین جاکے اپنے رسالہ کو سناؤ اور بہتر اور مقتضای ایمان یہی ہی کہ اپنے ایسے عقیدے اور بے ادبی سے
تم توبہ کرو تاکہ دارین کی سزا سے محفوظ رہو اور اپنے اس رسالہ کا رد لکھو مسلمانو اسقدر منافحہ جو ہمنے
کیا ہی اسقدر سے منکرون کو لوگ پہچان جاوینگے کہ ان مخالفون نے معاملہ کو کہان سے کہان
تک پہونچا دیا ہی پہلے اماموں سے بے اعتقاد کرنے مین کوشش کرتے تھے اور اب زیارت قبر
شریف سے کل کے منع کرنے لگے پانچوین تقریر۔ اور اسی رسالہ کے دوسرے صفحہ مین سے
تیسرے صفحہ تک جو یہ حدیث لکھا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی ماں کے واسطے استغفار کرنے کی
اجازت نہ ملی اور اُن کی قبر کی زیارت کیواسطے اجازت ملی سو اسکے بعد جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے باپ ماں زندہ ہوئے اور ایمان لائے ہین اُسکا ذکر نکرنا اُمت کو وسواس دلانا ہی اس واسطے ہم
اُسکی حقیقت مختصر لکھ دیتے ہین واعظ لوگ دوسری کتابون کو دیکھ کے اُسکو شرح کے ساتھ بیان
کرین مدارج النبوت کے باب ششم مُردون کے زندہ کرنے کے معجزہ مین لکھتے ہین اور آن حضرتؐ
باپ ماں کے زندہ کرنے اور اُن کے ایمان لانے کا حال جیساکہ حدیثون مین آیا ہی وہ بھی معجزہ کی قسم
سے ہی ولیکن محدثین کو اُن حدیثون کی صحت مین سخن ہی اور بعضے متاخرین نے اُنسب حدیثون کو
ثابت کیا ہی اور اعتبار کے درجہ مین پہونچا دیا ہی انتہی۔ اور عقائد کی بڑی کتاب معتبر تحقیق المقام
علی کفایت العوام مین آن حضرتؐ کے والدین کے زندہ ہونے اور ایمان لانے اور اُن کے
ناجی ہونے کا جو بیان کیا ہی سو اس مین دیکھو اُس کا خلاصہ یہ ہی کہ اہل فترت جن کو کسی

رسول سے ملاقات ہونی انکی نجات ہونیکا بیان کرکے فرمایا اور جب تو جان چکا کہ اہل فترت کے
نجات پانیوالے ہین موجب قول راجح کے تواب تجکو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اُس صلی اللہ علیہ وسلم کے
باپ ما دونون نجات پانیوالے ہین کیونکہ وی دونون اہل فترت تھے کہ نبوت کے زمانیکے قبل اُنکی
وفات ہوئی تھی بلکہ وی دونون اہل اسلام مین سے تھے کیونکہ اُن دونون کو اللہ تعالی نے زندہ کیا آن حضرت کی
تعظیم کیواسطے اور وی دونون آن حضرت صلعم پر ایمان لائے نبی ہونیکے بعد۔ اور پھر آگے چلکے لکھا کہ بعضے
علما نے بیان کیا کہ قاضی ابوبکر بن عربی جو مالکی اماموں مین سے ایک امام تھے اُن سے لوگون نی پوچھا
اُس شخص کا مسئلہ جس نے کہا کہ ماباپ نبی ع کے آگ مین ہین تب قاضی نے جواب دیا کہ وہ شخص ملعون ہے
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے بائیسوین سپارہ سورۂ احزاب مین فرمایا ہے ان الذین یوءذون اللہ و
رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا۔ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو
اور اُسکے رسول کو اُنکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین اور رکھی ہے اُن کے واسطے ذلت کی مار
اور اس سے بڑھکے کوئی ایذا نہین کہ کوئی کہے کہ اُن کے باپ ماآگ مین ہین اور باپ ما کے ایسا کہنے
مین حضرت کو کیونکر ایذا نہوگی حالانکہ روایت کیا ابن مندہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہی اُس نے کہا کہ
سبیعہ ابی لہب کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین کہ
تو بیٹی ہے حطب نار کی یعنی آگ کے ایندھن کی پھر منبر پر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور وی غصہ کے حال مین تھے اور فرمایا کہ کیا حال ہے لوگون کا کہ مجکو ایذا دیتے ہین میرے قرابتی
لوگون کو چڑھاکے اور حال یہ ہی کہ جس نے مجکو ایذا دیا اُس نے اللہ کو ایذا دیا۔ اور جلال الدین سیوطی
نے کتابین تصنیف کین ہین اُس مضمون مین جو اُن دونون کی نجات سے علاقہ رکھتے ہین سو اُسکو
اللہ جزای خیر دے انتہی۔ بڑی غیرت کا مقام ہے زیارت کی فضیلت کی حدیثون کو جو اُس صلی اللہ علیہ
وسلم نے امت کی نجات کیواسطے بڑی ترغیب اور ترہیب کے ساتھ فرمایا ہی اور تمام جہان کے
مسلمانون کا اُسپر عمل ہی اور اُن مین کی بعضی حدیث مسجد نبوی کے دروازے پر لکھی ہی اور لاکھون
علما کی نظر اُسپر پڑی کسی نے آج تک اُسپر کچھ اعتراض نکیا سو اُن حدیثون کو موضوع کہنا اس سے

بڑھکے اور کیا ایذا دینا ہوگا۔ اس خاکسار نے بہت رسالہ لکھا مگر جیسا اس مناقحہ کو لکھ کے خوش ہوا ویسا کسی رسالہ کو لکھ کے خوش نہوا اور اس رسالہ کو لکھنے سے بڑی اُمید قوی ہوئی کہ اسکا انعام دنیا اور آخرت مین انشاء اللہ تعالی سے ملے گا اللہ تعالی ہماری یہ اُمید بر لاوے آمین یارب العالمین

بعد اس کے وجودیہ لوگون نے جو بعضے بعضے مقام مین لوگون کو گمراہ کیا ہی اور اُنکو ہمہ اوست کہنا سکھا دیا ہی یعنے سب اللہ ہی سو اُن لوگون کو سمجھا وین کہ یہ مذہب سوفسطائیہ کے عقیدہ سے نکلا ہی اُن لوگون کا عقیدہ یہ ہی کہ وے لوگ کہتے ہین کہ حقایق الاشیا یعنی سب چیزون کی حقیقت کچھ نہین ہی یہ سب وہمین اور خیالین باطل ہین اور یہ لوگ عنادیہ خلاف والے ہین اور اُن مین سے بعضے کہتے ہین کہ حقایق الاشیا کچھ نہین ہین بلکہ سب کی حقیقت اعتقاد کے تابع ہی یہان تک کہ اگر اعتقاد کیا ایک چیز کو جوہر تو وہ جوہر ہی اور عرض تو وہ عرض ہی اور قدیم تو وہ قدیم ہی اور حادث تو وہ حادث ہی اور یہ لوگ عندیہ ہین اس مضمون کی تصریح شرح عقائد نسفی مین دیکھو الغرض مسلمانون کا یہ مذہب ہرگز نہین ہی بلکہ اُن بیدین فرقون نے دین اسلام اور شریعت کے باطل کرنیکو یہ بات نکالی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر سب ایک ہوا تو کلمہ اور قرآن بھی مٹا اور کافر اور مسلمان سب ایک ہوگئے اور حرام اور حلال باقی نرہا اور دوزخ اور بہشت اور ثواب اور عذاب اور وعدا ور وعید کچھ نہ باقی رہا اور عقائد اور تصوف کی کتابون مین جو اللہ تعالی کی وحدانیت اور اُسکے قدیم ہونے کا اور عالم کے حادث ہونیکا بیان کیا ہی سب مٹ گیا ابوشکور سالمی کی تمہید کے تیسرے باب مین جو اللہ تعالی کی وحدانیت وغیرہ کا بیان اس خوبی کے ساتھ کیا ہی کہ دل کو بڑا اطمینان ہوتا ہی سو سب مٹ گیا اور حق یہ ہی کہ اللہ اللہ ہی ہی اور عالم عالم حق سبحانہ بیچون اور بیچگون ہی اور اُسکی حقیقت بیچون اور بیچگونگی ہی اور عالم عالم کی حقیقت مین سراسر چونی اور چگونگی ہی اور حق سبحانہ قدیم ہی کہ اُسکا اول نہین ہی اور واجب الوجود ہی کہ اُسکا وجود یعنی موجود ہونا ممتنع العدم ہی یعنی اُسکا وجود عدم اور نیست ہوسکتا ہی نہین۔ اور عالم حادث ہی کہ پہلے نہ تھا پیچھے ہوا اور ممکن الوجود ہی یعنے اُسکا ہونا اور نہونا دونون جائز اور درست ہی اور یہ تعریف اور بیان شریعت اور عقل دونون کا ہی

توبیچون کو عین چون کہنا اور واجب کو عین ممکن کہنا اور قدیم کو عین حادث کہنا اور ممتنع العدم کو جائز العدم کہنا ہرگز درست نہین کیونکہ حقائق کا انقلاب یعنی حقیقتون کا بدل جانا محال ہی عقل اور شریعت دونون کی راہ سے اور ایک کی حقیقت کو دوسرے پر اوٹلنا اور قیاس کرنا الجبار کی منع ہی شریعت اور عقل دونون کی راہ سے پس وجودیہ کا رد اسیقدر کفایت ہی اور باقی اُسکی تصریح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب سی ویکم مین اور تصوف اور عقائد کی ساری کتابون مین دیکھو بلکہ اُسکی بات ہمہ اوست سے بھی اُسکی بات کا رد نکلتا ہی کیونکہ ہمہ معنی سب اور او معنی وہ ایک کیونکہ او بولتے ہین ایک پر اور جمع پر آ ہنا اور ہمہ بولتے ہین تو دونون ایک کیسے ہوئے باقی رہے منصور حلاج سو اُنکا عقیدہ اور قول ایسا ہونا کہین سے ثابت نہین بلکہ عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ یہ بات منصور حلاج نے بطور حکایت کے اللہ تعالی کی طرف سے کہا یعنی شاہدہ کی حالت مین اللہ تعالی سے انا الحق سنا مارے لذت کے آپ بھی اُسی بات کو دُھرایا سو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے اُسکو بھی لغزش یعنی پاؤن کا پھسلنا سمجھا اور فرمایا کہ حسین ابن منصور حلاج کے زمانے مین کوئی شخص ایسا نتھا کہ اُسکی دستگیری کرتا اور جو لغزش کہ اُسکو ہوئی تھی اُس سے اُسکو باز رکھتا اور اگر مین اُسکے زمانے مین ہوتا تو اُسکی دستگیری کرتا اُسکا یہ حال نہوتا انتہی یہ مضمون اخبار الاخیار سے لکھا اور حضرت مجدد نے اپنے بعضے مکتوب مین لکھا ہی کہ اگر سب اللہ ہین تو سیر الی اللہ کے مراقبہ مین فنا کسکو کرے گا اور اُس مراقبہ مین جسکو کمال حاصل ہوگا تب اوست کے ہمہ کو تو وہان دیکھتا ہی نہین۔ بعد اسکے چارون مذہب کے حق ہونے مین جو لا مذہب لوگ وسواس دلاتے ہین کہ جب چار مذہب والے چار راہ پر چلتے ہین اور ایک کے مخالف دوسرے کی راہ ہی تو دونون مین ایک راہ خواہ مخواہ باطل ہوگی دونون کا حق ہونا عقل اور شرع کے خلاف ہی۔ تو اُن کا رد یہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث پر عمل کرنا امام اعظم رح کا مذہب ہی۔ سو وہ حق ہی اور فعلی حدیث پر عمل کرنا امام شافعی رح کا مذہب ہی سو وہ بھی حق ہی اور دونون امام دونون قسم کی حدیث پر عمل کرتے ہین مثلاً جب ایک حادثہ مین قولی فعلی دونون حدیث آتی ہی تب امام اعظم رح قولی کو ترجیح دیتے ہین

اور امام شافعی رح فعلی کو ترجیح دیتے ہین قولی حدیث اوسکو کہتے ہین جسمین خود حضرت کا فرمانا بیان کیا ہو اور فعلی حدیث اسکو کہتے ہین جسمین حضرت کے فعل کو صحابہ اور صحابیہ نے بیان کیا ہو تو دونون امام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوط پکڑا ہو اس جناب کے دامن پکڑنیوالے کو جو گمراہ جانے وہ کافر ہے جس حدیث سے دونون امام کا مذہب نکلا ہو وہ حدیث مشہور ہو اس حدیث مین حضرت کے جوتا اتارنے کا ذکر ہو نماز کے اندر سو واعظ لوگ اس حدیث کو نور الانوار سے سنا دین مثلاً حضرت کی فعلی حدیث سے ثابت ہو کہ اس جناب نے فجر کی نماز ایسے وقت مین پڑھی کہ عورتین چادر اوڑھے چلی جاتی تھین بسبب تاریکی کے پہچان نہ پڑتی تھین سو اپنے مذہب اور قاعدہ کے موافق اس حدیث پر امام شافعی رح نے عمل کیا اور قولی حدیث سے ثابت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ روشن کرکے پڑھو تم فجر کی نماز اسواسطے کہ اسمین ثواب زیادہ ہوتا ہو سو اس حدیث پر امام اعظم رح نے عمل کیا اپنے مذہب اور قاعدہ کے موافق اسیطرح سے ہر مسئلہ مین چارون امام کا خلاف سمجھو اور چارون مذہب کے حق ہونیکی وجہ ہم اور بھی بیان کرسکتے ہین مگر ان چند ورقون کے مناسب نہین پس اسی طرح سے تم لوگ جو فقہ کی کتابون مین خود دیکھو یا سنو اسکو حق جانو ہر مسئلون کی دلیل قوی قوی موجود ہو بعد اسکے طہارت کے مسائل تعلیم کرین بہت سے لوگون کو دیکھا کہ پائخانہ جاتے ہین اور استنجا کرتے ہین بغیر کلوخ کے اور بہت سے لوگ وضو مین منہ دھونے کے وقت ناک اور ہونٹھ پر چپو کرکے پانی مارتے ہین پانی سب گرجاتا ہو تب تر ہاتھ منہ پر پھیرتے ہین اور بہت سے لوگ ابتک تیمم اور غسل بھی نہین جانتے ہین غسل کیواسطے گرم سرد پانی ملانے کا اندازہ نہین جانتے اسیطرح سے عورت مرد دونون ستر عورت نہین جانتے بعضے توندوالے ایسا تہبند باندھتے ہین کہ ربع یا زیادہ پیڑو کھلا رہتا ہو یہی حال ہو عورتون کا خصوصاً جو کرتا نہین پہنتی ہین اس غفلت سے خوب ہوشیار کردین کہ بیچاری نماز پڑھکے بے نمازی نہ اٹھین قیامت کے روز اور قرآن کا صحیح پڑھنا تجوید کے ساتھ جو ایکبارگی اٹھ گیا ہو اسکو بھی خوب تعلیم کرین اور اذان اقامت بھی صحیح کہنا بتادین اور نماز کے فرض واجب سنت مستحب بھی یاد کرادین اور سجدہ سہو کا مسئلہ اور

سب مسئلے نماز کے بتا دین بعد اسکے سارے فقہی مسئلے بقدر حاجت کے تعلیم کر دین خصوصاً نکاح اور طلاق
اور محرم و غیر محرم کا مسئلہ اور عورتون کو پردہ کرنے کا مسئلہ اور اپنے شوہر کی تابعداری کرنے کا مسئلہ
بڑی تاکید سے یاد کرا دین اور بعضے ملک مین بے نمازی کے جنازہ کی نماز نہین پڑھتے اُسکو بھی
سمجھا وین اور بعضے مقام مین میت کو بغیر غسل اور بغیر جنازی کی نماز کے دفن کرتے ہین اُسکو بھی
خوب سمجھا کے جاری کرین اور بعضے مقام مین جمعہ کی نماز نہین پڑھتے ہین اور بعضے مقام مین
جمعہ کی نماز تو پڑھتے ہین مگر آخر ظہر نہین پڑھتے ہین حالانکہ جمعہ کے روز دونون فرض ہی اور اسکا
سوال بھی سابق مین لوگون نے کیا تھا کہ ایک وقت مین دو فرض کسواسطے ہوا تب اُسکا جواب تفسیرات
احمدیہ وغیرہ مین اسطرح لکھا ہی کہ ایک وقت مین یہ دو فرض نہین ہی بلکہ اللہ کے نزدیک اگر ظہر
درست ہو گی تو جمعہ نفل ہوگا اور اگر جمعہ درست ہوگا تو ظہر نفل ہو گی اور یہ بات دنیا مین کھل سکتی
نہین کیونکہ مصر کی تعریف مین بارہ قول ہونیکے سبب سے ہر مقام کے مصر ہونے مین شک پیدا ہوا
ہی اور وہ شک قبل قیامت کے دفع نہین ہو سکتا کیونکہ ہر مجتہد پر خطا اور صواب کا احتمال ہی اور اسکا
فیصلہ دنیا مین محال ہی تو بموجب مضمون فقہ اور حدیث کے جمعہ اور آخر الظہر دونون کو ادا کرے
تاکہ قیامت کو بلا شبہہ بری الذمہ ہو تفسیر احمدیہ اور جامع الرموز اور رد المحتار وغیرہ سے خوب سمجھا وین
اور جو لوگ کہتے ہین کہ شک کی نماز درست نہین سو جاہل ہین یہ تو نماز مین شک نہین ہی بلکہ شک کیوقت
مین وہ عمل کرتے ہین جیسا کہ مشکوک پانی کے موجود ہوتے وضو اور تیمم دونون فرض ہی یا چار رکعات
والی نماز مین کسیکو شک ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہی یا چوتھی تو اس مقام مین قعدہ بھی کرے اور تشہد
بھی پڑھے بعد اسکے ایک رکعت اور بھی پڑھ کے سجدہ سہو کا کر کے نماز کو تمام کرے دیکھو چوتھی
جانب کے قعدہ کرنا اور تیسرے جانب کے ایک رکعت اور بھی پڑھنا شریعت سے تعلیم ہوا اس
مسئلہ کو ہدایہ اور شرح وقایہ سے سمجھا دین اور اس مسئلہ کی دلیل مین صاحب ہدایہ نے حدیث
لکھی ہی اور خوب تصریح کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اُس حدیث مین جو مشکوۃ المصابیح مین
باب السہو کی پہلی فصل مین عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُسکو دیکھ لین اور جیسا کہ

شریعت کی کتاب یعنی فقہ اور حدیث کی کتاب سے ثابت ہوا کہ اعمال مین جو شک واقع ہو کہ دونون
عمل مین سے اس وقت کون عمل واجب ہی تو ایسے شک کی حالت مین دونون عمل کرنا ہوتا ہی
ویسا یہ بھی ثابت ہوا شریعت کی کتاب عین العلم سے اور اُسکا مصنف صحاح ستہ کی صحیح حدیث
سے دلیل لایا ہی کہ جس چیز مین اختلاف ہی کہ کوئی حلال کہتا ہی کوئی حرام کوئی مکروہ کوئی مباح
تو اُس چیز سے پرہیز کرنا تقوی ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی دع ما یریبک الی ما لا یریبک انتہی
چھوڑ دے تو اُس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھکو اور اُس چیز کو اختیار کر جو تجھکو شک مین نہ ڈالے
انتہی - اور اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور حاکم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا
ہی تو آخر الظہر کو جو منع کرتا ہی سو خلاف شرع کرتا ہی اور قیامت کے روز مسلمانون کے بلا شبہہ
ذمہ پاک ہونے کے کام سے باز رکھتا ہی - باقی رہا تمباکو کا مسئلہ سو اس ملک مین تمباکو کو بعضے جاہل
حرام مطلق کہتے ہین اور حقہ پینے والے کے پیچھے نماز نہین پڑھتے سو یہ سب جہالت ہی قول السدید
اور رد المحتار سے ثابت ہی کہ مجتہد کے سوا دوسرے کو جو شخص ایسا عالم ہو کہ کتاب کا مضمون سمجھنے
مین اُس کا ٹھیک سمجھنا اُسکے چوکنے سے زیادہ ہو وہ اپنے مذہب کی کتابکی عبارت نقل کر دے
سو ہم اس باب مین حدیقۃ الندیہ کی عبارت کا ترجمہ بطور خلاصہ کے نقل کر دیتے ہین وہ یہ ہے
جس فصل مین بدعتون کی اقسام اور احکام بیان کیا ہی اُس مین فرماتے ہین اور لیکن بدعت فی
العادت جو ہی کہ اُس سے اللہ تعالی کی عبادت کا قصد نہین ہوتا ہی اور نہ اُس مین ثواب طلب کیا
جاتا ہی مانند چلنی اور چمچ وغیرہ کے سو اُسکا کرنا گمراہی نہین اور نہ بدعت کی وعید اُس کے شامل
ہوتی ہی بلکہ بدعت فی العادت کے کرنیکے ترک اولی ہی پرہیزگاری اور احتیاط والون کے
نزدیک فقرکے ہان اولی سو ترک کرنا بدعت فی العادت کا بہتر ہی اُس کے کرنے سے
اسواسطے کہ اُس کے کرنے سے دنیا کی نعمت مین دل کا چین اور آرام سمجھنے لگتا ہی اور دلکی
راحت آدمی کو غفلت اور غرور مین پہونچا دیتی ہی اور اسی بدعت فی العادت مین سے ہی
استعمال تتن اور قہوہ کا یعنی استعمال کرنا تمباکو اور بُن کا جو اس زمانے مین چھوٹے لوگون

اور بڑے لوگون مین دونون کا ذکر پھیل رہا ہی اور صواب اور حق یہ ہی کہ ان دونون کے استعمال کے حرام ہونے اور مکروہ ہونیکی کوئی وجہ نہین ہی بلکہ دونون کا استعمال بدعت فی العادت ہی اور جس شخص نے ان دونون کے حرام ہونے کی کوئی وجہ بیان کیا ہی تو بدعت فی العادت کا حرام کہنا اُسکے ذمہ پر لازم آیا ہی اور اُس کا حرام کہنا جمہور علما کے اتفاق کے خلاف ہی انتہی یہ خاکسار کہتا ہی کہ مکروہ تنزیہی اور ترک اولی ایک ہی جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ مین ہی اس خاکسار کے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے سوالات عشرہ کے جواب کے رسالہ مین حقہ کا مسئلہ جو بیان کیا ہی اُس مین تنباکو کے حرام کہنے والے کا رد کیا ہی اور حقہ کے مکروہ ہونے کی تین وجہ بیان کیا ہی مگر فرمایا ہی کہ تینون وجہ مکروہ تنزیہی ہین تو اُس جناب کا قول اس کتاب کے موافق ہوا اور یہ جو لکھا ہی کہ تین وجہ مکروہ تنزیہی کی جمع ہونے سے حقہ مکروہ تحریمی ٹھہرا یہ بھی کوئی قاعدہ ہوگا ہمکو معلوم نہین جب معلوم ہوگا تب ہم اطلاع کردین گے پھر گو نہ اُس کا ترک کردینا اولی یعنے بہتر ٹھہرا اسی واسطے ہم لوگ احتیاط اور ورع کے سبب سے حقہ نہین پیتے ہین اور سب کو ترک اولی بنا دیتے ہین بس ہمارے گروہ کے لوگ حقہ چھوڑ دیتے ہین دین مین افراط تفریط یعنی زیادتی کمی کرنا درست نہین۔ اسی طرح جہالت سے بعضے ملک کے لوگ جو شخص چمڑیکی تجارت کرتا ہی اُس کو برادری سے اور مسجد سے نکالدیتے ہین اس کے گھر کا کھانا نہین کھاتے ہین اور اُس کا حجام اور دھوبی اور کہار اور مزدور بند کردیتے ہین اسی طرح سے بدعت کرنے والے اور ناچ باجا کرنے والے اور بے نمازی وغیرہ مرتکب کبیرہ کا سب بند کردیتے ہین سو اس مسئلہ کی حقیقت سنو چمڑے کی تجارت کا یہ بیان ہی کہ درالمختار اور ردالمحتار مین باب البیع الفاسدمین اور بھی بہت سی فقہی کتابون مین جو لکھا ہی اُس کا ترجمہ مختصر یہ ہی اور باطل ہی بیع مردار کے چمڑے کی قبل دبغ کے یعنی قبل سکھانے کے اگرچہ نقد قیمت کے یعنی سونے چاندی کے سوائے جو مال اسباب ہی اُس مال کے بدلے مین بیچ کرے اور اگرچہ یعنی سونے چاندی کے

سوای جو مال اسباب ہی اس مال کے بدلے مین بیع کرے اور اگرچہ یعنی سونے چاندی کی بدلے
مین بیع کرے دونون صورت مین مرداری چمڑے کی بیع باطل ہی اور دباغت یعنی سجھانیکے بعد
اُسکی بیع درست ہی مگر آدمی اور خنزیر اور سانپ کا چمڑا کہ دباغت نہین قبول کرتا ہی اور دباغت سے
پاک نہین ہوتا ہی اُس کی بیع درست نہین ہی اور جو چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہی اُس کی بیع
بعد دباغت کے درست ہی۔ اور سجھائے چمڑے سے فائدہ لینا درست ہی انتہی تو سجھائے چمڑے کی
تجارت کو جو شخص درست نہین جانتا اور اُسکے تاجر سے انکار کرتا ہی وہ دین کے خلاف کرتا ہی
اور جو شخص مرداری چمڑا قبل دباغت کے بیچتا خریدتا ہی اصالۃً یا وکالۃً وہ حرام کرتا ہی اس کو جو لوگ
ملامت کرتے ہین اور ایسے بیچنے خریدنے سے منع کرتے ہین اور اُس حرام بیع کے مال کی
ضیافت قبول نہین کرتے ہین وہی لوگ حق پر ہین اور ثواب پاتے ہین تو شریعت کے اس حکم
بموجب مسلمانون پر واجب ہی کہ جو شخص مذبوح یعنی حلالی چمڑے کی تجارت قبل دباغت یا بعد دباغت
کے کرتا ہی یا آدمی اور خنزیر اور سانپ کے سوائے اور دوسرے جانور کے مرداری چمڑیکی تجارت
بعد دباغت کے کرتا ہی اسکو منع اور ملامت نکرین اور مرداری چمڑا قبل دباغت کے خرید و فروخت
نکرین اور جو کوئی ایسا کرتا رہا ہو سو اب وہ اُس کام سے توبۂ نصوح کرے اور بعد توبہ کے اسکو کوئی
مسلمان برا نہ کہے باقی رہا فاسق معلن کے ضیافت قبول نکرنے اور جس کا مال حرام کا زیادہ ہو
اور حلال کا کم اور جس کے گھر ناچ باجا وغیرہ تماشا ہی اسکی ضیافت قبول نکرنے کا مسئلہ تصریح کے ساتھ
حق الیقین مین فتاوی عالمگیری کے بارھوین باب سے لکھا ہی اُسپر عمل کرو کراؤ اور جھوٹ کا
ماننا یعنی وسواس کرنا اور شریعت مین جو طہارت اور صفائی اور درست نادرست کی حد مقرر ہے
اُس سے بڑھ جانا جو لوگون مین رائج ہی سو دین کے خلاف ہی اور اپنی طرف سے نئی شریعت
مقرر کرنا ہی اور اسی طرح سے فاسق یا بدعتی یا ذمی کی ضیافت کرنے اور بدعتی اور فاسق کے
گھر بدعت اور فسق کے روز کے سوا دوسرے روز کے کھانیکو درست نجاننا وسوسہ شیطانی ہی
اور بعضی کتاب مین جو دینی مصلحت کیواسطے جو فاسق کی ضیافت کو منع لکھا ہی وہ اُسوقت مین ہی

جب جانتا ہی کہ ہمارے کھانیکی قوت سے یہ شخص فسق کریگا ان سب مضمونون کی دلیل سنو حدیقہ ندیہ کی دوسری جلد مین لکھا ہی روایت کیا امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے سند کے ساتھ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ضیافت مین ایک یہودی نے بلایا روٹی اور گلائی ہوئی چربی کھانیکو سو اس کو آپ نے قبول کیا اور کہایا اور آن حضرت کا ایک یہودیہ کے گھر کھانا ثابت ہوا ہی جسنے حضرتکو زہر دیا تھا بکری کے کتف مین یعنی شانہ مین خیبر مین اور ثابت ہوا ہی کہ اُس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا مشرکہ عورت کے مزادہ یعنی پانی رکھنے کے برتن کے پانی سے اور شک نکیا اُس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مذکور چیزون مین سے کسی کی طہارت مین سو شک اور تردد کرنا ایسی چیزون مین وسوسہ شیطانی اور اپنے نفس کو آراستہ اور آبدار یعنی آبدار بہت اچھا جاننے کے سبب سے ہی انتہی - باقی بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ یہ سب وسواس جو کرتے ہین تو اُسکو تنگ کرنیکے واسطے کہ تنگ ہو کے دین پر مضبوط ہو جاوے تو اُن کا جواب یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تنگ کرنا ثابت نہین بلکہ اُس کو اپنی جماعت مین رکھنا اور اُس سے اخلاق کرنا اور اُس کے واسطے دعا اور توجہ باطنی کرنا ثابت ہی اُسکی دلیل یہ ہی کہ نزہۃ المجالس کے باب فضل الصلوۃ لیلا ونہارا مین لکھا ہی کہ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرتا تھا اور جتنے بیحیائی کے کام ہین سب کرتا تھا تب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی خبر دی تب آپ نے فرمایا کہ بیشک اُسکی نماز ایک دن اُسکو اِن کامون سے منع کر دیگی پھر بہت روز نگذرے کہ اُس نے توبہ کی اور اُسکا حال بہت اچھا ہو گیا تب آپنے فرمایا کہ مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ بیشک اُسکی نماز ایک دن اُسکو اِن کامون سے منع کر دیگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز کی برکت سے اتنا بڑا بدکار شخص متقی بن گیا اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق کو اپنی جماعت سے نہ نکالا اور اُسکو چڑھانے اور چھیڑنے سے منع کیا اس طرح سے ہم لوگون کو لازم ہی کہ فاسق کو جماعت سے نہ نکالین اور اُسکو نماز کی ترغیب بتاکید کرتے رہین نماز کی برکت سے وہ خود بخود پرہیزگار ہو جاوے گا اور نزہۃ المجالس کے باب التقوی وفضل

الخیرات مین لکھتے ہین کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اذن دیجیے مجکو زنا کرنے کا تب اُسکو لوگون نے جھڑکا تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ بیٹھ وہ بیٹھا تب آپ نے اُس سے کہا کہ کیا تو پسند کرتا ہی کہ تیری ما کے ساتھ کوئی زنا کرے اُسنے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کرنے کو پسند کرتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی بہن کے ساتھ زنا کرنیکو پسند کرتا ہی اُس نے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی پھوپھی کے ساتھ زنا کرنیکو پسند کرتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ کہا کیا اپنی خالہ کے ساتھ زنا کرنیکو پسند کرتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ کہا راوی نے پھر رکھا حضرت نے اپنا ہاتھ اُسکے اوپر اور کہا اللھم اغفر ذنبہ وطہر قلبہ وحصن فرجہ یا اللہ تو بخشدے اُسکا گناہ اور پاک کر تو اُسکا دل اور نگاہ رکھ تو اُس کی شرمگاہ پھر بعد اُسکے اُس جوان نے ایسی ایسی چیز کی طرف خیال نکیا انتہی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بے ادب فاسق کو بھی اپنی جماعت سے نہ نکالا بلکہ اُسکو نصیحت کی اور اُسکے حق مین دعا کیا اور اُسکے اوپر اپنا ہاتھ رکھکے باطنی تاثیر بخشی پس بدعتی اور فاسق کے ہدایت کی یہی دوا ہی جو حدیث مین ثابت ہوئی باقی وسوسہ شیطانی ہی اور اُسکی حقیقت یہ ہی کہ یہ وسوسہ شیطانی ہندؤن کی صحبت سے پیدا ہوا ہی ایسا وسوسہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کے آج تک نہ مشائخون مین تھا نہ کسی ملک کے عوام اور خواص مسلمانون مین اور یہ بات بدیہی ہی اور ایسا شخص ہندؤن کی طرح سے دوسرے مقام مین جانیکے قابل نہین مسلمانون کو ایسے وسواس سے اللہ تعالے محفوظ رکھے۔ اور ان دنون مین ملک بنگالے کے بعضے مقام مین جو ذکر جہر اور ذکر خفی کے باب مین جہالت کے سبب سے اکثر لوگ خلاف کرکے سوال کرتے ہین کہ ذکر جہر یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور ذکر خفی یعنی پست آواز سے ذکر کرنا دونون درست ہین یا ایک اگر دونون درست ہین تو افضل کون ذکر ہی اور اس سوال کرنے کا سبب یہ ہی کہ بعضے لوگون نے ایسا کیا ہی کہ باوجودیکہ وہی لوگ اُس مرشد سے بیعت کیے تھے جو نقشبندیہ طریقہ کے موافق ذکر خفی تعلیم کرتا ہی بعد اُس کے دوسرے طریقہ کے کسی مرشد سے اُن لوگون نے بیعت کرکے ذکر جہر سیکھ کے ذکر جہر کرنا شروع کیا

اور ذکر خفی کرنے والون پر اعتراض اور طعن کرنا شروع کیا اور دونون گروہ مین پھوٹ اور نفاق پیدا ہوا
اور اُن مذکور ذکر جہر والون کی یہ عادت ہی کہ جب کہین ضیافت مین جاتے ہین توراہ مین اس قدر ذکر
جہر کرتے ہین کہ لوگ پہچان جاتے ہین کہ فلانے شخص آئے اور اس خاکسار نے بنگالے مین ضلع جسرا
مین اور بعضے مقام مین دیکھا کہ بازار مین بھیکھ منگے فقیر ہر ہر دوکان مین کھڑے ہوکے اس طرح سے
کلمہ کا ذکر کرتے ہین کہ لا الہ موٹی آواز سے منہ سے کہتے ہین اور الا اللہ پتلی آواز سے حلق سے دبا کے
کہتے ہین اس واسطے کہ نادان لوگ جانین کہ یہ پتلی آواز دل سے نکلتی ہی اور یہ بڑا ریا اور مکاری ہی
اور ذاکرون اور ذکر کی ہتک کرنا ہی تو وے ذاکر مذکور اور یہ بھیکھ منگے قابل تعزیر کے ہین اور ایسا ذکر
کرنا حرام ہی باقی ذکر کی شرطون کے ساتھ ذکر جلی اور خفی دونون درست ہین اور بعضے مقام مین ذکر
جلی افضل ہی اور بعضے مقام مین ذکر خفی اسکی تصریح ردالمحتار وغیرہ کتابون مین دیکھو اور اُسکی حقیقت
یہ ہی کہ نقشبندیہ مشائخون نے ذکر جہر سے اجتناب کیا ہی اور ذکر قلبی اختیار کیا ہی اس مضمون کو حضرت
مجدد قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب صد و شصت و ششم مین دیکھو اور چشتیہ و قادریہ کے
پیشواؤن نے ذکر جہر اختیار کیا ہی جیسا کہ مرشد برحق کے ملفوظات صراط المستقیم مین تصریح موجود ہی
اور اس فقیر نے کم فرصت لوگون کے واسطے ذکر جلی کا طریقہ اپنے شجرہ مین داخل کیا ہی اور خود
جو طالبون کو ذکر اور شغل تعلیم کرتا ہی وہ نقشبندیہ طریقہ کے موافق اور ان تینون پیشواؤن کے طریقہ مین
فقیر مرید ہی اور مرید کرتا ہی تو طالب لوگ دونون قسم کے ذکر کو درست اور افضل جانین اور جس طرح سے
مرشد تعلیم کرے اُسی طرح سے ذکر اور مراقبہ مین مشغول رہین اور عالم لوگ ریاکارون اور مکارون کی
برائی وعظ مین بیان کرین اور اُنکو ذلیل جانین اور ذکر کو حیلہ بہانہ ٹھہرا کے مسلمانون مین پھوٹ
ڈالنا بلاشبہہ یہ بھی وہابیونکا فساد ہی

تیرھوان وعظ طریقیت کا سلوک جو لوگ اختیار کرتے ہین مثلاً ذکر اور مراقبہ مین جو لوگ مشغول رہتے ہین سو اُسکے فائدہ کی بیان مین اور استغراق کے بیان مین

سو اُسکا فائدہ سنو حضرت مجدد قدس سرہ اپنے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب ہجدہم مین فرماتے ہین کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس سے پوچھا کہ سلوک سے کیا مقصد ہے فرمایا کہ معرفت اجمالی کی تفصیل ہوجاوے یعنی اللہ تعالی کو جو مجملا پہچانا تھا سو سلوک کے سبب تفصیل کے ساتھ پہچاننے لگے اور معرفت استدلالی کشفی ہوجاوے یعنی دلیل تلاش کرنے سے اسکی کاریگری دیکھ کے جو معرفت حاصل ہوئی تھی سو ذکر اور مراقبہ کے سبب جب کشف حاصل ہوا یعنی غیبی چیزین اسپر کھل گئین اور مشاہدہ اور حق الیقین حاصل ہوا اب یہ معرفت کشفی ہوئی اور یہ نفرمایا کہ معرفت تفصیلی اور کشفی کی سوای دوسرے علوم حاصل ہوتے ہین انتہی۔ اور ذکر سے دلکو چین جو ہوتا ہے سو معرفت کے سبب جیسا کہ اسی جلد کے مکتوب نود و دوم مین ذکر سے دل کے چین پانیکے بیان مین سورۂ رعد کی یہ آیت لکھتے ہین الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سنو اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہین دل۔ دل کے اطمینان اور چین پانے کی راہ اللہ سبحانہ کا ذکر ہے نہ نظر اور استدلال یعنے غور اور فکر اور دلیل تلاش کرنا دل کے اطمینان کی راہ نہین ہے بیت

پای استدلالیان چوبین بود		پای چوبین سخت بی تمکین بود	

اسواسطے کہ ذکر مین حاصل کرنا میل اور مناسبت کا ہے ساتھ اُس جناب پاک کے اگرچہ بندیکو اُس سبحانہ کی ساتھ کچھ مناسبت نہین ہے ما للتراب ورب الارباب کیا مناسبت ہے خاک کو رب الارباب کے ساتھ لیکن ایک قسم کا علاقہ ذاکر اور مذکور کے درمیان مین پیدا ہوتا ہے کہ موجب محبت کا ہوتا ہے اور جب محبت غالب ہوئی تب سوای اطمینان کے کچھ نہین ہے اور جب کام اطمینان قلب تک پہونچا تب دولت ابدی اُسکے

	وقت کی نقد ہوئی یعنی دولت ابدی اسکو نقدا نقد حاصل ہوئی	

بیت ذکر گو ذکر تا ترا جان است		پاکی دل ز ذکر رحمٰن است	انتہی

فائدہ عظیمہ علم مکاشفہ اور علم معاملہ کے بیان مین اب یہ خاکسار کہتا ہے کہ ذکر کا فائدہ جو حضرت مجدد کی لکھنے سے معلوم ہوا ہے یہ سمجھے کہ جو شخص ذکر کرتا رہیگا تو اسکو پہلے ہی روز سے فائدہ ملنا شروع ہوگا اور چونکہ ذکر بھی علم معاملہ مین داخل ہے اور اُس سے بھی مکاشفہ حاصل ہوتا ہے جس سے معرفت حقیقی حاصل ہوتی ہے اور کبھی

غیبی چیزین بھی نظر پڑتی ہین مگر سالک سوای معرفت اور محبت کے اور اطمینان کے ذکر سے دوسری چیز کا
ارادہ نکرے کیونکہ اول تو یہ بات اخلاص کے خلاف ہی اور دوسرے یہ کہ جو شخص یہ سمجھا کہ ذکر سے کوئی صورت
شکل ور انوار نظر پڑین گے تو جب اُسکو کچھ نظر نہ پڑیگا تب ذکر سے بھی اور اپنے مرشد سے بھی بے اعتقاد
ہو جائیگا اور شک مین گرفتار ہوگا اور اسیطرح سے اُس جاہل کی بھی بات ہی جو کہتا ہی فلانے مرشد بھی ایک
شخص کو توجہ دین اور ہم بھی ایک شخص کو توجہ دین دیکھو کسکی توجہ سے وہ آدمی بیہوش ہو جاتا ہی سو یہ نری
جہالت کی بات ہی کیونکہ ذکر اور مراقبہ کا جو فائدہ اور جو غرض کہ ابھی مذکور ہوئی ہی یہ بات اُسکے خلاف ہی اور
حقیقت یہ ہی کہ ذکر سے مقصود اصلی اطمینان قلب اور اللہ تعالی کی محبت کا حاصل ہونا ہی اور غیبی صورتون اور
نورون اور رنگون کا دیکھنا مقصود نہین ہی اور نہ اسواسطے ذکر مقرر ہوا ہی بلکہ غیبی چیزون کا دیکھنا علم مکاشفہ
سے ہوتا ہی اس مضمون کا بیان عین العلم کے مقدمہ سے ہم لکھتے ہین سنو اُسمین فرماتے ہین۔ کہ علم دو
علم ہین یعنی علم معتبر اور آخرت مین نفع دینے والے دو علم ہین ایک علم مکاشفہ کا اور وہ ایک نور ہی کہ
مومن کے دل مین اُسکے ظاہر اور باطن کے پاک ہونے سے ظاہر ہوتا ہی اور اللہ تعالی مومن کے دل مین
اس نور کو ڈال دیتا ہی یہان تک کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے رتبہ تک پہنچ جاتا ہی تب اس
نور سے مومن غیب کو دیکھتا ہی یہان تک کہ حق سبحانہ تعالی کا روشن اور ظاہر ہونا اور اسکی ذات اور صفات
اور افعال کی معرفت حقیقی اور آخرت کے احوال کی معرفت حقیقی اسپر ایسا کھل جاتی ہی جیسا کہ آنکھ سے
دیکھتا ہی اور علم مکاشفہ کا ثابت ہی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب داخل ہوتا ہی نور آدمی کے دل مین
تب کشادہ ہوتا ہی دل اُسکا یعنی امور غیب کو دیکھتا ہی اور کشادہ ہوتا ہی دل یعنی بلا کو برداشت کرتا ہی
اور سر کو یعنی راز اور بھید کو نگاہ رکھتا ہی اور علم مکاشفہ کی تصریح نہین کر سکتے ہین اسواسطے کہ اسکی تصریح
حدیث مین نہین آئی ہی اور حدیث مین اسقدر آیا ہی کہ بیشک بعضا علم مانند نقشۂ پوشیدہ کے ہی کہ غیر کی
آنکھ سے پوشیدہ ہی کہ اس علم کو نہین جانتے مگر اللہ تعالی کی معرفت والے لوگ تو اس حدیث سے
اس علم کی تصریح نہوئی بلکہ معلوم ہوا کہ اسکو معرفت والے لوگ جانتے ہین اور علم مکاشفہ کا افضل ہی
اور یہی مقصود ہی کیونکہ علم مکاشفہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات اور افعال سے علاقہ رکھتا ہی اور

اور دوسری قسم علم کی علم معاملہ ہی اور وہ اُس چیز کا علم ہی جو اللہ تعالی سے نزدیک کر دیتی ہی اور اُس چیز کا علم ہی جو اللہ تعالی سے دور کر دیتی ہی اسمین سارے بھلے بُرے کام ظاہری اور باطنی آگئے یعنی معاملہ اُس چیز کا علم ہی جس کے بجالانے اور جس کے کرنیکا حکم اللہ تعالی نے اپنے بندون کو فرمایا ہی سو جسکے بجالانیکا حکم ہی اُس کے بجالانے سے بندہ اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہی اور جسکے چھوڑنیکا حکم ہی اُسکے کرنے سے بندہ اللہ تعالی سے دور ہوجاتا ہی اور علم معاملہ دو قسم ہی ایک جوارح یعنی ہاتھ پانون وغیرہ اعضا سے جو اعمال ہوتے ہین اُنکا علم اور دوسرا قلب کے اعمال کا علم اور جوارح سے جو عمل ہوتا ہی وہ یا تو عبادت ہی یا عادت۔ اور قلب مین وارد ہوتا ہی وہ یا محمود یعنی پسندیدہ اور نیک ہی یا مذموم یعنی بُرا ہی تو ضرور ہوا کہ علم معاملہ دو ٹکڑے ٹھہرایا جاوی ایک ظاہر اور ایک باطن اور ظاہر کی قسم تو معلوم ہوئی عبادت اور عادت اور باطن جو ہی سو علاقہ رکھتا ہی دل کے احوال اور نفس کے اخلاق اور چال سے اور دل کے احوال اور نفس کے اخلاق محمود ہوتے ہین یا مذموم ایسا ہی ہی احیا مین اور ظاہر علم کا بیان فقہ مین ہی اور باطن علم کا بیان تصوف مین ہی اور یہ علم معاملہ مقدم ہی علم مکاشفہ پر کیونکہ علم معاملہ شرط ہی علم مکاشفہ کے حاصل ہونیکے لیے تو جب تک اعمال ظاہری اور باطنی درست نہون گے تب تک علم مکاشفہ حاصل نہوگا تو سالک کو لازم ہی کہ ظاہری اعمال مانند نماز اور قرآن کی تلاوت اور صلوۃ یعنی درود اور ذکر جو حدیث کے موافق ہی اور دعا جو مسنون ہی اور تفکر یعنی مراقبہ اور حج اور زکوۃ اور روزہ اور صدقہ فطر اور قربانی اور نماز کے فدیہ وغیرہ کو بجالاوے سارے منہیات سے پرہیز کرے اور باطنی اخلاق جو ہین مانند صبر اور شکر اور خوف اور رجا اور رضا اور زہد اور تقوی وغیرہ کے جنکو فضائل کہتے ہین اور اُن کا بیان تصوف کی کتابون مین ہی اُنکی محافظت کرے اور اخلاق مذمومہ جنکو رذائل کہتے ہین مانند حرص اور طمع اور بخل اور حسد اور کبر اور کینہ وغیرہ کے جن کا بیان تصوف کی کتابون مین ہی سب سے پرہیز کرے تاکہ مکاشفہ حاصل ہو اور علم مکاشفہ اور علم معاملہ جو کہا اُسکے معنی یہ ہین کہ خود مکاشفہ اور معاملہ اُسکو حاصل ہو اور محاورہ بھی یہی ہی کہ ہر علم کے عمل کرنیوالے کو اُس علم کا عالم بولتے ہین اور علم معاملہ کے مقدم ہونے کی دلیل مین اس آیت کو

فرمایا ہی جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے اکیسوین سیپارہ سورۂ عنکبوت کے آخر مین والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ کہ مجاہدہ اور کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین یعنی سارے اعمال کے بجالانے مین بیشک اُنکو ہم ہدایت کرینگے اور دکھلاوینگے اپنی راہین اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثہ رض کو فرمایا پہونچا تو اپنے مقصود کو سو اُسکو لازم پکڑ لے یہ بات اُسوقت فرمایا جب اُنکو خبر دیا حارثہ رضی اللہ عنہ نے غیب کے کھل جانے کی اُسکے بعد کہ اُس نے دنیا سے منھ پھیرا اُسکا پورا قصہ ینبوع الحکم مین یون لکھا ہی کہ اُس علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی اے حارثہ رض اُسنے کہا مین مومن ہون حق تب اُس علیہ السلام نے فرمایا کہ جتنے حق ہین سب ایک حقیقت ہوتے ہین سو ای حارثہ رض تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہی تب جواب مین کہا کہ مین نے مُنھ پھیرا دنیا سے تب برابر ہوا میرے نزدیک دنیا کا پتھر اور ڈھیلا اور سونا اور چاندی اور دن کو پیاسا رہا اور رات کو جاگتا رہا تو اب میرا یہ حال ہی کہ گویا مین دیکھتا ہون اپنے رب کی عرش کو کھلا کھلا اور دیکھتا ہون اہل جنت کو کہ جنت مین ایک سے ایک آپس مین ملاقات کرتے ہین تب دیکھتا ہون اہل نار کو کہ ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہین تب فرمایا علیہ السلام نے کہ تو اپنے مقصود کو پہونچا سو اُسکو لازم پکڑ لے یعنی اُسکی محافظت کر کہ جانے نپاوے اور یہ حال تیرا ہمیشہ رہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بعد مجاہدہ کے مکاشفہ حاصل ہوا اور اس حال پر ہمیشہ قائم رہنے کا شارع نے حکم دیا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے استغراق کا حال جو گیارھوین وعظ مین مذکور ہوا اور حضرت شیخ نظام الدین اولیا کے خلیفہ حضرت شیخ سراج الدین عثمان مشہور اخی سراج قدس اللہ اسرارہما کا حال جو اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ ایک درویش سہروردی شیخ سراج الدین رح کا مہمان ہوا جب رات ہوئی تو عشا کی نماز کے بعد شیخ سراج الدین نے کپڑا بدن سے اُتارا اور بچھونے پر سو رہے اور وہ درویش تمام شب نماز مین مشغول تھا جب صبح ہوئی تب شیخ سراج الدین اُٹھے اور شب کے وضو سے نماز ادا کی درویش نے کہا کہ عجب کام ہی کہ تمام شب تم نیند مین تھے اور صبح کی نماز بے وضو کے ادا کی شیخ نے اُس کے ساتھ بہت تواضع اور فروتنی کی اور فرمایا کہ تم بزرگ ہو تمنے

تمام شب کام کیا اور ہم ایک مال رکھتے ہین اور چور اُس مال کے پیچھے لگا ہی ہم اُسکی نگاہبانی کرتے تھے
انتہی۔ سو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون پیشوا اسی مکاشفہ کے اخلاص کی حفاظت مین مشغول رہا
کرتے تھے اور لازم پکڑنیکے حکم کو بجالاتے تھے۔ اس مقام مین رسالہ نور الہدیٰ مین جو ہم نے تجلی
افعال اور صفات اور ذات کے بیان مین تفسیر روح البیان کا مضمون لکھا ہی اسکو بھی دیکھ لین اور اپنا
حال اپنے مشائخ طریقت اور صحابہ اور صحابیہ رضی اللہ عنہم کا ایسا بنا دین مثلاً حضرت خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ جنکو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار فرمایا ہی اور اُن سے ایسے ایسے کام ہوئے
کہ عقل حیران ہی سو ایک قصہ سے ثابت ہوتا ہی کہ تجلی افعال کی اُنکو حاصل تھی اُس قصہ کا مختصر خلاصہ
یہ ہی کہ اُنھون نے جب باہان کے ساتھ ہزار آدمی کے مقابلہ کے واسطے پہلے تیس آدمی مسلمان مین
سے تجویز کیے تھے پھر ابو سفیان اور ابو عبیدہ بن جراح کے کہنے سے ساٹھ آدمی مسلمان مین سے چن کے
مقرر کیے تب حاطب بن عمر رضی اللہ عنہ نے بڑی غصہ دلانیوالی باتین کین اُسوقت خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمھارے واسطے اس امر مین کوئی گناہ
ہی اور نہین ہی یہ مگر آزمایش اللہ کی طرف سے کہ ناطق کیا ہی اُسنے اس کلام سے تمھاری زبان کو
اور چاہتا ہی وہ میری آزمایش کو اُسکے سبب سے اور میرے صبر کو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالے
سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوی میرے دل سے ننگ اور عار شیطان کا اور غصہ زمانہ
جاہلیت کا پھر کہا قسم ہی خدا کی اے حاطب اگر قصد کرو تم بعد اُس کلام کے اِس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو
خالدؓ کے رخسارہ پر تو ہرگز آئینہ نہ پاؤ گے تم مجھ مین رنج کو پھر آخر کو دونون مقبولون سے دل کی صفائی
کے ساتھ ملاپ اور مصالحہ ہو گیا اس مضمون کا پورا قصہ فتوح الشام مین باہان کے قصہ کے بیان مین
دیکھو اس قصہ کے بیان سے یہ غرض ہی کہ صحابہ اور صحابیہ رضوان اللہ علیہم کی حالات کے دریافت کرنیسے
معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون کو تینون قسم کی تجلی کا یقین حاصل تھا اور خالد بن ولیدؓ کے اس قصہ سے
یہ معلوم ہوا کہ اُنکو تجلی افعال کے سبب سے ایسا یقین تھا کہ سارے فعل کی نسبت وہی فاعل حقیقی کیطرف
کرتے تھے اور ہم مسلمانون کو حکم ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم

کی تابعداری کرنے کا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تابعداری کرنا بھی سنت و جماعت کی نشانی ہے اس مضمون کو مشکوٰۃ المصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین عبداللہ ابن عمر کی روایت والی حدیث مین دیکھو جس مین یہ عبارت ہے ما انا علیہ و اصحابی اور اس زمانے کے لوگونکو یہ بات ایسی مشکل معلوم ہوتی ہے جیسے آگ کا انگارا مٹھی مین رکھنا اگر کوئی شخص کسی کو کوئی سخت بات کہتا ہے تو وہ ایک سخت بات کے بدلے مین دس بات سخت کہتا ہے اور اگر اُسکو کوئی نصیحت کرتا ہے کہ تم برداشت کرو ثواب پاؤ گے تب وہ کہتا ہے کہ اگر ہم برداشت کرین گے تو لوگ کہین گے کہ تم ڈر گئے اور یہ بات بیشک شیطان کا وسواس دلانا اور عار و ننگ لانا ہے اور حضرت کے اصحاب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایسے وسواس کو قبول کیا الغرض حارثہ اور خالد ابن ولید رضی اللہ عنہما کا قصہ جو بیان ہوا اُسپر اگر ہم لوگ عمل نکرین گے تو سنت و جماعت کس طرح سے باقی رہین گے اور اگر اپنے سارے اعمال ظاہر اور باطن کو درست نکریگا تو مکاشفہ کس طرح سے حاصل ہوگا اب ایک بات بڑی کارآمدنی کی یاد رکھو کہ سلوک مین سالک مین یعنی سلوک کے طریقون مین جو اختلاف ہے سو ابو النجیب سہروردی کے رسالہ مین اس باب مین لکھا ہے کہ مقصود ایک ہے اور اُس کے حاصل کرنیکی راہین مختلف ہین قاصدون اور سالکون کے حال اور اُن کے مقامات کے مختلف ہونیکے سبب سے انتہی تو حضرات صوفیہ کے طریقون کے اشغال جو مختلف ہین مثل چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ وغیرہ کے اور صحابہ اور تابعین کا سلوک اس سلوک کے سوای تھا چونکہ سب کا مقصود ایک ہے اس سبب سے سب سلوک صحیح ہے اُنمین سے کوئی بدعت نہین ہے اور چشتیہ اور قادریہ وغیرہ لوگون کا بیان قول الجمیل اور صراط المستقیم اور رفیق السالکین مین دیکھو اور صحابہ اور تابعین کے سلوک کا بیان بھی قول الجمیل مین دیکھو اور اصل مقصود تقرب الی اللہ اور سکینہ یعنی مکاشفہ اور مشاہدہ اور محبت کے ملکہ کا حاصل ہونا ہے جس سے اطمینان حاصل ہوتا ہے والسلام

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ قول الثابت مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمرالدین مطبع قیومی واقع کانپور مین بماہ شعبان [illegible] ھ چھپکر شایع ہوا

دعوات مسنونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین
بعد اسکے ان چند ورقون کے لکھنے کا یہ سبب ہوا کہ سعید ازلی حافظ احمد زاد اللہ علمہ وقدرہ وعمرہ
نے جیسا کہ عادت لڑکون کی ہوتی ہی بار بار ہٹ کی کہ چاند دیکھ کے نیا کپڑا پہن کے گرجنا سنکے چھینک
کے بعد افطار کیوقت جو دعائین سنت ہین اور تم پڑھا کرتے ہو اور بھی فائدہ کی دعائین لکھ دو۔ تب
اس خاکسار علی جونپوری نے کچھ دعائین معہ ترجمہ لکھین اور جو لکھین سو حصن حصین اور مشکوٰۃ اور جامع
ترمذی اور شمائل ترمذی سے اور جس کتاب سی جو دعا لکھی وہان پر اس کتاب کا نام لکھا اور جہان کتاب کا
نام نہ لکھا اسکو معلوم کرو کہ حصن حصین سے لکھا ہی اور اس رسالہ کا نام دعوات مسنونہ رکھا۔
سید الاستغفار۔ جو دن رات دونون مین پڑھا جاوے جو کوئی اسکو دن کو پڑھے اسکے مضمون پر
یقین کرکے پھر مرے تو بہشتی ہو اور جو کوئی اسکو رات کو پڑھے اسکے مضمون پر یقین کرکے پھر مرے
تو بہشتی ہو وہ یہ ہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ
وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا
کیا تونے مجھکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین قائم ہون تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر بقدر

اپنی طاقت کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیرے اپنے کرتوت کی برائی سے اقرار کرتا ہون تیرے لیے تیری اُس نعمت کا جو مجھپر ہی اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہون کا سو بخش دی مجھکو پھر تحقیق حقیقت حال یہ ہی گناہونکو کوئی نہین بخشتا ہی سوا تیرے۔ نقل کیا اس کو حصن حصین مین بخاری اور نسائی سے اور مشکوٰۃ مین بخاری سے

سونیکے وقت کی دعا آن حضرت جب اپنے سونیکی جگہ لیٹتے تھے رکھتے اپنی داہنی ہتھیلی اپنے داہنے رخسارے کے تلے اور کہتے رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ اے رب میرے بچا مجھکو اپنے عذاب سے جسدن اُٹھاویگا تو اپنے بندون کو۔ اور جب آن حضرت جگہ لیتے اپنے بچھونے پر ہر رات کو تب اکٹھا کرتے اپنی دونون ہتھیلی اور۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ ان سورتون کو پڑھکے دونون ہتھیلیون مین پھونکتے تب اپنے ہاتھون کو اپنے تمام بدن پر جہان تک ہاتھ پہونچتا پھیرتے اور ہاتھ پھیرنا اپنے سر اور مُنھ اور سامنے کی بدن سے شروع کرتے اسیطرح تین بار کرتے اور جب جگہ لیتے اپنے بچھونیکی طرف کہتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ ترجمہ سب تعریف اللہ کے واسطے جسنے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور ہمارے کامون کو پورا کیا اور ہمکو جگہ دی پھر بہت ایسے شخص ہین کہ اُن کی کامونکو پورا کرنیوالا نہین اور نہ جگہ دینے والا۔ یہ دعائین شمائل ترمذی سے لکھین اور حصن حصین مین بھی موجود ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تین بار کہے جس وقت کہ اپنے بچھونے پر جگہ پکڑے تو اُسکے گناہ بخشے جاوین اگرچہ دریا کے جھاگ برابر ہون یا عالج جنگل کی ریت کے عدد برابر۔ عالج ایک جنگل کا نام ہی مغرب کی زمین مین وہان ریت بہت ہی یا درختون کے پتون کے عدد برابر یا دنیا کے دنون کے عدد برابر وہ استغفار یہ ہی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ترجمہ بخشش مانگتا ہون اپنے گناہ بخشواتا ہون اُس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر وہ زندہ تدبیر کرنے والا اور مین توبہ کرتا ہون اور سچے اعتقاد سے گناہون سے پشیمان ہوکر گناہون سے پھر کے رجوع کرتا ہون اللہ کی طرف مشکوٰۃ سے لکھا۔

سوتے وقت جو کام کرنا ہوتا ہی اور اُس کام پر جو پڑھنا ہوتا ہی اُسکا بیان جب سونے لگے

تب اپنا دروازہ بند کرے اور چراغ کو بجھاوے اور مشک کا مُنھ باندھ دے اور برتن کو ڈھانک دے اور ان سب کامون پر اللہ کا نام لے یعنی کہے بِسْمِ اللهِ اور اگر برتن کا ڈھکنا سرپوش نہو تو اُسپر کوئی چیز مثل لکڑی وغیرہ کے چوڑا ہوین رکھدے جامع ترمذی مین جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے کو بند کرو اور مشک کا مُنھ باندھ دو اور برتن کو ڈھانک دو اور چراغ کو بجھا دو اسواسطے کہ بیشک شیطان نہین کھولتا ہے دروازہ بند کرنے کی چیز کو مثل زنجیر یا کُنڈی یا بوڑی وغیرہ کے اور نہین کھولتا ہے مشک کوزہ وغیرہ کے سر بند کو اور نہین کھولتا ہے برتن کا ڈھکنا اور چراغ بجھانا اسواسطے ہے کہ چوہا جلا دیتا ہے لوگونکے اوپر اُنکا گھر اور یہ حدیث سوتے وقت برتن ڈھانکنے اور چراغ اور آگ بجھانے کے باب مین ہے۔ **جاگنے کیوقت کی دعا** جب حضرت نیند سے جاگتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ سب تعریف اللہ کیواسطے لایق ہے جسنے جلایا ہمکو بعد ہمارے مارنیکے اور اُسکی طرف پھر جانا ہے جی اٹھکے شمائل ترمذی سے لکھی **خواب مین خوش یا ناخوش چیز دیکھے کے پڑھنے کی دعا کا بیان**۔ اور جب کوئی اپنے خواب مین دیکھے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے تو چاہیے کہ شکر کرے اللہ کا اُسپر یعنی الحمد للہ کہے اور بیان کرے اُسکو اور نہ بیان کرے اُسکو مگر اُس شخص سے کہ جسکو دوست رکھتا ہے اسواسطے کہ دوست اچھی تعبیر کہے گا ویسا ہی ہوگا اور دشمن بُری تعبیر کہے گا اس سبب سے رنج ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا ویسا ہوگا کیونکہ جامع ترمذی مین آیا ہے کہ خواب چڑے کے پاؤن پر ہے یعنی معلق ہے جب تک کہ اُسکو کسی سے نہین کہا پھر جب اُسکو کسی سے کہا یعنی اُسکی تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہے موافق تعبیر کے اور جب دیکھے خواب مین وہ چیز کہ بُری جانتا ہے اور ناخوش معلوم ہوتی ہے تو چاہیے کہ تھتکارے تین تین بار اپنی بائین طرف اور کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے اور بُرائی سے اس خواب کی۔ کہے اسکو تین تین بار اور اس خواب کو کسی سے نہ ذکر کرے پھر بیشک وہ خواب ضرر نہ کرے گا اُسکو اور چاہیے کہ پھر جاوے اپنی اُس کروٹ سے کہ تھا اُسپر اور بعضی روایت مین کروٹ بدلنے کے بدلے مین یون آیا ہے یا چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے پھر نماز پڑھے کروٹ بدلنے کو حال کے بدلنے مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے ضرر دفع ہوتا ہے۔ **بیان ڈرنے اور نیند اُچٹ جانے مین پڑھنے کی دعا کا**۔ اور جب ڈرے یعنے

کسی مقام مین ڈر لگے یا آندھی اندھیارے مین ڈر معلوم ہو یا وحشت یا وسوسے یعنی جی گھبراوے اور اداس ہو یا نیند اُچٹ جاوے اور بدخوابی ہو تب کہے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ترجمہ۔ پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے ساتھ اسکے غضب اور عذاب سے اور اُس کے بندون کی بُرائی سے اور شیطانون کے وسوسہ سے اور اُن کی حاضر ہونے سے۔ اور تھے عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص اپنے بیٹون مین سے جو عقل شعور والے ہوتے اُن کو یہ دعا سکھاتے اور جو بچا بے بوجھ ہوتا تو اس دعا کو کاغذ مین لکھتے اور اُس بچے کے گلے مین لٹکاتے اس سے معلوم ہوا کہ لڑکون کے گلے مین تعویذ باندھنا درست ہی اس شرط پر کہ اس تعویذ مین قرآن کی آیت اور اسماے الٰہی کے سوا اور کچھ نہو اور منکا اور گنڈا اور تانت وغیرہ گلے مین ڈالنا حرام ہی۔

شام اور صبح کی دعا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ کہے جب شام اور جب صبح ہو تین بار رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا راضی ہوے ہم ساتھ اللہ کے ہونے پر کہ وہ ہمارا رب ہی اور راضی ہوے ہم ساتھ اسلام کے دین ہونے پر کہ وہ ہمارا دین ہی اور راضی ہوے ہم ساتھ محمد کے نبی ہونے پر کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین تو واجب ہوتا ہی یعنی اللہ تعالی نے اپنے کرم و فضل سے وعدہ کیا ہی کہ اُن بندون کو قیامت کے دن راضی اور خوش کرے مشکوۃ سے لکھی

پاخانے مین جانے اور پاخانے سے نکلنے کی دعا جب پاخانے کو جاوے میدان مین تو بیٹھتی وقت کہے اور جو بنے ہوے پاخانے کے مکان مین یا پاخانہ پھرنے جاوے تو اس مکان مین داخل ہونے سے پہلے کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیان سے۔ اور جب پاخانے سے نکلے تب کہے۔ غُفْرَانَكَ ترجمہ مانگتا ہون مین تیری بخشش یہ حصن حصین اور جامع ترمذی مین ہی

قرض ادا ہونیکی دعا۔ اور اگر گرفتار کیا جاوے کسی غم یا قرض مین تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر اور غم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے یعنی جس چیز کا کرنا خوب ہی اُس چیز کے ترک کرنے سی

اور کاہلی سے یعنی نیک کام مین اور دنیا اور دین کے کاروبار مین آسکت کرنے سے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے یعنی لڑائی کے وقت دشمن سے ڈہیلا ہونیسے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے قرض کے بوجھ اور غلبہ سے اور آدمیون کے قہر سے یعنی بادشاہون اور ظالمون اور
بدنفسون اور مفسدون کے قہر اور ظلم اور غلبہ کرنے اور دبانے سے۔ مشکوۃ مین ابو سعید خدری سے
روایت کیا ہی ایک شخص نے آن حضرت سے عرض کیا کہ مجھکو بہت سے غم اور قرض لاحق ہوگئے ہین
یارسول اللہ فرمایا کیا نہ سکہا دون مین تجھکو ایک کلام کہ جب پڑہے تو اسکو دور کرے اللہ تعالی غم تیرا
اور ادا کرے تجھ سے قرض تیرا اس شخص نے عرض کیا ہان فرمائیے حضرت نے فرمایا جب صبح کرے تو
اور جب شام کرے تو تب یہ دعا پڑھا کر وہ شخص روایت کرتا ہی کہ پھر مین نے صبح شام یہ دعا پڑھی تب
دور کیا اللہ تعالی نے غم میرا اور ادا کیا مجھ سے قرض میرا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
اُن کے پاس ایک مکاتب آیا اور کہا کہ مین عاجز ہوگیا ہون اپنی کتابت کا مال ادا کرنے سو میری
مدد کیجیے فرمایا کیا تجھکو نہ سکہا دون وہ کلمے کہ سکہائے مجھکو وہ کلمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہون تجھپر مثل بڑے پہاڑ کے قرض ادا کرے اسکو اللہ تجھ سے فرمایا حضرت علی نے تو کہہ اَللّٰهُمَّ
اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ ترجمہ یا اللہ کفایت کر تو مجھکو
اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے یعنی حلال مال اور نعمت دیکے حرام سے باز رکھ وہی حلال مجھکو کفایت
کرے اور بے پروا کر مجھکو اپنے فضل سے اپنے سوا سب سے۔ مکاتب کہتے ہین اُس غلام کو جو اپنے مالک
کی خوشی سے اپنے آزاد ہونیکے لیے کچھ مال کا ادا کرنا اپنے ذمے پر مقرر کرے اور اس مال کو کتابت
کہتے ہین حصن حصین اور مشکوۃ سے دونون دعائین لکھین اس دعا کے پڑھنے کا وقت مذکور نہین بہتر یہ ہی
کہ ہر فرض کے بعد پڑھے اور حضوری کے ساتھ جب چاہے تب اپنے مالک سے فریاد کرے **فائدہ**
جس دعا کے پڑھنے کا حدیث مین کچھ عدد مذکور نہو اس کو تین بار پڑھنا سنت ہی اور حصن حصین مین قرض
ادا ہونیکی یہ دعا بھی ہی جو شخص قرض مین گرفتار ہو وہ کہے اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ
الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ

مَنْ سِوَاكَ ترجمہ یا اللہ دور کرنے والے فکر کے کھولنے والے غم کے قبول کرنے والے دعا عاجزون کی بڑی بخشش کرنے والے دنیا والون کے اور نہایت مہربان دنیا کے تو ہی مہربانی کرتا ہی مجھ پر سو مجھ پر مہربانی کر ایسی رحمت کے ساتھ کہ تو بے پروا کردے مجھکو اُس رحمت کے سبب اُنکی رحمت سے جو تیرے سوا ہین اور یہ بھی دعا ہی۔ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ ترجمہ یا اللہ مالک ملک کے تو دیتا ہی ملک جسکو چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جسسے چاہے اور عزت دیتا ہی جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہے تیرے ہاتھ مین ہی بھلائی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہی ای بخشش کرنے والے خلق کے دنیا اور آخرت مین دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور باز رکھتا ہی اُن دونون سے جسکو چاہے دی مجھکو وہ رحمت کہ بے پروا کردی تو مجھکو اس رحمت کی سبب اُنکی رحمت سے جو تیرے سوا ہین۔

گھر سے نکلنے کی دعا جب اپنے گھر سے نکلے تب کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَذِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔ ترجمہ ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہون مین توکل کیا یعنی بھروسا کیا مین نے اللہ پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے اس بات سے کہ پھسلین ہم یعنی بغیر قصد کے ہم سے گناہ ہو پڑے یا خوار کرین ہم کسی کو یا گمراہ کرین ہم کسی کو یا ظلم کرین ہم کسی پر یا جہالت کرین ہم کسی سے یعنی مثل ظالمون اور جاہلون کے کسی پر ایذا پہونچاوین یا جہالت کی جاوے ہم پر یعنی لوگ ہم سے جاہلون کے سے معاملے کرین اور ایک دعا یہ بھی ہی چاہے تو یہی کہے بِسْمِ اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ۔ ترجمہ ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہون مین نہین ہی پھرنا اور باز رہنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد کے ساتھ میرا توکل کرنا اللہ پر ہے۔

گھر مین جانے کی دعا۔ اور جب اپنے گھر مین آوی تو چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ یا اللہ

تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی گھر مین آنیکی اور بھلائی گھر سے نکلنے کی ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئی ہم اور ساتھ نام اللہ کے نکلے ہم اور اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہی بھروسا کیا ہمنے بعد اسکے چاہئے گھر والون پر سلام کہے

مسجد مین آنے اور نکلنے کی دعا مسجد مین داخل ہوتے وقت کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے اور اسکی بزرگ ذات کے ساتھ اور اسکی قدیم بادشاہت کے ساتھ شیطان راندے ہوئے سے۔ اور جب مسجد مین داخل ہو تو چاہیے کہ سلام بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی کہے۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ۔ اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ترجمہ یا اللہ کھول میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے اور جب مسجد سے نکلے تو کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کے تابعدارون پر اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ترجمہ یا اللہ بخش میرے لیے میرے گناہ اور کھول میرے لیے اپنی برکت اور فضل کے دروازے۔

غم اور سختی دفع کرنیکی دعا جس شخص پر اترے غم اور سختی پھر چاہیے کہ تلاش کرے وقت موذن کا یعنی اذان کے وقت کا منتظر رہے پھر جب موذن اللہ اکبر کہے تب یہ شخص سننے والا بھی اللہ اکبر کہے اور جب شہادتین کہے موذن یہ شخص بھی شہادتین کہے اور حی علی الصلوۃ جب موذن کہے یہ شخص بھی حی علی الصلوۃ کہے اور جب موذن حی علی الفلاح کہے یہ شخص بھی کہے حی علی الفلاح پھر ساری اذان کے جواب دینے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا ترجمہ یا اللہ پروردگار اس سچی دعا مقبول کے کہ دعا حق ہی اور کلمہ تقوی کا ہی یعنی کلمہ شہادتین کہ تقوی والون کا کلمہ ہی جو لوگ کہ شرک سے تقوی کرتے ہین اور اس کلمے کے سبب سے آدمی آگ سے بچتا ہی زندہ رکھ ہمکو اسپر اور مار ہمکو اسپر اور اٹھا ہمکو اسپر اور کر ہمکو اس دعا کے بہتر لوگون مین یعنے کامل مومنون مین سے ہمکو کر زندگی کی حالت اور موت کی حالت مین پھر اس دعا کے پڑھنے کے بعد اللہ سے اپنی حاجت مانگے یعنی جس بلا مین گرفتار ہی اسکا دفع ہونا مانگے حصن حصین مین

اذان کے بعد کی دعاؤن کے مقام مین اسکو لکھا ہی اور پھر آگے چل کے سفر سے پھر نیکی دعاؤن کے بعد رنج غم دفع کرنیکی دعائین لکھین ہین اس مین سے کچھ بیان لکھتے ہین باقی جو چاہے اُس کتاب سے دیکھ لے اور جسپر اُترے غم یا سختی یا کوئی کار دشوار تو چاہیے کہ کہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ ترجمہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ بزرگ بردبار نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ جو پروردگار ہی عرش بڑے کا نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ جو پروردگار ہی آسمانون کا اور پروردگار ہی زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا پھر اسکے پڑھنے کے بعد دعا کرے یعنی اُس مشکل کے دفع ہونیکے لیے اور مشکل دفع ہونیکے لیے یہ دعا بھی ہی۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ترجمہ کفایت ہی ہمکو اللہ اور وہ اچھا ہی کارساز اور یون بھی ہی۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ ترجمہ کفایت ہی مجھکو اللہ اور وہ اچھا کارساز ہی۔ ابن عباس نے روایت کی ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تب وہ یہی کلمہ پڑھتے تھے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جبکہ لوگون نے کہا کہ کفار تم سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین انسے ڈرو اور یہ دعا بھی ہی۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ترجمہ اللہ پروردگار ہی میرا نہین شریک کرتا ہون مین اسکے ساتھ کسی چیز کو۔ اسکو پڑھے تین بار اور یہ بھی ہی۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ترجمہ ای زندہ ای سب کے تھامنے والے خبرگیری کرنے والے تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہون۔ اور یہ بھی ہی کہ سجدہ مین جا کے بار بار کہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ترجمہ ای زندہ ای سب کے تھامنے والے۔ یعنی مشکل کے وقت مین نفل پڑھے اور سجدہ مین بار بار یعنی بہت مرتبہ یا حی یا قیوم کہے یا یون سجدہ مین جا کے کہے اور یہ بھی ہی کہ مشکل کیوقت کہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ترجمہ نہین بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے آن حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی کہے یہ کلمہ تو ہوتا ہی یہ کلمہ دوا ننانوے بیماریون کی کہ ادنی اُن مین سے غم ہی اور یہ بھی ہی کہ مشکل آسان ہونیکے واسطے یہ آیت پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ترجمہ کوئی حاکم نہین سواے تیرے تو بے عیب ہی مین تھا گنہگارون سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دعا کی اس آیت کے ساتھ یعنی اس آیت کو

پڑھکے کسی مرد مسلمان نے کسی چیز مین مگر کہ قبول کیا اللہ تعالی نے دعا اُسکی یعنی جس حاجت بر آنیکے
لیے اور جس مشکل کے آسان ہونیکے واسطے اس آیت کو پڑھکے دعا کرتا ہی وہ دعا اللہ قبول کرتا ہی یہ سب
دعا حصن حصین سے لکھین اور حصن حصین مین اس آیت کو لکھا ہی کہ اللہ تعالی کا وہ اسم اعظم ہی کہ جب اُسکے
ساتھ یعنی اُس نام کو پڑھکے اللہ کو پکارے اور اُس سے دعا کرے تو قبول کرتا ہو اور جب اُسکے ساتھ اللہ سے
کچھ مانگے تو دیتا ہی یہ آیت ہی اور تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہو کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ کوئی عاجز اور بلا
مین گرفتار اس تسبیح کو نہین پڑھتا ہو مگر کہ حق تعالی اُسکو اس غم سے جو رکھتا ہو نجات بخشتا ہو اور بعضے مشائخ
سے منقول ہو کہ ہر غم واندوہ کے دفع ہونیکے واسطے اس آیت کا پڑھنا تریاق مجرب ہی اور اس آیت کی
پڑھنے کے دو طور ہین پہلا یہ کہ کچھ لوگ جمع ہو کے ایک مجلس مین یعنی ایک نشست مین سوالاکھ بار پڑھین
دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو عشا کی نماز کے بعد اندھیرے گھر مین طہارت کے ساتھ قبلہ
رخ بیٹھ کے تین سو بار پڑھے اور ایک پیالہ پانی سے بھر لا اپنے پاس رکھے اور پڑھکے اُس پانی مین اپنا
ہاتھ ڈال کے اپنے منھ اور بدن پر اُس پانی کو ملے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سی پڑھے
یہان تک تفسیر کا مضمون ہی باقی اول و آخر درود پڑھنا ہر دعا کا دستور ہی یاد رہے۔

افطار کی دعا۔ اور جب افطار کرے تب پڑھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔ گئی پیاس اور تر ہوئی رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہے اللہ تعالی اور یہ دعا بھی
ہی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ یا اللہ تیرے واسطے مین نے روزہ رکھا اور تیری روزی
سے افطار کیا مشکوۃ سے لکھا۔

کھانے کے قبل و بعد کی دعا۔ جب کھانا شروع کرے تب کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ یعنی اللہ کے نام سے
کھانا شروع کرتا ہون اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور اُس طرف سے کھاوے جو اپنے قریب ہے
یعنی اپنے آگے سے کھاوے اور جب کھانے سے فراغت کرے تب کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا
وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ سب تعریف اللہ کو واسطے جس نے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور
کیا ہمکو مسلمان اور جب کھانا کھاوے اور بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو چاہیے کہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ

اَوَّلَهُ وَ اٰخِرَهٗ ترجمہ یعنی بسم اللہ کہتا ہون مین پہلے جو بھول گیا اُسکے بدلے اور اب آخر مین جو یاد آیا اسوقت بھی کہتا ہون شمائل ترمذی سے لکہا اور جب کہانا کہا دے تو چاہیے کہ کہے یعنی کہاتے وقت بھی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ ترجمہ یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اسمین اور کھلا ہمکو بہتر اُسے پھر اگر وہ کھانا دودھ ہووے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے اسمین اور زیادہ دے ہمکو اس سے معلوم ہوا کہ دودھ سب کھانون سے بہتر ہے کہ اور کھانون کی طرح اسمین یہ نہ فرمایا کہ اس سے بہتر ہمکو دے بلکہ فرمایا کہ زیادہ دے ہمکو اسی دودھ سے اور کھلانیوالے کے لیے یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ترجمہ یا اللہ برکت دے اُن کے لیے اُس چیز مین کہ روزی دی تو نے اُنکو پس بخش اُنکو اور مہربانی کر اُن پر اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ ترجمہ یا اللہ کھلا میوے بہشت کے اس کو جس نے مجکو کھلایا اور پلا اُسکو جس نے مجکو پلایا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور اُسکو پلا مراد ہے دنیا کا کھانا پانی کہ وہ شخص دنیا مین محتاج ہو اور اگر دو مراد ہین تو بہتر ہو۔

کپڑا پہننے کی دعا۔ اور جب پہنے کوئی کپڑا تب کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اسکی یعنے خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی آفت اور ضرر اسکے سبب سے نہ پہونچے اور بھلائی اس چیز کی کہ یہ کپڑا بنایا گیا ہے اُسکے لیے یعنی کپڑا بنایا گیا ہے ستر ڈہکنے اور سردی گرمی دور کرنیکے لیے سو مین اس قصد پر پہنون اور اُسکو پہن کے عبادت کرون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اسکی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ یہ کپڑا بنایا گیا ہے اُسکے لیے وہ چیز کیا ہے تکبر اور فخر یعنی یہ کپڑا مین تکبر اور فخر کیواسطے نہ پہنون۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا۔ اور جب نیا کپڑا پہنے تب پہلے اس کپڑے کا نام لے جونسا کپڑا ہو عمامہ یا کرتہ یا چادر اسیطرح سے۔ رَزَقَنِيَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْعِمَامَةَ دیا مجکو اللہ تعالیٰ نے یہ عمامہ اسی طرح سے کرتا ہو تو هٰذَا الْقَمِيْصَ چادر ہو تو هٰذِهِ الرِّدَاءَ جبہ ہو تو هٰذِهِ الْجُبَّةَ رومال ہو تو هٰذِهِ الْبَدَنَ۔ اور پاجامہ ہو تو هٰذِهِ السَّرَاوِيْلَ کہے اسیطرح سے جو کپڑا ہو اسکا نام لے بعد اسکے پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ ترجمہ یا اللہ تیرے ہی لیے سب حمد ہی جیسا کہ پہنایا تو نے مجکو یہ کپڑا میں مانگتا ہوں تجسے بہتری اس کپڑے کی یعنی تن چھپانیکا اسکو پہنوں تکبر اور فخر کیواسطے نہیں اور بہتری اس چیز کی کہ بنائی گئی ہی اس کپڑے کے لیے یعنی کپڑا بنایا ہی ستر عورت اور بچانے گرمی کے بچاؤ کو کپڑا پہنکے شکر اور عبادت کروں اور پناہ ڈھونڈھتا ہوں میں تجسے اسکی بدی سے اور اس چیز کی بدی سے جو کپڑے کے واسطے بنائی گئی ہی کپڑے کی بدی یہی ہی کہ حرام کمائی کا ہو اور نجس ہو اور تکبر اور فخر کرنیکے واسطے پہنے شمائل ترمذی سے لکھی۔

اپنے یار کا نیا کپڑا دیکھکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب اپنے یار کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تب اس کے واسطے کہے تُبْلِيْ وَ يُخْلِفُ اللّٰهُ پرانا کرے تو اور اسکے بدلے میں تجکو اللہ اور کپڑا دے اور یہ دعا بھی ہی۔ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ترجمہ پرانا کر اور پرانا کر پھر پرانا کر اور پرانا کر پھر پرانا کر اور پرانا کر۔

کپڑا اُتارنے کی دعا۔ اور جب کپڑا اُتارے تب کہے بسم اللہ کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ جب کوئی بسم اللہ کہکے کپڑا اپنا اُتارے تب جنوں کی آنکھوں کے اور اس کے ستر کے درمیان میں پردہ ہی بسم اللہ کا کہنا یعنے کپڑا اُتارنے کے وقت بسم اللہ کہنے سے جنات اسکا ستر نہیں دیکھ سکتے۔

خطبہ نکاح کا

اور اگر کوئی شخص نکاح باندھنے کا متولی ہو یعنی جو شخص کسی کا نکاح باندھے تو وہ شخص نکاح باندھنے کے پہلے یہ خطبہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا **فائدہ** اس خطبہ کے بعد نکاح باندھے اسطورسے کہ دو گواہ کے روبرو دولھن کہے کہ مین نے اپنے تئین اسقدر روپیہ کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا یا وکیل کہے کہ مین نے اپنی موکلہ فلانی فلانکی بیٹی کو اسقدر روپیہ کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا یا جو ولی ہو وہ اسی طرح سے کہے مثلاً باپ کہے کہ مین نے اپنی بیٹی فلان کو اسقدر روپیہ کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا دولھا کہے کہ مین نے اسکو قبول کیا اور دونون گواہ ایک ساتھ دونون کی بات سنین جدا جدا نہ سنین جس طرح سے سنت ہو اس طرح دولھا کو مبارکبادی دیجاوے باقی مسئلہ فقہ کی کتاب مین موجود ہی۔

دولھا کی مبارکبادی کی دعا کا بیان جو شخص کہ نکاح کرے اسکے واسطے کہے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ترجمہ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے یعنی اولاد پیدا ہو اور چاہے تو یون کہے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ترجمہ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور برکت اتارے تیرے اوپر اور جمع کرے تم دونون کے درمیان اور تم دونون کے درمیان اتفاق دے بھلائی مین

بیان لڑکے کو تعلیم کرنے کی دعا کا جب لڑکا بولنے لگے تب چاہیے کہ سکھا دے اسکو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنے لگتا کوئی لڑکا عبد المطلب کی اولاد مین سے تب سکھاتے تھے اسکو یہ آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔ ترجمہ۔ اور کہہ سراہیے اللہ کو جس نے نہین رکھی اولاد اور نہ کوئی اسکا ساجھی سلطنت مین اور نہ کوئی اسکا مددگار ذلت کیوقت یعنی اُسے بڑائی کر بڑا جان کر کوئی مددگار نہین ذلت کیوقت یعنی اسکو کبھی ذلت ہی نہین کہ مددگار چاہیے بادشاہونکے یہان امیر اسی ذلیل ہو جاتے ہین کہ بری وقت مین انکی رفاقت ضرور ہوتی ہی وہان یہ دکھ ہی نہین یہ آیت پندرھوین سپارہ سورۂ بنی اسرائیل مین ہے

نومسلم کو تعلیم کرنے کی دعا کا بیان جو شخص اسلام لاوے یعنی جب کافر مسلمان ہو تب اُس کو سکھلا دے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ ترجمہ یا اللہ بخش مجھکو اور مہربانی کر مجھپر اور راہ دکھا مجھکو اور رزق دے مجھکو حصن حصین سے لکھی۔

بیان مسافر کے رخصت کرنیکی دعا کا۔ اگر کوئی سفر کو جانے لگے تو اُس سے مقیم مصافحہ کرے اور کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ وَاَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ۔ ترجمہ سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور آخری عمل تیری کے یعنی خاتمہ بخیر ہو اور کہتا ہون مین تجھپر سلام یعنے دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی۔

رخصت کرنیوالے کو سفر کرنیوالے کی کہنے کی دعا۔ اور جو شخص سفر کرنیوالے کو رخصت کرتا ہی اسکو سفر کرنیوالا کہے اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَخِیْبُ مِنِّیْ وَدَائِعُہٗ۔ ترجمہ سونپتا ہون مین تجکو اُس خدا کو کہ سلامت رہتی ہین امانتین میری اُسکے پاس اور اگر رخصت کرنیوالے بہت ہون تو کہے اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ۔ یعنی سونپتا ہون مین تم سب کو اُس خدا کو۔

مقیم مسافر کو جس عبارت سے نصیحت کرے اُس کا بیان۔ اور جو کوئی مقیم سے کہی کہ مین سفر کا ارادہ رکھتا ہون سو مجھکو نصیحت کر تو مقیم اُسکو کہے عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ۔ ترجمہ۔ لازم کر اپنے اوپر تقوی اللہ کا یعنی اللہ سے ڈرنا شرک اور گناہ نکرنا اور لازم کر اللہ اکبر کہنا ہر بلندی پر

مسافر کے پیٹھ پھیرتے وقت مقیم کی دعا۔ پھر جب پیٹھ پھیرے مسافر تب کہی مقیم۔ اَللّٰھُمَّ اطْوِ لَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ۔ ترجمہ یا اللہ لپیٹ اسکے لیے درازی راہ کی یعنی راہ کو قریب کر اور آسان کر اُس پر مشقت سفر کی۔

سفر مین جاتے وقت مسافر کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب ارادہ کرے کوئی سفر کا یعنی جب سفر مین جانے لگے تب کہی اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ۔ ترجمہ یا اللہ تیری قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہون مین اور تیری مدد کے ساتھ حیلہ کرتا ہون مین یعنی دشمن کے مکر دفع کرنیکے لیے اور تیری مدد کیساتھ چلتا ہون مین۔

خوف دفع کرنے کی دعا۔ اور جو ڈرے کسی دشمن یا درندہ جانوروں سے یا بیماری یا قحط یا جلنے یا ڈوبنے یا اور کسی برائی سے تو پڑھنا سورہ۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کا سبب امن کا ہی ہر برائی سے کہ پیش آوی بسبب دشمن وغیرہ کے حصن حصین کے مصنف نی کہا کہ یہ عمل لایلاف کا مجرب ہی۔

سوار ہونیکی دعا۔ اور جب رکھے اپنا پاؤن رکاب مین کہے بِسْمِ اللّٰہِ پھر جب بیٹھ چکے جانور کی پیٹھ پر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ سب تعریف اللہ کیواسطے ہی پاکی ہی اُس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لیے اسکو اور نہیں تھے ہم اُس پر
طاقت اور قابو پانیوالے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف البتہ رجوع کرنیوالے ہیں پھر کہے تین بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر کہے ایک بار سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ پاکی یاد کرتا ہوں تیری تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس
پر گناہ کے سبب بخشش دے مجھکو پھر بیشک نہیں بخشتا ہی گناہوں کو کوئی سوا تیرے اور یوں بھی حدیث میں ہی
کہ جب سوار ہو تب اٹھاوے اپنی انگلی شہادت کی یعنی توحید کے اشارہ کیواسطے اور کہے اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰہُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ اَللّٰہُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ
عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ یا اللہ تو یار ہی سفر میں اور خلیفہ
ہی اہل میں یعنی ہمارے گھر والوں کی حفاظت کرنیوالا ہی ہمارے پیچھے یا اللہ یاری کر ہماری اپنی خیرخواہی کے
ساتھ یعنی محفوظ رکھ ہمکو اپنی حفاظت کے ساتھ اور پھیر ہمکو وطن کیطرف سلامتی کے ساتھ یا اللہ لپیٹ ہمارے
لیے زمین اور آسان کر ہمپر سفر یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ سفر کی مشقت سے اور بری حالت کی ساتھ پھرنے سے

بیان کشتی میں بیٹھنے کی دعا کا۔ اور جب سوار ہو کوئی دریا میں یعنی کشتی پر تب ڈوبنے سے امان ہو
اسکے پڑھنے میں بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ ساتھ نام اللہ کے ہی چلنا
کشتی کا اور ٹھہرنا اسکا بیشک پروردگار میرا مغفرت بخشنے والا مہربان ہی اور سورہ زمر کی یہ آیت وَمَا
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ
وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ اور نہیں سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہی اُس کی دن
قیامت کے اور آسمان لپٹے ہیں اُسکے دہنے ہاتھ میں وہ پاک ہی اور بہت برتر ہی اس سے کہ یہ شریک بتاتے ہیں۔

جانور سے گر پڑنے میں پڑھنے کی دعا۔ اور جو کسی کو اُسکا جانور گرا دے تو چاہیے کہے بِسْمِ اللّٰہِ
یعنی مدد چاہتا ہوں میں اور چوٹ سے بچنا اور ہاتھ پاؤں کی سلامتی چاہتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے۔

جانور کے بھاگ جانے میں پڑھنے کی دعا۔ اور جب بھاگ جاوے جانور کسی کا تو چاہیے کہ پکارے
اَعِیْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ترجمہ مدد کرو میری ای خدا کے بندو تم پر اللہ رحم کرے ان بندوں سے

مراد ہین رجال الغیب یعنی ابدال یا ملائکہ یا مسلمان جنات۔

کوئی چیز گم کرنے مین اور ایسی زمین مین جہان کوئی یار و آشنا ہو مدد چاہنے کی دعا کا بیان۔ جب کوئی کچھ چیز گم کرے یا ایسی زمین مین جا پڑے کہ اسکا کوئی انیس و ہمنشین وہان نہو اور وہ اللہ تعالی کے جانب سے مدد چاہے کسی امر مین تو چاہیے کہ کہے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ترجمہ اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری۔ اس طرح مدد چاہنا شرک نہین کیونکہ اللہ تعالی کے بندے اس کام پر مقرر ہین کہ ہم اُن کو دیکھتے نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ بندے خدا کے جو ایسے مکان مین مسلمانون کی مدد کیواسطے مقرر ہین انکی سوا دوسرے ہیں اسطرح مدد چاہے حصن حصین مین لکھا ہے کہ یہ امر آزمایا گیا ہے یعنی اسطرح پکارنے سے غیبی مدد ہوتی ہے

منزل مین اُترنے کی دعا۔ اور جب مسافر منزل مین اُترے تب کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے ساتھ اُس چیز کی برائی سے کہ پیدا کی حدیث مین ہے کہ بیشک اسکے پڑھنے والے کو کوئی چیز ضرر نکریگی یہان تک کہ کوچ کرے۔

مسافر کی شام کی دعا۔ اور جب مسافر شام کرے اور رات آوے تب پڑھے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ ترجمہ اے زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے کہ پیدا کی گئی تجھ مین اور اُس چیز کی برائی سے کہ چلتی ہے تجھپر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ اللہ کے شیر اور کالے اژدھے کی برائی سے اور ہر طرح کے سانپ اور بچھو کی برائی سے اور شہر کے رہنے والون کی برائی سے اور برائی سے جننے والیکی یعنی آدمی یا ابلیس اور جس کو جنا یعنی اولاد آدمی یا ابلیس کی۔

مسافر کی پچھلی رات کی دعا۔ اور مسافر پچھلی رات کو کہے۔ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ ترجمہ سنانے والے نے میری تعریف اللہ کو اور میرا اقرار اُسکی نعمت کے ساتھ اور اُسکی خوبی نعمت کے ساتھ جو ہم پر ہے

اے رب ہمارے یار ہو ہمارا اور فضل کر ہمپر کہتا ہون یہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتھ خدا کے آگ سے۔

سفر سے پھرنیکی دعا۔ پھر جب پھرے اپنے سفر سے تب زمین کی ہر بلندی پر تکبیر کہے تین تکبیرین پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ ترجمہ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر وہ اللہ ایک ہی نہین کوئی شریک اسکا اسکے لیے بادشاہت ہی اور اُسکے لیے سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھر جانے والے ہین توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین چلنے والے ہین یعنی جہاد کے لیے اپنے پروردگار کیواسطے تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہون کو آپ اکیلے۔

اپنا شہر دیکھ کے مسافر کے پڑھنے کی دعا۔ پھر جب اپنے شہر کے نزدیک آوے کہے اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ہم پھرنیوالے ہین توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین اپنے پروردگار کیواسطے حمد کرنیوالے ہین اور ان کلمات کو ہمیشہ کہتا رہی یعنی برابر کہتا رہی یہانتک کہ اپنے شہر مین داخل ہووے

اپنے بال بچون مین جا کے مسافر کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب آوے اپنے اہل عیال مین تب کہے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوْبًا ترجمہ توبہ کرتا ہون توبہ کرتا ہون اپنے پروردگار کی طرف جس حال مین کہ سفر سے پھرنے والا ہون وہ توبہ کہ نہ چھوڑے ہمپر کوئی گناہ۔

مصیبت کے وقت کی دعا۔ اور جب کسی کو کوئی مصیبت پہونچے وہ مصیبت چھوٹی ہو یا بڑی مثلاً جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے یا کانٹا چبھے یا چراغ گل ہو جاوے یا کوئی عزیز مرجاوے یا کوئی مال نقصان ہو جاوے یا اور کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ترجمہ تحقیق ہم اللہ کے ملک ہین اور ہمکو اسی کی طرف پھر جانا ہی یا اللہ تیرے پاس سے مانگتا ہون مین ثواب اپنی مصیبت کا سو ثواب دے مجھکو اس مین اور بدلہ دے مجھکو بہتر اُس سے یعنی اُس چیز سے کہ فوت ہوئی اور سبب مصیبت کی ہوئی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑھتا ہی تو اللہ تعالی فوت ہوئی چیز کے بدلے مین اُس سے بہتر دیتا ہی چنانچہ جب حضرت اُم سلمہ کا خاوند مرا تو انھون نے اس آیت کے پڑھنے کا ارادہ کیا پھر خیال کیا کہ اس خاوند سے بہتر مجھکو کونسا خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم کے یہ کلمات پڑھا پھر حضرت کے نکاح مین آئین جو تمام علم سے افضل ہین۔

کسی سے ڈر رکھنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب ڈرے کسی سے یعنی کسی ظالم کا ڈر اور خوف رکھتا ہو تب کہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ترجمہ یا اللہ کفایت کر ہمکو اُس سے یعنی اُسکا خوف ہم سے دفع کر جس طرح کے ساتھ کہ چاہے تو جب سرور عالم نے صدیق کو ساتھ لیکے مکے سے ہجرت کی تو ایک کافر نے جس کا نام سراقہ تھا پیچھا کیا آن حضرت نے یہی دعا پڑھی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین دھنس گیا۔

بادشاہ یا ظالم سے ڈر رکھنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب ڈرے بادشاہ سے یا کسی ظالم سے تب کہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ اللہ بہت بڑا ہی اللہ غالب تر ہی اپنے سب خلق سے اللہ غالب تر ہی اُس چیز سے کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین اُس اللہ کے ساتھ کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اُس کے جو تھامنے والا ہی آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اُسکے حکم کے ساتھ تیرے فلانے بندے کی برائی سے۔ فلانے کی جگہ پر اُسکا نام لیوے۔ اور برائی سے اُسکے لشکر کی اور اُسکے تابعدارون کی اور اُسکے گروہون کی کہ جن مین سے ہون اور انسان مین سے یا اللہ تو ہو میرے واسطے نگہبان اُنکی برائی سے بڑی ہی تعریف تیری اور غالب ہی پناہ پکڑنیوالا تیرا اور نہین کوئی معبود برحق سوا تیرے اس دعا کو تین بار پڑھو

شیطان وغیرہ سے ڈر دفع کرنیکی دعا۔ اور اگر شیطان وغیرہ سے ڈرے یعنی شیطان موذی حیوانات سے جب ڈرے تب چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ترجمہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ ذات خدا بزرگ کے اور ساتھ کلمے پورے خدا کے اللہ کے کلمات سے مراد ہی اُس کی کتابین اور اُسکے نام اور صفات وہ کلمے کہ تجاوز نہین کرتا اُن سے کوئی نیک کار اور نہ کوئی بدکار یعنی اللہ کے نام اور صفات کی تاثیر سے کوئی خارج نہین اور اُسکی کتاب کے کلمات کو کوئی ٹال نہین سکتا مومن کو جنت کا وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلا شک یون ہی ہوگا برائی سے اُس چیز کی کہ پیدا کیا اور پراگندہ کیا اور برائی سے اُس چیز کی کہ اترتی ہی آسمان سے اور برائی سے اُس چیز کی کہ چڑھتی ہی آسمان مین اور برائی سے اُس چیز کی کہ پیدا کیا زمین مین اور برائی سے اُس چیز کی کہ نکلتی ہی اُس سے اور برائی سے رات اور دن کے فتنون سے اور برائی سے ہر حادثہ کے جو رات کو آنیوالا ہی یعنی چور وغیرہ مگر وہ حادثہ کہ آوے بھلائی کے ساتھ اے بڑے مہربان۔

غول بیابانی یعنے میدانین بھوت شیطان جو رنگ برنگ سی ظاہر ہوتے ہین اور لکھ چھوڑتے ہین اُن کے دفع کرنیکی دعا۔ اور جسوقت کہ ظاہر ہووین غولین یعنے جنگل مین یا دریا کے کنارے یا سمندر مین جہاز پر یا اور کسی مکان مین شیطان کسی رنگ سے ظاہر ہو مثلاً آگ چھوڑے یا کوئی ہیبت ناک ڈراونی صورت دکھلاوے یا ڈراونی آواز سے پکارے تب پکار کر اذان کہے اور آیت الکرسی پکار کر پڑھے۔

سوتے یا جاگتے مین کسی چیز سے ڈرے تو اُس ڈر کو دفع کرنیکی دعا۔ اور جو کوئی سوتے یا جاگتے مین کسی چیز سے ڈرے اور گھبراوے تو پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ترجمہ پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے ساتھ اُسکے غصے سی اور اُسکے بندونکی برائی سے اور شیطانون کے وسوسون سے اور اس بات سے کہ پاس میرے آوین شیطانین۔

امراض علاج در پیش آنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جس شخص پر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا کوئی کام در پیش

ہو کہ اسمین عاجز ہو جاوے اور اُسکا علاج نجاوے تب چاہیے کہ کہے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ترجمہ کفایت ہے مجکو اللہ اور وہ اچھا ہے کارساز۔

امر ناخوش در پیش آنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جو شخص کہ آپڑے اُسپر وہ چیز کہ ناخوش رکھتا ہے اُسکو تو نہ کہے کہ کاشکے مین ایسا ویسا کرتا تو یہ چیز درپیش نہوتی ولیکن چاہیے کہ یون کہے۔ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَمَاشَاءَ فَعَلَ ترجمہ اللہ کی تقدیر کے ساتھ یہ امر واقع ہوا اور جو کچھ چاہا اللہ نے کیا۔

امر دشوار پیش آنے مین پڑھنے کی دعا۔ اور جب کسی پر کوئی کام دشوار اور سخت ہوئے تب کہے اَللّٰھُمَّ لَاسَھْلَ اِلَّا مَاجَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ ترجمہ یا اللہ نہین آسان ہے مگر وہ چیز کہ کیا تو نے اُسکو آسان اور تو کرتا ہے دشوار کو آسان جب چاہتا ہے۔

نماز حاجت کی دعا اور اُسکی ترکیب کا بیان۔ جس شخص کو اللہ تعالی کیطرف یا کسی بنی آدم کی طرف کوئی حاجت ہو تو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح سے بطور مسنون کے مکروہات سے بچا کے وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ کی مثلاً سبحان اللہ اور الحمد للہ کہے یا دعا ثنا جو نماز مین پڑھتا ہے پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے یعنی جو درود چاہے پڑھے بعد اسکے یہ دعا پڑھے

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسالک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والعصمۃ من کل ذنب والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین ترجمہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ جو بردبار بزرگ ہے پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑیکا سب تعریف اللہ کیواسطے ہے جو پروردگار تمام عالم کا ہے مانگتا ہون مین تجسے اچھی خصلتین جو واجب کرنیوالی تیری رحمت کی ہین اور کام لازم کرنیوالے تیری بخشش کے اور غنیمت ہر نیکی سے کہ سب طرح کی پوری نیکی مجھکو لوٹ ملے اور بچاؤ گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ بغیر بخشے اور نہ کوئی غم بغیر دور کیے اور نہ کوئی حاجت کہ تیرے پسند ہووے بغیر روا کئے اے بڑے مہربانون سے یعنی میرے سارے گناہ بخش دے اور سارے غم دور کر دے اور میری ساری حاجت جو تیری مرضی موافق ہو بر لا اور اُس حاجت کو روا کر اور

نہین تو مجکو یاد رکھ حصن حصین اور جامع ترمذی سے لکھا دونون کتابون مین کچھ عبارتین کم ہین اس مقام مین پوری لکھ گئین

نماز ضرورت یعنی حاجت ضروری روا ہونیکی نماز کی ترکیب اور دعا۔ اور جسکو کوئی حاجت ضروری ہو تو اچھی طرح سے وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑھے بعد اسکے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے اپنی حاجت اور متوجہ ہوتا ہون تیری طرف میرے نبی کے وسیلے کے ساتھ کہ حضرت محمد نبی رحمت ہین صلی اللہ علیہ وسلم اے محمد تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون آپ کے وسیلہ کے ساتھ اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت مین تاکہ حاجت روا کی جاوے میرے واسطے یا اللہ سو انکی شفاعت قبول کر میرے حق مین یہ حصن حصین سے لکھا اور مشکوۃ مصابیح مین جو اس دعا کو روایت کیا ہے اسکا مضمون بھی یہی ہے مگر لفظ مین کچھ فرق ہے۔ فائدہ۔ اس طرح سے دوسرے کو دوسرے یا فلانے نہین کہہ سکتا ہے یہ آنحضرت کیواسطے خاص ہے جیسا کہ التحیات مین السلام علیک ایہا النبی آیا ہے اور یہ دعا خود آنحضرتؐ نے ایک اندھے کو سکھایا وہ اس دعا کو پڑھ کے اچھا ڈھٹیارا ہو گیا اور اس دعا مین بھی اللہ ہی سے حاجت مانگنے کا بیان ہے۔

قرآن مجید حفظ ہو جانیکی نماز اور دعا کا بیان۔ اور جو کوئی چاہے یاد کرنا قرآن کا تو جب ہو رات جمعہ کی تب اگر رات کی آخری تہائی مین اٹھ سکے تو چاہیے کہ اٹھے اس لیے کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ہے کہ اس مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور اس ساعت مین دعا قبول کی جاتی ہے پھر اگر اسوقت اٹھ نہ سکے تو آدھی رات مین اٹھے پھر جو یہ بھی نہ کر سکے تو اول رات مین اٹھے اور پڑھے چار رکعتین پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰسین اور دوسری رکعت مین الحمد اور حم دخان یعنی حم کئی ایک ہین سو وہ حم جسکو سورہ دخان کہتے ہین اور اسکے شروع مین حم والکتاب المبین ہے اور یہ سورہ پچیسوین سیپارہ مین ہے اور تیسری رکعت مین الحمد اور سورہ سجدہ جس کے شروع مین الم تنزیل الکتاب ہے اور یہ سورہ اکیسوین سیپارہ مین ہے اور چوتھی رکعت مین الحمد اور تبارک الذی بیدہ الملک۔ فائدہ۔ نفل مین ہر شفعہ حکم جدی نماز کا رکھتا ہے یعنی دو دو رکعت جدا جدا ہے تو سورہ دخان جو پہلی دو رکعت مین اور سورہ سجدہ پچھلی دو رکعت مین پڑھی گئی اسّے نماز مکروہ نہوئی

اور دوسرے یہ کہ تقدیم تاخیر نفل مین مکروہ نہین ہی پھر سلام پھیرے تو چاہیے کہ تعریف کرے اچھی اور خوبی کے ساتھ اللہ کی
تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور خوبی کے ساتھ درود بھیجے اور سب نبیون پر درود
بھیجے اور مغفرت اور بخشش مانگے سارے مومن مردون اور عورتون کیواسطے اور اپنے ان بھائیون
کیواسطے جو سبقت لے گئے ہین اسپر ایمان کے ساتھ یعنی اسکے پہلے مسلمان ہوئے ہین جیسے صحابہؓ
تابعین اور اللہ کی تعریف اور درود اور مغفرت مانگنا اپنی زبان مین ہو یا عربی زبان مین دونون بہتر ہی
عربی منظور ہو تو اس طرح کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَاغْفِرْ
لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ تب بعد اسکے یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ
النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ
لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ
وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ
بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ
بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
ترجمہ یا اللہ مہربانی کر مجھپر ساتھ توفیق دینے چھوڑنے گناہون کے ہمیشہ جب تک کہ زندہ رکھے مجھکو اور
مہربانی کر مجھپر ساتھ توفیق دینے چھوڑنے اس بات کے کہ تکلف کرون مین اُس چیز کا کہ نہ فائدہ دے مجھکو
اور میرے نصیب کر خوبی نظر کی اُس چیز مین کہ راضی کرے تجکو مجھسے یعنی مجکو توفیق دے کہ تیری پسندیدہ
چیزون مین فکر کرون اور علوم دینی کے مطالعہ مین مشغول رہون یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور
زمین کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور اے صاحب اُس عزت کے کہ نہ قصد کیا جاوے یعنی کسیکو
لایق نہین کہ اُس عزت کی آرزو کرے مانگتا ہون مین تجسے اے اللہ اے بڑی بخشش کرنے والے ساتھ

وسیلہ بزرگی تیری کے اور نور ذات تیری کے یہ کہ لازم کرے تو میرے دل کو یعنی میرے دل مین شوق ہی
اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا اور میرے دل کو لگا رکھ اپنی کتاب کے یاد کرنے مین جیسا کہ سکھایا تو نے مجھکو یعنی
جیسے کہ توفیق دی تو نے کہ قرآن دیکھ کے پڑھتا ہون ویسے ہی توفیق دے کہ ازبر پڑھا کرون اور میرے
نصیب کر یہ کہ پڑھون مین اُسکو اس طرح پر کہ راضی کرے تجھکو مجھسے یعنی تدبیر اور غور اور تفکر اور اخلاص
اور حضور اور تجوید کے ساتھ پڑھتا ہون ای اللہ پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے ای صاحب
بزرگی اور بخشش کے اور ای صاحب اس عزت کے کہ نہ قصد کیا جاوے مانگتا ہون مین تجھسے ای بڑی بخشش
کرنے والے ساتھ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیری کے یہ کہ روشن کرے تو اپنی کتاب کی برکت
سے میری بینائی اور یہ کہ جاری کرے تو ساتھ اسکے میری زبان اور یہ کہ غم دور کرے تو اسکی برکت سے میرے
دل سے اور یہ کہ کھولے تو اور کشادہ کرے بسبب اسکے سینہ میرا اور یہ کہ دھووے تو بسبب اس کے بدن
میرا یعنی اسپر عمل کرنے کے سبب بدن سے گناہ دھو جاوین اسواسطے کہ تحقیق کوئی نہین مدد کرتا ہے
میری حق پر سوا تیرے اور نہین دیتا ہی حق کو مگر تو اور نہین ہی بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتھ مدد اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کے اس عمل کو کرے تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاوے گا۔
یعنی اُسکی دعا قبول کی جاویگی ساتھ حکم اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اس ذات کی
کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عمل کی مومن کو کبھی یعنی یہ دعا مسلمان سے
قبول ہوتی ہی اور حافظہ بیشک تیز ہوتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت
نے یہی عمل سکھایا پھر پانچ یا سات جمعون کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر ہوئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ اس سے پہلے مین چار آیتین یاد کرتا تھا اور جب انکو پڑھتا تھا بھولتی تھین اور اب چالیس
آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑھتا ہون گویا قرآن میری آنکھون کے روبرو ہوتا ہی اور حدیث سنتا تھا پھر
جب پڑھتا تھا تو بھولی ہوئی ہوتی تھین اور اب جو حدیث سنتا ہون اور پھر پڑھتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا
بیان توبہ اور نماز توبہ کا۔ اور جب کوئی چوک کر گناہ کرے یا جان کر کرے تو چاہیے کہ توبہ کرے اللہ
کی پاس پھر چاہیے کہ آوے یعنی دل کو رجوع کرے اللہ کی جناب مین اور پھیلاوے اپنے

دونون ہاتھ اللہ عزوجل کیطرف پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا ترجمہ یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون تیری طرف گناہون سے نہ پھرونگا مین اُن کی طرف کبھی۔ پھر تحقیق بخشا جاتا ہی گناہ اُسکا جب تک کہ نہ پھرے بیچ اُس کام مین یعنی جس سے توبہ کیا ہی اور اگر پھر وہی گناہ کیا تو اُسکے لیے دوسرا توبہ چاہیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی آدمی کہ کرے کوئی گناہ پھر اُٹھے یعنی توبہ کا ارادہ کرے پھر طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور پڑھے دو رکعتین پھر بخشش چاہے خدائے تعالیٰ سے اُس گناہ کے لیے یعنی کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔ مگر کہ بخشا جاتا ہی اُسکے واسطے اور آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ افسوس گناہ میرے کو افسوس گناہ میرے کو تب فرمایا حضرت نے کہہ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ترجمہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہی میرے گناہون سے اور رحمت تیری بہت امید کی گئی ہی میرے نزدیک میرے عمل سے پھر کہا اُس نے ان کلمات کو پھر فرمایا حضرت نے پھر کہہ اُسکو تب اُسنے پھر کہا تب فرمایا حضرت نے کھڑا ہو جا پھر تحقیق بخشا اللہ تعالیٰ نے گناہ تیرا۔

استخارہ کی نماز اور دعا کا بیان - استخارہ معنی بہتری اور بھلائی طلب کرنا تو اس نماز اور دعا سے یہ غرض ہوتی ہی کہ اگر یہ کام میرے حق مین بہتر ہو تو اس کام کو اللہ مجھپر آسان کر دے اور اگر برا ہو تو مجکو اُس سے باز رکھے اور اُس کام سے میرا دل پھر جاوے چنانچہ استخارہ کی دعا کے مضمون سے یہ مضمون ظاہر ہی اور یہ غرض نہین ہوتی ہی کہ اُس کام کا ہونا نہونا دریافت ہو جاوے جامع ترمذی مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُنھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کو سب کامون مین استخارہ سکھلاتے تھے جیسا کہ ہم لوگون کو قرآن کی سورہ سکھلاتے تھے فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے تم لوگون مین سے کوئی کسی کام کا تو چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین سوائے فرض کے بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْهُ لِیْ

ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهٖ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین بھلائی مانگتا ہون تجھسے تیرے علم کے موافق اور قدرت مانگتا ہون مین تجھسے تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہون مین تجھسے تیرا فضل بڑا کیونکہ تحقیق تو قدرت رکھتا ہی اور مین نہین قدرت رکھتا اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو جاننے والا ہی غیبون کا یا اللہ اگر تو جانتا ہی کہ مقرر یہ کام نیک ہی میرے لیے میرے دین مین اور میری دنیا کی گذران مین اور میرے کام کے آخر مین تو آسان کر اُس کو میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے اُس مین اور اگر تو جانتا ہی کہ مقرر یہ کام بد ہی میرے لیے میرے دین مین اور میری دنیا کی گذران مین اور میرے کام کے آخر مین تو پھیر اُسکو مجھسے اور پھیر مجکو اُس سے اور مقرر کر میرے لیے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجکو اُس سے کہا جابر نے کہ ہذا الامر کے مقام مین اپنی حاجت کا نام مثلاً اس طرح کہے هٰذَا السَّفَرُ هٰذَا النِّكَاحُ هٰذِهِ التِّجَارَةُ اسی طرح سے جو حاجت ہو اُسی کا نام لے جابر نے شک کرکے کہا کہ آن حضرت نے فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي کا لفظ فرمایا یا اُسکی جگہ پر یہ لفظ فرمایا فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهٖ میرے جلدی اور دیر کے کام مین یعنی میرے اس جہان اور اُس جہان کے کام مین دونون عبارت کا خلاصہ ایک ہی مگر جس عبارت کو راوی نے پہلے کہا ہی ہم نے اس دعا مین اُسی کو لکھا۔

نکاح کے استخارہ کی نماز اور دعا کا بیان۔ پھر اگر وہ کام جس کیواسطے استخارہ کرتا ہی نکاح ہو تو چاہیے کہ پوشیدہ کرے نکاح کا پیغام یعنی منگنی بعد اُسکے وضو کرے اور اچھی طرح سے اپنا وضو کرے بعد اُسکے نماز پڑھے جس قدر کہ اللہ تعالی نے اُسکے لیے مقدر کیا ہی یعنی جسقدر ہو سکے نماز پڑھے اور ادنی اُسکی دو رکعت ہی پھر چاہیے کہ تعریف کرے اللہ تعالی کی اور بزرگی کے ساتھ یاد کرے اُسکو مثلاً کہے الحمد للہ اللہ اکبر بعد اُسکے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِي فُلَانَةَ خَيْرًا لِي فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي فَاقْدِرْهَا لِي وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِيْنِي وَاٰخِرَتِي فَاقْدِرْهَا لِي

ترجمہ یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور مین نہین قادر ہون اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو خوب جاننے والا ہی غیب کی باتون کا سو اگر تو جانتا ہی کہ تحقیق فلانی عورت مین بھلائی ہی میرے لیے دین مین اور میری دنیا مین اور میری آخرت مین تو اُسکو میرے نصیب کر اور اگر اس عورت کے سوا دوسری عورت اُس سے بہتر ہو میرے لیے میرے دین مین اور میری آخرت مین تو میرے نصیب کر اُسکو اور فلانۃ کی بجای اُس عورت کا نام لیوے جس کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھتا ہی. **فائدہ** حصن حصین مین حدیث سی لکھا ہی کہ آدم کے فرزند کی نیکبختی سے ہی خیریت چاہنی اُسکی اللہ تعالی سے اور اُسکی بدبختی سے ہی اللہ تعالی سی خیریت چاہنی کو اُسکا ترک کرنا

صلوۃ التسبیح کی دعا اور اُسکی ترکیب کا بیان جامع ترمذی مین صلوۃ التسبیح کی دعا اور ترکیب جو عبداللہ ابن مبارک سی روایت کیا ہی اُسی کا مضمون ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ پہلے تکبیر تحریمہ کی کہے بعد اسکے پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ بعد اسکے پندرہ مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بعد اسکے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہے بعد اسکے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور الحمد اور کوئی سورہ پڑھے بعد اسکے دس مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بعد اسکے رکوع کرے اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہی پھر رکوع سے سر اُٹھاوی اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہے پھر سجدہ کرے اور اسی تسبیح کو دس بار کہی پھر سجدہ سے سر اُٹھاوی اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسی تسبیح کو دس مرتبہ کہی اسطرح چار رکعتین پڑھے اور یہ ہر رکعت مین پچھتر تسبیح ہوئی ہر رکعت مین الحمد کے پہلے پندرہ تسبیح سے شروع کرے تب قرأت کرے پھر دس مرتبہ کہے جیسا کہ بیان ہوا پھر اگر رات کو پڑھے تو بہتر ہی کہ دو دو رکعت مین سلام پھیرے اور اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعت کے بعد سلام پھیرے چاہے چار رکعت کے بعد عبداللہ ابن مبارک نے کہا کہ رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پہلے تین مرتبہ کہہ لے بعد اُس کے تسبیح مذکور پڑھے۔

وضو کرتے وقت پڑھنے کی دعا۔ اور جب وضو کرے تب چاہیے کہ بسم اللہ کہے اور فقہ کی کتابون مین جو لکھا ہی وضو شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہنا یا بِسْمِ اللّٰهِ

اَلْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَّالْکُفْرُ ظُلْمَةٌ سو سب بسم اللہ مین داخل ہی پھر بسم اللہ کہنے کے بعد وضو کرنے مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ترجمہ یا اللہ بخش میرے لیے میرے گناہ اور فراخی اور کشادگی کر میرے لیے میرے گھر مین یعنی دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دے میرے لیے میرے رزق مین یعنی دنیا اور آخرت اور ظاہر اور باطن کے رزق مین۔

وضو سے فراغت کرنیکے بعد پڑھنے کی دعا۔ اور جب وضو سے فراغت پاوے تب اُٹھاوے اپنی نظر آسمان کیطرف اور کہے تین بار اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ کہ وہ اکیلا ہی اُس کا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُس کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ترجمہ یا اللہ کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجھکو پاکیزگی کرنیوالون سے اور یہ دعا بھی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ترجمہ پاکی ہی تجھکو یا اللہ اور تیری تعریف کے ساتھ تسبیح بولتا ہون مین گواہی دیتا ہون اس کی کہ نہین کوئی معبود برحق مگر تو بخشش مانگتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین تیری طرف حضرت نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور یہ دعا یعنی سبحانک اللھم بحمدک آخر تک پڑھے تو لکھا جاتا ہی اُسکے واسطے کاغذ کے پرچے مین پھر مہر کیا جاتا ہی یعنی بند کیا جاتا ہی پھر نہین توڑی جاتی ہی وہ مُہر قیامت تلک یعنی اُس کے ثواب کو کوئی چیز باطل نہین کرسکتی یہ دعا حصن حصین سے لکھی اس مین اختیار ہی جونسی دعا چاہے پڑھے اور چاہے سب دعائین پڑھے چاہے ایک ہی یا دو ہی۔

تہجد کی نماز کیواسطے جب اُٹھے اُسوقت کے پڑھنے کی دعا کا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات مین اُٹھتے تھے تہجد پڑھنے کو تب پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ

وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ
حَاكَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ اے اللہ
تیرے لیے سب تعریف ہی تو ہی قائم رکھنے والا آسمانون اور زمین کا اور اُن کا جو اُنمین ہین اور تیرے لیے
سب تعریف ہی تو ہے بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اُنکا جو اُن مین ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف
ہی تو ہی روشن کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور اُن کا جو اُن مین ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف
ہی تو ہی ثابت اور موجود اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق اور سچ ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت موجود ہی
اور سچ ہی اور دوزخ موجود اور سچ ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت
حق ہی یا اللہ تیری ہی فرمان برداری مین کرتا ہون اور تجھپر ایمان لایا مین اور تجھی پر اپنے سب کام سونپے مین نے
اور تیری طرف ظاہر اور باطن مین رجوع کیا مین نے اور تیری دلیل اور قوت اور مدد کے ساتھ دین کے
دشمنون کے ساتھ جھگڑتا ہون مین اور تیری طرف فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی اور تیری ہی طرف بازگشت
اور ٹھکانا ہی سو بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیا مین نے اور جو پیچھے کرون گا مین اور جو پوشیدہ کیا ہی
مین نے اور جو ظاہر کیا ہی مین نے اور اُن گناہون کو تو خوب جانتا ہی اُسکو مجسے تو ہی آگے بڑھانیوالا
اور پیچھے رکھنے والا جسکو چاہی تو ہی ہی معبود میرا نہین ہی کوئی معبود و بندگی کے لایق سوا تیرے - اور لا اِلٰہ
اِلا انت کے بعد بخاری کی روایت مین یہ بھی آیا ہی + وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ اور نہین ہی پھرنا
گناہون سے اور قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین پھر
دیکھا آسمان کی طرف اور پڑھین سورہ آل عمران کی آخری یہ دس آیتین - اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ج رَبَّنَا وَاٰتِنَا
مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ
قَلِيْلٌ ج ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ ترجمہ آسمان وزمین بنانا اور رات ودن کا بدلتے آنا اس مین نشانیان
ہین عقل والون کو۔ وے جو یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیتے اور دھیان کرتے
ہین آسمان وزمین کی پیدایش مین ۔ ای رب ہمارے تونے یہ عبث نہین بنایا۔ تو پاک ہے عیب سے
سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے ۔ ای رب ہمارے جسکو تونے دوزخ مین ڈالا سو اسکو رسوا کیا۔ اور
گناہگارون کا کوئی نہین مددگار۔ ای رب ہمارے ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو
کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے ۔ ای رب ہمارے اب بخش ہمکو گناہ ہمارے اور دور کر ہمسے
ہماری برائیان اور موت دے ہمکو نیکون کے ساتھ۔ ای رب ہمارے اور دے ہمکو جو وعدہ دیا تونے
اپنے رسولون کے ہاتھ اور رسوا نکر ہمکو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہین کرتا وعدہ۔ پھر قبول
کی انکی دعا انکے رب نے کہ مین ضایع نہین کرتا محنت کسی محنت والے کی تم مین مرد ہو یا عورت

تم آپس مین ایک ہو۔ پھر جو لوگ اپنے وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور ستائے
گئے میری راہ مین۔ اور لڑے اور مارے گئے مین اُتارون گا اُن سے بُرائیان اُن کی اور داخل کرون گا
باغون مین جنکے نیچے بہتی ندیان۔ بدلا اللہ کے یہان سے۔ اور اللہ ہی کے یہان اچھا بدلا ہی۔ تو نہ بہک
اسپر کہ آتے جاتے ہین کافر شہرون مین۔ یہ فائدہ ہی تھوڑا سا۔ پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی۔ اور کیا بُری تیاری
ہی۔ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے اُنکو باغ ہین جنکے نیچے بہتی ندیان رہ پڑے اُن مین مہمانی
اللہ کے یہان سے۔ اور جو اللہ کے یہان ہی سو بہتر ہی نیک بختون کو۔ اور کتاب والون مین بعضے وہ بھی
ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور جو اُترا تمھاری طرف اور جو اُترا اُن کی طرف دبے ہوئے ہین اللہ کے آگے
نہین خرید کرتے اللہ کی آیتون پر تھوڑا مول وہی جو ہین اُن کو اُنکی مزدوری ہی اُن کے رب کے یہان
بیشک اللہ شتاب لیتا ہی حساب۔ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی کرو اور لگے رہو
اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہونچو۔ اور جب تہجد کی نماز پڑھنے کو اُٹھے تب کے دس مرتبہ اللّٰہ
اکبر اور دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس مرتبہ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ ترجمہ یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے
مجکو اور عافیت دے مجکو دنیا کی بلاؤن سے اور دس مرتبہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے مکان کی تنگی سے قیامت کے دن اور جب شروع کرے
نماز تہجد کی تب پڑھے یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ
لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ ترجمہ یا اللہ
پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ
اور ظاہر کے تو حکم کریگا یعنی قیامت کے دن اپنے بندون کے درمیان اُس چیز مین کہ ہین اُس مین
اختلاف کرتے راہ دکھا مجکو اُس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہی اُس مین حق سے اپنے حکم اور توفیق کے
ساتھ تحقیق تو راہ دکھاتا ہی جس کو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف۔ فائدہ۔ تہجد کی ترکیب تفسیر فتح العزیز

مین اسطرح سے ہی کہ آنحضرت نے عبد اللہ ابن عمرو کو فرمایا کہ تہجد کی نماز مین تمام مہینے مین ایک ختم قرآن کرتا رہے اور بعضی روایت مین چالیس رات مین قرآن کا ختم کرنا بھی آیا ہی اور جب عبد اللہ ابن عمرو نے اپنی خواہش کی زیادتی اور اپنی زیادہ قوت بیان کی تب حضرت نے اُن کے واسطے ایک ہفتہ مین قرآن کا ختم کرنا مقرر فرمایا اور صحابہ نے اسی حکم پر عمل کیا اور قرآن کے سات حصے اس وضع پر مقرر کیے کہ جمعہ کی رات کو تین سورہ اور شنبہ کی رات کو پانچ سورہ اور بعد اسکے سات سورہ اور بعد اسکے نو سورہ اور بعد اسکے گیارہ سورہ اور بعد اسکے تیرہ سورہ اور بعد اسکے باقی قرآن کہ سورۂ قاف سے سورۂ ناس تک ہی اور حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کی رات کو اول قرآن سے شروع کرتے سورۂ مائدہ کو تمام پڑھتے اور شنبہ کی رات کو اسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ ہود کو تمام پڑھتے اور یکشنبہ کی رات کو اسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ مریم کو تمام پڑھتے اور دوشنبہ کی رات کو اسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ قصص کو تمام پڑھتے اور سہ شنبہ کی رات کو اسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ صاد کو تمام پڑھتے اور چہار شنبہ کی رات کو اسکے بعد سے پڑھنا شروع کرتے سورۂ رحمن کو تمام پڑھتے اور پنجشنبہ کی رات کو اسکے بعد سے شروع کرتے اور باقی سب قرآن ختم کرتے اور اس ترتیب کو ختم احزاب بولتے ہین اور پہلی ترتیب کو ختم فمی بشوق بولتے ہین اور دوسرے صحابہ لوگ مثل عبد اللہ ابن مسعودؓ وغیرہ کے آیتون کے عدد کا ملاحظہ کرتے تھے اور ہر رات کو ہزار آیت پڑھتے تھے اور اس صورت مین بھی ساتوین رات کو قرآن ختم ہوتا تھا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص تہجد مین دس آیت دو رکعت مین پڑھے اُسکو غافلون مین نہین لکھتے ہین اور جو شخص کہ سو آیت کئی رکعت مین پڑھے اُسکو عابدون مین لکھتے ہین اور جو شخص کہ ہزار آیت پڑھے اُسکو عمدہ زرداروں مین لکھتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جو شخص پچاس آیت قرآن کی تہجد مین پڑھے قیامت کے روز اُسکے ساتھ قرآن جھگڑا نکرے اور نہین تو قرآن اُس کے ساتھ جھگڑا کریگا کہ مجکو تو نے ضایع رکھا اور میری تلاوت کا حق ادا نکیا اور بعضی حدیث مین آیا ہی جو شخص کہ دو آیت آخر سورۂ بقر کی تہجد کی نماز مین پڑھے اُسکو کفایت کرتا ہی اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ کیا

تم لوگون سے نہین ہو سکتا ہی کہ تیسرا حصہ قرآن کا ہر رات کو پڑھا کرو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر رات کو تیسرا حصہ قرآن کا پڑھنا بہت دشوار ہی کس سے ہو سکتا ہی فرمایا کہ سورہ قل ہو اللہ احد ثواب مین قرآن کے تیسرے حصے برابر ہی اگر اسکو پڑھو تو تم لوگون کو تیسرے حصے قرآن پڑھنے کا ثواب حاصل ہوا اور اسی واسطے اکثر مشائخ نے تہجد کی نماز مین اس سورہ کا پڑھنا معمول رکھا ہی اور اس سورہ کے پڑھنے کے کئی طریقے ہین۔ پہلا۱ وہ کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین تین تین بار اس سورہ کو پڑھین دوسرا۲ وہ کہ پہلی رکعت مین بارہ بار پڑھین اور بعد اسکے ایک ایک بار کم کرین یہان تک کہ آخری رکعت مین کہ بارھوین رکعت ہی ایک بار پڑھا جاوے تیسرا۳ وہ کہ پہلی رکعت مین ایک بار پڑھین اور ہر رکعت مین ایک ایک بار زیادہ کرین تاکہ آخری رکعت مین بارہ بار پڑھا جاوے لیکن فقہا کے نزدیک یہ طریق مقبول نہین ہی اسواسطے کہ دوسری رکعت پہلی رکعت سے بہت دراز ہوتی ہی اور یہ ترک اولی ہی اور بعضے مشائخ ہر رکعت مین سورۂ مزمل کو سورۂ اخلاص کے ساتھ ملاتے ہین اور حضرت خواجہ عزیزان قدس سرہ سے جو نقشبندیہ گروہ کے سر حلقہ ہین منقول ہی کہ اپنے یارون کو تہجد کی نماز مین سورۂ یٰسین پڑھنے کو فرماتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ جب اس نماز مین تینون دل اکٹھا ہو مطلب حاصل ہو رات کا دل کہ آدھی رات کے بعد ہی اور قرآن کا دل کہ یٰسین ہی اور با ایمان مرد کا دل کہ ایمان سے بھرا ہی یہان تک تفسیر فتح العزیز کا مضمون ہی۔

سجدۂ تلاوت مین پڑھنے کی دعا۔ تلاوت کے سجدہ مین پڑھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ترجمہ سجدہ کیا میرے منھ نے اس خالق کے واسطے جس نے پیدا کیا منھ کو اور صورت بنائی منھ کی کھولے کان اسکے اور آنکھ اسکی اپنی قدرت اور قوت کے ساتھ۔ ایک روایت مین اس دعا کا کئی بار پڑھنا آیا ہی تو چاہے ایک بار پڑھے چاہے تین بار اور اس دعا کے آخر مین اس آیت کا زیادہ کرنا بھی ایک روایت مین ہی۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ترجمہ سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہی۔ فائدہ اگر تلاوت کے سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کہے تو کفایت ہی مگر جو دعائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین انکا پڑھنا افضل ہی اور اس دعا کے سوا اور دعائین بھی روایت ہین۔

قحط سالی کی دعا - جب مینہ نہ برسا کرے جاوین یعنے مینہ کے موسم مین مینہ نہ برسے تب لوگ دوڑانو بیٹھین اور کہین۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ ترجمہ اے پروردگار میرے اے پروردگار میرے

دعا استسقا کی - مینہ مانگنے کی دعا یہ ہی - اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا ترجمہ یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو۔ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ترجمہ یا اللہ مینہ برسا ہمپر یا اللہ مینہ برسا ہمپر یا اللہ مینہ برسا ہمپر باقی استسقا کی نماز کا بیان فقہ کی کتابون مین ہے

مینہ برسنے کیوقت کہنے کی دعا - اور جب مینہ برستے دیکھے تب دو بار یا تین بار کہے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ترجمہ یا اللہ برسا مینہ بہت نفع دینے والا اور مشکوٰۃ مین ہی کہ جب آنحضرت دیکھتے مینہ تب کہتے رَحْمَةً یا الٰہی کر اس کو رحمت

جب پانی سے ضرر کا خوف ہو اُس وقت پڑھنے کی دعا - اور جب مینہ بہت ہو اور ضرر کا خوف ہو تب کہے اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ترجمہ یا اللہ مینہ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ مینہ برسا ٹیلون پر اور قلعون پر اور پہاڑون پر اور نالون پر اور درخت اُگنے کی جگہون پر۔

گرجنے کیوقت پڑھنے کی دعا - اور جب سُنے رعد کا گرجنا اور بجلی کا کڑکنا تب پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ترجمہ یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے غصے کے ساتھ اور نہ ہلاک کر ہمکو اپنے عذاب کے ساتھ اور عافیت اور آرام دے ہمکو پہلے اسکے یعنی بغیر عذاب کے اُتارے ہمکو آرام اور عافیت سے رکھ پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہی اُسکی رعد اُسکی تعریف کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہین سب فرشتے اُسکے خوف سے - قبل ذلک تک ایک دعا ہی اور سبحان الذی سے دوسری دعا جو چاہے سو پڑھے چاہے تو دونون ایک ساتھ پڑھے - فائدہ - رعد ایک فرشتے کا نام ہی جو بادل ہانکنے پر متعین ہی گرجنا اُسکی آواز ہی اور بجلی اُسکا کوڑا ہی

ناخوش ہوا اُٹھنے مین پڑھنے کی دعا - اور جب ناخوش ہوا یعنی سخت ہوا اُٹھے تب جدھر سے ہوا چلتی ہی اُسطرف منہ کرے اور اپنے گھٹنون اور ہاتھون پر بیٹھے یعنی دونون زانو اور دونون ہاتھ کو زمین پر ٹیکے اور دونون قدم کھڑے ہون اس طرح کے بیٹھنے مین تواضع کی صورت پائی جاتی ہے

اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اسکی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُس مین ہے اور بھلائی اُس چیز کی کہ بھیجی گئی ہی ہوا ساتھ اُسکے اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیرے اُسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے کہ اُس مین ہے اور اُس چیز کی برائی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اُسکے اور یہ دعا بھی ہے جو مشکوۃ مین ابن عباس سے روایت ہے کہا عباس نے کہ نہین چلی ہوا کبھی مگر یہ کہ بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون زانو پر اور کہا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا ترجمہ یا الٰہی کر تو اُسکو رحمت اور نہ کر اُسکو عذاب یا الٰہی کر اُسکو ریاح یعنی بادین اور نہ کر اُسکو ریح یعنی باد۔ **فائدہ** ریح معنی ہوا اور ریاح اُسکی جمع ہے سو قرآن مین عذاب کے مقام مین لفظ ریح کا مذکور ہے اور نعمت دینے کے مقام مین لفظ ریاح کا اسواسطے حضرت یہ دعا فرماتے جیسا کہ ابن عباس نے خود حدیث کے آخر مین تفسیر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مین آیا ہے کہ بیشک ہمنے بھیجی اُن کافرون پر ہوا نہ فائدہ دینے والی اور بھیجا ہمنے یعنی مومنون پر بادین رس بھری اور بھیجا ہمنے بادین خوشخبری دینے والی

اندھیری آندھی کیوقت پڑھنے کی دعا۔ اور جب ہوا کے ساتھ اندھیری آوے تب پناہ پکڑے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ دونون سورتین پڑھکے اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ ترجمہ یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجسے بھلائی اس باد کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اسمین ہے اور بھلائی اُس چیز کی حکم کی گئی ہے یہ باد اُس کے لیے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ تیرے برائی اُس باد سے اور برائی اُس چیز سے کہ اسمین ہے اور برائی اُس چیز سے کہ حکم کی گئی ہے یہ باد اُسکے لیے اور یہ دعا بھی ہے اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَّا عَقِیْمًا ترجمہ یا اللہ کر اس ہوا کو رس بھری اور نہ کر اسکو بانجھ یعنی فائدہ نہ دینے والی

مرغ کی آواز سنکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب مرغ کی بانگ سنے تب مانگے اللہ سے فضل اُس کا یعنی کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ترجمہ یا اللہ مین مانگتا ہون تجسے فضل تیرا۔

گدھے اور کتے کی آواز سنکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب سنے آواز گدھون کی تب چاہیے کہ

پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اور اسی طرح سے کتونکی آواز سنکے بھی پناہ مانگے یعنی کہے
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فائدہ۔ حدیث ثابت سے ہی کہ مرغ فرشتے کو دیکھ کر آواز کرتا ہی
اور گدھا شیطان کو دیکھ کر اور کتا شیطان اور اُس کے لشکر کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔

ہلال یعنے پہلی رات کا چاند دیکھ کے پڑھنے کی دعا

اور جب پہلی رات کا چاند دیکھے تب کہے
اللّٰہُ اَکْبَرُ اور یہ دعا بھی ہی اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ ترجمہ یا اللہ چاند دکھا ہمکو برکت کے ساتھ اور ایمان پر ثابت رہنے
کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ اور اسلام کے ساتھ اور جس چیز کو تو دوست رکھتا ہی اور پسند رکھتا ہی اس
چیز کی توفیق کے ساتھ اے چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی اور یہ دعا بھی ہی۔ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ ترجمہ یہ چاند بھلائی
اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس مہینے کی اور بھلائی تقدیر کی یعنی اس مہینے مین
میرے لیے جو چیز رزق وغیرہ مقرر ہی اسکی بھلائی چاہتا ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اس مہینے
کی برائی سے اس دعا کو تین بار پڑھے اور یہ بھی ہی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ
وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ یا اللہ نصیب کر ہمکو بھلائی اس مہینے کی اور مدد
اس مہینے کی اور برکت اس مہینے کی اور فتح اس مہینے کی اور نور اس مہینے کا نور سے مراد ہدایت اور پناہ پکڑتے
ہین ہم ساتھ تیرے اس مہینے کی برائی اور اُسکے بعد کے مہینے کی برائی سے ان دعاؤن مین چاہی ایک پڑھے چاہے سب

لیلۃ القدر دیکھ کے پڑھنے کی دعا

اور جب لیلۃ القدر دیکھے یعنی اُسکی علامتین دیکھے تب
چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ترجمہ یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنیوالا ہی
تو دوست رکھتا ہی معاف کرنیکو سو معاف کر مجھسے میرے گناہ فائدہ۔ علامت لیلۃ القدر کی جو کسی کی سمجھ مین
آوے تفسیر حسینی اور فتح العزیز سے لکھ دیتے ہین وہ یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام لیلۃ القدر مین اپنے مقام
سدرۃ المنتہی سے اُترتے ہین اور ان کے ساتھ سارے فرشتے اور ارواح اُترتی ہین اور ہر عبادت کرنیوالے
کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہین اور جبرئیل علیہ السلام کے مصافحہ کرنیکی نشانی یہ ہے کہ

عبادت مین مشغول رہنے کی حالت مین تن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور دل مین ایک رقت ظاہر ہوتی ہی یعنی دل پگھل جاتا ہی اور آنکھ سے آنسو جاری ہوتا ہی اور اُس عبادت مین بڑی لذت ملتی ہے۔

آئینہ دیکھکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب آئینے مین اپنا مُنھ دیکھے تب پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ترجمہ یا اللہ تو نے اچھی بنائی میری صورت پھر اچھی کر چال اور خصلت میری اور یہ دعا بھی ہی اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ ترجمہ یا اللہ جیسے کہ اچھی بنائی تو نے میری صورت ویسے اچھی کر میری چال اور حرام کر میرے منھ کو آگ پر اور یہ دعا بھی ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ ترجمہ سب تعریف اُس اللہ کیواسطے ہی جسنے برابر اور ٹھیک کی پیدایش میری اور اچھی بنائی صورت میری اور سنوارا میرے بدن مین سے وہ چیز کہ عیب دار کیا میرے غیر کے بدن مین سے اور یہ دعا بھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ سب تعریف اُس اللہ کے واسطے ہی جسنے کہ درست کی صورت میری پھر برابر کیا اُس کو اور بنائی صورت میرے منھ کی پھر خوب بنایا اُس کو اور کیا مجکو مسلمانون مین سے۔

بیان سلام کرنیکا۔ اور جب سلام کرے کسی کو تب چاہیے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ سلامتی ہووے تمپر یعنی تم سارے نقصان اور عیب سے سلامت اور پاک رہو۔ اور یہ معنی بھی ہین کہ اللہ تعالی تیرے حال پر خبردار ہی سو تو غافل مت ہو اور سلام نام اللہ تعالی کا ہی تو یہ معنی بھی ہین کہ نام اللہ تعالی کا تیرے اوپر ہی یعنی تو اللہ تعالی کی حفظ اور نگہبانی مین ہی اور یہ معنی بھی ہین کہ تو مجسے سلامتی مین ہی اور مجکو بھی اپنے سے سلامت رکھ یعنی مجسے بے دہشت رہ اور مجکو بے دہشت رکھ اور یون بھی درست ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ترجمہ (سلامتی ہووے تجھپر) اور سلام علیکم کے ساتھ کہے وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ترجمہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی **فائدہ**۔ مشکوۃ شریف مین باب السلام کی دوسری فصل مین عمران بن حصین سے جو حدیث مروی ہی اُسکا یہ خلاصہ ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ تب حضرت نے اُسکے سلام کا جواب دیا یعنی وعلیکم السلام کہا اور وہ شخص بیٹھا تب حضرت نے فرمایا کہ

اس شخص کو السلام علیکم کہنے کی مزدوری مین دس نیکی ملی پھر دوسرا شخص آیا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اس شخص نے رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کہا تب آنحضرت نے بھی اُسی لفظ سے اُس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھا تب آنحضرت نے فرمایا کہ اس شخص کو بیس نیکی ملی یعنی رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کرنے سے پھر تیسرا شخص آیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس شخص نے اُس دو لفظ پر تیسرا لفظ وبرکاتہ کا زیادہ کہا تب آنحضرت نے بھی اُسی لفظ سے اُسکے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھا تب آنحضرت نے فرمایا کہ اس شخص کو تیس نیکی ملی یعنی وبرکاتہ کا لفظ زیادہ کرنے سے یعنی اصل سلام سے دس نیکی ملی اور دوسرے دو لفظ سے بیس ایک ایک لفظ کے بدلے دس نیکی اور اسکے بعد کی حدیث مین یہ بھی ہی کہ پھر چوتھا شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ تب حضرت نے اُسکے سلام کی جواب کے بعد فرمایا کہ اس شخص کو چالیس نیکی ملی۔ **فائدہ**۔ اس لفظ پر زیادہ کرنا سنت نہین ہی اور افضل سلام یہ ہی کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور جمع کی ضمیر سے کہی یعنی علیکم کہے اگرچہ جسکو سلام کرتا ہی وہ ایک شخص ہو اور جواب دینے والا بھی جمع کی ضمیر سے کہی اور واو کے ساتھ کہی یعنی وعلیکم کہے یہ مضمون اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی

بیان سلام کے جواب دینے کا۔ پھر جب جواب دے سلام کا تب کہے۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ترجمہ (تجھپر اور تمپر سلامتی ہووے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُس کی) **فائدہ** شرح مذکور مین شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ادنا سلام السلام علیکم ہی یعنی کم سے کم کہے تو السلام علیکم کہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تب بھی کفایت ہی یعنی درست ہوگا مگر افضل نہوگا اور سلام کا جواب کم سے کم وعلیکم السلام وعلیک السلام ہی اور اگر بغیر واو کے جواب دے تب بھی کفایت ہی یعنی ادا ہوگا مگر افضل نہوگا اور اس بات پر عالمون کا اتفاق ہی کہ اگر جواب مین علیکم بغیر واو کے کہے گا تو جواب نہ ادا ہوگا اور اگر وعلیکم واو کے ساتھ کہے گا تو بعضون کے نزدیک ادا ہوگا اور بعضون کے نزدیک نہین شیخ کا مضمون تمام ہوا

اہل کتاب کے سلام کے جواب کا بیان۔ اور جب سلام کا جواب دے اہل کتاب کو یعنی یہود و نصارے کو تو کہے علیک یا کہے علیک

سلام کے پیغام کے جواب کا بیان۔ اور جب کسی کی طرف سے سلام پہونچایا جاوے تب چاہیے کہ کہے

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ترجمہ (مجھپر اور اُسپر سلام ہو اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُس کی)
یا یون کہے وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ ترجمہ (مجھپر اور تجھپر اور اُسپر سلام ہو) جو شخص سلام کا پیغام
لاوے اُس پر بھی سلام کہنا مستحب ہے۔

چھینکنے والا جو دعا کرے اُسکا بیان۔ اور جب چھینکے تب چاہیے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ترجمہ (سب تعریف
اللہ کے لیے ہی) اور یون بھی روایت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ترجمہ (سب تعریف اسد کیواسطے ہے
ہر حال مین) اور یون بھی روایت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ
کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ترجمہ (سب تعریف اللہ کے واسطے ہے تعریف بہت پاکیزہ برکت دی گئی جسمین
برکت دی گئی اُسپر جیسا کہ دوست رکھتا ہے پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہے) اور یون بھی روایت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ (سب تعریف اللہ کیواسطے ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا) اور جو کوئی ہر چھینک کے نزدیک
کہے یعنی جب چھینکے تب کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ تو جبتلک جیتا رہیگا نہ پاویگا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی۔

چھینکنے والیکے واسطے جو دعا کہی جاوے اُسکا بیان۔ چھینکنے والیکے واسطے کہا جاوے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ترجمہ (رحمت کرے تجھپر اللہ)

یرحمک اللہ کہنے والیکو چھینکنے والا جو دعا کرے اُسکا بیان۔ اور چاہیے کہ یرحمک اللہ کہنے
والیکو چھینکنے والا کہے۔ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ترجمہ (ہدایت کرے تمکو اسد اور سنوارے حال تمہارا)
اور چاہے تو یون کہے یون بھی روایت ہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ترجمہ (بخشے اللہ مجکو اور تمکو) اور یون بھی
روایت ہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ ترجمہ (بخشے اللہ ہم سبکو اور تم سبکو) اور چاہے تو یون جواب دے یون
بھی روایت ہے یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ ترجمہ (مہربانی کرے اللہ ہمپر اور تمپر اور بخشے ہم کو اور تم کو)۔

اہل کتاب چھینکنے والیکو جو دعا کہی جاوے اُسکا بیان۔ اور جو چھینکنے والا کتابی ہو یعنی یہودی یا نصرانی ہو
تو اُسکی چھینک کے جواب مین کہا جاوے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ترجمہ (ہدایت کرے تمکو اسد اور سنوارے حال تمہارا)۔

کان بولنے مین جو دعا پڑھی جاوے اُسکا بیان۔ اور جب کسی کا کان بولے تب یاد کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجے اُن پر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یاد ہے کہ اُن پر
درود بھیجے تو بس کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور کہے ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ

مَنْ ذَكَّرَنِيْ ترجمہ (یاد کرے اللہ بھلائی کے ساتھ اُس کو جس نے مجھکو یاد دلایا)

خوش خبری سُنکے پڑھنے کی دعا۔ اور جب خوشخبری دیا جاوے کوئی اُس چیز کے ساتھ جو اُسکو خوش کرتی ہی تو اللہ کی حمد کہے یعنی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا حمد کہے اور تکبیر کہے یعنی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا شکر کا سجدہ کرے اللہ کیواسطے

جو چیز خوش کر دے اُسکو دیکھ کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب دیکھے اپنے جان یا مال سے یا غیر کے جان یا مال سے اُس چیز کو کہ اُسکو خوش کرے تب برکت کی دعا کرے یعنی کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ترجمہ (یا اللہ برکت دے اسمین)

مال بڑھنے کی دعا۔ اور جب خواہش کرے اپنے مال بڑھنے کی تب کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ترجمہ (یا اللہ رحمت بھیج محمد پر جو بندے تیرے ہین اور رسول تیرے اور مومن مردون اور مومن عورتون پر اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون پر)

اپنے مسلمان بھائی کو ہنستے دیکھ کے کہنے کی دعا۔ اور جب کوئی دیکھے اپنے مسلمان بھائی کو کہ وہ ہنستا ہے یعنی خوشی کے سبب تو کہے۔ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ترجمہ (ہنساوے اللہ تیری ذات کو) یعنی اللہ تجھکو ہمیشہ خوش رکھے۔

اس بات کا بیان کہ جب کسی مسلمان بھائی کو دوست رکھے تب اُسکو اپنی دوستی کی خبر کس عبارت سے دیوے اور وہ مسلمان بھائی کس عبارت سے اسکو دعا دیوے

اور جب اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھے تب اُسکو اپنی محبت کی خبر دیوے تا کہ وہ بھی محبت کرے اور دعا اور خیر خواہی وغیرہ باتون مین دوستی کی رعایت کرے اور اس عبارت سے دوستی کی خبر دے اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ ترجمہ (بیشک مین دوست رکھتا ہون تجھکو اللہ کیواسطے) تب وہ دوست کہے اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ ترجمہ (دوست رکھے تجھکو وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے مجھکو اُس کے لیے) یعنی اللہ تعالیٰ

مسلمان بھائی کی دعا کا جواب اور جب مسلمان بھائی کہے اُسکو غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ترجمہ (بخشے تجھکو اللہ) تو وہ شخص کہے وَلَكَ اور تجھکو بھی بخشے۔

مسلمان بھائی کی خیر و عافیت پوچھنے کا جواب اور جب کوئی کہے اُسکو كَيْفَ اَصْبَحْتَ ترجمہ (کیونکر صبح کی تو نے) یعنی کیا حال ہے تیرا تو کہے اَلْحَمْدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ ترجمہ (تعریف کرتا ہون اللہ کی تیرے پاس پہونچنے تک) یعنی اس وقت تک خیر و عافیت سے ہون۔

مسلمان بھائی کے پکارنے کا جواب۔ اور جب پکارے اُسکو کوئی شخص تو اُسکو جواب دے لَبَّيْكَ ترجمہ (حاضر ہون)۔

جب کوئی کسی پر احسان کرے تب اُسکو جو دعا دے اُس کا بیان ۔ اور جب کوئی کسی پر کچھ احسان کرے مثلاً علم دینی یا کلام اللہ یا حق مذہب تعلیم کرے یا کسی نیک کام کی مدد کرے یا کچھ دیوے تب اِس احسان کرنیوالے کو یہ شخص کہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ترجمہ (بدلہ دے تجکو اللہ نیک اور بہتر) جب یہ بات کہی تب بہت بڑھ کے تعریف کی یعنی اُسکا حق ادا کیا اس سے بڑھ کے کیا دعا ہوگی مارے خوشامد کے حد سے نہ بڑھ جاوے اور جھوٹی تعریف نکرے مثلاً فاسق کو ولی اور صالح اور کم علم کو یا فارسی خوان منشی کو عالم اور مولوی اور امیر کو بادشاہ نکہنے لگے ۔

جب مسلمان بھائی اِسکے سامنے اپنے اہل و مال کو لاوے تب یہ شخص جو دعا کرے اُسکا بیان
اور جب کسی مسلمان کے سامنے کوئی اُسکا مسلمان بھائی اپنے اہل و مال کو لاوے تب یہ شخص اُسکو کہے بَارَكَ اللّٰهُ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ترجمہ (برکت دی اللہ تعالیٰ تیرے اہل یعنی لڑکے بالے اور تیرے مال مین)

جب کوئی کسی سے اپنا قرض بھر پاوے تب اُسکو جو دعا کرے اُس کا بیان ۔ اور جب کسی سے اپنا قرض بھر پاوے تب کہے أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ترجمہ (پورا ادا کیا تو نے قرض میرا اللہ تعالیٰ تجکو پورا اجر دے) ۔

جس چیز کو دوست رکھتا ہو اُسکو دیکھ کے کہنے کی دعا ۔ اور جب اُس چیز کو دیکھے جسکو دوست رکھتا ہو مثلاً بیمار شفا پاوے یا مال ہاتھ لگے یا دعا قبول ہو یا کوئی عزیز مدت کا نکلا گھر مین آوے وغیرہ اس قسم کی خوشی مین تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ترجمہ (سب تعریف اللہ کیواسطے ہی جسکے فضل سی پوری ہوتے ہین اچھے عمل) ۔

جس چیز کو بُری جانتا ہو اُسکو دیکھ کے کہنے کی دعا ۔ اور جب اُس چیز کو دیکھے جس کو بری جانتا ہو تب کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ترجمہ (سب تعریف اللہ کے واسطے ہی ہر حال مین) ۔

کسی کام سے ماندگی ہو تو ماندگی دفع کرنیکی اور قوت کی زیادتی چاہنے کی دعا ۔ اور جب کسیکو کسی کام کے سبب سے ماندگی پکڑے یعنی جو کوئی تھک جاوے اور ماندگی دفع کرنے چاہے یا چاہے کہ مجھکو زیادہ قوت ہو تو چاہیے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے اپنے سوتے وقت تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے تینتیس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے چونتیس بار یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑھے یا ایک کو تینون مین سے جسکو چاہے چونتیس بار پڑھے اور باقی دو کو تینتیس تینتیس بار یا ہر ایک کو یعنی سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کو ہر فرض نماز کے

پیچھے دس دس بار پڑھے اور سوتے وقت سبحان اللہ اور الحمد للہ کو تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر کو چونتیس بار پڑھے۔

اگر اعتقاد مین وسوسہ ہو تو اُسکے دفع کرنیکی دعا۔ اور جو شخص گرفتار کیا جاوے وسوسہ مین یعنے توحید کے اعتقاد مین وسوسہ ہو تو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے اور وسوسہ سے باز آوے یعنی جس طرح ہو سکے اُس وسوسہ کا خیال چھوڑے اور ایک حدیث مین وسواس کے دفع کرنے کے لیے یہ بیان ہی کہ جب اس قسم کا وسواس اپنے جی مین پاوے تب چاہیے کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ترجمہ (ایمان لایا مین اللہ پر کہ وہ پاک ہی ایسے وسواس سے اور ایمان لایا مین اُسکے رسولون پر کہ رسول لوگون نے اللہ تعالی کی تنزیہ یعنی نراپاک ہونا سارے نقصان سے بیان کر دیا اور یون بھی روایت ہی کہ اس وسواس کے دفع کرنیکے واسطے یہ پڑھے اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ترجمہ (اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی کوئی اُسکے واسطے برابر) پھر چاہیے کہ تھتکارے اپنے بائین تین بار اور پناہ پکڑے اللہ کیساتھ شیطان راندے ہوئے سے یعنی کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اگر اعمال مین وسوسہ ہو تو اس کے دفع کرنے کی دعا۔ اور اگر وسوسہ عملو مین ہو یعنی نماز قرآن کی تلاوت وضو وغیرہ مین تو بیشک وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو خنزب سو جب ایسا وسوسہ پاوے تب پناہ پکڑے اللہ کے ساتھ اُس سے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے اور تھتکارے اپنی بائین طرف تین بار

غصّہ دفع کرنیکی دعا۔ اور جب کوئی غصہ ہو یعنی جسکو غصہ آوے تو وہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ترجمہ (پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے) جاتی رہتی ہی اس کہنے سے وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ ہو جاتا ہے

بدزبانی دفع کرنے کی دعا۔ اور جو کوئی ہوئے تیز زبان یعنے بدزبان فحش بکنے والا تو وہ لازم کرے استغفار کو یعنی کہا کرے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ حذیفہ کی حدیث کے مضمون کے موافق حذیفہ نے نقل کیا کہ شکوہ کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی تیز زبانی کا تب فرمایا کہان ہی تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین کرتا کہ اُس سے ظاہر و باطن کی بلائین دفع ہوتی ہین تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار

کسی مجلس مین پہونچ کے اور وہان سے اُٹھتے وقت جو کہے اُس کا بیان۔ اور جو شخص پہونچے کسی مجلس کے پاس یعنی جہان مسلمان لوگ بیٹھے ہین وہان آوے تب چاہیے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کہے پھر اگر دل مین آوے یہ کہ بیٹھے تو بیٹھے پھر جب کھڑا ہو وہان سے جانے کو تب چاہیے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے

مجلس کے کفارہ کا بیان یعنے مجلس مین جو لغو کلام منہ سے نکل جاتا ہی اور بھول چوک ہوتی ہی اُسکو دور کرنیوالی دعا کا بیان۔ اور کفارہ مجلس کا یہ ہی کہ مجلس سے اُٹھنے کے پہلے کہے تین بار سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ترجمہ (پاکی ہی تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیری تیری تعریف کے ساتھ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لایق مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجسے اور توبہ کرتا ہون مین تیری طرف) اور چاہے تو یہ دعا پڑھے عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ (کی مین نے برائی اور ظلم کیا مین نے اپنی جان پر پھر بخش مجکو بیشک حال یہ ہی کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے)۔

بازار مین جاکے پڑھنے کی دعا۔ اور جو شخص بازار مین جاوے اور یہ پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ترجمہ (نہین کوئی معبود بندگی کے لایق مگر اللہ وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین اُسکے لیے سلطنت ہی اور اُسی کے واسطے سب تعریف ہی وہ جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اُسکے ہاتھ مین ہی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی) تو اُسکے واسطے لکھتا ہی اللہ دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہی اُسسے دس لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہی اُسکے لیے دس لاکھ درجے۔ فائدہ۔ اتنے ثواب کا یہ سبب ہی کہ بازار غفلت اور شیطانون کی سلطنت کی جگہہ ہی اسواسطے اُس جگہ مین اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہی اور یون بھی روایت ہی کہ جب بازار مین آوے یا جب گھر سے نکلے بازار مین جانیکو تب کہے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ترجمہ (بازار مین آیا مین یا گھر سے نکلا مین ساتھ نام اللہ کے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُس مین ہی یعنی معاملے خرید فروخت وغیرہ کے اور پناہ پکڑتا ہون تیرے ساتھ اُس کی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے جو اُس مین ہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون تیرے ساتھ اس

بات سے کہ پہنچون مین اُس بازار مین جھوٹی قسم کو یا نقصان والی خرید فروخت کو۔

باکورہ یعنی میوے کا نیا پھل دیکھ کے پڑھنے کی دعا۔ اور جب دیکھے میوے کا نیا پھل تب کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ترجمہ (یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے میوے مین اور برکت دے ہمارے لیے ہمارے شہر مین اور برکت دے ہمارے لیے ہماری صاع مین اور برکت دے ہمارے لیے ہمارے مد مین۔

فائدہ: عرب مین صاع ایک پیمانہ ہی اور مد اُس کا پاؤ ہی اور پیمانون مین برکت سے یہ مراد ہی کہ دنیا مین رزق کشادہ اور ارزانی ہو اور جب کسی کے پاس کوئی کسی میوے کا نیا پھل لا دے تب جو چھوٹا لڑکا حاضر ہو اُسکو کھلا دے اور اُسکو وہ میوہ دیوے

کسی مبتلا کو یعنی کسی بلا مین کسی کو گرفتار دیکھ کے پڑھنے کی دعا۔ اور جو شخص دیکھے کسی مبتلا کو یعنی بلا مین گرفتار کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو خواہ دین کی بلا مین مثلا کوڑھ وغیرہ بیماری مین گرفتار کو یا بے نمازی شرابی جواری سود خوار ڈاڑھی منڈے وغیرہ گنہگار کو دیکھے تب یہ دعا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

ترجمہ (سب تعریف ہی اللہ کو جس نے عافیت دی مجھکو اُس چیز سے کہ مبتلا کیا تجھکو اُس مین اور بزرگی دی مجھکو اپنی مخلوقات مین سے بہت لوگون پر بزرگی دے کر) تو نہ پہونچے گی اُسکو یہ بلا کبھی یہ دعا اپنے دل مین یعنی اس دعا کو آہستہ پڑھے۔

کھوئی چیز اور بھاگے ہوئے کے پانیکے واسطے پڑھنے کی دعا۔ اور جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہے یا لونڈی غلام یا جانور بھاگ جاوے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ترجمہ (یا اللہ پھیر لانیوالے گم ہوئی چیز کے اور راہ دکھانیوالے گمراہ کے تو ہی راہ دکھاتا ہے گمراہی سے پھیر لا مجھپر میری گم ہوئی چیز اپنی قدرت اور قوت کے ساتھ پھر بیشک وہ چیز تیری عطا اور تیرے فضل سے ہی) یا جسکی چیز کھوئی ہو وہ شخص وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات پڑھے یعنی نماز تمام کرے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ

ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ترجمہ (اللہ کے نام کے ساتھ دعا کرتا ہون ای راہ بتانیوالے گمراہ کے اور پھیر لانیوالے گم ہوئی چیز کے پھیر لا مجھپر میری گم ہوئی چیز اپنے غلبہ اور قوت کے ساتھ پھر تحقیق وہ چیز تیری عطا اور تیرے فضل سے ہی)۔

بدفالی یعنی بدشگون لینے کا منع اور اگر شاید دل مین بدشگون کا خیال آجاوے تو اُس کے کفارہ کی جو دعا ہی اُس کا بیان - اور فال بد نہ لیوے پھر اگر یہ کام کرے یعنی فال بد لیوے اور ناگہان اُسکے دل مین فال بد کا وہم گذرے مثلاً کسی کام کے شروع کرتے وقت یا کہین جاتے وقت کتے کا رونا یا چھینک سُنکے یا مثل اسکے اور چیزون سے دل مین شک گذرے تو اُس کا کفارہ یہ ہو کہ کہے اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَاطَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ (یا اللہ نہین ہے بھلائی مگر بھلائی تیری اور نہین ہی برائی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار مین ہی شگون بد کو کچھ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیرے) **فائدہ** نیک شگون لینا سنت ہی مشکوۃ مصابیح مین کتاب الفال والطیرہ کی فصل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے شگون بد لینے کو کچھ تاثیر اور دخل نہین ہی فائدے کے حاصل کرنے اور مضرت کے دفع کرنے مین اور اُسپر اعتقاد نرکھنا چاہیے اور اُسکا اعتبار نکرنا چاہیے جو کچھ ہونیوالا ہی سو ہوگا اور بہتر قسم شگون لینے کا نیک شگون لینا ہی لوگون نے عرض کیا کہ شگون نیک کیا ہی اور اُسکی صورت کیا ہی فرمایا بات نیک کہ سُنے اُسکو تم مین سے کوئی اور اُس بات سے نیک شگون لیوے مثلاً کوئی بیمار اِس اندیشہ کے وقت مین کہ صحت پاویگا یا نہین سنے کہ کوئی شخص کہتا ہی یا سالم یعنے ای سلامت رہنے والے یا کوئی ڈھونڈھنے والا سُنے یا واجد یعنی اے پانیوالے یا راہ بھولا ہوا سُنے یا راشد یعنی ای سیدھی راہ پانیوالے یا مثل اِسکے اور کوئی نیک بات سُنے اُس سے خوش ہووے اور اپنے مقصد پر آنے کا شگون لیوے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شگون بد نہ لیتے تھے کسی چیز سے باوجود اِسکے جب کسیکو کسی کام کیواسطے بھیجتے تھے تب اُسکا نام پوچھتے تھے پھر جب خوش معلوم ہوتا آنحضرت کو اُس کا نام تو خوش ہوتے اور اُسکے سبب سے خوشی اور کشادہ روئی آپکے مُنہ مبارک پر دیکھی جاتی اور اگر ناخوش معلوم ہوتا اُسکا نام تو اُسکی ناخوشی آپکے مُنہ مبارک پر دیکھی جاتی تھی اور جب کسی گانون مین تشریف لاتے تو

اُسکا نام پوچھتے پھر جو آنحضرت کو اُسکا نام خوش معلوم ہوتا تو اُسسے خوش حال ہوتے اور اُسکی خوشی مُنھ مبارک پر دیکھی جاتی اور اگر اُسکا نام ناخوش معلوم ہوتا تو اُسکی ناخوشی اُن کے مُنھ مبارک پر دیکھی جاتی اور یہ ناخوشی کا ظاہر ہونا بدشگون لینا نہین ہی کیونکہ اُسکے سبب سے کسی کام سے باز نرہتے تھے یہ مضمون بریدہ اسلمیؓ کی حدیث کا ہی جو مشکوٰۃ مصابیح مین کتاب الفال والطیرۃ کی دوسری فصل مین موجود ہی اور آنحضرتؐ کے روبرو شگون کا ذکر ہوا فرمایا بہتر قسم شگون کا نیک شگون ہی چاہیے کہ شگون بد باز نرکھے کسی مسلمان کو اُس کام سے جس کا قصد کیا ہی پھر جب دیکھے تم مین سے کوئی اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز دیکھے جس سے شگون بد لیتا ہی اور اُسکے دل مین وسواس اور خلش پیدا ہو تو چاہیے کہ یہ کلمات کہے یعنی اللہ پر توکل کرکے اُس کام کو شروع کرے اور اِس دعا کو پڑھے کہ اُسکے شر سے محفوظ رہے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ ترجمہ (یا اللہ نہین لاتا ہی نیکیون کو کوئی سوا تیرے اور نہین دور کرتا ہی برائیون کو کوئی سوا تیرے اور نہین ہی بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت اور نیکی پر مگر تیری مدد اور توفیق کے ساتھ) حصن حصین اور مشکوٰۃ دونون مین ہی کچھ الفاظ مین فرق ہی۔

جو کسی کو نظر لگے تو اُس کے دفع کرنیکی دعا۔ اور جو کسی کو نظر لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے جھاڑے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ترجمہ (منتر پڑھتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے یا اللہ دور کر گرمی نظر کی اور سردی اُسکی اور رنج اُسکا پھر کہے) قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ترجمہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) فائدہ۔ رقیہ کہتے ہین اُس چیز کو کہ پڑھی جاوے واسطے طلب شفا کی اللہ تعالیٰ نے رقیہ مین تاثیر رکھی ہی مگر کلام اللہ کی آیتون اور حدیث کی دعاؤن سے اور اسماے الٰہی سے رقیہ کرنا شرع مین درست ہی اور سوا اسکے اور لفظون سے بھی درست ہی اگر اُس کے معنی معلوم ہون اور دین اور شریعت کے مخالف نہون اور اگر اُسکے معنی معلوم نہون یا دین اور شریعت کے مخالف ہون تو درست نہین اور رقیہ کی ہندی منتر یعنے جھاڑ پھونک کی دعا۔

آسیب دفع کرنیکی دعا۔ اور اگر کوئی مبتلا ہو جن کے آسیب سے تو اُسکو اپنے آگے بیٹھاوے اور اُس پر منتر پڑھے یعنی اُسکو جھاڑے پھونکے الحمد سے اور الم سے یعنی سورہ بقرہ کے اول سے

مفلحون تلک اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سے آخر آیت تک اور آیت الکرسی سے اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ سے سورہ بقر کے آخر تک اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ سے آخر آیت تک اور یہ آیت سورہ
آل عمران میں ہی اور اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ سے جو سورہ اعراف میں ہی آخر آیت تک اور فتعالی
اللّٰهُ سے آخر سورہ مومنون تک اور سورہ حشر کے آخر کی تین آیتوں سے یعنی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
سے هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک اور سورہ جن کی آیت وَاَنَّهٗ تَعَالٰی سے آخر آیت تک اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے یہ حصن حصین سے لکھا اب
ان سب آیتوں کو جو مذکور ہوئیں ایک جگہ جمع کرکے لکھ دیتے ہیں تاکہ ہر ایک کو آسانی ہو اور تلاش کرنا نہ پڑے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ
اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ

آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قف
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط اِنَّ
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي
الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ط وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ط اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ج لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ قف دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ص لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ بعد اسکے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

دیوانے کے اچھا کرنیکی دعا۔ اور منتر پڑھے دیوانے پر الحمد کے ساتھ تین دن تک صبح اور شام جب تمام کرے الحمد کو تب جمع کرے اپنا تھوک پھر تھوکے اُس کو دیوانے پر۔

جس کو سانپ کاٹے یا بچھو ڈنک مارے اُسکے اچھا کرنے کی دعا۔ اور جھاڑے سانپ یا بچھو کے کاٹے کو سات بار الحمد پڑھکے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈنک مارا نماز پڑھتے وقت پھر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہین چھوڑتا ہی نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو پھر منگایا حضرت نے پانی اور نمک اور ملنے شروع کیا پانی اور نمک کو اُس ڈنک کے مقام پر اور پڑھتے تھے قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ عبداللہ ابن زید نے کہا کہ ایک منتر جو سانپ بچھو وغیرہ کے زہر دفع کرنیکے واسطے تھا اور اُسکے معنی معلوم نہین ہوتے تھے اُس منتر کو ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کے اُسکی اجازت چاہی حضرت نے اجازت دی ہمکو اُسکے پڑھنے کی اور فرمایا کہ سوا اسکے نہین ہی کہ یہ جن کے عہدون مین سے ہی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنات نے عہد کیا تھا کہ اُسکے پڑھنے والے کو ضرر نہین پہونچاینگے اور وہ منتر یہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٍ قَفْطَا فَائِدَہ اس منتر کے معنی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑھے جاتے ہین اسکا پڑھنا درست ہی آنحضرت کے فرمانے سے اور اسکے سوا اور منتر کسی زبان کا ہو جب تک اُسکے معنی معلوم نہون اُسکا پڑھنا درست نہین ہی کہ شاید لفظ کفر کے نہون اور قہستانی نے کہا ہی کہ ہمنے اپنے مشائخ سے سُنا ہی کہ اس منتر مین سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ بھی زیادہ کر لیا جاوے کیونکہ سانپ اور بچھو نے حضرت نوح علیہ السلام سے طوفان کیوقت عرض کیا تھا کہ ہمکو کشتی مین بٹھالیجیے ہم عہد کرتے ہین کہ جو تمھارا نام یاد کریگا اور سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ کہیگا تو ہم اُس کو ضرر نہین پہونچاوینگے

جلے ہوئے کو اچھا کرنے کی دعا۔ اور منتر پڑھے جلے ہوئے پر ساتھ اس قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ (دور کر بیماری کو ای پروردگار لوگون کے شفا دے تو ہی شفا دینوالا ہی نہین کوئی شفا دینے والا مگر تو)

جب آگ لگے تو اس کو بجھانیکی دعا۔ اور جب دیکھے کوئی آگ لگی ہوئی تو چاہیے کہ بجھاوے اس کو تکبیر کہہ کے یعنی کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ مصنف نے کہا کہ یہ عمل مجرب ہے۔

جو پیشاب بند ہوجاوے تو اسکے کھلنے کے واسطے پڑھنے کی دعا۔ اور جس شخص کا پیشاب بند ہوجاوے یا پتھری کے مرض مین گرفتار ہو تو اس شخص پر منتر پڑھا جاوے ساتھ اس قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ ترجمہ (پروردگار ہمارا اللہ ہی جو عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسا کہ رحمت خاص تری آسمان مین ہی پھر کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے اور بھول چوک ہماری تو پروردگار ہی پاکون کا پھر اتار شفا اپنی شفاؤن مین سے اور رحمت اپنی خاص رحمت مین سے اس درد کے اوپر پھر اچھا ہوجاوے)۔

زخم اور پھوڑا اچھا کرنیکی دعا۔ جس شخص کے پھوڑا ہو یا تلوار وغیرہ کا زخم ہو تو وہ شخص علاج کیا جاوے اس طرح سے کہ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھے پھر اس کو اٹھاوے کہتا ہوا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ترجمہ (اسکی شفا مانگتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے ہماری زمین کی خاک ملی ہوئی ساتھ تھوک بعضے ہمارے کے کیا ہمنے یہ عمل تاکہ تندرستی دیا جاوے بیمار ہمارا ہمارے پروردگار کے حکم سے) اشعۃ اللمعات مین شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امام نووی نے کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دہن مبارک کا تھوک اپنی انگلی کو زمین پر رکھتے تھے بعد اسکے خاک لگی ہوئی انگلی کو درد کی جگہ پر رکھتے تھے اور درد کی جگہ پر اس

انگلی کو پھیرتے تھے اور کہتے تھے یعنی اس دعا کو پڑھتے تھے مشکوٰۃ سے لکھی۔

پانون مین جھن جھنی چڑھ جاوے تو اُسکے دفع کرنے کی دعا۔ اور جب کسی کا پانون سوج جاوے یعنی پانون مین جھن جھنی چڑھ جاوے تب چاہیے کہ اُس شخص کو یاد کرے یعنی اُس شخص کا نام لیوے جو اُسکے نزدیک تمام آدمیون مین سے بہت پیارا ہی تو سب سے زیادہ پیارے محمد صلی اللہ علیہ و سلم ہین اُنھین کا نام لے کہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

درد یا ورم جو کسی کے بدن مین ہو تو اُسکے اچھا کرنیکی دعا۔ اور جو کوئی شکوہ کرے اپنے بدن مین کسی درد کا یا اور کسی چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا تو چاہیے کہ وہ شخص اپنا داہنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھے جو درد کرتی ہی اور تین مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اور سات بار پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ترجمہ (ہون مین ساتھ غلبہ اور بزرگی اللہ کے اور اُسکی قدرت کے ساتھ اُس چیز کی برائی سے کہ پاتا ہون مین اب یعنی جو درد اب ہی اور ڈرتا ہون مین اُسکی زیادتی سے آیندہ کو یہ مشکوٰۃ اور حصن حصین سے لکھی

کسی کو کوئی بیماری ہو تو اُسکے اچھا کرنے کی دعا۔ مشکوٰۃ مین ابو سعید خدری رضی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیمار پرسی کے طور پر کہا کہ اے محمدؐ آپ بیمار ہوئے تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین بیمار ہوا ہون تب جبرئیل نے آنحضرت کے علاج کیواسطے یہ دعا پڑھی۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ ترجمہ (اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجکو ہر چیز سے کہ رنج اور آزار دے تجکو بدی سے ہر ذات کی اور ہر حاسد کی آنکھ کی بدی سے اللہ تجکو تندرستی دے اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجکو

جو کسی کی آنکھ اُٹھے تو اُسکے اچھا کرنیکی دعا۔ اور جب کسیکی آنکھ درد کرے تب شخص یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ ترجمہ (یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو میری بینائی کے ساتھ اور کر اس بینائی کو وارث مجھے یعنی تادم مرگ میری بینائی باقی رہے اور دکھا مجھکو دشمنون مین کینہ میرا یعنی جو مجھپر ظلم کرے اُس سے بدلا لون اور کینہ کشی کرون اور سوا ے ظالم کے کسی سے کینہ نہ رکھون اور مدد دے مجکو اُسپر جس نے مجھپر ظلم کیا)۔

تپ سے اچھا کرینگی اور سب درد اچھے کرینگی دعا۔ اور جسکو تپ یا کوئی درد ہو وہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ترجمہ (ساتھ نام اللہ بزرگ کے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ بزرگ کے بدی سے ہر رگ کی جو خون سے بھر گئی ہی اور آگ کی گرمی کی بدی سے۔

ضرر پہونچنے سے آرزو موت کی نکرے اُسوقت جو دعا کرنا سنت ہی اُسکا بیان۔ اور اگر پہونچے کسیکو ضرر بیماری وغیرہ تکلیفات سے اور عاجز ہو زندگی سے تو موت کی آرزو نکرے پھر اگر بسبب خوف ضررِ دین کے خواہ مخواہ آرزو موت کی کرنی چاہتا ہی تو چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ترجمہ (یا اللہ زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہووے زندگی بہتر میرے لیے اور مار مجکو جسوقت کہ ہووے مرنا میرے لیے بہتر یہ حصن حصین اور مشکوۃ سے لکھی۔

بیمار پرسی کیوقت پڑھنے کی دعا کا بیان۔ اور جب خبر پوچھے بیمار کی تو کہے لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ (کچھ ڈر نہین یعنی غم مت کر بیماری کی سختی اور درد پانیکے سبب سے اسواسطے کہ یہ بیماری پاک کرنیوالی گناہون کی ہی اور صاف کرنیوالی بدن کی بُری خلطون سے اگر چاہے اللہ کچھ ڈر نہین اسواسطے کہ یہ بیماری پاک کرنیوالی گناہون کی ہی اگر چاہے اللہ) اور یہ دعا بھی پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ترجمہ (اسکی شفا مانگتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے مٹی ہماری زمین کی اور تھوک بعضے ہمارے کا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ہمارے پروردگار کے حکم سے) اور بیمار پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا ترجمہ (یا اللہ دور کر اس بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے شفا دے اسکو تو ہی شفا دینوالا ہی نہین ہی شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہین چھوڑتی ہی کسی بیماری کو) یہ دعائین جو مذکور ہوئین انکے سوا بیمار پر پڑھنے کی اور بھی دعائین حصن حصین مین موجود ہین چاہے ایک ہی دعا پڑھے چاہے دونون چاہے تینون چاہے انکے سوا اور دعاؤن کو بھی پڑھے۔

جب مرنیکے قریب ہو اُسکو جو دعا پڑھنا سنت ہی اُسکا بیان۔ جب کوئی شخص مرنیکے قریب ہو تب اُسکو قبلہ رخ لٹایا جاوے یعنی قبلہ کیطرف پاؤن کرکے چت لٹا دیا جاوے اور وہ شخص جو مرنیکے قریب ہی

یہ دعا پڑھے یعنی جسکو اللہ تعالی ہوش وحواس اور توفیق دے وہ خود یہ دعا پڑھے یہ نہین کہ لوگ اُسکو تاکید کرین وہ دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ترجمہ (یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجھپر اور ملا مجکو ساتھ رفیق اعلی کے) فائدہ۔ رفیق اعلی انبیا علی نبینا علیہم السلام کی جماعت ہین کہ اُن کی اروا حین اعلی علیین مین ہین۔ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت مین کرتے تھے اور حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی اخیر کلام یہی تھا اور یہ دعا بھی ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ترجمہ (نہین معبود برحق مگر اللہ بیشک موت کیواسطے سختیان ہین) اور یہ دعا بھی ہی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ (یا اللہ مدد کر میری موت کی سختیون پر اور موت کی شدتون پر) یہ حصن حصین سے لکھی۔ فائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کیوقت چہرۂ مبارک پر پانی ملتے تھے اور یہی فرماتے تھے حصن حصین مین ہی کہ اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ بیشک بندہ مومن میرا میرے نزدیک ساتھ مرتبہ ہر نیکی کے ہی اس لیے کہ تعریف کرتا ہی میری اُس حال مین کہ مین نکالتا ہون اُسکی جان کو اُسکے دونون پہلو کے درمیان سے

جو کوئی مرنے کے قریب ہو اسکو تلقین کرنے یعنی سکھلانے کی دعا۔ اور جو شخص قریب المرگ کے پاس حاضر ہو تو اُسکو چاہیئے کہ اُس شخص قریب المرگ کو تلقین کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ فائدہ۔ اُسکے پاس کلمہ اس طرح پر پڑھے کہ وہ سُنکے پڑھنے لگے اور اُسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نکرے کیونکہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہین جان کندن کی شدت کے سبب سے انکار نکر بیٹھے اور لا الہ الا اللہ سے مراد ہی پورا کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

جب کوئی میّت کی آنکھ بند کرے تب اُسوقت کے پڑھنے کی دعا کا بیان۔ اور جب کوئی میت کی آنکھ بند کرے تو دعا کرے اپنے واسطے بھلائی کی پھر بیشک فرشتے آمین کہتے ہین اُس دعا پر کہ کہتا ہی آنکھ بند کرنیوالا اسوقت اور وہ شخص یہ دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ ترجمہ (یا اللہ بخش فلانے کو فلانیکے بجاے اُس میت کا نام لے اور بلند کر درجہ اُسکا ہدایت پائے ہوؤن مین اور خلیفہ یعنی کارساز ہو اُسکا اُس کے بیٹے پوتے باقی ماندون مین اور بخش ہمکو اور اُسکو اے پروردگار سارے عالم کے اور کشادگی دے اُسکے لیے اُسکی قبر مین اور روشنی کر اُسکے لیے اُسکی قبر مین)

میت کے گھر والے کے کہنے کی دعا۔ اور چاہیے کہ اس کے گھر والے کہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً ترجمہ یا اللہ بخش مجکو اور اسکو اور دے مجکو اس کا بدلا اچھا

صاحب مصیبت کے کہنے کی دعا۔ اور کہے مصیبت والا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ترجمہ (بیشک ہم اللہ کے ملک ہین اور بیشک ہم اسی کی طرف پھرنے والے ہین یا اللہ ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور عوض دے مجکو بہتر اس سے) حصن حصین مین لکھا ہے کہ جب مرتا ہی فرزند مسلمان بندیکا فرماتا ہی اللہ تعالی اپنے فرشتون کو کہ جان نکالی تمنے میرے بندیکے فرزند کی تب وے کہتے ہین ہان پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا میرے بندے نے تب وے کہتے ہین کہ اسنے تعریف کی تیری اور انا للہ پڑھا تب اللہ تعالی فرماتا ہی بناؤ تم میرے بندے کے لیے ایک گھر بہشت مین اور نام رکھو اس گھر کا بیت الحمد

تعزیت کرنیوالے یعنی ماتم پرسی کرنیوالیکے کہنے کی دعا۔ اور جب کوئی تعزیت کرے یعنی ماتم پرسی کری تب سلام علیکم کہے اور کہے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ترجمہ (تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو کچھ لے لیا یعنی اسی کی امانت تھی اگر اسکو لے لیا تو یہ بیقراری اور بے صبری نچاہیے اور اللہ ہی کے لیے ہی جو کچھ کہ دیا اور ہر چیز اسکے علم کے نزدیک ساتھ وقت مقرر کے ہی یعنی اسکے علم مین ہر چیز کے لیے وقت مقرر ہی جب اسکا وقت آتا ہی تب دیتا ہی اور لیتا ہی اور بگاڑتا ہی اور بناتا ہی اور پیدا کرتا ہی اور نابید کرتا ہی اور جلاتا ہی اور مارتا ہی اور تنگی دیتا ہی اور کشادگی دیتا ہی اور سختی دیتا ہی اور آسانی کرتا ہی اور فتح دیتا ہی اور شکست دینا وغیرہ کارخانے اپنے ظاہر کرتا ہی اس کے وقت آنے سے تو چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب طلب کرے

تعزیت کا خط جس عبارت سے لکھے اسکا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کے پاس انکی تعزیت کیواسطے یعنی انکو تسلی دینے کے واسطے خط لکھا انکے ایک بیٹے کے مرنے مین اس عبارت سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ **اَمَّا بَعْدُ** فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْھَنِیْئَۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ نُمَتِّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّیَقْبِضُھَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ

ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مُتِّعْتَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ الصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَّمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ وَالسَّلَامُ ترجمہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت مہربانی کرنیوالا یہ خط ہی محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذ ابن جبل کی پاس سلام ہی تجھپر پھر تحقیق مین تعریف پہونچاتا ہون تیری طرف اُس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود بندگی کے لایق مگر وہی لیکن بعد اسکے دعا کرتا ہون تیرے لیے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور تیرے دل مین ڈالے صبر اور نصیب کرے ہمارے اور تیرے شکر پھر بیشک جانین ہماری اور مال ہمارے اور اہل ہمارے اور اولاد ہماری اللہ عزوجل کی اچھی بخشون مین سے ہین اور اسکی عاریت یعنی امانتین رکھوائی ہوئین ہین یعنی جب چاہے لے لے فائدہ مند کئے جاتے ہین ہم ساتھ اُن کے ایک مدت گنی ہوئی تک اور لے لیتا ہی اُن کو وقت مقرر کے آنے سے پھر فرض کیا ہمپر شکر کو جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا ہمپر صبر کو جس وقت کہ مبتلا کرتا ہی سو تھا بیٹا تیرا اللہ کی اچھی بخشون مین سے اور اُسکی سونپی ہوئی امانتون مین سے فائدہ مند کیا تھا تجھکو ساتھ اُسکے اچھے حال مین کہ لوگ رشک لیجاتے تھے اُسپر اور خوشی مین اور اُٹھالیا اُسکو تیرے پاس سے بڑے ثواب کے بدلے مین کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہی اگر ثواب چاہے تو تو صبر کر اور نہ کھو دے تیری بے صبری کرنی تیرے ثواب کو پھر پشیمان ہو دے تو یعنی اس لیے کہ کیون نہ صبر کیا مین نے اور ثواب کو مفت ہاتھ سے دیا اور جان تو یہ کہ تحقیق بے صبری کرنی نہین پھیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور جو چیز کہ اترنے والی ہی یعنی بلا اور حادثے مقدر ہو سو وہ ہوئی داخل ہی تو بے صبری اور بے قراری بے فائدہ ہی اور سلام ہے تجھپر۔

جو شخص میّت کو تخت پر رکھے یعنی جنازہ پر رکھے یا جو شخص کہ جنازہ اُٹھاوے اُس کے کہنے کی دعا

اور جو شخص کہ میت کو جنازے پر رکھے یا زمین سے جنازے کو اپنے کندھے پر اُٹھاوے تو اُسکو چاہیے کہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ

جسوقت میت کو قبر مین رکھے اُسوقت کہنے کی دعا

اور میت کو اُسکی قبر مین رکھے تب کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ کے اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر دوسری روایت مین اس طرح ہی چاہیے تو یہی کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ترجمہ رکھتا ہون اسکو ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور دین پر رسول اللہ کے۔

دفن سے فراغت کے بعد مسلمانون سے کیا دعا کرواوے اُس کا بیان ۔ اور جب فراغت پاوے میّت کے دفن سے تب کھڑا ہووے قبر کے پاس اور حاضر لوگون سے کہے اِسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ترجمہ بخشش چاہو اللہ سے اپنے بھائی کیواسطے اور دعا کرو اسکے واسطے ثابت رہنے کی یعنی منکر نکیر کے جواب مین ثابت رہے پھر بیشک وہ اب پوچھا جاتا ہے۔ فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندون کی دعا مردون کیواسطے مفید ہوتی ہے اور اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے اور صدقہ دینے مین بھی میّت کے ثواب کی نیت پر میت کیواسطے بڑا فائدہ ہوتا ہے اس بات مین بہت حدیثین آئی ہین

دفن کے بعد قبر پر جو دعا پڑھی جاوے اُس کا بیان ۔ اور دفن کے بعد قبر پر میت کے سر کی طرف اول سورۂ بقر کا یعنی الٓمٓ سے مفلحون تک اور میت کے پانون کیطرف خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنی اٰمن الرسول سے آخر سورۂ بقرہ تک پڑھا جاوے یہ مشکوٰۃ سے لکھا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا قبر پر مکروہ نہین ہے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین بھی یہی لکھا ہے

قبر کی زیارت مین جو دعا پڑھی جاتی ہے اُس کا بیان ۔ اور جب زیارت کرے قبرون کی تب چاہیے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ترجمہ اسلام ہے تمہارے گھر والو مومنون اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تمہارے ساتھ البتہ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے واسطے اور تمہارے واسطے عافیت اور سلامتی دنیا اور آخرت کی عذاب سے عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے قبرون پر جو مدینہ منورہ مین تھین پھر مقابل ہوئے آنحضرت ان قبر والون پر اپنے منھ مبارک سے یعنی انکی طرف منھ کرکے کھڑے ہوئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ترجمہ سلام ہے تمہارے قبر والو بخشے اللہ ہمکو اور تمکو تم ہمارے پہلے گذرے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین یہ دونون دعائین مشکوٰۃ اور حصن حصین سے لکھا اور بھی دعائین زیارت قبور کی ان دونون کتابون اور حدیث کی دوسری کتابون مین موجود ہین جو دعا چاہے سو پڑھے۔

بیان اُس ذکر کا کہ اُسکی فضیلت حدیثون مین آئی ہی اور وہ مخصوص کسی وقت اور کسی سبب اور کسی مکان کے ساتھ نہین ہی یعنی اُس ذکر کو جب ہی کہے تب ہی افضل ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب ذکرون سے افضل ہی اور لا الٰہ الا اللہ سے مراد ہی پورا کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ کلمہ توحید کا بہترین نیکیون کا ہی فائدہ مند آدمیون کا میری شفاعت کے ساتھ قیامت کے دن وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو خالص اپنے دل سے یا فرمایا اپنی جان سے۔

ایمان نیا کرنے کی دعا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا کرو اپنے ایمان کو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم لوگ اپنے ایمان کو فرمایا کثرت کرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی یعنی اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بہت کثرت سے کہو یعنی اس سے ایمان مین قوت آتی ہی اور ایمان نیا ہوتا ہی اور فرمایا نہین ہی اس کلمے کیواسطے اللہ کے نزدیک پردہ یہان تک کہ وہ پہونچتا ہی اللہ کی طرف یعنی کوئی چیز اُسکے پہونچنے کو روکتی نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی اور فرمایا اس کلمہ طیبہ کا کہنا نہین چھوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اُسکے کوئی عمل

گناہ پر اصرار کرنے سے بچنے کی دعا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوام کیا یعنی اصرار اور ہٹ نکی گناہ پر اُس شخص نے کہ استغفار کیا یعنی کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ترجمہ (یعنی مین گناہ بخشواتا ہون اور معافی مانگتا ہون اللہ سے) اور اگرچہ بار بار وہی گناہ کرے دن مین ستر بار۔ فائدہ۔ گناہ پر اصرار یعنی ہٹ کرنا اور اڑنا بہت برا ہی کیونکہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کے پہونچتا ہی سو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی اپنے گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ وہ شخص خارج ہوتا ہی اصرار کے حد سے کیونکہ مُصِر یعنی اصرار کرنیوالا وہی شخص ہی کہ استغفار نکرے اور اپنے گناہ سے نادم اور شرمندہ نہو حصن حصین مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان کوئی گناہ نہین کرتا ہی مگر فرشتہ جو متعین ہی اُسکے گناہون کے لکھنے پر تین ساعت تک ٹھہرا رہتا ہی یعنی تین ساعت تک ڈھیل کرتا ہی لکھنے مین اور اُس گناہ کو اعمال نامہ مین نہین لکھتا ہی پھر اگر اپنے گناہ سے استغفار کیا یعنی استغفر اللہ کہا اور اپنے اس گناہ کو اللہ سے بخشوایا اور اپنے گناہ سے شرمندہ ہوا ان تینون ساعتون مین سے کسی ساعت مین تو نہ آگاہ کریگا وہ فرشتہ اسکو اُس اور نہ موجود یعنی آخرت مین جسوقت کہ ہر کسی کو اُسکے گناہ دکھاوینگے اور نہ عذاب دیا جاویگا قیامت کے روز بہت

ابلیس نے عرض کیا اپنے پروردگار عز وجل سے قسم ہی تیری عزت کی اور تیری بزرگی کی مین ہمیشہ گمراہ کرون گا بنی آدم کو جبتک کہ ان کے بیچ مین جان ہی تب فرمایا اسکو اسکے پروردگار نے پھر قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی ہمیشہ بخشتا رہونگا مین انکو جبتک کہ بخشش چاہین گے وہ مجھسے اور پہلے گذری یعنی صلوۃ التوبہ مین حدیث اس شخص کی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اُسنے افسوس گناہ اپنے پر یعنی اسکو بھی آنحضرت نے استغفار کے لیے فرمایا

بیان کیفیت استغفار کا کہ کس الفاظ سے استغفار کرے - استغفار کے الفاظ سے ہین أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ترجمہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے اور یون بھی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ترجمہ (تو بخشش کی جاتی ہی اُسکے لیے اگرچہ بیشک بھاگا ہو کافرونکی لڑائی سے استغفار کے معنی یہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اُس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود برحق مگر وہی جو جیتا ہی سبکا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہون اُسکے پاس اور دوسری روایت مین یون ہی کہ پڑھے اسکو تین بار اور یون بھی روایت ہی کہ جو کوئی پڑھے اِس استغفار کو پانچ بار بخشش کی جاوے اُسکے واسطے اگرچہ ہون اُسپر گناہ مانند جھاگ دریا کے اور یون بھی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ لوگ کہتے ہین کہ ہم لوگ گنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کو ایک مجلس یعنی ایک نشست مین سّو بار فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ترجمہ (اے میرے پروردگار بخش دے مجکو اور میرا توبہ قبول کر بیشک تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان) **فائدہ** - یہ دعا اگر غافل کہے گا تب بھی فائدہ کرے گی اور قبولیت کا ایک وقت پالیگا اور دعا قبول ہوجاویگی اور پہلی دعا یعنی استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ مین حضوری دل کی شرط ہی اور بغیر حضوری کے بھی فائدہ ہی کہ زبان ہی سے عبادت ہوگی مگر قبولیت سے محروم رہیگا۔

بیان اُن دعاؤن کا جو کسی وقت یا کسی سبب کے ساتھ خاص کی گئی نہین ہین اُن کو قبر والو چاہے تب پڑھے - یعنی یہ دعائین ہر وقت اور ہر حالت مین پڑھنے کی ہین اور دین اور دنیا کے مشکوۃ اور حصن کو شامل ہین ایسی دعائین بہت ہین سو اُن مین سے چند دعائین حصن حصین سے جنکے لکھ دیتے کتابون مین اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَا وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے یعنی آزمائش سے کہ قبر مین منکر نکیر سوال کر کے آزماوین گے تو وہان جواب دینے مین مجکو حیرانی نہو اور قبر کے عذاب سے اور تونگری کی آزمایش کی برائی سے یعنی تونگری دیکے جو اللہ تعالی آزمایش کرتا ہے سو مین تونگری پا کے فسق و فجور نکرون اور اسراف نکرون اور حرام مال نہ کماؤن اور محتاجگی کی آزمایش کی برائی سے کہ محتاجگی مین بےصبری نکرون اور غنی لوگون کے مال کو دیکھ کے حسد نکرون اور طمع نکرون اور کانے دجال کی آزمایش کی برائی سے یا اللہ پاک کر گناہ میرے ساتھ پانی برف کے اور اولے کے اور پاک کر میرا دل گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے اور دوری ڈال اور فرق کر میرے درمیان اور میرے گناہون کے درمیان جیسا کہ دوری کی تونے مشرق اور مغرب کے درمیان) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس چیز کی برائی سے کہ کیا مین نے اور اُس چیز کی برائی سے کہ نہین کیا مین نے یعنی آیندہ کو کوئی کام تیری مرضی کے خلاف مجسے نہو) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس چیز کی برائی سے کہ جانتا ہون مین یعنی دین اور دنیا کے امور کی [illegible] اُس چیز کی برائی سے کہ نہین جانتا ہون مین) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے [illegible] نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت کے بدل نے سے اور تیرے اچکے کے عذاب [illegible] سب غصون سے) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اپنے کان کی برائی سے یعنی بُری اور جھوٹی

باتین نہ سنون اور اپنی آنکھ کی برائی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھون اور اپنی زبان کی برائی سے یعنی لغو اور بیہودہ
بات اور فحش نہ بکون اور اپنے دل کی برائی سے یعنی عقائد باطلہ اور حسد وغیرہ بری چیزین اس مین نہون اور اپنی
منی کی برائی سے یعنی منی زنا مین نہ خرچ ہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے محتاجگی اور فاقہ سے اور
خرابی خواری سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے اس سے کہ مین کسی پر ظلم کرون یا کوئی مجھپر ظلم کرے) اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ
وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ (یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے
یعنی مکان وغیرہ کے گرنے مین دب نہ جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بلندی پر سے گر پڑنے سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
تیرے اس سے کہ میرے حواس کھو دیوے شیطان مرتے وقت یعنی وسوسے ڈالے اور گمراہ کرے اور پناہ پکڑتا ہون
ساتھ تیرے اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹھ پھیر کر یعنی جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے
اس سے کہ مرون مین سانپ بچھو کے کاٹنے سے فائدہ۔ ڈوب کے مرنا جلکے مرنا دب کے مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا
ہو لیکن اسواسطے اس سے پناہ مانگی کہ وہ وقت نازک ہوتا ہی مبادا بے صبری کرے اور شیطان قابو پاکے گمراہ
کرے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ
وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسے بھلائی اس
چیز کی کہ مانگا تجھسے اس بھلائی کو تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پناہ پکڑتے ہین ہم
ساتھ تیرے اس چیز کی برائی سے کہ پناہ مانگی اس سے تیرے نبی نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تجھسے مدد
مانگی گئی ہی اور تجھپر ہی کفایت ہی اور تو ہی سبھون کو کافی ہی اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر
مگر ساتھ مدد اللہ کے فائدہ جتنی دعائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہین اس مین وہ سب آگئین

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس علم سے کہ نفع نہ دے اور اُس دل سے کہ نہ ڈرے اور اُس نفس سے کہ سیر اور آسودہ نہوا اور اُس دعا سے کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ان چارون سے فائدہ ان سب دعاؤن کے معنے کا خیال کرے جو مقصد جس دعا کے مضمون سے سمجھا جاوے اُس مقصد کے واسطے وہی دعا پڑھے

اللہ تعالی کے اسمای حسنیٰ جو ننانوے نام ہین اُن کا بیان

اللہ تعالی اسماے حسنیٰ یعنی اچھے اور خاصے نام جن نامون کے ساتھ اللہ تعالی کو پکارنے کے واسطے ہم حکم کئے گئے ہین ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہین جو شخص یاد کرے اُنکو داخل ہو بہشت مین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ترجمہ (روایت ہے ابوہریرہ سے اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے کے ننانوے نام ہین جو شخص کہ حفظ کرے اُن نامون کو اور اُنکے معنون کو سمجھے اور اُنپر ایمان لاوے اور ان نامون کے مسمی کی تعظیم کرے اور ہر نامون کے مضمون موافق اپنی طاقت کے لائق عمل کرے کہ یہی معنی تعلق اور تخلق کے ہین داخل ہو بہشت مین۔ فائدہ جاننا چاہیے کہ جب ایک نام کے معنی کو سمجھ کے اور اُس پر اعتقاد کرکے بندہ اپنے سب کام کو اُس نام والے پر چھوڑ دے اور بالکل اُس کی جناب مین صدق دل سے متوجہ ہوا اور اُسی پر توکل اور بھروسا کرے اور اُسکے غیر سے مدد نچاہے اور غیر کیطرف متوجہ نہو تب بندے نے اُس نام کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جب بندے نے اُس نام کے مضمون کے موافق عمل کیا اور اُس مضمون کے موافق اپنی خصلت اور چال اختیار کی تب بندے نے تخلق حاصل کیا یہی معنی ہین تعلق اور تخلق کے اب جاننا چاہیے کہ اللہ نام ہے موجود برحق کا جو جامع ہے ساری صفات الوہیت یعنی معبودیت کا اور وہ اکیلا ہے ساتھ وجود حقیقی کے یعنی ویسا موجود ہونا کسی کا نہین اور جو موجود کہ اُسکے سوا ہے اُس نے فائدہ وجود کا اُسی سے لیا ہے یعنی اُسکی وجود سے موجود ہوا ہے اور حقیقت مین اپنی حد ذات مین یعنی اپنی ذات سے کے نہایت مین معدوم اور نیست ہے اور ہر موجود کا وجود اسی سبب سے ہے کہ اُس نے علاقہ رکھتا ہے اور اُسی کی طرف منہ رکھتا ہے اور اس مضمون سے نسبت

ہوتا ہی یہ مضمون کہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَهٗ ترجمہ یعنی جتنی چیزین ہین سب نیست ہونیوالی ہین مگر ذات اُسکی اور درست ہوتا ہی کہ لَا مَوْجُوْدَ فِی الْحَقِیْقَۃِ وَبِالذَّاتِ اِلَّا اللہ ترجمہ یعنی نہین کوئی موجود حقیقت مین اور آپ ہی آپ مگر اللہ اور اللہ علم یعنی اصلی نام ہی ذات ہی واجب الوجود کا جو معبود برحق ہی اور اس کے معنی مین ساری صفات کا جمع ہونا پایا جاتا ہی اور باقی سب نامون مین ایک صفت کے سوا بوجھا نہین جاتا اور اس نام کو اس سبحانہ تعالی کے سوا دوسرے پر نہین بولتے ہین نہ حقیقت مین نہ مجاز مین اور دوسرے نامون کو اُسکے سوا دوسرے پر مجاز مین بولتے ہین تو یہ نام سب نامون سے بڑا ہی اور دوسرے سب نامون کو اسما اللہ کہتے ہین یعنی یہ سب نام اللہ کے ہین اور اس نام کو یعنی اسم ذات کو نہین کہتے کہ اللہ نام رحمٰن کا یا رحیم کا یا ملک یا قدوس کا ہی وعلی ہذالقیاس پھر اور سارے اسم کے معنی خیال مین آتے ہین کہ بندہ اُسکے ساتھ متصف ہو یعنی وہ صفت بندے مین پائی جاوے اور اُس معنی کے موافق اپنی خصلت اور چال اور افعال کو بناوے اور اللہ جو اسم ذات ہی سو تعلق کیواسطے ہی کہ اُس سے علاقہ پیدا کرے تخلق کیواسطے نہین ہی اور نصیب بندیکا اس نام سے تالہ ہی یعنی اُسکی پرستش کرے اور اُس سے لگاؤ رکھے مثل لگاؤ بچہ کے اپنی ماکے ساتھ کہ بالکل اپنے دل سے اُسکی یاد مین مستغرق ہو اور اُسکے سوا دوسرے کی طرف التفات نکرے اور اُسکے سوا دوسرے سے امید نرکھے اور اُسکے سوا دوسرے سے نہ ڈرے اور اپنی معرفت کے دیدہ مین اُسکے سوا دوسرے کو نہ دیکھے اور باقی سارے نام تخلق کیواسطے ہین کہ بندہ اُنکے معنی کے موافق اپنی خصلت اور چال کو درست کرے اور وہ خصلتین اپنے مین حاصل کرے اِسکے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالی کی اُس صفت کا پرتو یعنی سایہ ایک طور کا بندے کے حال موافق بندے پر پڑجاتا ہی مثلاً اسم رحیم کا پرتو بندے پر پڑتا ہی اور وہ بندہ اللہ تعالی کے بندون پر رحمت کرنے لگتا ہی یہان تک کہ اُس بندے پر رحیم کا لفظ ظاہر مین بول سکتے ہین اور یہ معنی نہین ہین کہ جیسی کہ صفت اللہ تعالی کی ہی بعینہ ویسی ہی صفت بندے کی ہوجاتی ہی اللہ پاک ہی اِس بات سے اُس سبحانہ کی صفت کی حقیقت مین بندے کو ہرگز ہرگز مشارکت نہین ہی فقط اُس صفت کا سایہ پڑنے سے اُس صفت کا لفظ بندے پر بولا جاتا ہی مثلاً رحمت اور قدرت اور عزت کہ صفات حق تعالی کی ہین اُنکی دوسری حقیقت ہی اور بندے مین جو یہ صفتین پیدا ہوتی ہین سو ویسی نہین ہین بلکہ اُنکی دوسری حقیقت ہی غرض تعلق اسم ذات مین

اور سارے اسمار مین ہی اور تخلق اسم ذات کے سوا سارے اسمائے صفات مین ہی یاد رہے اِن پاک نامون کے ترجمہ مین تعلق اور تخلق کا اشارہ کرتے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اب جاننا چاہیے کہ ہر نام سے جو بندے کو ایک نصیب یعنی حصہ اور بہرہ اور فائدہ ملتا ہی یعنی اُس نام کے معنی سمجھنے اور اُسپر اعتقاد کرنے سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہی اُسی کو بندے کا نصیب ورحق بولتے ہین اور وہی تعلق اور تخلق ہی اس ترجمہ مین تعلق اور تخلق ہر اسم کا بطور خلاصہ کے مختصر لکھینگے اب ترجمہ سب نامون کا شروع ہوا هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ترجمہ (وہ اللہ جو نہین کوئی معبود لائق بندگی اسکے سوائے اُسکے وہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان یہ دونون اسم مشتق ہین یعنی نکلا ہی رحمت سے مبالغہ کیواسطے اور رحمٰن مین زیادہ مبالغہ ہی کہ شامل ہی دنیا اور آخرت کی رحمت کو اور مخصوص ہی اُس سبحانہ تعالیٰ کی ذات مقدس کو اور رحمت کیا چیز ہی کہ محتاجون پر خیر اور بھلائی کا پہونچانا اور اُنکے لیے خیر و بھلائی دینے کا ارادہ کرنا اور حق سبحانہ کی رحمت عام ہی کہ دنیا اور آخرت کی نعمتون اور ضرورتون اور حاجتون اور خواص و عوام کو شامل ہی محض اُسکی بخشش و عنایت سے نہ اُسمین کچھ غرض ہی اور نہ کچھ عوض کا ارادہ اور نصیب بندیکا اس دو اسم سے یہ ہی کہ جب بندے نے پہچانا کہ منعم حقیقی اور ولی نعمت مطلق وہی ہی تب چاہیے کہ اُسی پر توکل اور بھروسا کرے اور اپنے سارے کام اُسی کو سونپ دے اور بالکل اپنے دل وجان اور اعضا اور جوارح سے اُسی کی رحمت کی جناب مین متوجہ رہے اور اُسکے غیر سے مدد نچاہے اور اُسکے سوا اغیر کیطرف مُنھ نکرے اِن دونون اسم کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکی یہی وجہ ہی اور ان دونون اسم کے ساتھ تخلق یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے بندون پر رحمت کرے اور سبکے اوپر رحمت کی آنکھ سے نظر کرے اور بندون سے خلاف شرع کام چھڑانیکی کوشش کرے اور جسقدر ہو سکے محتاجون کی حاجت برلاوے بطریق عنایت اور ارادے خیر کے بے غرض اور بغیر ارادے عوض کے اِنکی رحمت نہین ہوتی۔ اَلْمَلِكُ ۔ وہ ایسا بادشاہ ہی کہ دونون عالم کا ملک اُسکی قدرت اور تصرف کے احاطہ مین ہی اور بادشاہ حقیقی وہی ہی اور وہ سب چیزون پر غالب ہی اور ہر چیز پر پیدا کرنے اور نیست کرنے اور جلانے اور مارنے اور دینے اور نہ دینے کی راہ سے اُسکو تصرف اور قابو حاصل ہی اور وہ اپنی ذات وصفات مین ہر موجود سے بے پروا ہی اور ساری موجودات اپنی ذات اور صفات اور پیدا ہونے اور

باقی رہنے اور اپنے سارے کاروبار مین اس کے محتاج ہین تو بس جو چیز کہ اُسکے سواہی سب اُسکی ملک اور اُسکی تابعدار ہی اور وہ سب چیز سے بے پرواہی اپنی تقدیر اور تدبیر مین اکیلا ہی کسی کو اسمین شراکت نہین اور اُسکے حکم کا رد کرنیوالا اور اُسکے ارادے سے سرکشی کرنیوالا کوئی نہین ہی تو بس وہ بادشاہ اور حاکم مطلق ہی اور جب بندے نے معلوم کیا کہ بادشاہ مطلق وہی ہی تب اُسی کا بندہ اور محتاج بن جاوے اور اُسکی خدمت اور بندگی کرکے اپنی عزت چاہے اور جب جانا کہ اُسکے سوا جو ہی سب اُسی کا محتاج اور اُسکے حکم اور قضا کا تابعدار ہی تب اُسپر واجب ہی کہ اُسکی قدرت اور تصرف کی جناب سے "تعلق" پیدا کرے اور سب آدمی سے بالکل بے پرواہ ہو جاوے اور اپنی احتیاج کو اُن سے ظاہر نکرے اور اُن سے وحشت اور امید نرکھے اور اس اسم کے ساتھ "تخلق" یہ ہی کہ اپنے نفس اور دل اور وجود کی بادشاہت مین تصرف کرے اور اپنے سارے عضو اور ساری قوتون کا مالک بن جاوے اور اُنکو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور حکم شرع کی فرمان برداری مین تابعدار کرے کہ اپنے وجود کے عالم کا بادشاہ ہو جاوے اور طالبون اور مریدون کو بھی ایسا ہی کرے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک اور منزہ ہی سارے نقصانون سے اور جس وصف کو حواس دریافت کرے یا جو وصف خیال اور وہم مین آوے یا جس وصف کو عقل سمجھے سب سے پاک و منزہ ہی اور "نصیب" بندہ کا اس اسم سے یہ ہی کہ جان لیوے کہ اُسکے جناب قدس مین پہونچنا بغیر عالم ظاہری کے چھوڑے اور جسمانی لذتون اور مزون کو چھوڑے اور غیر کے خیال سے بغیر دل کو صاف کیے اور حق کے سوا بغیر باطن کے پاک کیے ممکن نہین ہی تب یہ تعلق ہوا اور "تخلق" یہ ہی کہ اپنے علم کو جو چیزین کہ خیال مین آتی ہین اور ظاہر مین دریافت ہوتی ہین اور وہم مین آتی ہین سب سے پاک کرے اور اپنے ارادے کو بشریت کی مزون سے جو شہوت اور غضب سے علاقہ رکھتی ہین پاک کرے تاکہ اُسکو اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا اور اُسکی ملاقات کے سوا اور اُسکی نزدیکی کے سوا کوئی مزہ اور شوق اور خوشی باقی نرہے "اَلسَّلَامُ" سلامت اور بے عیب اور سلامتی بخشنے والا مومنون کا کفر اور آخرت کے عذاب کی آفت سے اور سلام کرنیوالا بہشت مین۔

جب بندے نے اپنے رب کی اس صفت کو سمجھا تب اپنے سارے عیبون کے کرنے اور اپنی شہوت اور غضب کو عقل کے تابعدار کرنے کے لیے اُسی کے جناب مین التجا کرے یہی تعلق ہوا اور "تخلق" یہ ہی

سلامت و بے عیب ہو جاوے سارے گناہون اور بری خصلتون سے اور اُسکی شہوت اور اُسکا غضب اُس کی
عقل کے تابع بن جاوے اور اُسکے ہاتھ اور زبان کی ایذا سے مسلمان لوگ سلامت اور بچے رہین اور اللہ تعالےٰ
کی طرف صاف دل سے رجوع ہو اَلْمُؤْمِنُ امان دینے والا تمام مخلوقات کو دنیا مین امان اسباب اور
ہتھیار پیدا کرکے اور امان دینے والا مومنون کو دنیا اور آخرت کی آفتون سے کلمہ توحید کے ساتھ اس
نام سے "حق" بندے کا یہ ہے کہ جب بندے نے جانا کہ امان دینے والا وہی ہے تب اپنے نفس کی شرارت
اور شیطان کے مکر سے اور ساری آفتون اور خطرے ظاہری اور باطنی سے اُسی سے امن مانگے
اور اس بات کی التجا اُسی کی جناب مین کرے یہ تعلق ہوا اور "تخلق" یہ ہے کہ خلق کو اپنی برائی سے بے دہشت
رکھے اور خلق ہدایت کرکے اللہ کے عذاب سے اُنکے امن کا سبب بن جاوے۔ اَلْمُہَیْمِنُ گواہ اور نگہبان یعنی
ہر چیز کے بھید کا خبردار اور سب پر غالب اور سب کا حافظ۔ جب بندے نے جانا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن کے
احوال کا مہیمن ہے یعنی خبردار اور نگہبان ہے تب اس مضمون کا مراقبہ یعنی غور اور تصور کرے اپنے احوال مین اور
برا کام کرنے مین اُس سے شرم کرے یہ تعلق ہوا اور "تخلق" یہ ہے کہ اپنے دل کا محافظ اور نگہبان ہو جاوے
اور اپنے احوال اور اسرار پر خبردار رہے اور اپنے اوصاف پر غالب ہو جاوے اسکے سارے احوال اور اوصاف نیک بن جاوین اَلْعَزِیْزُ
غالب اور قوی اور بے مانند "تعلق" یہ ہے کہ جب بندے نے جانا کہ وہ عزیز ہے تب اُسی سے عزت مانگے اور
اُسکی طاعت اور خدمت مین اپنی عزت جانے اور "تخلق" یہ ہے کہ اپنے نفس اور خواہش پر غالب ہووے
اور نفس و شیطان پر بڑا زور اور دبدبہ رکھے اور اہل دنیا کے دروازے پر طمع اور سوال کرکے اپنی عزت اور آبرو
نہ کھووے اور اللہ کے سوا غیر سے اپنی احتیاج نہ ظاہر کرے اور علم اور عمل مین بے مثل ہو جاوے اَلْجَبَّارُ
ٹوٹی چیزون کا درست کرنیوالا اور تباہی زدون کے بگڑی کامون کا بہتر اور درست کرنیوالا اور زور اور غلبہ
سے کام کرنیوالا "تعلق" یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ حضرت جبار کی درگاہ مین شکستہ دل اور نیازمند اور التجا
کرنیوالا رہے تاکہ اُسکی شکستی درست ہو جاوے اور اُس کا بگڑا احوال ور کام بن جاوے اور احکام شرع کا تابعدار
بن جاوے "تخلق" یہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانون کو اچھی خصلتین اور کمال حاصل کرکے درست کرے
اور اپنے نفس پر غالب ہو کے اُسکو تقوی اور طاعت پر ہمیشہ مستعد رکھے اور خلق اللہ کے بگڑے حال

اور کام درست کرے اور تباہی زدون کی دستگیری کرے اور شریعت کے احکام کے جاری کرنے مین غالب بن جاوے اور بلند ہمت رہے۔ اَلْمُتَکَبِّرُ بزرگ اور بلند قادر مطلق ،،تعلق،، یہ ہی کہ جب بندہ اسکی بزرگی اور بلندی اور قدر کو پہچانے تب اپنے دل کو اسکی بزرگی مین غرق رکھے اور عاجز بنا رہے اور اسکی بندگی مین گردن کو نرم کرے اور اسکے احکام کو بجالاوے اور ،،تخلق،، یہ ہی کہ اللہ کے ملنے اور اسکے ملنے کے اسباب کے سوا سب چیز کو یعنی دنیا کی خواہش کو بلکہ آخرت کی لذتون کو بھی حقیر جانے اور دنیا و اہل دنیا اور دنیاوی مال اور شہوتون کی طرف متوجہ ہنو انسانیت کی بلندی شان اور دین کے مرتبہ کی بلندی کی جہت سے اپنے نفس اور ذات کی تعظیم اور تکبر کی راہ سے نہین۔ اَلْخَالِقُ۔ اندازہ کرنے والا خلق کا پیدا کرنے کے پہلے سے اَلْبَارِئُ ایجاد کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا خلق کا۔ اَلْمُصَوِّرُ صورت اور شکل بخشنے والا مخلوقات کا جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ عدم سے وجود مین آتا ہی سو پہلے محتاج ہی اندازہ کرنے کا بعد اس کے پیدا کرنے کا بعد اسکے صورت دینے کا ان تینون نام کا ،،تعلق،، یہ ہی کہ بندیکو چاہیے کہ جس مخلوق پر نظر کرے اسکے خالق کو یاد کرے اور جس صورت کو دیکھے اسکے مصور کا مشاہدہ کرے اور ہمیشہ اس خالق اور مصور کی یاد مین رہے اور ان تینون نام کا ،،تخلق،، یہ ہی کہ حقیقت مین خالق سب چیزون کا اللہ تعالی ہی مگر بطریق مجاز یعنی ظاہر کے آدمی کو اپنے افعال کے پیدا کرنے مین ایک ارادہ اور اختیار ملا ہی کہ اسی سے کمالات اور طاعات کو اپنی ذات مین پیدا کرتا ہی تو بس ظاہر مین نیک عمل اور طاعت کو اپنے بیچ مین پیدا کرے اور بعضون نے کہا ہی کہ (تخلق) بندے کا ان نامون سے یہ ہی کہ جب معمولی عبادتون سے فراغت پاوے تب ایسا کام کرے کہ اس سے اسکی دنیا کی گذران ہو اور ایسا کام کرے کہ اس کا نشان اسکے مرنے کے بعد باقی رہے اور لوگون کو فیض پہونچے مثلاً کلام اللہ لکھ جاوے یا مسجد بنا جاوے وغیرہ اسطرح کے کام کر جاوے۔ اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور چھپانیوالا گناہونکا ہی دنیا اور آخرت مین اور آدمی کے بدن مین جو چیز اس طرح کی ہی کہ دیکھنے مین بری معلوم ہوتی ہی مثلاً انتری کلیجی وغیرہ کہ اسکو ظاہری جمال کے ساتھ چھپایا ہی یعنی جمال دیکھ پڑتا ہی اور وہ چیز نظر نہین آتی اور اسکے بڑے خیالات اور برے ارادے کو جو اسکے دل مین ہی خلق کے علم سے چھپا رکھا ہی کہ کسی کو

اُسکے بھید پر اطلاع نہین ہوتی ہی، "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ گناہون کا بخشنے والا ہی تب
اُسکی مغفرت اور رحمت سے نا امید نہو اور جب جانا کہ وہ سبحانہ تعالیٰ عیبون کا چھپانیوالا ہی تب اِس نعمت کے شکر سے غافل
نہو لیکن چاہیے کہ اُسکے عیب چھپانے پر مغرور نہو جاوے اور توبہ سے غافل نہو اور توبہ مین تاخیر نکرے کیونکہ عمر پر
اعتماد نہین ہی، "تخلق" اس اسم کے ساتھ ظاہر ہی یعنی لوگون کے گناہون سے درگذر کرے اور اُنکی عیبون
کو چھپاوے اَلْقَهَّارُ غالب ہی کہ تمام عالم اُسکے غلبہ اور قہر کے دبدبے مین عاجز اور دبے ہوئے ہین
"تعلق" یہ ہی کہ بندے نے جب اُسکی قہاریت کو پہچانا تب اُسکے اچکے کے قہر اور داؤن گھات سے ترسان
اور لرزان رہے اور نہایت خوف کے سبب اُسکے لطف وکرم کے جناب مین التجا کرے "تخلق" یہ ہی کہ جن
وانس مین سے جو دین کے دشمن ہون اُنپر اور شیاطین پر غالب رہے کہ حق راہ سے پھیر نہ سکین اور اپنے
بڑے دشمن پر کہ نفس ہی غالب رہے کہ بُرے کام سے باز رہے اور بندگی مین مشغول رہے اور اللہ کے اولیا
لوگ سے جو کوئی عداوت کرتا ہی وہ خراب اور مغلوب ہوتا ہی اس صفت کے تخلق کے سبب سے۔ اَلْوَهَّابُ
بہت دینے والا ہے نہایت بخشش کرنیوالا بغیر غرض اور عوض کے اور ہر محتاج کو اُسکی احتیاج کے لائق
اور احتیاج سے زیادہ دینے والا دنیا اور آخرت مین، "تعلق" یہ ہی کہ بندے نے جب جانا کہ وہاب مطلق
وہ ہی تب اُسی سے مانگے اور اُسی سے امید رکھے اور اُسکے سوا سب سے بے طمع اور بے نیاز ہوجاوے اور
اپنی حاجت اگرچہ دشوار اور محال ہو اُسکے مانگنے مین شرم نکرے اور "تخلق" یہ ہی کہ اللہ کی راہ مین اپنی جان
و مال و عزت و آبرو کو بے غرض دنیاوی اور بے توقع ثواب آخرت اور بے غرض شہرت نام وری کے
خرچ کرے اس صفت کا تخلق حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین بدرجہ کمال تھا۔ اَلرَّزَّاقُ روزی پہونچانے
والا مطلق آدمیون اور پریون اور درندون اور چرندون اور پرندون اور ساری مخلوقات کو "تعلق"
یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ رزاق رزق کا وہ ہی تب اُسکے سوا غیر سے رزق کا انتظار اور توقع نکرے
اور اپنے کام کو اُسی پر چھوڑ دے اور جب جانا کہ روزی مقدر ہی تب روزی کیواسطے تنگدل نہو اور
خلق سے گلہ اور شکوہ نکرے اور "تخلق" یہ ہی کہ اپنے ہاتھ کو بندون کی روزیون کا خزانہ اور زبان کو دلونکی
روزیون کا خزانہ بنا دے اور جسمانی اور روحانی روزیون کے ملنے مین پروردگار تعالیٰ اور اُسکے بندون کے

درمیان مین وسیلہ ہو خرچ کرکے اور تعلیم اور ہدایت اور دعا خیر کرکے اور اپنے اہل وعیال پر اور جن کا خرچ کہ اسکے
ذمہ پر ہے اُنکی خرچ برداری کشادگی کے ساتھ کرے اور اُسمین تنگی نکرے اور مہمان کے آنے مین ترش رو
نہو کیونکہ وہ اپنی روزی تیرے خوان پر کھاتا ہے۔ اَلْفَتَّاحُ۔ کھولنے والا رحمت اور معرفت اور مغفرت اور
برکت اور نیکیون کے دروازے کا اپنی ساری مخلوقات پر دنیا اور آخرت مین اور مدد کرنیوالا عاجزون اور
لاچارون کا اور فیصلہ کرنے والا سارے جھگڑون کا "تعلق" یہ ہے کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ
فتاح ہے تب چاہیے کہ سارے کام مین کشایش اور مدد کی امید پر اور اُسکے فضل کے انتظار مین اُس کے
کرم کے دروازے پر بغیر رنج اور جلدبازی کے اُسکے حکم پر راضی ہوکے چین سے بیٹھ رہے اور
"تخلق" یہ ہے کہ طالبون پر مال اور علم کی خیرات کا دروازہ کھول دے اور عاجز اور لاچارون کی مدد کرے
اور لوگون کے جھگڑون کا فیصلہ کرے۔ اَلْعَلِیْمُ۔ جاننے والا ظاہر اور پوشیدہ کا اور دل کے خیالات
اور خطرات کا اور جو کچھ ابھی تک دل مین گذرا بھی نہین اُس کا بھی جاننے والا "تعلق" یہ ہے جب معلوم ہو کہ وہ
تعالےٰ ظاہر چیزون اور پوشیدہ بھیدون کا جاننے والا ہے تب جتنے کام نالائق ہین سب کے کرنے سے ڈرنا
چاہیے "تخلق" یہ ہے کہ علم دینی کی تحصیل اور تکمیل مین مشغول رہے اور اپنے رب کو پکارا کرے کہ یا اللہ
جو علم نفع دیتا ہے وہ علم میرا زیادہ کرتا کہ مجھسے عبادت ہوا اور میرا ظاہری اور باطنی حال بہتر ہوجاوے
اَلْقَابِضُ۔ قبض یعنی تنگ کرنیوالا اور لے لینے والا وہ تعالیٰ تنگ کرتا ہے روزی کو جسپر چاہتا ہے
اور جسکے دل کو چاہتا ہے صفات قہریہ اور جلالیہ کو ظاہر کرکے رنج دے کے تنگ کرتا ہے اور مارنے کے
وقت ارواح کو قبض کرتا ہے۔ اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنیوالا وہ سبحانہ کشادہ کرتا ہے روزی کو جسپر چاہتا ہے
اور صفات لطفیہ جمالیہ کو ظاہر کرکے جسکے دل کو چاہتا ہے خوشی دے کے کشادہ کرتا ہے دونون اسم سے
"تعلق" یہ ہے کہ جب بندے نے جانا کہ قابض اور باسط وہی ہے تب قبض یعنی تنگی پر اور لے لینے پر
صبر کرے اور امیدوار کشادگی کا رہے اور کشادگی پر شکر کرے اور ڈرتا رہے کہ تنگی نکرے اور "تخلق"
یہ ہے کہ بندون کے دل کو اللہ کے عذاب و بلا سے ڈرا کے تنگ کرے اور اُسکی نعمتون اور بخشش اور
لطف کی بشارت دے کے کشادہ کرے اور اپنے نفس کو ہوا اور ہوس اور شیطان کی تابعداری

کیوقت تنگ کرے اور جب خوشی کے ساتھ بندگی کرے اور اس مین لذت پاوے تب کشادہ کرے اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرون کا بدبختی کے سبب اور اپنے قرب سے دور کرے۔ اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا اٹھانیوالا مومنون کو نیک بختی کے سبب اور اپنے قرب سے نزدیک کرکے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ پست کرنیوالا اور بلند کرنیوالا وہ سبحانہ ہی تب اُسی کے پاس پناہ لیجاوے کہ اسکا مرتبہ پست نکرے اور بدبختون کی صحبت سے دوری مانگے اور اپنے درجہ کی بلندی اُسی سے چاہے اور دونون جہان مین نیک بختون کی صحبت مانگے اور "تخلق" یہ ہی کہ باطل کو اور دین کے دشمنون کو پست کرے اور بلند کرے حق کو اور حق کے دوستون کو اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا وہ سبحانہ جسکو چاہتا ہی عزت دیتا ہی دنیا مین بندگی کی توفیق دے کر اور ہدایت کرکے گناہ اور گمراہی سے بچا کے اور آخرت مین بلند مرتبہ اور بہشت کی نعمت اور اپنا دیدار دیکے اَلْمُذِلُّ خوار بیعزت ذلیل کرنیوالا وہ سبحانہ جسکو چاہتا ہی دنیا مین بندگی سے محروم رکھکے اور گمراہ کرکے خوار کرتا ہی اور آخرت مین نیچے سے نیچا مرتبہ دیکے اور بہشت کی نعمت اور اپنے دیدار سے محروم رکھکے خوار کرتا ہی دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ عزت دینے والا اور خوار کرنیوالا وہی ہی تب دنیا اور آخرت کی عزت اُسی سے چاہے اور خواری اور بے عزتی سے اُسکی عزت کی درگاہ مین پناہ لیجاوے اور جانے کہ عزت طاعت مین ہی اور بیعزتی گناہ مین اور حرص اور طمع اور نفس کی شہوت سے اپنے تئین بے عزت نکرے اور "تخلق" یہ ہی جسکو اللہ تعالی نے علم اور معرفت اور مخالفت ہوای نفس کی دیکے عزت والا کیا ہی اُسکی عزت کرے اور جسکو اُسنے کفر اور گمراہی اور جہالت اور موافقت نفس امارہ کی دیکے بے عزت کیا ہی اُسکو بے عزت جانے اَلسَّمِیْعُ سننے والا بیکان کے اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا بے آنکھ کے سننا اور دیکھنا حق تعالی کی صفات مین سے یہ دو صفت ہی کہ اُن سے سننے کی اور دیکھنے کی سب چیزین خوب کھل جاتی ہین بغیر احتیاج سننے دیکھنے کے ہتھیار کے تو اللہ تعالے کا سننا اور دیکھنا بڑا کامل ہی کیونکہ عضو اور ہتھیار کا حال بدلتا ہی اور اُسپر آفت آتی ہی اور یہان عضو اور ہتھیار نہین ہی اور دور اور نزدیک اُس کے نزدیک برابر ہی اور اُس سبحانہ کو ایک چیز کا سننا اور دیکھنا دوسری چیز کے سننے اور دیکھنے سے باز نہین رکھتا دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ حق تعالی سمیع اور بصیر ہی تب وہی بات کریگا جس مین حق تعالی راضی رہے اور جو کچھ بولے گا سو باادب

بولیگا اور غیبت اور بہتان اور زٹل بکنے سے اور اپنی تعریف اور غیر پر لعن طعن کرنے سے پرہیز کریگا اور نہ دیکھے گا اور نہ سنے گا مگر اللہ کا کلام اور اسکے رسول ور ان کے تابعدارون کا کلام کہ اس مین اللہ راضی ہی اور حرام نظر سے اور دنیا کی زینت کے دیکھنے سے پرہیز کریگا "تخلق" یہ ہی کہ اللہ کی کاریگریون اور اس کی مخلوقات مین نظر کرے اور اس سے عبرت پکڑے اور اسکی دونون صفت کا مراقبہ اور غور کیا کرے اور جانے کہ جو مین سنتا دیکھتا ہون تو اسی کی صفت کا یہ سایہ ہی۔ اَلْحَكَمُ حاکم مطلق اور حکم کرنیوالا اخلائق مین بے ظلم کے اور مظلومون کا انصاف ظالمون سے قیامت کے روز لینے والا اور بندون کی نیک بختی اور بدبختی کا حکم کرنیوالا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ تعالیٰ حاکم ہی تب چاہیے کہ اسکے حکم کا تابع ہو اور اسکی تقدیر اور قضا پر راضی رہے اور اس سے بہت ڈرتا رہے "تخلق" یہ ہی کہ جھگڑے کے رفع کرنے مین اور حکومت مین عدالت اور انصاف کرے اور اپنے نفس پر حاکم ہووے اور اس سے محنت اور ریاضت کراوے اَلْعَدْلُ داد دینے والا انصاف کرنیوالا اور ہر ایک کے ساتھ اس کے عمل کے موافق معاملہ کرنیوالا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ حاکم مطلق اور عادل وہ ہی اور سب کچھ اسکے قضا و قدر سے ہی اور اسکے سارے افعال مین حکمتین ہین تب چاہیے کہ اسکے افعال اور تدبیر پر اعتراض نکرے بلکہ سب کو حق اور عدل جانے اور "تخلق" یہ ہی کہ لوگون مین عدالت کرے خصوصاً جو اسکا رعیت ہی اس مین اور جو اس کے وجود مین اس کی ملک ہی شہوت اور غضب اسکو عقل اور دین کا تابع کرے اور اسکے سارے افعال راست و درست اور معتدل ہون۔

اَللَّطِيفُ نرمی اور نیکی کرنیوالا اور جاننے والا باریکیون اور پوشیدہ چیزون کا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ لطیف ہی اور پوشیدہ بھیدون کا جاننے والا تب چاہیے کہ ظاہر اور باطن کو مکر اور فریب اور ترک ادب اور برے اخلاق سے نگاہ رکھے اور اسی کا شکر کرے اور نیکی اور طاعت کی توفیق اس سے مانگے اور اپنی تقصیر کا اقرار کرے اور توبہ کرے اور "تخلق" یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے بندون کے ساتھ نرمی اور لطف کرے اور اللہ کی طرف بلانے اور طریق حق کی ہدایت کرنے مین نرمی کرے اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ ہدایت کرے اور اللہ کی معرفت کا علم نرمی کے ساتھ خلق کو بتاوے اَلْخَبِيرُ خبردار اور آگاہ سب چیزون کا اور خبر دینے والا "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ حق تعالیٰ خبر رکھنے والا ہی تب

چیزون کا ہی تب اُسکے علم اور آگاہی کے مراقبہ کو نچھوڑے اور انبیا نے جو خبر دی ہی سب کی تصدیق کرے اور امر و نہی کو بجالاوے اور "تخلق" یہ ہی کہ دین کے کامون مین دانا اور باریک بین رہے اور اپنے وجود اور دل کے احوال کی خوب خبر رکھے اور نفس کے مکر اور فریب سے خوب پرہیز کرتا رہے اور لوگونکو اُسکی خبر دیا کرے اور اُس سے نجات کی راہ بتاوے اَلْحَلِیْمُ آہستگی اور بردباری کرنیوالا اور بدلا لینے مین جلدی نہ کرنیوالا باوجود اختیار اور قدرت کے "تعلق" یہ ہی کہ اُسکے بدلا لینے سے ڈرتا رہے اور اُسکے علم سے معافی کا امیدوار رہے کہ جب اسوقت برداشت اور حلم کیا ہی تو آخر کو معاف بھی کرے گا اور چاہیے کہ ایسی ذات سے کہ باوجود کمال قدرت کے بدلا نہین لیتا ہی اور معاف کرتا ہی شرم رکھے اور ایسے کریم کے روبرو بے فرمانی نکرے اور اُسکی نعمتون کا شکر کرے "تخلق" یہ ہی کہ جو کچھ ناپسندیدہ دیکھے اُسکو دیکھ کے بدحواس نہوجاوے اور کم زورون کے سزا دینے مین جلدی نکرے اور معاف کرنے کی عادت اختیار کرے مگر شریعت کے حدود جاری کرنے مین ایسا نکرے اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر مطلق کہ اُسکی ذات اور صفات کے کنہ کو کسی کی عقل اور ادراک دریافت نہین کرسکتی ہی "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے حق کی عظمت اور بزرگی کو پہچانا تب اُس کی بزرگی اور بڑائی کے مقابلہ مین اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل جانے اور امر و نہی کے بجالانے مین متوجہ ہو اور چاہیے کہ عظمت اور بزرگی حق کی اُسکے دل مین ایسی اور اس قدر جم جاوے کہ اُسکے وجود کے مقابلہ مین کسی شخص اور کسی چیز کی ہستی نظر نہ پڑے جیسے آفتاب کے مقابلہ مین تارون کی ہستی نظر نہین پڑتی اور "تخلق" یہ ہی کہ ہمت بلند رکھے اور دنیا کے لیے سر نجھکاوے اور حق کی عظمت کے مقابلہ مین دونون جہان اسکو حقیر معلوم ہو اور ایسے کمالات اور صفات بزرگ حاصل کرے کہ جس سے اُسکی قدر بزرگ ہو اور ایسے مرتبہ کو پہونچے کہ اُسکی قدر کی کنہ اور بھید کو بہت سی عقلین دریافت نکرسکین۔ اَلْغَفُوْرُ بہت ہی بہت بخشنے والا کہ بڑے گناہون کو بخشتا ہی اور چھپانیوالا ہی کہ بندے کے گناہ کو فرشتون کے دل سے بھی مٹا دیتا ہی تاکہ اُسکی ذلت ظاہر نہو بلکہ گنہگار کو بھی اُسکے گناہ بھلا دیتا ہی تاکہ شرمندگی سے بچے اور جو بیان تعلق اور تخلق کا اسم غفار مین بیان ہوا وہی اس اسم مین ہی اَلشَّکُوْرُ بڑا ثواب دینے والا تھوڑے عمل پر کہ چند روز دنیا مین عمل کرنے سے آخرت مین ہمیشہ کا ثواب دیگا اور تابعدار اور شکر گذار بندون کی ثنا کرنے والا

اور شکر کی جزا دینے والا" تعلق "یہ ہی جب بندے نے حق کی اس صفت کو پہچانا تب چاہیے کہ اُسکی ثنا اور شکر اور طاعت مین زیادہ ہوتا جاوے اور بصدق دل اور اخلاص کے ساتھ اُسکی طرف رجوع ہو" تخلق "یہ ہی کہ اللہ تعالی کی نعمت پر اللہ تعالی کا شکر کرے اور جو شخص اسپر احسان کرے اُسکا شکر ادا کرے اور اگر اُس کا بدلا دے نہ سکے تو اُسکو دعا دوے اور کہے جزاک اللہ خیرا اور شکر کے معنی احسان کا ماننا اَلْعَلِیُّ مرتبہ مین سب سے بالاتر اور سب پر غالب" تعلق "یہ ہی کہ جب بندے نے اس معنی کو سمجھا تب چاہیے کہ اپنے قیاس اور عقل اور فکر کو اُسکی ذات وصفات کی بلندی مین دخل نہ دے اور اُسکی معرفت مین چون وچگونگی کو دخل نہ دے کے اپنی عاجزی کا اقرار کرے کہ معرفت کا کمال یہی ہی اور اُسکے حکم کے مقابلہ مین اپنے تئین نیست اور نابود جانے اور اُس کے حکم کو بجالا دے" تخلق "یہ ہی کہ علم اور عمل کے حاصل کرنے مین ایسی کوشش کرے کہ اپنی ذات بھائی سے کمالات اور مقامات اور مراتب مین بڑا ہوجاوے ولیکن بلندی مطلق ممکن نہین ہی کیونکہ اُسکے درجے کے اوپر انبیا کا درجہ ہی اور سب سے بڑا درجہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور مطلق بڑا اللہ جل جلالہ ہی اور تخلق کی وجہون مین سے یہ وجہ بھی ہی کہ اپنے نفس وہوا پر زبردست ہووے اور اہل دنیا کی صحبت مین اپنی بڑائی رکھے اور بغیر اُسکے حکم کے ہمت کو پست نکرے اور جو شخص کہ اللہ تعالی کی طرف صدق دل سے متوجہ ہوتا ہی آسمان وزمین کے لوگون کے دل مین اُسکی ہیبت بیٹھ جاتی ہی اور اُس سے ڈرتے ہین اَلْکَبِیْرُ بزرگ اور سب سے بڑا اس نام سے تعلق اور تخلق دیا ہی جو اسم العلی سے ہی اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکھنے والا تمام عالم کا آفتون اور ضایع ہونے سے اور یاد رکھنے والا سب چیزونکا کہ سب چیزین اُسکے علم مین محفوظ ہی کہ اُس کا بھولنا ممکن نہین" تعلق "یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ حفیظ ہی تب سب آفتون اور خوف کی چیزون سے اور نفس اور ہوا کے غلبہ سے اُسکے حفظ اور حمایت مین پناہ لیجاوے. اور" تخلق "یہ ہی کہ حدود اور احکام شرع کو نگاہ رکھے اور اپنے عضو کو گناہ سے اور دل کو اللہ کے سوا غیر کی یاد سے اور سر کو غیر کے خیال سے محفوظ رکھے اور اپنے سارے احوال کو نگاہ رکھے کہ استقامت اور میانہ روی سے باہر نہ نکلے اور عاجزون کی دستگیری اور محافظت کرے اور حدیث اور قرآن اور اُسکے معنی کو دل مین یاد رکھے اَلْمُقِیْتُ قوت یعنے روزی کا پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا وہ سبحانہ بدن کی قوت جو اُسکی خورش ہی اور ارواح کی قوت کہ معرفت

اور ایمان ہی پہونچانے والا ہی" تعلق " یہ ہی کہ بندہ اپنی جان اور تن کی قوت اور روزی کو اُسی سے چاہی " تخلق " یہ ہی کہ بھوکھون کو کھانا دے اور غافلون کو ہدایت کرے اور نفس کے احوال کی خبر رکھے کہ بگڑنے نپاوے اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنیوالا سب کامون مین اور حساب لینے والا خلائق سے قیامت کے روز اور بندونکی سانس گننے والا دنیا اور آخرت مین " تعلق " یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ کفایت کرنیوالا ہی تب اُسی پر اور اُسکی تدبیر پر کفایت کرے اور سب کام مین اُسی پر توکل کرے اور ہر دم نیک کام کرے کیونکہ ہر سانس کو وہ گنتا ہی اور اُسپر حساب کریگا اور " تخلق " یہ ہی کہ محتاجون کی حاجت بر آری کا وسیلہ بن جاوے اور اپنے نفس سے محاسبہ لیوے اسکے پہلے کہ قیامت کو حساب لیا جاوے اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر مطلق صفات کمال مین " تعلق " یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ جلیل ہی تب اُسی کی تعظیم کرے اور اُسی کو دوست رکھے اور اُسی کی بزرگی قدر اور اُسکے جلال کے انوار کے مقابلہ مین نیست مطلق بن جاوے تاکہ ہست مطلق ظہور کرے " تخلق " یہ ہی کہ اپنے نفس مین صفات کمال کی پیدا کرے اور اپنے باطن کی صفات کو نیک کرے تاکہ خالق اور خلق سب اُسکو دوست رکھین اَلْکَرِیْمُ بزرگ اور عزیز ساری خوبیون والا باوجود قدرت کے معاف کرنیوالا وعدہ کا وفا کرنیوالا امید سے زیادہ دینے والا اپنی درگاہ کے التجا لانیوالے کو ضایع نکرنے والا اور بزرگ کرنے والا۔ " تعلق " یہ ہی کہ بندہ ایسے کریم کے کرم اور بخشش کا شکر کرے اور ایسے کریم کی دوستی دل مین رکھی " تخلق " یہ ہی کہ کوشش کرے کہ یہ سب اوصاف اپنے بیچ مین حاصل کرے اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکھنے والا مخلوقات کا کسی وقت اُن سے غافل نہین ہوتا اور کوئی چیز ذرہ برابر اُس سے غائب نہین ہوتی " تعلق " یہ ہی کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی نظر مین باادب رہے اور ناشایستہ کامون سے خوب ڈرتا رہے اور جانتا رہے کہ اللہ تعالی ہر وقت اُس کے ظاہر اور باطن کا نگہبان ہی اور " تخلق " یہ ہی کہ اپنے تئین اپنے نفس اور دل کے مرض سے کہ مکر و فریب ہی نگاہ رکھے اور نفس اور شیطان جو گھات مین لگے ہین کہ اُسکو غافل پاوین تو خراب کرین سو اُنکے مکر و فریب سے ہشیار ہو کے اُن کے آنے کی راہ کو بند کر دے اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا بیچارون اور بیقرارون کی دعا کا اور جواب دینے والا ہر پکارنے والون کا اور عطا کرنیوالا ہر سوال کا " تعلق " یہ ہی کہ بندہ اپنی ہر حاجت کے وقت اس صفت کو پہچان کے اُسی سے علاقہ رکھے اور اُسی کو پکارے " تخلق " یہ ہی کہ حق کے پکارنیکو امر و نہی

مین جواب دے یعنی کہے مین نے سنا اور مان لیا اور بندے لوگ جو اپنی حاجت برآری کیواسطے اسکو پکارین تو انکی
بات سُنے اور جس قدر ہو سکے اُنکی حاجت برآری کرے اور اگر عاجز ہو تو لطف اور نرم بات سے اُنکا جواب دے
اور جو کوئی دعوت کرے یا ہدیہ دے تو اُسکو قبول کرے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے اَلْوَاسِعُ
بڑی کشادگی والا کہ علم اور احسان اور ملک اُسکا بڑا کشادہ ہی اور نعمت اور قدرت اور توانگری اُسکی بڑی کشادہ ہی اور
تعلق یہ ہی کہ جب بندے نے اللہ کو اور اُسکی اِس صفات کو پہچانا تب تنگی اور نادانی اور عاجزی اور محتاجی اور احتیاج
اُسکے باقی نرہے بلکہ سب سے بے پروا ہوجاوے اور سب کامون مین اُسی سے التجا کرے اور سب تنگی مین اُسی کے
پاس پناہ لیجاوے "تخلق" یہ ہی کہ کوشش کرے علم اور معرفت اور اچھے حال کے کشادہ ہونیکی اور بخشش اور
اور سخاوت اختیار کرے اور سینہ کشادہ رکھے اور دل اور ہاتھ کو کشادہ کرے اور جو اُسپر کوئی حادثہ آپڑے اور
جاہلون سے ایذا پاوے تو تنگدل نہووے اور کسی چیز کو کسی شخص سے دریغ نکرے اور ہر کسی کے ساتھ
ہر طرح سے کشادہ پیشانی رہے اَلْحَکِیْمُ استوار کار یعنی پکے کام والا کہ اُسکے کامون مین سستی اور
کمزوری نہین اور دانا کہ سب بھیدون کی حقیقتون اور باریکیون کو جانتا ہی "تعلق" یہ ہی جب بندے نے
جانا کہ پروردگار تعالے حکیم ہی تب اُسکے حکم پر راضی ہو اور جانے کہ اس کام مین اُسکی بڑی حکمت ہوگی گرچہ
ظاہر مین معلوم نہو اور کسی چیز کی حقیقتون کے سمجھنے مین اسم حکیم کے فیض کیطرف متوجہ ہو اور "تخلق" یہ ہی کہ
کوشش کرے کہ اس کا غور اور فکر خوب ٹھیک ہو اور اپنے عمل کی قوت کو نیک کرے اور جس علم اور کام سے
اُسکا نفس کامل ہو اُسکی باریکی کو خوب سمجھے اور نادانی اور لغو سے پرہیز کرے اور بے مرضی حق کے کوئی کام
نکرے تاکہ لوگ اُسکو حکیم کہہ سکین اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنے والا مومنون کا یعنی اُنپر رحمت کرتا ہے اور
اور اُن کی خیر خواہی کرتا ہی اور اُن کو نعمت دیتا ہی اور اُنپر احسان کرتا ہی اور اُن کی تعریف کرتا ہی اور مومنین
اُسکو دوست رکھتے ہین "تعلق" یہ ہی کہ اُسکو دوست رکھین اور نعمتین مذکورہ کے امیدوار رہین اور
اُسکی طاعت اور تعظیم اور ذکر کرین اور اُس سے ڈرین اور "تخلق" یہ ہی کہ اہل دین کا دوستدار ہو اور
جو نیکی اپنے واسطے چاہے وہی مسلمان بھائی کیواسطے بھی چاہے بلکہ اُن کو ایثار کرے یعنی اُنکے
بھلے کو اپنے بھلے پر مقدم سمجھے اور اس اسم کے تخلق کا کمال ہی کہ غصہ اور کینہ اور ایذا کے سبب سے

ایثار اور احسان سے باز رہے جو اس سے جدا ہو اُس سے ملے جو اسکو محروم کرے اُسکو دے جو اسپر ظلم کرے
اُسکو معاف کرے اَلمَجِیدُ بزرگ ذات اچھے کام والا بڑی بخشش والا ''تعلق'' یہ ہی کہ اُسکی حمد و ثنا بجالاوے
اور اُسکی نعمت اور بخشش کا شکر کرے ''تخلق'' یہ ہی کہ علم اور عمل اور اچھی چال حاصل کرکے بزرگی حاصل کرے
اور لوگون کو اپنی بخشش سے فائدہ پہونچاوے اَلبَاعِثُ اُٹھانیوالا مردون کا قبرون سے اور غافلون کے
دلون کو خواب غفلت اور غرور سے جگانیوالا اور خلق کی طرف رسولون کا بھیجنے والا ''تعلق'' یہ ہی بندیکو چاہیے کہ
خواب غفلت سے بیدار ہوا ور رسول کی بیفرمانی سے بیزار ہو اور مرنیکے بعد اُٹھنے کے روز کو یاد کرے اور آخرت
کے کام مین مشغول ہو ''تخلق'' یہ ہی کہ نادان لوگون کا دل جو جہل کے سبب سے مرر ہاہی علم سکھا کے جو
سبب حیات ابدی کا ہی زندہ کرے اور غافلون کو ہوشیار کرے اَلشَّہِیدُ حاضر اور خبردار ظاہر اور باطن چھپے
اور کھلے پر اور گواہی دینے والا خلق کے اعمال اور احوال پر قیامت کے روز ''تعلق'' یہ ہی بندے کو چاہیے
کہ اللہ کے حاضر رہنے اور خبردار ہونے اور اعمال پر گواہی دینے کے مراقبہ سے غافل نرہے اس نام کے
پہلے معنی کا ''تخلق'' وہی ہی جو علیم و خبیر کا تخلق ہی اور دوسرے معنی کا تخلق یہ ہی کہ کوشش کرے کہ عدالت اور
دل کی صفائی حاصل کرکے دنیا مین اور قیامت کے دن کے گواہی دینے والون مین داخل ہو اور حق کی
وحدانیت اور انبیا کے میثاق کا گواہ ہو تا کہ اللہ کے خاص بندون مین داخل ہو اَلحَقُّ ثابت اور ہست مطلق
اور سزاوار اور لائق معبودیت اور خدائی کے ''تعلق'' یہ ہی کہ بندہ اُسکو ہست اور موجود سمجھے اور اُسکی حضوریکا
مراقبہ یعنی غور ہر وقت کرے ''تخلق'' یہ ہی کہ حق یعنی شریعت نبوی کی اتباع کرے تا کہ اُسکے سبب سے ایک نور اور
حضور حاصل ہو اور اُسکے سبب سے حق کے وجود اور ذکر اور حضور مین غرق ہو جاوے یعنی غیر کے وجود کا یہانتک
کہ اپنے وجود کا بھی ہوش نہ باقی رہے اور اللہ کو باقی اپنے تئین فنا سمجھے تا کہ اُسپر صفت حقانیت کی کھل سکین
اَلوَکِیلُ کارساز بندونکا کہ بندون کے سارے کام کو اپنے ذمہ پر لے لیا ہی ''تعلق'' یہ ہی بندے کو
چاہیے کہ اپنے سب کام کو حق سبحانہ کو سونپ دے اور اُنکی تدبیر پر چھوڑ دے اور بالکل اُسی پر توکل کرے
اور اُسی سے مدد مانگے بر کفایت کرے اور ''تخلق'' یہ ہی کہ کمزورون اور عاجزون کے کامون مین اور اُن کی مہم کے
انجام دینے مین کوشش کرے اور اُنکی کاربرآری مین ایسا ہو جاوے کہ گویا اُنکا وکیل ہی اور اپنے نفس پر اللہ تعالےٰ کا

وکیل ہووے اُس سے اللہ تعالی کا حق پورا ادا کروانے اور اُسکے امر و نہی کی اتباع کروانے مین اَلْقَوِیُّ توانا اور قوت والا
کہ پوری قدرت رکھتا ہے اور پیدا کرنیوالا قوت کا اَلْمَتِیْنُ استوار کہ بڑے زور کی قوت رکھتا ہے اور پیدا کرنے والا
اُستواری کا دونون نام سے "تعلق" یہ ہے کہ سب کام مین قوت اور مدد اُس سے چاہے اور اپنے تئین اور سب کے تئین
اور سب چیزون کے تئین اُس کا تابعدار جانے اور بدی کے ارادے اور بے ادبی کیوقت اُسکی قوت اور قدرت سے
ڈرتا رہے "تخلق" یہ ہے کہ نفس کی خواہش پر قوی اور غالب ہو اور دین مین سخت اور مضبوط ہو اور یقین مین قوی
اور مضبوط ہو اور احکام شرع کے اجرا مین سُستی کو اپنے پاس آنے نہ دیوے اَلْوَلِیُّ دوست اور مددگار مومنون اور
متقیون کا اور کام بنانیوالا "تعلق" یہ ہے کہ اپنے ایمان کی شاخون کو کامل کرکے حق سبحانہ کے زیادہ دوست رکھنے
کے لائق ہو جاوے اور سب کام مین اُس سے مدد مانگے اور اُسکی محبت اور کارسازی کا شکر کرے اور اُسکی
نزدیکی سے آگاہ ہو اور اُسکے سوا غیر کیطرف متوجہ نہو "تخلق" یہ ہے کہ حق سبحانہ کو اور اُسکے دوستون کو دوست رکھے
اور اُسکے دین کی اور اُسکے دوستون کی مدد مین کوشش کرے اور خلق کی حاجت برلانے اور اُنکی بھلائی مین کوشش کرے
تاکہ یہ اسم اُسپر بولا جاوے اور ولی اللہ کہلاوے اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنیوالا اپنی ذات و صفات کا اپنے کلام کیساتھ
ازل مین اور نشانیان کھلی کھلی ظاہر کرکے ہمیشہ کو اور تعریف کرنیوالا انبیا اور اولیا اور مقربون کا ایمان اور احسان
اور عرفان کی فضیلت کے سبب اور تعریف کیا گیا ہے اپنی تعریف کرنے سے اور ساری مخلوق کے تعریف کرنے سے
اور ساری تعریف کے لائق وہی ہے اور ساری حمد و ثنا اُسکی طرف رجوع کرتا ہے "تعلق" یہ ہے کہ کوشش کرے کہ
اسکو بخشش کا کمال حاصل ہو تاکہ خدا اور خلق کے نزدیک محمود یعنی تعریف کے لائق ہو اور اس بات کی التجا اُسی سے
کرے اور "تخلق" یہ ہے کہ ہمیشہ ہر وقت و ہر حال مین حق کی تعریف کیا کرے اور کوشش کرے کہ کمال بخشش کی صفت
اسکو حاصل ہو تاکہ خدا اور خلق کے نزدیک محمود ہو اور بندونمین محمود وہی ہے کہ جسکی صفات اور جمال و صورت اور اعمال
اور اقوال و احوال تعریف کے قابل ہون اور اُن مین کچھ نقصان نہو اور یہ بات سید الکل مین بدرجۂ کمال ہے کہ نام پاک اُن کا
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اَلْمُحْصِیْ گھیرنیوالا ہے علم اُسکا ہر چیز کو اور وہ دانا ہے ہر چیز کی باریکیون اور حقیقتون کا اور اُسکے
علم نے کائنات کے ذرہ ذرہ کے عدد کے شمار کو گھیر لیا ہے "تعلق" یہ ہے کہ بندہ اس بات کا مراقبہ کرے کہ اُس کے
اعمال و احوال ذرہ ذرہ اللہ تعالی کو معلوم ہین اور قیامت کے حساب سے غافل نرہے اور دنیا کی زندگی مین

قیامت کا حساب یاد رکھے ''تخلق'' یہ ہی کہ اپنے اعمال کو گنتا رہے گنے جانے کی پہلے اور اپنے نفس سے حساب لیتا رہی
حساب لیے جانے کے پہلے سے اور کوشش کرے تا کہ اپنے ظاہر و باطن کی اعمال و احوال کی باریکیون سے واقف ہو۔
اَلْمُبْدِئُ پہلے پہل پیدا کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا مارنیکے بعد پھر زندہ کرنیوالا اور دونون اسم کے معنی یون
بھی ہین کہ وہ سبحانہ بندیکو نعمت دیتا ہی اور بعضی تقصیرات کی سبب سی اسکو نسیت کر دیتا ہی پھر اپنے عفو اور کرم اور احسان
کے سبب دوبارہ دیتا ہی عادت الٰہی یون ہی جاری ہی کہ دیتا ہی اور لیتا ہی اور پھر دیتا ہی تا کہ نعمت کی قدر پہچانے اور شکر
کرے دونون اسم سے ''تعلق'' یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حق کی نعمت کا شکر کرے اور ہر حال مین اسکی رضامندی ڈھونڈھے
اور اس دنیا کی زندگی کے شکر مین اس جہان کی زندگی کا کام درست کرے اور ''تخلق'' یہ ہی کہ خیرات کے شروع کرنے
اور حسنات کی بنیاد قائم کرنے مین کوشش کرے اور جو نیک عمل کہ بسبب تقصیر کے چھوٹ گیا اسکو دوہراوے یعنی اسکی
قضا ادا کرے اَلْمُحْیِیْ پیدا کرنیوالا حیات کا جسم مین اور زندہ کرنیوالا دلون کا ایمان و معرفت سی اَلْمُمِیْتُ دور
کرنیوالا حیات کا جسم سے اور مارنیوالا دلون کا کفر اور غفلت کیساتھ دونون اسم سے ''تعلق'' یہ ہی کہ بندہ کو چاہیے کہ
حیات کی نعمت کے شکر مین مشغول رہے اور دنیا کی زندگانی فانی کو حیات ابدی کے حاصل کرنے مین صرف کرے حیات
ابدی ایمان اور تقویٰ مین ہی اور کسی سبب کو حیات اور موت مین تاثیر کرنیوالا حقیقی نجانی ''تخلق'' یہ ہی کہ اللہ کی معرفت سے
دل کے زندہ کرنے مین اور قوت غضبیہ اور شہویہ سے نفس کے مارنے مین کوشش کرے اور بھوکون کو غذا دینا جس سی بدن
قایم رہتا ہی اور کافرون سے جہاد کرنا جس سے ناپاک لوگ نیست ہوتے ہین اس دو اسم کے تخلق مین داخل ہی اَلْحَیُّ زندہ ازلی
اور ابدی وہ تعالیٰ شانہ ہی کہ ہرگز نہ مریگا اور اسکو زوال اور ہلاک نہین ''تعلق'' یہ ہی کہ جب پہچانا کہ وہ تعالیٰ زندہ ہی
کہ ہرگز نہ مریگا تب اسپر توکل اور بھروسا کرے اور جو شخص کسی مخلوق پر بھروسا کرے تو احتمال ہی کہ حاجت کیوقت وہ
مخلوق مرجاوے اور اسکی امید ضایع ہو جاوے ''تخلق'' یہ ہی کہ اسکے ساتھ اور اسکی یاد کے ساتھ زندہ رہے تا کہ ہرگز نہ مرے
اَلْقَیُّوْمُ قائم آپ ہی آپ اور قائم رکھنے والا اور زندہ کرنیوالا ساری مخلوقات کا اور سب کا تھامنے والا اور سب کے
کام کا درست کرنیوالا ''تعلق'' یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ سبکا قایم رکھنے والا اور سبکا کام بنانیوالا وہ ہی تب
ساری تدبیر اور کاربار کی تکلیف سے فارغ ہو جاوے اور اسپر توکل کرکے اور سب کام اسکو سونپ کر راحت کیساتھ زندگی
گزارے ''تخلق'' یہ ہی اس صفت سے نصیب بندیکا بقدر اسکی بے پرواہی کے ماسوی اللہ سے ہی اور لوگون

کی مدد کرنے اور اللہ کے بندون کے کام بنانے کی اندازی موافق ہی اور علمانے کہا ہی کہ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اسم اعظم ہی اور
جو شخص کہ سجدے مین کہے یَا حَيُّ یَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ تو اُسکی حاجت برآوی اَلْوَاجِدُ پانیوالا مطلب کا
کہ کوئی کمال اور مراد اور مقصد اُس سے گم نہین ہوتا غنی اور بے پروا مطلق کہ کسی چیز اور کسی کا محتاج نہین ہی
اور جاننے والا سب چیز کا „تعلق“ یہ ہی کہ بندہ اللہ کے ارادے پر اپنے تئین چھوڑ دے اور اُسی سے احتیاج رکھے
اور اُسکے علم سے خبردار رہے اور „تخلق“ یہ ہی کہ جو کمالات ضروری ہی اُسکے حاصل کرنے مین کوشش کرے تاکہ
مراد اور مقصد پاوے اور اللہ کے فضل سے اللہ کے سوا غیر سے بے پروا ہو جاوے اَلْمَاجِدُ بڑا بزرگ اس اسم کا
تعلق اور تخلق وہی ہی جو اسم المجید مین لکھ چکے۔ اَلْوَاحِدُ ایک ہی اپنی ذات مین اور یگانہ ہی اپنی صفات کے
کمال مین ایسا واحد کہ اُسکے جز نہین اور اُسکے مثل اور مانند نہین واحد مطلق وہی ہی ازل سے ابد تک „تعلق“ یہ ہی کہ
جب بندے نے پہچانا کہ اللہ تعالیٰ واحد ہی صفات کمال مین کہ اپنا شریک نہین رکھتا ہی تب چاہیے کہ اُسکی طرف
متوجہ ہو اور اُسکے سوا غیر کو اُسکا شریک نہ کرے „تخلق“ یہ ہی کہ کوشش کرے کہ فضل و کمال مین اپنے برابر کے لوگون سے
اکا اور یکتا ہو جاوے اور بندگی مین یکتا ہو جیسا کہ وہ سبحانہ معبودیت مین یکتا ہی اور اُسکی توحید مین غرق ہو جاوے
ایک کہے ایک کو جانے ایک کو دیکھے ایک کو ڈھونڈھے جو دیکھے سو اُس سے دیکھے اور اُس سے جانے
لا اَحَدُ یکتا اپنی ذات مین کہ مانند نہین رکھتا اس اسم کا تعلق تخلق اور اسم الواحد کا ایک ہی جامع ترمذی اور مشکوۃ
مین فقط الواحد ہی اور حصن حصین مین الواحد الاحد دونون ہی اَلصَّمَدُ ایسا مالک کہ نہایت آرزو کے ساتھ قصد
کیا جاتا ہی اُسکی درگاہ مین سارے مطالب کے لیے اور وہ پاک ہی سارے نقصانون اور آفتون سے اور سارے
کمال اُس مین جمع ہین سب اُس کے محتاج وہ کسی کا محتاج نہین „تعلق“ یہ ہی کہ بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ اُس
تعالیٰ کی درگاہ کے قصد پر دوڑے اور سارا مقصد اُس سے ڈھونڈھے اور اُسکو سب نقصان اور آفتون سے پاک
جانے اور اُس سے کمال اور مدد مانگے اور اُسکی طرف سے دوسری طرف مُنھ نہ پھیرے „تخلق“ یہ ہی کہ آرزومندونکی
کام درست کرنے مین کوشش کرے اور بری خصلتون سے اور لذتون اور شہوتون کی احتیاج سے بھاگتا رہی تاکہ
اللہ کے بندے ساری حاجتون کا اُسکے پاس قصد کرین اور ساری آفتون سے پاک ہو جاوین اور احکام دین
کے نگاہ رکھنے مین خوب مضبوط ہون اور علم اور یقین کی سیدھی راہ پاوین اَلْقَادِرُ قادر مطلق قدرت والا

کہ اگر چاہے کرے اور اگر نہ چاہے نکرے اَلْمُقْتَدِرُ بڑی قدرت والا دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے پہچانا کہ اُسکو کمال قدرت ہی اگر چاہے نیست کو ہست کرے اور اگر چاہے ہست کو نیست کرے تب ہمیشہ اُسکے قہر سے ڈرتا ہے اور اُسکے لطف کا امیدوار رہے اور اُسکے حکم اور ارادے پر گردن جھکائے رہے "تخلق" یہ ہی کہ شیطان کو مخالفت شرع سے باز رکھنے پر اور شیطان کو گمراہ کرنے سے باز رکھنے پر اور طبیعت اور خواہش نفسانی کو شہوتون اور لذتون سے باز رکھنے پر قادر ہو اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنیوالا وہ سبحانہ اپنے دوستون کو اپنی درگاہ عزت سے نزدیک کرنے اور اپنے نزدیکی کی راہ دکھانیکے سبب آگے کرنیوالا ہی اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا وہ سبحانہ اپنے دین کے دشمنون کو اپنی لطف سے دور ڈال کے اور اپنی شناخت اور ان دشمنونکے درمیان مین پردہ ڈال کے پیچھے ڈالنے والا ہی دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی جب بندے نے جانا کہ آگے کرنا اور پیچھے ڈالنا اللہ کا کام ہی تب اپنی قوت سے بیزار ہو اور اپنے عمل کا اعتبار نکرے اور فقط حق کے کرم اور فضل ہی پر نظر رکھے اور "تخلق" یہ ہی کہ اپنے تئین بڑھ بڑھ کے نیکیون اور اللہ کی نزدیکی کے کامون کو کرکے آگے بڑھاوے اور نفس اور شیطان کو اور بعضے آدمیون کو جو نیک کام سے منع کرتے ہین پیچھے ڈالے یعنی اُنکی بات نہ سُنے اور جسکو اللہ تعالیٰ نے قابل تعظیم کیا ہی اور اپنا نزدیک اور مقدم کیا ہی اُسکو مقدم کرے اور جسکو اُسنے پیچھے ڈالا اور دور کیا ہی اُسکو حقیر جانے اور پیچھے ڈالے اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے وہ سبحانہ اول ازلی ہی کہ اُسکے وجود اور ہستی کا شروع نہین ہی اَلْاٰخِرُ وہ سبحانہ آخر ابدی ہی کہ اُسکی بقا کا نہایت نہین بعد فنا ہونے خلق کے اُسکی ذات باقی رہے گی اَلظَّاهِرُ وہ سبحانہ ظاہر ہی کہ وجود اور ہستی اُسکی آسمان و زمین مین کھلی کھلی نشانیون سے ظاہر ہی اَلْبَاطِنُ وہ سبحانہ باطن اور پوشیدہ ہی کہ اُسکی ذات مقدس کا بھید جلال اور کبریا کے حجاب سے پوشیدہ ہی ان چارون اسمون سے "تعلق" یہ ہی کہ اہتمام کرے اپنے حال کا اور اول مین فکر کرے اور اپنے آخر مین غور کرے اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرے اور عالم جو نیست سے ہست ہوا اور پھر فنا ہوگا اسکو جانے اور اس پر دل نہ لگاوے اور ظاہری چیزون کو دیکھ کے اُسکے بنانیوالے کے پہچاننے کا غور کرے "تخلق" یہ ہی کہ دین کے کام مین سابق اور اول ہو اور دنیا کے کام مین پچھلا اور آخر مثلاً جمعہ کی جماعت مین پہلے جاوے اور کھانا پیچھے کھاوے اور شریعت کے احکام بجالانے مین ظاہر ہو اور حقیقت کے بھید مین باطن اور ظاہر خلائق کیساتھ ہو

اور باطن خدا کے ساتھ اَلْوَالِیُ والی اور تصرف کرنیوالا اور سب کا مالک علی الاطلاق کہ سب کام کی تدبیر اور قدرت اور سارے کام اُسکے اختیار مین ہین "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ اُسکے حکم کی اطاعت کو لازم جانے "تخلق" یہ ہی کہ اپنے ملک کی بادشاہت کو حسن تدبیر اور شریعت کے احکام جاری کرنے کے سبب سے مضبوط رکھے اور اُس کی محافظت کرے کہ جن اور آدمی کے شیطان لوٹ نہ سکین اور اللہ تعالیٰ کے حکم جاری کرنے مین اپنے وجود کی بادشاہت کا مالک اور حاکم ہو جاوے اَلْمُتَعَالِیُ بلند قدر سارے بادشاہون پر بالا اور ایسا بلند ہی کہ کوئی نقصان اور آفت وہاں تک نہین پہنچتی جو معنی اسم العلی کے ہین اُس سے زیادہ مبالغہ ہی اور اسم متعالی مین اور اسم متعالی سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم العلی مین گذرا۔ اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا اور احسان کرنیوالا اور اُسکی نیکی اور احسان خلق پر بیشمار ہی اور حد سے زیادہ "تعلق" یہ ہی کہ بندہ اُسکی نیکی اور نعمت کا شکر بجا لاوے "تخلق" یہ ہی کہ اُسکے خلق کیساتھ نیکی اور احسان کرے خصوصاً ماں باپ اور اقربا اور ہمسائے اور ساری حق والون پر اور مستحقون پر بلکہ غیر مستحقون پر بھی۔ اَلتَّوَّابُ رحمت کیساتھ رجوع کرنیوالا توبہ کی توفیق دینے والا توبہ قبول کرنیوالا "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار رہے کبھی نا امید نہو اور حق کی جناب سے توبہ مانگے اور گناہون سے پشیمان ہو اور توبہ مین تاخیر نہ کرے "تخلق" یہ ہی کہ بندون کی بھول چوک اور گناہ سے منھ پھیرے اور اگر عذر اور توبہ کرین تو قبول کرے اور پھر اُنپر کرم کرے اور اُن کو انعام دے اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا عذاب کیساتھ کافرون اور گردن کشون سے اُن کی گردن کشی اور کفر کے سبب "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حق کے انتقام لینے یعنی عذاب کیساتھ بدلا لینے سے بہت ڈرتا رہے اور گناہون سے پرہیز کرتا رہے "تخلق" یہ ہی کہ حدود شرع اور اُسکے احکام کی نگاہ رکھنے مین سستی اور ڈھیل نکرے اور دین کے دشمنون کو سزا دے اور سب سے بڑا دشمن نفس امارہ ہی سو اُسکی سزا یہ ہی کہ جب کوئی گناہ کرے یا عبادت مین کوتاہی کرے تو اُسکے مناسب انتقام کرے اور سزا دے اَلْعَفُوُّ مٹانیوالا محو کرنیوالا گناہونکا درگذر کرنیوالا گناہون سے "تعلق" یہ ہی کہ بندہ کتنا ہی گنہگار ہو اپنے رب کے عفو کا امیدوار رہے "تخلق" یہ ہی کہ لوگون کی تقصیرون اور گناہون کو جو اُسکے حق مین کیے ہون معاف کرے اَلرَّؤُفُ بڑا مہربان بندونپر کہ اُسکی رحمت غالب ہی اس اسم سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم الرحمن الرحیم مین گذرا مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ملک کا کہ اُسکا حکم اور اُسکی خواہش اُسکی بادشاہت مین جاری ہی پیدا کرنے اور نیست کرنے باقی رکھنے

اور فنا کرنے مین اس اسم سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم الملک مین گذرا ، ذُوالجلالِ وَالاکرام صاحب بزرگی اور بخشش کا کہ ساری بزرگی اور سارے کمال اُسی کے واسطے ثابت ہین اور ساری بخشش اور بزرگی بخشنا اُسی سے ظاہر ہوتا ہی تو بس جلال اُسکی ذات کی صفات ہی اور بخشش اُسکا فعل ہی کہ اُسکے بندون پر پہونچتا ہی اور اُسکی بخشش کا حد و پایان نہین "تعلق" یہ ہی جس نے اللہ تعالیٰ کے جلال کو پہچانا وہ اُسکی درگاہ مین اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتا ہی اور جس نے اُسکی بخشش کو دیکھا وہ اُس کا شکر کرتا رہے اور اُسکے سوا غیر کی خدمت نکرے اور غیر سے سوال نکرے "تخلق" یہ ہی کہ اپنے نفس کیواسطے ایک جلال اور شرف اور کمال اور انعام حاصل کرے اور حق کے بندون کی تعظیم اور اکرام کرے جیسا کہ لائق ہو اَلمُقْسِطُ عدل کرنیوالا کہ مظلوم کی داد ظالم سے لیتا ہی اور قیامت کے روز ظالم اور مظلوم کو آپس مین راضی اور خوشنود کریگا اسم اس سے (تعلق اور تخلق) وہی ہی جو اسم العدل مین گذرا اَلجامِعُ جمع کرنیوالا مخلوقات کا عالم مین "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ غور و فکر کرے اللہ تعالیٰ کے عجائبات اور کاریگریون اور اُسکے بیشمار فعلون کے جمع کرنے مین "تخلق" یہ ہی کہ اپنے اندر جمع کرے علم اور عمل اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ اور معرفت حق کی ذات اور صفات کی اور اچھی خصلتین اور عبادات اور وظیفے اور نیکیان اور ساری فضیلتین او کمالین اور کوشش کرے کہ اُسکا دل اور دل کے قصد اللہ کے ساتھ جمع ہون اَلغَنِیُّ بے پروا کہ ذات اور صفات اور افعال مین سب چیز سے بے نیاز اور بے پرواہ ہی اَلمُغْنِیْ بے پروا کرنیوالا دوسرون کو اپنے بندون مین سے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ حق سبحانہ بے پرواہ ہی تب کسی کی پروا رکھے اور جب جانا کہ سبکے پروا کرنیوالا ہی تب سب سے طمع چھوڑ دے اور اُسی سے سوال کرے اور اُسکی پروا رکھے "تخلق" یہ ہی کہ جب بندہ خلق سے بے پروا ہو جاوے تب اُس نے اسم غنی سے تخلق حاصل کیا اور پھر جب نیاز مندون اور محتاجون کی دستگیری کرے اور جہان تک ہو سکے اُن کی حاجت رفع کرے اور اُسکے پاس جو اللہ تعالیٰ کا فضل اور نعمت ہی اُسکو فقیرون اور مسکینون کو دے اور اُنکو سوال سے بے پروا کر دے تب اُس بندے نے اسم مغنی سے تخلق حاصل کیا اَلمُعْطِیْ دینے والا کہ جس کو چاہے دے اَلمَانِعُ باز رکھنے والا کہ جسکو چاہے نہ دیوے اور دین اور بدن کے نقصان اور ہلاک کے اسباب کا رد کرنیوالا اور حفاظت کرنیوالا نقصان و ہلاک سے عقل پیدا کرکے اور شرع مقرر کرکے "تعلق" یہ ہی کہ جب بندے نے جانا کہ وہ سبحانہ معطی اور مانع ہی تب اُسکی

عطا کا امیدوار ہو اور اُسکے منع اور نہ دینے سے ڈرتا رہے "تخلق" یہ ہی کہ الحرث اور مستحقون کو دیوے اور فاسقون کو اور ظالمون کو نہ دیوے اور دل اور روح کو اللہ تعالیٰ کی حضوری اور طاعت کا نور دے اور نفس اور طبیعت کو ہوا اور شہوتون سے باز رکھے حصن حصین مین اسم معطی روایت نہین ہی مشکوۃ مین ہی اور اوپر مذکور ہوا کہ مشکوۃ مین اسم احد نہین ہی حصن حصین مین ہی اور ہمنے سب اسمون کو مع شرح لکھا اگر ایک نام زیادہ ہو رہے گا تو مضائقہ نہین بلکہ فائدہ ہی اَلضَّآرُّ پیدا کرنیوالا ضرر اور شر کا اور ضرر پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ نافع پہونچانیوالا اور پیدا کرنیوالا خیر اور نفع کا یعنی وہ سبحانہ خیر اور شر اور نفع اور ضرر کا خالق ہی اور درد اور دوا اور بیماری اور شفا اور گرمی اور سردی اور خشکی اور تری پیدا کرنیوالا وہی ہی یہ گمان نہ کرو کہ دوا اپنی ذات سے فائدہ دیتی ہی اور زہر اپنی ذات سے ہلاک کرنیوالا ہی اور کھانا اپنی ذات سے آسودہ کرتا ہی اور پانی اپنی ذات سے پیاس بجھاتا ہی بلکہ اُس سبحانہ کی عادت اسی طرح جاری ہوئی کہ ان سب کو اسباب مقرر کیا ہی اور اُن کے وسیلے سے کام کرتا ہی سب کچھ آپ ہی کرتا ہی لیکن اسباب کے پردیکی آڑ سے اگر چاہے تو بے اِن کے بھی کام کرے اور اگر نہ چاہے تو اِن کے ہوتے بھی کچھ نکرے دونون اسم سے "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ ضرر اور نفع سب حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو اُسکی قدرت کے تابع سمجھے اور اُسکی تقدیر پر راضی رہے اور سب کام اُسکو سونپ دے "تخلق" یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے امر اور شریعت کے حکم سے ضرر پہونچاوے اور دین کے دشمنون کو ڈانٹے اور جھڑکے اور دین کے دوستون کو فائدہ پہونچاوے اور اُن کی مدد کرے اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا آسمانون کا جمے ہوئے تارون اور چلنے والے تارون سے اور روشن کرنے والا زمین کا انبیا اور اولیا اور علما اور مومنین اور مومنات اور باغون اور پھولون سے اور روشن کرنے والا مومنون اور عارفون کے دلون کا ایمان اور طاعت اور نیک چال اور معرفتون اور حقیقتون کے نور سے "تعلق" یہ ہی بندے کو چاہیے کہ طبیعت کی تاریکیون اور نفس کی کدورتون سے نکل کے ہدایت اور شریعت کی چراغ سے نور لیکے اپنے علم اور عمل کے نور سے نیک و بد کا فرق سمجھے اور شیطانی اور نفسانی خیالات اور وسواس کو اور ملکانی اور رحمانی الہام کو جدا کرے "تخلق" یہ ہی کہ ایمان اور عرفان کے نور سے روشنی کرے اور اللہ کی راہ مین محنت کرے اور اپنے نفس و دل کو پاک و صاف کرکے اور روح کو جلا دیکے احکام دین کو ظاہر کرے اور سب نور دین کے

نور مین فنا ہوکے بشریت کی تاریکیون کو فنا کرکے اور سب نوردن کے نور سے بقا حاصل کرکے عین نور ہوجاوے
اَلْھَادِیُ راہ دکھانیوالا اور منزل مقصود پر پہونچانے والا سب راہ کا ہادی وہ ہی دنیا کی راہ ہو خواہ عقبے کی خواہ اُسکے قرب کی جناب سے ملنے کی راہ سب راہ وہی دکھاتا ہی اور سب راہ پر وہی پہونچاتا ہی" تعلق اور تخلق" ظاہر ہی کہ اُسی سے ہدایت مانگنا اور آپ ہادی بن جانا اور اس اسم سے تعلق اور تخلق کا نصیب ورحصہ انبیا اور اولیا اور علما کو خوب ملا ہی" اَلْبَدِیْعُ بے مثل و بے مانند جو شخص کہ ذات اور صفات اور افعال مین بے مثل و مانند ہی وہ بدیع مطلق ہی اور ایسا بدیع سوای اُس سبحانہ کے کوئی نہین اور نئی چیزونکا نکالنے والا" تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حسن صنایع اور بدایع مین نظر کرے یعنی جس عمدہ اور نادر اور عجوبہ چیز کو دیکھے اُسکو دیکھ کے اللہ بیمثل و مانند مین دل لگاوے کہ اُنکا پیدا کرنیوالا وہی ہی اور جو چیز نہ تھی اور اب ہوئی اُسکو اللہ کی ہستی قدیم کی دلیل جانے یعنی سمجھے کہ وہ سبحانہ قدیم ہی اور تمام عالم حادث ہین کہ اُس قدیم کے پاس سے چلے آتے ہین اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا پھل دیکھ کے فرماتے تھے کہ یہ میرے رب کے پاس سے تازہ تازہ آیا ہی اس اسم کا تعلق بیان بھی بیان کیا اور جو تعلق اور تخلق اسم الخالق الباری المصور کا ہی وہی اس اسم کا ہی اور یون بھی تخلق" سمجھنا چاہیے کہ جو بندہ کہ ایک خاصیت خاص کیساتھ مخصوص ہی مثل نبوت اور ولایت اور علم کے بیمثلی اور بے نظیری کے طور پر یعنی اُس بندے مین ایسی ایک بات ہی کہ وہ بات ویسی دوسرے مین نہین ہی یا ایسی چیز کا ایجاد کرنے والا ہی کہ جس سے اُسکی صفت کمال کی ظاہر ہی اور ویسا کمال ہر زمانے مین یا اُسکے زمانے مین اور کسی مین نہین ہی تو اُس بندیکو بدیع کہتے ہین اور تمام مخلوقات مین ایسے بدیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اللہ تعالی کی ساری صفات اور سارے اسما کے تخلق مین فرد کامل اور یکتا مطلق ہین کہ کوئی اُنکا مثل و نظیر نہین ہی اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا کہ اُسکو ہرگز ہرگز فنا نہین" تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ حق کے بقا کے سایہ مین اپنے تئین فانی سمجھے یعنی حق کو باقی اور اپنے تئین فنا سمجھے اور حق کے سوا کسی مین دل نہ لگاوے" تخلق" یہ ہی کہ اُس کمال کے حاصل کرنے مین کوشش کرے کہ جسکا آثار اس جہان اور اُس عالم مین باقی رہے اور حق کی جلال مین فنا ہوجاوے تاکہ حیات ابدی سے باقی رہے اَلْوَارِثُ باقی تمام موجودات کے فنا کے بعد کہ سب مرجاوین وہی سبکے ملک کا وارث ہو یہ مثال ظاہری ہی اور حقیقت مین وہ مالک علی الاطلاق ہی ازل سے ابد تک" تعلق" یہ ہی

بندے کو چاہیے کہ مال و میراث کی فکر مین نرہے اور جانے کہ یہ سب چھوڑ نیکے قابل ہی اور یہ سب مس سی چھڑایا جاویگا
"تخلق" یہ ہی علوم دینی اور معرفت حاصل کرے تاکہ انبیا کا وارث ہوی اَلرَّشِیْدُ سیدھی راہ دکھانیوالا رشید وہ شخص کہ
جسکے سارے قول ہدایت کی اور ساری افعال نیک اور ساری احکام مضبوط ہون اُسکے کسی کام مین خلل زلل نہو اُسکی ساری تدبیر
درستی کیساتھ اپنے انجام کو پہونچے اور اُسمین کسی کے مشورہ اور حکم کی حاجت نہو اور رشید معنی مرشد کے ہین یعنی راہ دکھانیوالا
کہ اپنے بندونکو دین ور دنیا اور اس جہان کی زندگی کے مقصد حاصل ہونیکے واسطے بطریق ہدایت کی کتاب ور شریعت کی
طرف ملایا ہی اس اسم کا "تعلق اور تخلق" ظاہر ہی یعنی حق سے سیدھی راہ دکھانیکی التجا کرے اور سبکو سیدھی راہ دکھاوے
اَلصَّبُوْرُ صبر کرنیوالا کہ گنہگارون کے پکڑنے مین اور اُنکے گناہ کے بدلے سزا اور عذاب مین جلدی نہین کرتا
اور صبر دینے والا بندون کو بلا اور مصیبت مین اور صبر دینے والا امانت کے بوجھ اُٹھانے مین اور صبر دینے والا نفس کی
خواہش اور شہوت کی مخالفت پر اور صبر دینے والا عبادت ادا کرنیکی مشقت پر "تعلق" یہ ہی بندیکو چاہیے کہ ساری بلا اور
بیماری اور جدائی مین صبر اُس ہی مانگے اور اُسکی بیفرمانی سے دور رہی "تخلق" یہ ہی کہ کسی کام مین ہلکاپن اور جلدی نکری اور
چین و آرام سے رہے تمام ہوا ترجمہ اسماء حسنی کا اب اس کتاب کو برکت کے واسطے اذان کے بعد کی دعا پر ختم کرتے ہین
اذان سُنکے جو دعا پڑھے اُسکا بیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سُنکے یہ دعا پڑھے اُس کو
میری شفاعت حلال ہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ترجمہ یا اللہ پروردگار اس پکار پوری یعنی توحید کی پکار
کہ شرک کی نقصان سی پاک ہی اور نماز حاضر کے دی محمد کو وسیلہ اور فضیلت یعنی اُنکا رتبہ اور درجہ ساری خلائق پر زیادہ ہوا اور اُٹھا
اور کھڑا کر اُنکو مقام محمود مین وہ مقام کہ وعدہ کیا ہی تو نے قرآن مین بیشک تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی مین **فائدہ**
مقام محمود وہ مقام کہ اُس مقام والے کی سب تعریف کرین اور ساری خلائق اُس پر رشک کری اور وہ مقام اللہ کی نزدیکی
اور شفاعت کا ہی کہ ساری عالم اُسوقت حیران و پریشان ہوین اور کوئی نبی ور رسول اُسوقت ہیبت ور دہشت سی بول نسکی اور سر اُٹھا سکی
پھر آنحضرت اللہ تعالی سے قریب ہوین اور شفاعت کا دروازہ کھولین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ دعوات مسنونہ مصنفۂ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور ماہ شعبان ۱۳۱۸ھ مین چھپکر شایع ہوا

مقامع المبتدعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ جل جلالہ کو جس نے حق کو ظاہر کر کے باطل کو مٹا دیا۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُسکے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جنکی تعلیم سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا۔ اور اُن کی آل اور اصحاب پر جنکے وسیلے سے ہم نے قرآن اور حدیث پایا۔ اب جاننا چاہیے کہ مولوی مخلص الرحمٰن نے جو سات سوال بزبان فارسی اس خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی کے پاس بھیجے ہین اُس کا جواب اِس خاکسار نے ہندی زبان مین لکھا تاکہ ہر خاص وعام پر سائل کی دغابازی اور اُس کے عقیدے کا فساد کھل جاوے اور ہم نے جو دین کی تیج کر کے اُسکی برائی اُسکے مُنھ پر ماری ہی سو اُس سے کوئی مسلمان بھائی ہم سے ناراض ہون۔ اُسکے سوالون کے مضمونکو اور اُس کے اشتہارون کو بغور دیکھین اور ہم کو معذور رکھین۔ اور اس بات مین ہمنے حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی اقتدا کیا ہی فقہا کی فہم کے موافق اور اس رسالہ کا نام مقامع المبتدعین رکھا

اب شروع ہوئی مخلص الرحمن کے سوال کی عبارت "استفسار از صحت وفساد حال فرقۂ اسمعیلیہ حادثہ"

ترجمہ فرقۂ اسمعیلیہ جو نو ایجاد ہی اُس کی درستگی و نادرستگی کے حال سے استفسار کیا جاتا ہے

سوال اوّل

با وجود آنکہ نزول قرآن وورود حدیث وظہور اسلام از ہزار ودو صد سال زیادت است وجہ وجود واختلاف در عقائد از توحید و شرک و تقلید و اعمال از حلت وحرمت در صد اخیر باوصف انقراض دور امامت واجتہاد وانعقاد اجماع بر حقیقت اہل سنت وجماعت وجوب تقلید یکی از ائمہ اربعہ چہ باشد مگر پارۂ قرآن در افلاک باقی ماندہ بود کہ درین صد نزول کردہ ومعلوم نیست کہ مورد آن وحی کدام کس بودہ

ترجمہ پہلے سوال کا۔ بارہ سو برس سے زیادہ گذرا ہی کہ قرآن نازل ہوا اور حدیث وارد ہوئی اور مسلمانی ظہور مین آئی پس اس اخیر صدی مین باوجود دیکہ امامت واجتہاد کا زمانہ موقوف ہوگیا اور مذہب سنت وجماعت کے حق ہونے پر اجماع منعقد ہوا اور چار اماموں سے ایک امام کی تقلید واجب ہوئی پھر شرک وتوحید کے عقیدونمین اختلاف ہونیکی اور عملونکے حلال وحرام ہونیکی وجہ کیا ہی مگر کوئی ٹکڑا قرآن کا آسمان پر باقی رہگیا تھا جو اس اخیر صدی مین نازل ہوا مگر معلوم نہین کہ وہ پارہ قرآن کس شخص پر اترا

جواب

پہلے سوال کا جواب یہ ہی کہ انقراض یعنے موقوف ہوجانا دور امامت مجتہدین اربعہ کا البتہ کہہ سکتے اور جس امام کا نصب کرنا امت پر واجب ہی اُس امامت کا دور قیامت تک باقی اور جہاد جاری رہیگا یہان تک کہ آخر اس امت کی دجال سے لڑیگی اور امام مہدی سے قبل امام کا موقوف رہنا رافضیون کا عقیدہ ہی اور دور اجتہاد کے ختم ہونیکا جمہور اہل سنت وجماعت کا اعتقاد نہین بلکہ چارون مجتہدون کے سوا ایک سو سے زیادہ مجتہد ہوئے ہان چارون مجتہدون کے سوا اب پانچوین کی تقلید ممنوع ہی جو چاہے سو تفسیر احمدی مین دیکھے۔ اور اہل سنت وجماعت کی حقیقت پر بلاشبہ اجماع ہوا ہی اور یہ بشارت ہمارے واسطے ہی نہ سائل کیواسطے کیونکہ وہ اہل سنت وجماعت کا مخالف ہی اور رافضیون کے موافق ہی امامت کے دور منقرض ہونے کے مسئلے مین اور ائمہ اربعہ مین سے ایک کی تقلید بلاشبہ واجب ہی اور یہی ہمارا اعتقاد ہی اور ارباب ہوا جو مثل سائل کے ہین اُنکا عقیدہ اسکے خلاف ہی کہ رسمی فاتحہ کے مقدمہ مین اور اجنبی عورت سے آنکھ ملانے اور اُسکے مس کرنے اور باجے کے ساتھ راگ سننے اور محرم مین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور نوحہ وزاری کرنے کے مقدمہ مین اُن کا حکم نہین مانتا۔ باقی جو اختلاف عقائد اور اعمال مین پایا جاتا ہی اُس کا سبب جو سائل نے ایک ٹکڑے قرآن کا آسمان پر باقی رہنا اور اس صدی مین نزول کرنا لکھا ہی تو اگر سائل کا یہی عقیدہ ہی تو سائل کے کافر ہونیکا خوف ہی کیونکہ اُس نے قرآن منزل کو ناتمام سمجھا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبی نہ اعتقاد کیا اور اسی سبب سے دوسرے

رسول کی تلاش کرتا ہی کہ وہ باقی قرآن کس کے پاس اُترا اور اگر ازراہ ٹھٹے کے یہ بات کہی تو اس سے بھی کافر ہوا کیونکہ شریعت کے احکام میں استہزا ہی قال فی العالمگیریۃ والاستہزاء باحکام الشرع کفر کذا فی المحیط انتہی ترجمہ کہا عالمگیری میں اور ٹھٹھا کرنا احکام شرع کو کفر ہی اب اللہ تعالیٰ اسکو توبہ کرنے اور تجدید نکاح کی توفیق دے۔ باقی امت میں جو اختلاف ظاہر ہوا یا ہوگا سو وہ معاذاللہ قرآن کے ناتمام رہنے کے سبب سے نہیں ہو بلکہ علمای دین کا اختلاف جو موجب رحمت کا ہی سو خطا اور صواب فی الاجتہاد کے سبب سے ہوا اور وے لوگ ماجور ہیں۔ اور معاندین دین کا خلاف جو مثل سائل کے ہیں لسبب عناد کے ہوا اور وے مقہور ہیں اور سوال کے عنوان میں جو صحت اور فساد حال فرقۂ اسمعیلیہ حادثہ سے سوال کیا سو اس فرقے سے ہم واقف نہیں کہ وہ کون ہیں اور کب سے ہیں اور کیسے ہیں۔ اور سائل نے اس سوال میں اس فرقہ کا کچھ حال نہ لکھا تاکہ اُسکے حال کی صحت اور فساد کی دریافت کرنیکے واسطے دینی علوم کی کتابوں میں ہم تفحص اور تلاش کرتے مگر سائل نے اپنے عقیدہ کا حال جسقدر لکھا اُسمیں جو فساد تھا گذر چکا

سوال دوم

آنچہ این فرقہ می گویند کہ فاتحہ مرسومۂ مسلمانان کہ عبارت از داشتن اشیا کہ از جنس حلال پیش روی قاری و تلاوت کردن آیۂ قرآنی و دست برداشتہ مناجات کردن باین طور کہ ثواب این آیہ و این اشیا بروح فلان برسد حرام است آیا آن اشیا حرام است یا فعل آن شخص و در ہر دو تقدیر علت حرمت چیست حالانکہ آن اشیا حسب مفروض مسئلہ و آن قراءۃ حلال و جائز بودہ است و مدعی حلت و جواز متمسک بالاصل است حاجت احتیاج ندارد و مدعی حرمت قائل خلاف اصل است استدلال بروی لازم و ما اعتقاد حقیقت مذہب امام اعظم داریم دلیل آن از فقہ حنفی باید۔

ترجمہ دوسرے سوال کا۔ یہ گروہ جو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی فاتحہ رسمی حرام ہی اور وہ فاتحہ اس طور پر کرتے ہیں کہ حلال چیزیں قاری کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور قاری اُن چیزوں پر آیۂ قرآنی پڑھتا ہی اور ہاتھ اُٹھا کر اس طرح پر مناجات کرتا ہی کہ ثواب اس آیت کا اور ان چیزوں کا فلانے کی ارواح کو پہونچے پس وہ چیزیں حرام ہیں یا فعل اُس شخص کا حرام ہی اور ان دونوں تقدیر میں سبب حرام ہونے کا کیا ہی حالانکہ وہ چیزیں اور وہ قراءۃ حلال و جائز ہی اور اس اشیا کی حلت کا اور اُس قراءۃ کے جواز کا ادعا کرنے والا اصل کے ساتھ متمسک ہی یعنی اصل میں ہر ایک چیز مباح ہی پھر اُسے دلیل لانیکی کچھ حاجت نہیں اور جو اسکے

حرام ہونیکا دعوی کرتا ہو وہ اصل کا مخالف بنا پس اسی کے اوپر حرمت کی دلیل پہونچانا واجب ہوا اور چونکہ ہم مذہب امام اعظم کے حق ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اس لیے جواب اس کا فقہ حنفی سے دینا چاہیے۔

جواب

دوسرے سوال کا جواب یہ ہی کہ جو شخص فرقہ اسمٰعیلیہ مین ہو یا محرم اُس اشیا کا ہو وہ اس سوال کا مجیب ہو باقی رہا اُس فعل کا حرام ہونا نہونا سو اُسکی فہمائش کیواسطے اپنی تحقیق اور عقیدہ جو کہ میت کی ثواب رسانی مین منقول و رثابت ہی اُسکو ہم ذکر کرتے ہین سو فقہا کے قاعدے بموجب جو رسم اور چال اور اعمال کہ امور دین مین دیکھا جاوی اُس مین سے جسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول و ثابت ہو اُسکو قبول کرین اور جو غیر منقول ہو اور حضرت کی تعلیم سے زیادہ ہو اُسکو بدعت جانین اور یہ مضمون دریافت ہوگا اس طرح سے کہ وہ امر فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتاب مین منقول ہو اور اُس امر کو فقہا کے ساتون طبقہ مین سے چھٹے یا پانچوین یا چوتھے یا تیسرے یا دوسرے یا پہلے طبقے والے نے تصحیح کیا ہو یا ترجیح دی ہو اور بغیر اُسکے کسیکی تصحیح اور ترجیح کا اعتبار نہین کوئی کتنا ہی بڑا ہو ایسا ہی ہی در مختار اور رد المحتار مین۔ اور قرآن مجید اور حدیث شریف تو عین دین ہی سو اُس پر عمل کرنا فقہا کی سمجھ کے موافق واجب ہی جب یہ بات ذہن نشین ہوئی تو اب وہ تحقیق اور عقیدہ میت کی ثواب رسانی کے مقدمہ مین یہ ہی کہ جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین لکھا ہی کہ مُردون کیواسطے زندون کے دعا کرنے مین اور اُنکے صدقہ کرنے مین مُردون کو فائدہ ہی اور جیسا کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ آدمی کو اختیار ہی کہ نفل عبادت کرکے کوئی عبادت ہو جسکو چاہے اُس کا ثواب بخشے زندہ کو خواہ مُردے کو سو اسی پر ہمارا عمل ہی اور یہی ہمارا عقیدہ ہی اور اسی صورت سے کے ہم مدعی ہین اور انھین کتاب کا مضمون ہماری دلیل ہی اور اس مطلق حکم مین جن لوگون نے اپنی طرف سے قیدین زیادہ کین اور اُسکی صورتین اختراع کی ہین سو اُسکے ہم منکر ہین کیونکہ ان قیدون اور اختراعی صورتون کا کسی کتاب مین ذکر نہین باوجودیکہ امور دین کے کسی امر کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نرکھی یہان تک کہ بول و غائط حیض و نفاس کا ذکر کیا مگر رسمی فاتحہ کی ان رسمون اور قیدون کا کچھ ذکر نکیا۔ کاش اگر میت کی جانکندنی کے وقت سے لیکے اُسکے ثواب پہونچانے تک ہر امور کی تعلیم منقول نہوتی تو اس رسمی فاتحہ مین زیادہ کم کرنے کا اختیار ہوتا اب چونکہ اُسکی تعلیم منقول ہی تو اب رسمی فاتحہ کے زائدہ رسمون کی سند جبتک

کہ عقائد و تصوف و فقہ کی کتابون سے ثابت ہوگی اور چھوٹے طبقے مین سے کسی طبقہ والے کا تصحیح کرنا اور ترجیح دینا ثابت ہوگا تب تک اُس رسمی فاتحہ کو ہم بدعت سیئہ اور شیطان کا وسواس جانین گے اب اِس رسمی فاتحہ کو اگر اُس کے کرنیوالے دنیا کے امور مین کہتے ہین تو چونکہ اُس مین کچھ فائدہ دنیاوی نہین اُسکو لغو جانین گے۔ اور اگر اُسکو دین کے امور مین کہین گے تو اُسکی سند مذکور علم کی کتابون سے اور مذکور طبقہ کے فقہا کی ترجیح اور تصحیح سے ثابت کرنا ہوگا۔ تو بس جس طرح سے سارے دینی مسئلون کی صورت کو لکھ کے نیچے معتبر کتاب کا نام لکھ دیتے ہین اُسی طرح سے ان رسمی فاتحہ کی ساری صورتین تفصیل کے ساتھ لکھ کے نیچے اُسکے معتبر کتاب کا نام لکھنا ہوگا اور نہ لکھنے کی صورت مین اگر کسی کو اُسکے بدعت اور شیطان کے وسواس ہونے مین شبہہ رہا ہوگا تو اُس کا شبہہ دفع ہو جاویگا۔ باقی رہا وہ کھانا یا کوئی چیز جس پر رسمی فاتحہ کرتے ہین سو مجرد فاتحہ کرنے کے سبب بغیر وجود دوسری کسی وجہ حرمت کے حرام نہین اگرچہ وہ فعل بدعت سیئہ ہی۔ جیسا کہ کھانیکی مجلس مین ناچ باجا حاضر ہونے سے وہ کھانا حرام نہین ہوتا باوجودیکہ فعل مذکور حرام ہی اور ذبح مین نخاع تک چھُری پہونچانے سے یا اُس جانور کا سر جدا ہو جانے سے گوشت حرام نہین ہوتا باوجودیکہ وہ فعل مکروہ ہی۔ باقی اس قسم کے کھانیکو متقی لوگ جو نہین کھاتے تو اس سبب سے ہی کہ فاتحہ رسمی کرنے والا مثل ناچ باجا کرنے والون کے فاسق معلن ہی اور فاسق معلن کی ضیافت قبول کرنے سے فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہیت کے گیارھوین باب مین منع کیا ہی۔ بلکہ فاتحہ رسمی کرنے والے کا حال فاسق کے حال سے بھی بُرا ہی جیسا کہ عقائد تمہید مین لکھا ہی کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات روایت ہی کہ اُنھون نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے لشکرون سے کہا کہ تم لوگ آدم کے فرزندون کے پاس کیونکر آتے ہو تب سبھون نے کہا کہ ہم لوگ اُن کے پاس ہر وجہ سے آتے ہین مگر وے لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہین پھر اللہ تعالیٰ اُنکا گناہ بخش دیتا ہی توحید کی حرمت کے سبب سی۔ تب ابلیس نے کہا کہ مین اُن کو ایسے گناہ مین ڈالون گا کہ اُس سے توبہ کرنا وہ لوگ واجب نجانین گے اور اُن کے درمیان مین خواہش نفسانی یعنے بدعت پھیل جاویگی۔ اور ہمنے بدعت کو فسق سے بُرا اسی واسطے کہا کہ فاسق اپنے فسق پر اصرار اور ہٹ نہین کرتا اور اپنے اوپر توبہ کرنے کو واجب جانتا ہی اور بدعتی جو ہی سو وہ بدعت پر اصرار اور ہٹ کرتا ہی اور بدعت کا معتقد ہوتا ہی اور توبہ کرنا اپنے اوپر واجب نہین جانتا اسواسطے کہ وہ گمان کرتا ہی

کہ وہ حق پر ہی۔ اور کہا ابن حصین نے اپنے ایک بھتیجے کو کہ اُسنے توبہ کی فسق سے اور داخل ہوا بدعت مین تب کہا اوزاعیؒ نے کہ پہلا حال اچھا تھا اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جس شخص نے توقیر کیا بدعت والے کا تو گویا کہ اُسنے مدد کی اسلام کے ڈھانے پر اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہہ دی تو اُس پر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور آدمیونکی سبکی اور قبول نہین کرتا ہی اللہ تعالی بدعت والے سے نفل اور نہ فرض اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اُن کی غیبت کرنا غیبت نہین ہی ایک فاسق معلن جو کھلا کھلی فسق کرتا ہی اور دوسرا بدعتی اور تیسرا بادشاہ ظالم۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم لوگ باز رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنی ایسا کرو بیان کرو فاجر کا اُسکے عیب کیساتھ جو اُسمین ہی تاکہ پرہیز کرین اُس سے لوگ تو درست ہوا جو ہمنے بدعتی کی برائی کو بیان کیا۔ تمام ہوا مضمون عقائد تمہید کا۔ اب اس مضمون کو سنکے ادنی مومن کو بھی فاتحہ کرنیکی ہرگز جرات نہ پڑے گی خصوصًا جب بڑی معتبر کتاب طریقۃ المحمدیہ اور اُسکی شرح جو مصر مین چھپی ہے اور مکہ معظمہ مین ہدیہ ہوتی ہی اُسکا مضمون سُنے گا اور وہ مضمون یہ ہی اُس کتاب مین لکھتا ہی کہ بدعت کا کرنا سنت کے ترک کرنیسے زیادہ ضرر کرتا ہی اسواسطے کہ بدعت کرنا ایسا گناہ ہی کہ اُس کا ضرر دوسرون مین بھی جا پڑتا ہی اور سنت کا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ اُسی ترک کرنیوالے کا اُسمین ضرر ہوتا ہی انتہی اور اُس کتاب مین لکھتا ہی کہ وہی بدعت سارے کبیرہ گناہ سے بہت بڑا گناہ ہی عمل مین اسواسطے کہ وہ بدعت نفس پر غالب ہوجاتی ہی اور اُس مین جم جاتی ہی اسطور پر کہ اُسکو ہدایت اور حق گمان کرتا ہی اور ایسا نہین لگتا کہ اُسکو چھوڑے گا اور صحیح یہ ہی کہ گناہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکے واسطے وعید شدید قرآن اور حدیث مین وارد ہوئی ہی اور بدعت سارے کبیرہ سے بہت بڑا گناہ ہی یہان تک کہ قتل و زنا سے بھی بہت بڑا گناہ ہی اور گناہ کبیرہ سے بڑھکے کوئی گناہ نہین ہی سوائے کفر کے اسواسطے کہ وہ بدعت دین مین فتنہ ہی اور اُسمین مسلمانون کے اعتقاد کا خراب کرنا ہی اور یقین کی راہ سے پانون پھسلاتا اور گمراہ کرتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ترجمہ (اور دین مین فتنہ کرنا سخت زیادہ ہی قتل کرنے سے، اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ترجمہ (اور دین مین فتنہ کرنا بہت بڑا گناہ ہی قتل سے انتہی) اور اس ملک مین اس اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ صاحبہا وسلم مین اس رسمی فاتحہ کے سوائے اور کوئی دوسری

ایسی بدعت نظر نہین پڑتی کہ جس کا کرنے والا اُسکو حق اور ثواب کا کام سمجھتا ہو اور اُس سے توبہ کا ارادہ نہ رکھے اور عرس وغیرہ ایسکے شامل ہی اور عورتون کی بے پردگی بھی ایسی ہی۔ اور اُسی کتاب مین کہتا ہی کہ دین کے پیشواؤن نے کہا کہ جب کسی چیز کے سنت ہونے اور بدعت ہونے مین تردد ہو تب اُس چیز کا ترک کرنا واجب ہی انتہی) اور اِس بدعت کو تو کوئی مستحب بھی نہین کہتا ہی اسکو کسواسطے نچھوڑین۔ اور بعضے جاہل لوگ جو کہتے ہین کہ اگرچہ کسی معتبر کتاب سے فاتحہ رسمی کا درست ہونا ثابت نہین ہوتا مگر ہندوستان اور بنگالے کے ہزارون مسلمانون نے اسکو پسند کیا اور حدیث مین وارد ہی مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِیْحٌ سو اُسکے معنی وسیلۃ الاحمدیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ مین لکھا ہی کہ جسکو صحابہ اور مجتہد لوگ نیک گمان کرین وہ اللہ کے نزدیک نیک ہی اور جسکو وے لوگ بدگمان کرین سو اللہ کے نزدیک بد ہی تو حقیقت مین یہ حدیث بدعتیون کے الزام پانے کی دلیل ہی اِس مین اُنکا کچھ فائدہ نہین۔ اور جو شخص دین مین نئی نکلی ہوئی چیزون کے نیک ہونیکا دعوی کرے تو اُسکا دعوی محتاج ہوگا ایسی دلیل بیان کرنیکا جو دلیل صحیح ٹھہرے اور اُس سے مدعا ثابت ہو اسواسطے کہ دلیل کسی چیز کے درست ٹھہرانے کی تمام نہین ہوتی بغیر اسکے کہ منع کرنے والی سند کا جواب دے انتہی۔ تو جب رسمی فاتحہ کے منع کرنیوالے اس رسمی فاتحہ کو اِس دلیل سے منع کرتے ہین کہ یہ رسمی فاتحہ کسی کتاب مین منقول نہین تو جبتک اس رسمی فاتحہ کا منقول ہونا یا اُسکو کسی مجتہد کا نیک گمان کرنا ثابت نکرین گے تب تک یہ رسمی فاتحہ بدعت سیئہ رہے گا۔ اور جو جو برائی بدعتیونکی اوپر قریب ہی بیان ہوئی ہی وہ سب اِس رسمی فاتحہ کرنیوالون پر ثابت ہوگی۔ اور بدعتی لوگ اگر کہین گے کہ اِس رسمی فاتحہ کو فلانے بزرگ نے درست رکھا یا کہین گے کہ اُسمین بہت سی خیر ہوتی ہی تو اُنکی بات ہرگز نہ سنی جاوے گی جب تک کہ کسی مجتہد کا نام نہ لین گے۔ اور سائل جو اصل اشیا کی اباحت پر معتقد اور متمسک ہوکر لکھتا ہی کہ (مدعی حلت وجواز متمسک بالاصل ست) تو درمختار کے مضمون کے موافق اپنے معتزلہ ہونیکا اقرار کیا ہے قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اِنَّ الصَّحِیْحَ مِنْ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْیَاءِ التَّوَقُّفُ وَالْاِبَاحَةُ رَاْیُ الْمُعْتَزِلَةِ انتہی یعنی کہا درمختار مین بیشک صحیح مذہب اہل سنت مین یہ ہی کہ اصل اشیا مین توقف ہی اور اباحت رای معتزلہ کی ہی انتہی۔ اب سائل پر واجب ہی کہ پہلے درمختار کا جواب دیکر اپنے کو مذہب

معتزلی سے نکلے اور اہل سنت کے مذہب مین داخل ہو بعد اسکے آگے گفتگو کرے۔ بجب شامت اعمال ہی کہ سائل پہلے سوال مین رافضی بنا اور دوسرے مین معتزلہ۔ فائدہ "فی الحقیقت سائل کا معتزلہ ہونا آگے ہی سے ثابت ہی کیونکہ اُسنے اپنے رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول مین اپنے پر سر ثواب ہی۔ اور یہی رای معتزلہ کی ہی اور اہل سنت کی نزدیک حق واحد ہی جو چارون مذہب مین دائر ہی چنانچہ توضیح اور تفسیر احمدی وغیرہ مین اُس کی تصریح ہی۔ مَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ۔

سوال سوم

طریقہ محمدیہ کہ مخترع میر احمد و مولوی اسمعیل و مولوی عبدالحی است حق است یا باطل برتقدیر اول سبب اخراج این فرقہ از مکہ معظمہ و تعذیب ایشان حبس و تعزیر چہ باشد و برتقدیر ثانی پس اقتدا در پس معتقدین صحت آن صحیح خواہد شد یا نہ

ترجمہ تیسرے سوال کا۔ طریقہ محمدیہ جو ایجاد کیا ہوا میر احمد و مولوی اسمعیل و مولوی عبدالحی کا ہی سو حق ہے یا باطل اور درصورتیکہ وہ حق ہووے تو اس فرقہ کو مکہ معظمہ سے نکال دینے کا کیا سبب تھا اور اُنھون کی قید و تعذیر کا کیا باعث ہوا اور جس صورت مین وہ طریقہ باطل ہووے تو اُن لوگون کے پیچھے (جو اس طریقہ کے صحیح ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین) اقتدا کرنا صحیح ہوگا یا نہین۔

جواب

تیسرے سوال کا جواب یہ ہی کہ خانوادہ اور طریقہ کا نکالنا قیامت تک جاری رہے گا اور بموجب بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حدیث مین وارد ہی ہمیشہ ہر سو برس کے سرے پر مجدد لوگ پیدا ہوتے جاوین گے اور اور دین کو تازہ کرتے جاوین گے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ خانوادہ نکالنے اور مجددی کی خدمت بجالانے کے واسطے پسند کرتا ہی اُسکی شناخت کی وصفین جو حدیث اور تصوف کی کتابون مین موجود ہین اور اُسکا لکھنا طول ہی سو وہ سب وصفین حضرت امیرالمومنین سید احمد قدس سرہ مین موجود ہین اور اُنکے خانوادہ کا مددگار اور خیرخواہ ہمیشہ مظفر اور منصور رہتا ہی اور اُن کے خانوادہ کا دشمن اور بدخواہ ہمیشہ رسوا اور خراب و مردود رہتا ہی اور عوام اور خواص کے دل مین اُنکی جماعت کا رعب اور ہیبت اللہ تعالیٰ ڈال دیتا ہی سو حضرت سید احمد قدس سرہ نے جو طریقہ نکالا ہی اور اُس کا نام طریقۂ محمدیہ رکھا ہی سو سچ ہی اور بلاشبہہ وہ حق ہی۔ اور اُسکی تسمیہ کی وجہ ہم نے

زاد التقوی مین لکھا ہو اُسکے بیان کی یہان حاجت نہین اس مقام مین ہمارا اسقدر اقرار کرنا کفایت ہی کہ حضرت سید
احمد قدس سرہ کے طریقہ کا نام طریقۂ محمدیہ ہو اور اُن کا مذہب حنفی ہی۔ لاکھون علما اُس طریقہ مین داخل ہو کر فائدہ
پائے ہین اور حضرت مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسمعیل رحمہما اللہ تعالی بھی اُس طریقہ کے خوشہ چینون مین سے ہین۔
جو شخص کہتا ہی کہ یہ طریقہ نکالنے مین یہ دونون بھی شریک تھے وہ شخص بڑا جھوٹھا اور علم تصوف سے جاہل ہو اور
یہ دونون بزرگ حنفی مذہب تھے۔ اور سائل کے اُستاد لوگ جو کلکتہ کے مدرسہ کے مدرسین ہین اس طریقہ مین
داخل ہوئے۔ چنانچہ مولانا محمد وجیہ صاحب مدرس اول حضرت سید احمد قدس سرہ کے خاص مریدون مین سے ہین۔
اور مولانا فضل الرحمن مغفور قاضی القضاۃ صدر اور قاضی عبد الباری صاحب قاضی شہر کلکتہ حضرت سید ممدوح
مغفور کے خاص مرید ہین اور مولوی ابو الحسن صاحب ساکن چاٹگام کے حضرت سید ممدوح کے خاص مرید ہین
اور امام مصطفی مراد رحمۃ اللہ علیہ جو مکہ معظمہ مین حنفی مصلے کے امام تھے وہ بھی اس طریقہ مین داخل تھے اور اس
طریقہ والون کو مکہ معظمہ کے لوگ کبھی برا نہین جانتے۔ اور نہ یہ لوگ مکہ معظمہ سے کبھی نکالے گئے۔ بلکہ اسوقت بھی
ہزارہا آدمی اس فرقہ کے حرمین شریفین مین موجود ہین۔ ہان لامذہب لوگ جو چارون مذہب کے منکر ہین اور وے
اپنے مذہب کو محمدی کہتے ہین۔ اور رد اُن کا ہم نے رسالۂ قوت الایمان اور نسیم الحرمین وغیرہ مین بخوبی کیا ہی اُنکو
البتہ مکۂ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین اور وے لوگ مذہب کے انکار کے سبب سے مکہ معظمہ سے نکالے گئے ہین۔
اور اُن کے مذہب کے نکالنے والے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ ہرگز نہ تھے۔ جیسا جاہل لوگ سمجھتے ہین۔ ہان
سائل کے مرشدون کو مولانا مرحوم نے بسنت کرنے اور تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی کرنے کے مقدمہ مین نہایت
ذلیل کیا تھا۔ اور سائل کے مرشدون کا مذہب تفضیلی ہی اور تفضیلیہ رافضیون کے چھوٹے بھائی ہین جیسا سگ
زرد برادر شغال۔ اور سائل مین رفض کی باتین بلاشبہہ موجود ہین چنانچہ مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی اور ستر بانیسے
سائل کو ہر کوئی رافضی جانتا ہو اور اجنبی عورتون کو جو سائل توجہ دیتا ہی اور اُسوقت اُس سے آنکھ ملاتا ہی اور
جب وہ عورت شہوت کے زور سے بیہوش ہو جاتی ہی تب سائل اُسکی چھاتی پر ہاتھ پھیرتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ بیٹی
فنا فی اللہ ہو گئی۔ غرض سائل ایسی ایسی ناشائستہ حرکتین کرتا ہی کہ اُسکے بیان کرنے سے شرم آتی ہی سو یہ سب
باتین رفض کی رزیلہ پر سائل نے زیادہ کیا ہی۔ اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہین۔ مسلمان لوگون کو مناسب ہی

کہ سائل کا تصنیف کیا ہوا رسالہ خطرات دیکھین۔ اور ہماری تصنیفات مین سے مثل مفتاح الجنۃ اور قوۃ الایمان اور دعوات مسنونہ اور رفیق السالکین اور حق الیقین اور زاد التقوی اور نسیم الحرمین وغیرہ کے جو اس شہر اسلام آباد معروف چاٹگام مین موجود ہو اُسکو دیکھین اور سائل کا اور ہمارا مذہب پہچانین جسکے مذہب مین خلل پاوین اُسکو دجال کذاب جانکے چھوڑ دین اب زبانی بات کا کچھ اعتبار نہین جس کی تصنیف سے جو بات ثابت ہو وہی ٹھیک ہے مثل مشہور ہے (نہ سو کہنا ایک لکھ) فائدہ سائل نے جو لکھا ہے کہ اس طریقہ کے معتقدین کے پیچھے نماز درست ہے یا نہین سو اس کے دھوکے کی بات ہے کہ عوام الناس کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہے حضرت سید احمد قدس سرہ کے گروہ کے پیچھے بلاشبہہ نماز درست ہے اور سوای بدعتی مفسدون کے اہل حق مین سے کسی نے اب تک اس بات مین شبہہ نکیا کیونکہ عقائد اور اعمال اس گروہ کے کسی بات مین اہل سنت کے مخالف نہین بلکہ موبمو اُس کے موافق ہین ہان لامذہبون کے پیچھے نماز درست نہین۔ اور وے لوگ سید صاحب کے مخالف ہین اُن کے طریقہ مین وے ہرگز داخل نہین۔ اور اُن لوگون کا دعوے کرنا سید صاحب کی اطاعت اور پیروی کا فقط زبانی ہے جیسا دعوی کرنا رافضیون کا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا کہ دعوی بلا دلیل ہے۔ اور لامذہبون کے سبب سید صاحب اور اُن کے سچے مریدون کو برا کہنا جیسا روافض کے سبب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور اُن کے تابعین کو برا کہنا ہے نعوذ باللہ منہ۔ اور سائل نے جو اس گروہ کے پیچھے اقتدا کرنے مین شبہہ کیا ہے سو اسواسطے ہے کہ خود اکثر عقائد اور اعمال مین اہل سنت کی مخالفت کرتا ہے چنانچہ اُس نے رسالہ خطرات مین لکھا ہے کہ خالق عین مخلوق کا ہے اور خدا ہر چیز مین ساری ہے اور خدای تعالی اور رسول کریم اور ساری مخلوقات سب متحد فی الذات ہین اور نسبت اُن سب کے درمیان مین مانند نسبت روح اور قلب اور جوارح کے ہے یعنی خدا تعالی بجای روح کے اور رسول کریم بجای قلب کے اور باقی مخلوقات بجای جوارح کے اور بندہ جب ترقی کرتا ہے خدا ہوتا ہے اور خدا جب تنزل کرتا ہے بندہ ہوتا ہے اور [illegible] بجز [illegible] اور اور اول تینون ایک ہین۔ ان تینون مین صرف فرق اعتباری ہے اور [illegible] ہوتا ہے شریعت کے تکلیفات اس سے ساقط ہو جاتی ہے کہ شریعت [illegible] باطل ہوتی ہے۔ اور شریعت اور حقیقت [illegible] شریعت مین اثبات عبودیت کی ہے اور طریقت مین ابطال اُسکا بلکہ اثبات انانیت حق کی ہے ذات مین سالک کے اور حق متعدد ہے اور ہر مجتہد ہر قول مین اپنے برسر صواب ہے۔ اور مرثیہ پڑھنا اور نوحہ وزاری کرنا محرم مین مستحب ہے اور منکر اُس کا

دشمن اہل بیت کا ہی اور جو شخص کہ عاشورہ کے روز ضیافت کریگا اور سرمہ لگا دیگا حشر اُس کا یزید کے ساتھ ہوگا اسیطرح اور بھی بہت سی باتین اُس رسالہ مین لکھین ہین جسکو شبہہ ہو تو وہ رسالہ سائل کا منگوا کر اول سے آخر تک دیکھ لے۔ سو اسواسطے سید صاحب کے گروہ کے لوگ علمای اہل سنت کے فتوی کے مطابق سائل کے اور سائل کے تابعین کے پیچھے نماز نہین پڑھتے ہین اور اُنکو مذہب سنت و جماعت سے خارج سمجھتے ہین۔ اور یہی سمجھنا اُس کا حق ہی اور دلیل اسکی ساری کتاب اہل سنت کی موجود ہی سواسطے سائل مارے عداوت اور عناد کے عوام کو فریب دیتا ہی کہ سید صاحب گروہ کے پیچھے نماز درست نہین ہان اگر رفضیوں کی نماز اُنکے پیچھے درست نہو تو نہ ہونے دو۔ اہل سنت کی نماز بلاشبہہ درست ہی

سوال چہارم

آن فرقۂ حادثہ بحضرت پاشا و علماے مکہ معظمہ موسوم بفرقۂ وہابیہ شدہ اند یا نہ۔

ترجمہ چوتھے سوال کا۔ مکہ معظمہ کے پاشا اور وہان کے عالمون نے اس نئے فرقے کا نام فرقۂ وہابیہ کہا ہی یا نہین

جواب

چوتھے سوال کا جواب تیسرے سوال کے جواب مین ہوگیا۔ فائدہ یعنی لامذہبون کو مکہ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین۔ اور ان لوگون کو مذہب کے انکار کے سبب وہان سے نکال دیا ہی۔ اور سید صاحب کے طریقہ والون کو وہان کے لوگ برا نہین کہتے۔ بلکہ وہان کے بہت سے عربون نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہی۔ اور بندر مخا مین اُن کے خلیفون اور مریدون مین سے بہت سے عرب تک موجود ہین۔ اور لامذہبون کو وہابی کہنے کے سبب سے سید صاحب کے سب تابعین کو وہابیہ کہنا جیسا رافضیون کی برائی کے سبب سب مسلمانون کو رافضی بولنا ہی۔

سوال پنجم

کتب مصنفہ مولوی اسمعیل [illegible] وتنویر العینین وصراط المستقیم ومسائل اربعین ومائۃ المسائل کہ در ابطال کلام دفقہ و [illegible] تصنیف شدہ است حق است یا باطل بر تقدیر اول لاریب امت محمدی از ابتدای [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تا خروج این فرقہ کافر خواہند بود زیرا کہ کافۂ اہل سنت وجماعت اعتقاد علم غیب وتصرف نسبت بحضرات انبیا واولیا داشتہ اند درین باب بمذہب ایشان بکتب جدید تصنیف شدہ آن وآن کتب در ایادی ایشان متعاول وآن در مذہب جدید شرک است وبر تقدیر ثانی پس اتباع مسلمانان

مرا این فرقہ را در عقائد و اعمال ایشان خروج از دائرۂ اسلام خواہد بود یا نہ۔

ترجمہ پانچوین سوال کا۔ مولوی اسمعیل اور اُن کے گروہ کی تمام تصنیفی کتابین مثلاً تقویۃ الایمان و تنویر العینین و صراط المستقیم و مسائل اربعین و مائۃ المسائل جو کہ اہل سنت وجماعت کے علم کلام و فقہ و تصوف کے باطل کرنیکو تصنیف ہوئی ہین وہ سب حق ہین یا باطل درصورتیکہ وہ سب حق ہین تو اُمت محمدی زمانۂ نبوت سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر اس فرقہ کے ظاہر ہوتے تک کافر ہوگئی ہی کیونکہ تمام اہل سنت وجماعت کو انبیا اور اولیا کے علم غیب و تصرف کا اعتقاد تھا چنانچہ اُنھون نے اسی باب مین اپنے مذہب کے موافق بہت سی کتابین تصنیف کین اور وہ کتابین اُن کے بیان ہاتھون ہاتھ مروج ہوتی آئین اور اس طرح کا اعتقاد رکھنا اِن نئے مذہب والون کے نزدیک شرک ہی اور حسب تقدیر مین مولوی اسمعیل وغیرہ کی کتابون کو باطل کہین تو اس فرقہ کے عقائد و اعمال کی جو مسلمان پیروی کرے گا وہ اسلام سے خارج ہوجاوے گا یا نہین۔

جواب

پانچوین سوال کا جواب یہ ہی کہ تنویر العینین جو کتاب ہی سو اسمین مولانا محمد اسمعیل مرحوم کے لکھے ہوئے چند ورق رفع یدین کی ترجیح مین ہین اور بعد اُسکے مولانا مرحوم نے اپنے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ کے سمجھانے سے اپنے قول سے رجوع کیا یعنے رفع یدین کرنے کو چھوڑ دیا اور لامذہب لوگون نے تنویر العینین مین اپنی طرف سے بہت سی باتین زیادہ کرکے لکھین اور حضرت سید احمد صاحب کے خلیفہ لوگون کا عمل تنویر العینین پر نہین ہی بلکہ اُن لوگون نے اُسکا رد لکھا ہی اور باوجود اسکے وہ کتاب علم غیب اور تصرف انبیا اور اولیا کے حق مین ثابت کرنے یا نکرنے کے باب مین اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کے مخالف نہین ہی۔ اور تقویۃ الایمان جو ہر قسم شرک کے رد مین ہی۔ اور صراط المستقیم جو علم تصوف مین ہی۔ اور حضرت سید صاحب ممدوح نے اُس کو لکھوایا ہی اور وہ کتاب عوارف المعارف اور تعرف اور رسالۂ امام قشیری اور رسالہ ابو النجیب سہروردی اور فتوح الغیب وغیرہ تصوف کی معتبر کتابون کے موافق ہی۔ اور مائۃ المسائل جو حضرت مولانا محمد اسحٰق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی اور کاتب اُسکے حضرت مولانا احمد اللہ نامی محدث رحمۃ اللہ علیہ ہین۔ اور اُس مین سو سوالون کا جواب حدیث اور تفسیر اور حنفی مذہب کے فقہ کی معتبر کتابون سے لکھا ہی۔ اور اسیطرح

مولانا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل اربعین بھی معتبر کتابون سے لکھی ہی۔ سو یہ چارون کتابین بھی علم غیب اور تصرف مذکور کے مقدمہ مین اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف ہرگز نہین ہین اور اُن چارون کتابونمین اول سے آخر تک جو مضمون ہی اُس مین ابتدا بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکے آج تک کی ساری اُمت محمدی کا اسلام ثابت ہوتا ہی اور اہل سنت وجماعت کے عقائد اور فقہ اور تصوف کی کوئی کتاب انبیا اور اولیا کیواسطی علم غیب اور تصرف ثابت کرنے کے باب مین تصنیف نہوئی اور اس مضمون کی کتاب کا اہل سنت وجماعت کے ہاتھ مین متداول ہونا کیا معنی بلکہ اس مضمون کی کتاب کا اسلام کے کسی فرقہ کے پاس نشان بھی نہین۔ یہ سائل کا سرا بہتان اور عوام کو فریب دینا ہی اور اس سائل نے فقط مذکور کتابون پر بہتان نہین کیا ہی بلکہ اہل سنت وجماعت کی کتب جدیدہ یعنی بہت سی کتابون پر بھی بہتان کیا اور اُن کتابون کا تصنیف ہونا شرک کی تائید مین لکھا۔ اور حقیقت یہ ہی کہ شرح عقائد نسفی اور فتاوی سراجیہ اور فتاوای عالمگیری اور تفسیر مدارک وغیرہ سے صاف ثابت ہی کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالی کی ذات منزہ اور مقدس کیواسطے ثابت ہی اور دوسرے کسی کے واسطے نہین نہ فرشتون اور نبیون اور ولیون کیواسطے نہ اور کسی کیواسطے ہان اولیا لوگ جو بعضے وقت بعضی باتون سے غیب کی خبر دیتے ہین سو وہ خدای تعالی کے اعلام اور آگاہ کرنے سے ہی اُسکو کشف اور الہام کہتے ہین۔ اُسکا نام غیب دانی نہین۔ اور یہ اولیا کی کرامت ہی اور کرامت اولیا کی حق ہی۔ باقی رہا تصرف یعنی دینا لینا مارنا جلانا وغیرہ کارخانۂ آلہی مین دخل کرنا سو وہ بھی اصالۃً کسی کیواسطے ثابت نہین۔ ہان اولیاء اللہ کا خلق مین تصرف کرنا بقوۃ اللہ البتہ ثابت ہی یعنے اللہ کی مدد سے اُن سے خرق عادات اور کرامات ظاہر ہوتی ہین اور بلا کا دفع کرنا یا بیمار کا مرض دور کر دینا اور اپنے ذکر اور فکر کی تدبیر دوسرے مین ڈال دینا اُن سے ظاہر ہوتا ہی تو اس سے علی الاطلاق تصرف ثابت نہین ہوتا بلکہ تصرف بالاستقلال صرف اللہ ہی کے واسطے ثابت ہی اور قرآن مجید مین جابجا علم غیب اور تصرف خاص اللہ ہی کے واسطے ہونیکا مذکور ہی۔ نوین سپارہ سورۂ اعراف مین قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا آخر تک کی تفسیر تفسیر مدارک مین دیکھنا چاہیے کہ اِن دونون صفتون کو اللہ ہی کیواسطے خاص ہونا بتصریح لکھا ہی۔ اور انتیسوین سپارہ سورۂ ملک مین تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ آخر آیت تک کی تفسیر تفسیر مذکور مین دیکھنا چاہیے کہ سارا تصرف اللہ ہی کے واسطے خاص ہونے کی

تصریح کی ہی۔ اور چونکہ سائل کے اس مضمون سے (کہ حضرات انبیا اور اولیا کے حق مین علم غیب اور تصرف کا اعتقاد سارے اہل سنت وجماعت رکھتے آئے ہین) کسی عوام مسلمان کا عقیدہ بھی خراب ہونے کا خوف نہین بلکہ عوام لوگون نے اس مضمون کو شائستہ خان کی مسجد مین سنکے کہا کہ ایسی بات تو چمار اور رہاڑی بھی نہ کہیگا اور مولوی عبدالقادر جو معتقد خاص سائل کے ہین انھون نے یہ مضمون سُنکے کہا کہ یہ مولوی مخلص الرحمن پر بہتان ہی۔ وہ ایسی بات کبھی نہ لکھین گے۔ اسواسطے ہم نے اس مضمون کا زیادہ زور نکیا۔ سارا جہان اس مضمون کو رد کریگا۔ اور ایسے مضمون کا سائل کے ہاتھ سے لکھا جانا حقیقت مین سائل پر عذاب ابتلا اترا ہی کہ سب علم بھول گیا نہ منقول کی رعایت کی نہ معقول کی۔ مارے ضد اور حسد پاک لوگون کے ایسی نا معقول بات بھی سچ ہی بیت

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنۂ پاکان برد

فائدہ۔ جاننا چاہیے کہ کتاب صراط المستقیم جو ملفوظات حضرت سید احمد قدس سرہ کی ہی ہندوستان اور بنگالے کے سب مسلمان لوگ اسکے معتقد ہین اور سب کوئی اُسکو متبرک سمجھتے ہین۔ یہان تک کہ بدعتی اور فاسق لوگ بھی ادب سے اُس پر کچھ کلام نہین کرتے ہین اور بڑے بڑے محققین اہل باطن فرماتے ہین کہ اس کتاب مین گویا کہ حقائق اور معارف کی ایک بحر بے پایان کو کوزہ مین بھرا ہی۔ سمجھنے والون کو ہر فقرہ سے اُسکے اتنے فوائد نکلتے ہین کہ اُسکی تفصیل کیواسطے ایک دفتر طویل چاہیے۔ آج تک منکر اسکا سواے اس سنگدل منکر دین کے دوسرا کوئی نظر نہ آیا۔ وعلی ہذا القیاس مسائل اربعین اور مائۃ المسائل بھی ہندوستان بنگالے کے سب علما سے محققین کے نزدیک مقبول ہین کسی نے آج تک حرف انکار کا اُن کے لیے زبان سے نہ نکالا بلکہ ہندوستان کے بڑے بڑے فضلا نے اپنے رسالون مین اُن دونون کتابون کی تعریف لکھی ہی۔ اور اُن دونون کی سندین دلیلین بیان کین۔ تو ایسی کتابون کو سائل کا انکار کرنا آفتاب کے منہ پر تھوک ڈالنا ہی۔ فی الواقع رافضیون کے انکار سے اہل سنت کی کتابون کی عزت جانے کی نہین۔ اور پادریون کی تہمت سے مسلمانون کا مرتبہ گھٹنے کا نہین۔ ہان تقویۃ الایمان جو اقسام شرک کی تردید مین لکھا ہی بعض دنیا دار عالمون نے اُس کے مضمون کو اپنی راہ و رسم کے خلاف پاکر اُسکا انکار کیا ہی۔ اور بیہودہ اعتراضین لگا لگاکر تردید مین اُسکی رسالے لکھے ہین۔ اور اُسکے مصنف مولانا محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر بیہودہ تہمتین لگاکر اشتہار کیا ہی لیکن مضمون

لکل فرعون موسی یعنی ہر فرعون کے واسطے ایک موسی ہی علماے دیندار نے بھی اُن مخالفون کے جواب مین بہت سے رسالے لکھے۔ اور بڑی بڑی معقول دلیلون سے اُن کے اعتراضون کا جواب دندان شکن دیا۔ چنانچہ رسالہ توقیۃ الایقان شرح تقویۃ الایمان اور تنبیہ الضالین من طریق سید المرسلین اور فیض عام اور باران رحمت وغیرہ جو تصنیف کیے ہوئے علمای مدراس کے ہین۔ اُن مین مخالفون کے اعتراضون کا جواب اور اُن کی تہمتون کی تردید بخوبی مذکور ہی جسکو دیکھنا منظور ہو تو اُن کتابون مین دیکھ لے۔ اور سائل کے انکار کی غلطی خود سائل کی دلیل سے ثابت ہوتی ہی کیونکہ اُس کے سوال کا خلاصہ یہ ہی کہ مائۃ المسائل وغیرہ کتابین اہل سنت وجماعت کے تصوف اور فقہ اور عقائد کے ابطال مین تصنیف ہوئی ہین کیونکہ اس مین انبیا اور اولیا کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو شرک لکھا ہی۔ حالانکہ اہل سنت وجماعت اُن بزرگون کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد رکھتے تھے۔ اور اس باب مین اُن کے مذہب مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین۔ تو اس دلیل سے سائل کی غلطی اور کج فہمی یون ثابت ہوتی ہی کہ اُس نے بزرگون کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو عقیدہ اہل سنت کا لکھا ہی حال آنکہ اہل سنت ایسے عقیدے کو کفر کہتے ہین چنانچہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات الا ما علمھم اللہ تعالی احیانا وقد صرح الحنفیۃ بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرۃ انتہی ترجمہ یعنی جان تو کہ تحقیق انبیا علیہم السلام غیب کی باتون کو نہین جانتے تھے مگر اسقدر کہ کبھی اللہ تعالی اُن لوگون کو تعلیم کر دیوے اور تحقیق علماے حنفی نے تصریح کی ہی کہ اعتقاد کرنا اس بات کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے کفر ہی۔ کیونکہ اسمین مخالفت ہوتی ہی اس قول کی جو اللہ تعالے نے فرمایا ہی کہ کہا ہی پیغمبر نہین جانتا ہی کوئی شخص آسمانون مین اور زمین مین غیب کو سواے اللہ تعالی کے ایسا ہی لکھا ہی کتاب مسائرہ مین انتہی۔ پھر جبکہ پیغمبرون کا یہ حال ہو تو دوسرون کی کیا پوچھنا ہی۔ اور فتاوے قاضی خان اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اگر کوئی نکاح کرے خداے تعالی اور رسول کی شہادت سے یعنی یون کہے کہ خدا اور رسول اس نکاح کا گواہ ہی تو جائز نہو گا کیونکہ ناکح نے اعتقاد کیا کہ رسول کریم غیب جانتے ہین

انتہی۔ اور فتاوی ردالمختار مین کئی مقام مین تصریح کی ہی کہ دعوی کرنا علم غیب کا کفر ہی اور اس پر اجماع ہی اہل سنت کا تو اس سے ثابت ہوا کہ علم غیب کا عموماً کسی مخلوق کو حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ اگر وہ حاصل ہوتا تو دعوی کرنا بھی اُسکا درست ہوتا کیونکہ امور مکسوبہ کا دعوی کرنا بلاشبہ درست ہی۔ اور بہت سی آیتین قرآن شریف کی بھی اس بات پر دلیل ہین چنانچہ اُن مین سے یہ آیت سورۂ نمل کے پانچوین رکوع مین مذکور ہی قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ترجمہ یعنی کہہ اے پیغمبر کہ نہین جانتا ہی جو کوئی آسمانون مین اور زمین مین ہی غیب کو سوائے خدا کے۔ اور سورۂ انعام کے پانچوین رکوع مین ہی کہ قُلْ لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ترجمہ کہہ اے پیغمبر کہ مین نہین کہتا ہون کہ میرے پاس خزائن اللہ تعالی کے ہین اور نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون اور نہین کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون۔ نہین پیروی کرتا ہون مگر اُس چیز کی جو وحی کی گئی ہی میری طرف۔ اسی طرح اور بھی بہت سی آیتین ہین کہ لکھنا اُسکا طول ہی۔ وعلی ہذا القیاس بزرگون کے واسطے تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا بھی کفر ہی جیسا کہ بحرالرائق مین اولیاؤن کی نذر کی حرمت کے بیان مین لکھا ہی انّہ ظنّ انّ المیّت یتصرّف فی الامور دون اللّٰہ واعتقاد ذلک کفر ترجمہ یعنی نذر کرنے والے نے سمجھا کہ اولیا تصرف کرتے ہین امور دنیا مین سوائے خدا کے اور اعتقاد کرنا اس بات کا کفر ہی اور سنیے عبدالحق دہلوی نے عربی شرح مین مشکوۃ کی لکھا ہی۔ ولیس القادر والفاعل الا ھو واولیاء اللہ ھم الفانون الھالکون فی فعلہ وقدرتہ وسطوتہ لا فعل لھم ولا قدرۃ ولا تصرف لا الان ولاحین کانوا احیاء فی دار الدنیا ان صفتھم الفناء ولا استھلاک لیس الا انتہی ٭ ترجمہ یعنی نہین ہی کوئی قدرت رکھنے والا اور کام بنانے والا سوائے خدا کے اور اولیا لوگ وہی فنا ہونیوالے اور ہلاک ہونیوالے ہین اللہ تعالی کے فعل مین اور اُسکی قدرت مین اور اُسکی سطوت مین۔ اولیاؤن کیواسطے نہ کوئی فعل ہی اور نہ کسی بات کی قدرت اور نہ کسی کام کا تصرف نہ اسوقت اور نہ اُسوقت کہ جب زندہ تھے دنیا مین کیونکہ صفت اُن لوگون کی فنا ہونا اور اپنے کو ہلاک کرنا ہی اور سوائے اسکے کچھ نہین)۔ توان دلیلون سے صاف ثابت ہی کہ غیب دانی اور تصرف بالاصالۃ خدائے تعالی کیواسطے خاص ہی۔ دوسرے کو عالم الغیب اور متصرف فی الامور سمجھنا کفر ہی۔ ہان بزرگون کو بعضی بات غیب کی اور تصرف بعضے امر کا کشف اور الہام سے اور تائید سے

خدا کی حاصل ہوتی ہی اور وہ کرامت بزرگون کی ہی۔ لیکن اس سے یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ اُن بزرگون کو سب باتین غیب کی کھل جاتی ہین اور سب امور مین تصرف کرنے کا اختیار اُنکو حاصل ہوتا ہی کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہو تو کیا سبب ہی کہ یعقوب علیہ السلام کو مدت تک یوسف علیہ السلام کی خبر معلوم نہوئی اور ہمیشہ اُن کیواسطے روتے رہے۔ وعلی ہذا القیاس جسوقت کہ منافقون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیون معلوم نہوا اور تین روز تک اس کیواسطے پریشان رہے آخر جبکہ آیت اُتری تو خوش ہوئے اور حقیقت حال اُن کو دریافت ہوئی۔ اسیطرح بہت سی نظیرین کتب سیر مین موجود ہین۔ فی الجملہ جب کہ یہ بات ثابت ہوئی کہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہی کہ غیب دانی اور تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا سواے خدا کے دوسرون کے لیے کفر ہی تو بیشک مائۃ المسائل و صراط المستقیم اور رسائل اربعین اور مانند اسکے جتنے ہین اہل سنت کی فقہ اور عقائد اور تصوف کے اثبات مین تصنیف ہوئی ہین نہ اسکے ابطال مین جیسا سائل نے سمجھا ہی۔ اور ان کتابون سے ابتداے بعثت سے آجتک اُمت محمدیہ کا اسلام ثابت ہوتا ہی نہ کفر جیسا سائل اپنی غلطی سے سمجھا ہی۔ اب خدا تعالی اسکو اپنے فضل وکرم سے ہدایت نصیب کرے

سوال ششم

مولوی اسمعیل و عبدالحی واتباع ایشان برحق بودند یا باطل

ترجمہ چھٹے سوال کا۔ مولوی اسمعیل و عبدالحی اور اُن کے تابعدار لوگ حق پر تھے یا باطل پر

جواب

چھٹے سوال کا جواب بھی تیسرے سوال کے جواب مین ہوگیا۔ فائدہ۔ جاننا چاہیے کہ مولانا محمد اسمعیل اور مولانا مولوی عبدالحی رحمۃ اللہ علیہما بڑے دیندار اور تابع سنت تھے اور ظاہر و باطن کے علوم مین پکے کامل تھے۔ لوگون کو ہمیشہ توحید اور سنت کی راہ بتلاتے تھے اور شرک اور بدعت کی برائی سُناتے تھے۔ سارے ہندوستان اور بنگالے مین اسلام جو محض ضعیف ہوگیا تھا ان ہی بزرگون کی کوشش سے قوی و تازہ ہوگیا اور لوگ گھر گھر نمازی بن گئے۔ اور اکثر لوگ شرک اور بدعت کو چھوڑ کر دیندار متقی ہو گئے۔ اور کبھی اُن بزرگون کے قول اور فعل سے کوئی امر خلاف شرع کا آج تک ثابت نہوا۔ اور اگر بالفرض ثابت ہو بھی تو وہ بھول چوک سے ہوگا اور بھول چوک سے سواے پیغمبرون کے کوئی محفوظ نہین۔ پس شریعت کے کامون مین ایسے بزرگون کی اطاعت

کرنی مین اطاعت کرنی دین کی ہی کیونکہ اصل اطاعت اور پیروی دین محمدی کی مقصود ہی اور جنکی اطاعت سے ہمکو دین حاصل ہو وہی ہمارے پیشوا ہین۔ اور مقصود کے رہنما۔ باقی رہا لامذہب لوگ جو مولانا محمد اسمٰعیل علیہ الرحمۃ کی اطاعت کا دعوی کرتے ہین سو وے جھوٹھے ہین کیونکہ مولانا کے قول و فعل سے وہ بات جو یہ جاہل لوگ کہتے ہین اور کرتے ہین ہرگز ثابت نہین ہوتی ہی پھر ان لوگون کا دعوی مولانا کی اطاعت کا جیسا دعوی رافضیونکا حضرات اہل بیت اور ائمۂ اثنا عشر کی اطاعت کا ہی۔ اور یہ جو بعضے ضدی جاہل لوگ کہتے ہین کہ مولانا محمد اسمٰعیل قدس سرہ نے چارون مذہب کے سوا دوسرا پانچوان ایک مذہب نکالا ہی اور اپنی کتابون مین شفاعت کا انکار لکھا ہی۔ اور اولیا انبیا کی تعظیم و بزرگی کے اور مُردون کے نام مین ثواب پہونچانے کے اور بزرگون کی زیارت قبور کے منکر تھے۔ سو یہ بات اُن جاہلونکی محض غلط اور نرا بہتان ہی۔ صرف اپنے باپ دادے کے رسوم کی محبت اور سنت کی عداوت کے سبب سے کہتے ہین۔ اور نامۂ اعمال کو اپنے سیاہ کرتے ہین مولانا رحمۃ اللہ علیہ پکے سُنّی اور سچے حنفی تھے اور کبھی کسی سے تقلید مذہب کی نہین چھڑائی۔ اس لیے حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ کے ساتھ جو ہزارہا آدمی جہاد کو گئے تھے کوئی بھی تقلید چھوڑ کر لامذہب نہ بنا۔ باوجودیکہ رات دن ہمیشہ مولانا کی صحبت مین رہا کرتے تھے اور اُنکی وعظ سُنتے تھے۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے جہاد مین تشریف لیجانے کے آگے بھی یہان ہزارون جگہ وعظ فرمایا اور لوگون کو شرک اور بدعت کی برائیان بتلائین۔ مگر کبھی مذہب چھوڑنیکے لیے وعظ نفرمایا۔ اور یہ لامذہبون کا فرقہ جو نیا نکلا ہی سو مولانا کی شہادت کے بعد نکلا ہی۔ مولانا کی حین حیات مین ان لوگون کا نشان بھی نہ تھا۔ اور مولانا کی کوئی کتاب سے اصلا شفاعت کا انکار ثابت نہین ہوتا ہی یہ فقط جاہلون کی تہمت اور بہتان ہی دیکھو کتاب صراط المستقیم کو جو مولانا کی تصنیفات سے ہی شفاعت کی بیان سے بھری ہی چنانچہ اُس مین سے ایک مقام مین یعنے ۲۳ صفحہ مین لکھا ہی کہ سالک کو چاہیے کہ ادا کرنے مین حقوق انبیا اور اولیا کے بلکہ تمامی مومنون کے اور تعظیم کرنے مین اُن لوگون کے بہت سی کوشش کرے کیونکہ یہ لوگ سب اُسکی سعی کرنے والے اور شفاعت کرنے والے ہون گے۔ اور سعی اور شفاعت اولیا اور انبیا کی تو بہت ظاہر ہی لیکن سعی ہر مومن کی دعاے خیر ہی تو توقع سے دعاے نیہ کی جو اُس مقام مین کام آنے کا ہی تفقد اور خاطرداری ہر مسلمان کی کرے انتہی۔ پس اس مضمون سے

پیغمبر صاحب کی شفاعت کے سوائے اولیا اور شہدا وغیرہ مومنون کی شفاعت بھی ثابت ہوتی ہی پھر آگے چلکے ایک سطر کے بعد لکھا ہی کہ قرآن اور قرآن کی صورتین اور کعبہ اور نماز اور روزہ وغیرہ یہ سب ہی مرتبہ شفاعت کا رکھتے ہین تو چاہیے کہ ان سبھون کو اپنے سے راضی رکھے انتہی۔ اور ۲۴۵ صفحہ مین لکھا ہی بآنکہ شفاعت شافعی در حق او مقبول فرماید و شافع را توفیق و قوت شفاعت دہد انتہی۔ تو ایسے بزرگون کو شفاعت کا منکر کہنا سوای جہالت یا عداوت کے نہین۔ ہان مولانا مرحوم نے اپنی بعضی کتاب مین شفاعت مجبرہ کا رد لکھا ہی اور شفاعت بالاذن کو ثابت کیا سو وہ مطابق عقائد اہل سنت وجماعت کے ہی چنانچہ تفسیر مدارک اور بیضاوی اور عقائد کی کتابون مین تصریح کی ہی۔ جاہل لوگ شفاعت مجبرہ اور شفاعت بالاذن کے درمیان فرق نہ سمجھ کے مولانا کو برا کہتے ہین۔ اور مولانا کے کسی رسالے سے انبیا اور اولیا کی تعظیم کا انکار ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ ان کا رسالہ منصب امامت اول سے آخر تک انبیا اور اولیا کی بزرگی اور عظمت کے بیان سے بھرا ہی جسکو شبہہ ہو تو اسکو ایک نظر دیکھ لے۔ اور صراط المستقیم مین بھی اکثر جگہ بزرگون کی تعظیم بلکہ عوام مومنون کی تعظیم کے لیے تاکید لکھی ہی چنانچہ اس مین سے ایک مقام مین یعنی ۲۵۲ صفحہ مین لکھا ہی مضمون اسکا یہ ہی کہ جو حالات اور مقامات اور فضیلتین کہ اس رسالۂ صراط المستقیم مین مندرج ہین اگر کوئی شخص کہ ان سے متصف ہو یا فقط دریافت علمی سے ان کے بہرہ مند ہو تو اسکو لازم ہی کہ تعظیم اور تکریم مین ان لوگون کی جو ان امور سے عاطل اور غافل ہین کوتاہی نکرے بلکہ حسب حال ہر ایک کے حق تعظیم کا ادا کرے کیونکہ ہر ایک مسلمان اللہ تعالی کے نام پاک کے ذکر کرنے سے قاصر نہین۔ تو پہلے تعظیم اس مومن کی واسطے تعظیم اس پاک نام کے چاہیے۔ اور یہ نام پاک بہت بڑا مرتبہ والا نام ہی کہ مقابلہ مین اس نام پاک کے کسی چیز کا وزن نہین ہوسکتا ہی۔ اور دریافت لوگون کی ان کے کمال کی حقیقت مین نہین پہونچتی ہی اور اسکے اجر اور ثواب کا پایان نہین انتہی۔ تو اس مضمون سے سوای تعظیم بزرگون کی عوام مومنون کی تعظیم کا لزوم بھی صاف ثابت ہوتا ہی پھر ایسے بزرگون کو اولیا اور انبیا کی تعظیم کا منکر سمجھنا سوای جہالت کے نہین ہان مولانا علیہ الرحمۃ نے اولیا کے نام کی نذر کرنے اور ان سے بالاصالۃ مدد چاہنے اور ان کے آستانون اور قبرون کو سجدہ کرنے اور قبر کی چارون طرف طواف کرنے اور اس کی خاک لیکر سر اور منھ پر ملنے اور چوکھٹ اور قبرون کو چومنے کو (جو جاہلون کے نزدیک تعظیم اولیا کی ہی) منع کرتے تھے۔ اور اس

منع مین مولانا کچھ اکیلے نہین بلکہ سلف سے لے خلف تک سب علما اس منع مین شریک ہین۔ اور ساری کتابین عقائد اور فقہ اور حدیث اور تفسیر اور تصوف اہل سنت کی اس مضمون پر دلیل ہے۔ بیان طوالت کے خوف سے اسکو نہ لکھا۔ اور مولانا کے قول وفعل سے انکار ثواب رسانی اور زیارت قبور کا بھی ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ برخلاف اسکے رسالہ صراط المستقیم مین جابجا ثبوت اسکا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مقام مین اسکے یعنی صفحہ ۱۳۲ مین لکھا ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ اور دوسری صورتین ثواب رسانی کی سوائے دعا کے جو ہین اُسمین سے کھدوانا کوئین کا مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میری مان اچانک مرگئی اور کچھ کہنے کی طاقت نہ پائی اگر بولنے کی طاقت پاتی تو کچھ وصیت کرتی پس اگر اُسکے واسطے کچھ کرین یعنی صدقہ اور حسنات کرین تو نفع اُسکا اُسکو پہونچے گا یا نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوان کھدوا و اور کہو کہ یہ کوان سعد کی ماکے واسطے ہے یعنی اُن کے ثواب کیواسطے ہے انتہی۔ تو اس روایت سے ثواب پہنچانا عبادات مالی کا صاف ثابت ہوا۔ بعد اُس کے لکھا ہے کہ اور ثواب رسانی کی صورتون مین سے جو مروی ہین پڑھنا سورۂ یسین کا ہے کہ ساتھ قید روز جمعہ اور زیارت قبور والدین کے وارد ہوا ہے انتہی۔ تو اس روایت سے ثواب پہونچانا عبادات بدنی کا اور جواز زیارت قبور کا بخوبی معلوم ہوا۔ پھر بعد اُسکے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے غلامون کو آزاد کیا انتہی۔ تو اس روایت سے بھی ثواب پہونچانا عبادات مالی کا ثابت ہوا۔ بعد اس روایت کے لکھا ہے کہ اسی پر قیاس کرنا چاہیے سب عبادتون کو تو جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اور ثواب اُسکا گزشتہ لوگون سے کسی کی روح مین پہونچاوے اور طریق اُس کے پہونچانیکا دعائے خیر کرنا جناب الٰہی مین ہے سو یہ کام البتہ بہتر اور مستحسن ہے انتہی۔ اور ایسا ہی بہت سے مقامونمین اُس رسالے کے مذکور ہے جسکو شبہہ ہو اُسمین دیکھ لے۔ پس باوجود اسکے جو لوگ کہ مولانا ممدوح کو منکر ثواب رسانی اور زیارت قبور کا سمجھتے ہین فقط جہالت اور حماقت اپنی ظاہر کرتے ہین۔ اور نامۂ اعمال اپنا سیاہ کرکہ مولانا کی عزت اور درجات کو آخرت مین بڑھاتے ہین۔ مگر دینداروں کو اس بات سے کچھ ناخوشی نہین کیونکہ وے خوب سمجھتے ہین کہ بزرگان دین مین سے جنکو خداے تعالیٰ نے ظاہر اور باطن کے علوم اور درجات مین کمالیت بخشی ہے۔ اُنھون نے معاندین خلق کی زبان سے نجات نہ پائی۔ بلکہ خداے تعالیٰ اور رسولؐ کریم بھی اُنکے

طعن سے نہ بچے۔ پھر مولانا علیہ الرحمۃ جو علوم ظاہری اور باطنی مین بڑے کامل تھے کیونکر بچین گے۔ اگلے زمانے
مین ایسے ہی ماردھاڑ امام حجۃ الاسلام غزالی اور خواجہ ابوالحسن شاذلی اور امام فخر الاسلام رازی وغیرہ بزرگان
دین بلکہ صحابۂ کرام پر بھی ہو گیا ہی اور مولانا علیہ الرحمۃ کے کمالات مین سے ادنی کمال جو رسالہ تنبیہ الضالین مین
مدراس کے لکھا ہی یہ ہی کہ مولانا علیہ الرحمۃ کو تیس ۳۰۰۰۰ ہزار حدیثین صحاح کی ساتھ اسانید کے اسکے برزبان یاد تھین
اور حضرت شاہ ابوسعید عبدالاحد مدار شاہ قدس سرہ رسالہ مین اپنے لکھتے ہین کہ مین نے شیخ عبداللہ سراج کو
مکے مین دیکھا ہی کہ مولانا محقق یعنی مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کے آگے دوزانو بیٹھکر شبہات پوچھا کیے ہین
اور علم مناظرہ حضرت ہی سے دیکھا ہی۔ باوجود اسکے کہ اس زمانے مین اُن کا یعنی شیخ عبداللہ سراج کا کوئی مقابل
نہ تھا۔ اور دوسرے مقام مین اُسی رسالے کے لکھا ہی کہ مولانا محقق نے سہل الحصول فی علم المنقول نام ایک رسالہ
عربی مین جس کو بڑے بڑے زبردست فاضل دیکھکر حیران ہوتے ہین لکھا ہی کہ مولوی فضل اللہ صاحب نے
جو بڑے معقولی نامدار فاضل ہین جب اُس رسالے کو دیکھا تو اُنکے علم خداداد سے تعجب کیا۔ اور ایک مقام مین اُس
رسالے کے لکھا ہی کہ فیض آباد کی جامع مسجد مین وجودیہ ملحد آپکے وعظ مین بہت سے جمع تھے اسوقت برسر منبر
وحدت الوجود کے مسئلہ کا رد ایسا کیا کہ بیان سے باہر ہی۔ اور بہت سے وجودیہ مشائخ نے وہین توبہ کی۔ اور
مولوی عظمت اللہ نے جو ملا عصمت محشی شرح ملا کی اولاد مین بڑے زبردست فاضل ہین وجودیہ رہنے کے
سبب اُس وعظ سے خاطر مین شکررنجی پیدا کی۔ اور سات روز تک صبح سے دوپہر تک بحث کی آخرالامر مولانا محقق
کی بات پر قائل ہو کر میان صاحب یعنی حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ سے بیعت کی ہی۔ اور عین بحث
مین مولانا سند کیواسطے فتوحات اور فصوص کی لنبی لنبی عبارتین یاد سے پڑھتے اُسوقت مولوی عظمت اللہ حیران
ہو کر پوچھتے کیا آپ نے ان کتابون کو حفظ کیا ہی فرماتے نہین مگر تمام و کمال دو دفعہ دیکھنے کا اتفاق ہوا
تھا انتہی۔ اور مولوی حسام الدین صاحب پنجابی سے سنا کہ مولوی فضل حق جو بڑے زبردست علامہ بیٹے
مولوی فضل امام کے ہین اور فضیلت اور کمالیت اُنکی تمام ہندوستان مین مشہور ہی تین مہینے تک محنت
کر کے ایک رسالہ بیان مین امکان مثل کے تقویۃ الایمان کے بعض اقوال کے رد مین لکھکر مولانا ممدوح کے
پاس بھیجا تھا جسوقت مولانا ظہر کی نماز پڑھکے جامع مسجد سے شاہجہان آباد کی نکلتے تھے قاصد نے اُسوقت

وہ رسالہ اُنکے حوالہ کیا۔ مولانا نے اُسیوقت کھڑے کھڑے اُس رسالے کو اول سے آخر تک دیکھ لیا بعد اُس کے سیڑھیون پر مسجد کی بیٹھ کر دوات قلم کاغذ منگوا کر رد لکھنا اُسکا شروع کیا۔ اور عصر تک اُسکا رد لکھکر اُسی قاصد کے حوالہ کر نماز عصر کی ادا کی۔ اور مولوی فضل حق کی تین مہینے کی محنت کو دو گھنٹے مین اُڑا دیا مولوی فضل حق نے اُس رسالہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا۔ اور رد اُسکا نہ لکھ سکے۔ پھر اس ملک کے بعضے نامعقول نیم ملاؤن کو ہوس ہے کہ دو چار رسالے صرف ونحو اور معقولات کے پڑھکر اُن علامۂ لاثانی پر طعن کرین اور اُن کے تقویۃ الایمان وغیرہ رسالون کا رد لکھین۔ سُبحان اللہ یہ چھوٹا منھ وہ بڑی بات۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ افسوس کہ ضدی جاہل لوگ ایسے بڑے ولی اللہ کو جس نے اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے واسطے لڑتے لڑتے جان دی اور کافرون کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ اور جان و مال اپنا اللہ کی راہ مین فدا کیا کیونکر بُرا کہتے ہین۔ اور منتقم حقیقی کے انتقام سخت سے نہین ڈرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ مولانا مغفور کو جزاے خیر دیوے اور دشمنون کو اُن کے دونون جہان مین روسیاہ کرے آمین ثم آمین

سوال ہفتم

بعد ازانکہ تعظیم واجلال حضرات انبیاء واولیا بمذہب ایشان شرک باشد صورت پرستی سیر احمد بعد قتل وی کہ پوست گوسپندی را از کاہ پُر کردہ سیر احمد ساختہ بودند و ازان حلیہ منافع از خلق نمودہ آن در شرع ایشان درست است یا نہ

ترجمہ ساتوین سوال کا۔ جبکہ تعظیم کرنا اور بزرگ جاننا انبیا اور اولیا کا اُس فرقہ کے مذہب مین شرک ٹھہرا تو کیون سیر احمد کے قتل ہونیکے بعد اس فرقہ کے لوگون نے بکری کی کھال مین بھس بھرکر اُنکی صورت بنائی اور اُسی صورت پرستی مین لوگون سے بہت روپیے کمائے پس یہ صورت پرستی اُن کی شرع مین درست ہے یا نہین۔

جواب

ساتوین سوال کا جواب بھی پانچوین سوال کے جواب مین گذرا۔ اور صورت پرستی کرنے والے اور اس حیلے سے روپیہ کھانے والے وہی لا مذہب لوگ ہین جنکا ہمنے رد کیا ہے۔ سو عورتون کی صورت پرستی کے حیلے سے روپیہ کھانے کے سبب سے اُن لامذہبون اور سائل مین ایک مناسبت اور برادری پائی گئی اب سائل کو اُن لامذہبون کی طرف سے جواب دینا پاس برادری مین داخل ہے اور اس سوال سے اصل مطلب سائل کا

دریافت ہوا۔ فائدہ۔ سائل نے جو لکھا ہی کہ تعظیم اور اجلال حضرات انبیا اور اولیا کا مذہب مین اُنکے شرک ہی سو اگر اُن سے مراد فرقۂ اسمعیلیہ ہی تو ہم اُس فرقہ کے حال سے واقف نہین کہ وہ کون ہی اور اعتقاد اُن کا کیسا ہی جیسا کہ پہلے سوال کے جواب مین گذرا۔ اور اگر اُن سے مراد حضرت سید احمد قدس سرہ کے گروہ ہین تو یہ لکھنا سائل کا بڑا بہتان ہی کیونکہ وے لوگ بزرگون کی ہر قسم تعظیم کو شرک نہین بولتے ہین بلکہ علماے سنت وجماعت کے فتوے کے مطابق بعضی تعظیمون کو واجب کہتے ہین اور بعضی کو مستحب اور جو تعظیم کہ مفضی الی الشرک ہی سو البتہ حرام ہی جیسے بزرگون کے نام کی نذر کرنے اور اُن کے نام کا جانور چھوڑنا اور اُنکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا اور اُن کی قبرون کو سجدہ کرنا اور اُسپر پیشانی ملنا اور اُسکی چارون طرف طواف کرنا اور دور دور سے اُن کو پکارنا اور اُن سے مدد طلب کرنا اور اُنکو عالم الغیب اور قادر مطلق اعتقاد کرنا وغیرہ رسمین جو اس ملک مین مروج ہین اور عوام الناس اُن کو بزرگون کی تعظیم سمجھتے ہین سو البتہ شرک اور حرام ہی اور دلیل اسکی عقائد اور فقہ کی معتبر کتابون مین موجود ہی جسکو منظور ہو تو عقائد نسفی اور عقائد تمہید اور شرح فقہ اکبر اور فتاوی عالمگیری اور بحر الرائق اور نہر الفائق اور درمختار اور رد المحتار وغیرہ کتابون معتبر مین دیکھے۔ وجودیہ لوگ جو مثل سائل کے ہین حضرات انبیا اور اولیا کو عین خدا اعتقاد کر امور مذکورہ جو خاص خداے تعالی کے واسطے ثابت ہی اُنکے واسطے جائز رکھتے ہین بلکہ واجب سمجھتے ہین اور منع کرنے والے کو اُسکے کافر اور گمراہ بولتے ہین۔ اسی واسطے سائل بھی ہمارے گروہ کو اُنکو منع کرنے کے سبب سے بُرا کہتا ہی اور گمراہ بولتا ہی مگر ہم کو اس بات سے ناراضی نہین۔ کیونکہ ہم یہی سمجھتے ہین کہ جیسا رافضی اور خارجی اور معتزلی وغیرہ گمراہ فرقے ہمکو بُرا کہتے ہین ویسا یہ بھی سہی۔ اور سائل نے جو سوال کیا ہی کہ صورت پرستی پیر احمد کی درست ہی یا نہین سو یہ سوال کرنا اُسکا اُن صورت پرستی کرنے والون سے پوچھنا چاہئے نہ ہم سے۔ کیونکہ ہم تو سائل اور لامذہب دونون کے رد کرنے والے ہین پھر ہم سے اس بات کا سوال کرنا طرفہ حماقت ہی۔ اور حقیقت پوچھئے تو سائل کو اس بات کا سوال کرنا ہرگز نہین پہونچتا ہی کیونکہ اس بات مین سائل اور وے دونون برابر ہین۔ اسواسطے کہ اگر اُن لوگون نے سچ مچ صورت پرستی حضرت سید احمد قدس سرہ کی کی ہو تو اپنے پیر کی صورت پرستی کی نہ غیر کی۔ اور پیر کی صورت پرستی کرنی سائل کے مذہب مین جائز ہی بلکہ واجب۔ اسی واسطے سائل نے اپنے رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ شغل برزخ واجب ہی اور پیر پرستی

رکن رکین طریقت کا ہی۔ اور مریدون کو اپنے کلمہ طیب کے معنی یون بتلاتا ہی کہ ابتدا مین معنی اس کے لا الہ الا الشیخ المخلص اور درمیان مین لا الہ الا الرسول اور انتہا مین لا الہ الا انا تو جب کہ سائل کے مذہب مین یہ سب باتین درست ہوئین تو صورت پرستی کرنا لامذہبون کا کیون درست نہوگا بلکہ اگر وے لوگ پیر کے سوا دوسرون کی صورت پرستی بلکہ بت پرستی بھی کرتے تو بھی سائل کے مذہب کی رو سے انکو کچھ ملامت نہ پہونچتی۔ کیونکہ سائل کے مذہب کے پیشوا صوفی عبد الرحمن لکھنوی نے اپنے رسالۂ ہندی مین لکھا ہی کہ جو بت پرستی کرتا ہی سو وہ خدا ہی کو پوجتا ہی پوجنے کی راہ بھول کر۔ اور اسی بحث کے نیچے لکھا ہی کہ موسی نے جو ہارون کو کوہ طور سے آنے کے بعد اینچ کھینچ کیا ہی سو اسلیے کہ کیون سامری کی اطاعت بھی اور ناحق بنی اسرائیل مین پھوٹ ڈالی انتہا۔ جب سائل کو چاہیے کہ لامذہبون کو اپنا برادر دینی سمجھ کر انکی طرف سے جوابدہی کرے۔ نہین تو چپ رہے

خاتمہ

ازحال این فرقہ در حیص بیص افتادہ ام بجواب شافی تسلی بخشندہ" از مسکین مخلص الرحمن عفی عنہ"

ترجمہ خاتمے کا اس فرقے کے حال سے ہم بہت حیرت و تشویش مین ہین جواب شافی سے ہمین تسلی بخشین۔ "مسکین مخلص الرحمن عفی عنہ کی طرف سے"

جواب

خاتمہ مین یہ عبارت جو لکھی ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ غیر کے حال سے حیص بیص مین پڑنا ضرور نہ تھا۔ اور جو اس حیص بیص مین پڑا تو چندان خوف بھی نہین ہی کیونکہ یہ مرض دوا پذیر ہی۔ اب ہمنے جواب شافی لکھا ہے انشاء اللہ تعالی اسسے تشفی ہو جاویگی۔ ہان فاتحہ رسمی کے مقدمہ مین جو سائل کا حال ہوا ہی کہ پہلے وہ اسکے مانعین مین سے تھا اور اب مجوزین مین سے ہوا اور اپنے بدعتی بزرگون کو اسکا عامل پاتا ہی اور دینی کتاب مین اسکا کہین پتا نہین لگتا سو بڑی مشکل ہی کہ اب نہ تو دینی کتابون کو چھوڑ سکتا ہی اور نہ بدعتی بزرگون کو کیونکہ سائل پہلے لامذہب وہابیہ کا مرید ہوا تھا بعد اسکے حضرت سید صاحب کے خلیفون سے بیعت کی پھر اس سے مرتد ہو کے نسبت کرنے والے تفضیلیہ بدعت مین گرفتار کا مرید ہوا اب اگر اس بدعتی پیر سے بھی پھر جاوے تو لوگ موم کی ناک کہینگے تو اب اس صورت مین اپنے حال اور ان بدعتی بزرگون کے حال سے البتہ

حیص بیص کا مقام ہی۔ اب مشکل یہ آپڑی ہی کہ لوگ کہتے ہین کہ مخلص الرحمن کے اس حال پر قائم رہنے کا بھی کیا
اعتبار اُنکا رنگ بدلا کرتا ہی اور اُن کا حال تو ایسا ہی نظر پڑتا ہی کہ ایک مولوی روپیہ پا کے نصاری ہوا پھر
یہودیون نے زیادہ روپیہ دیا تب یہودی ہو گیا پھر مسلمانون نے اُس سے بھی زیادہ روپیہ جمع کیا تب مسلمانونکی
مجمع مین مسلمان ہونے کو آیا تماشا ئین بہت جمع تھے ایک درویش نے ازدحام دیکھ کے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا
ہی لوگون نے حال بیان کیا تب اس درویش نے کہا کہ تم لوگ اپنا روپیہ خراب نکرو۔ این گبر گاہی مسلمان نخواہد شد۔
ایسی ایسی رسوائی کی باتین سُنکے بلاشبہ حیص بیص کا مقام ہی۔ اور جو سائل نے مکر کا جال پھیلایا تھا اور آفتاب ڈھلنے سے
پچھم طرف کے مکان کی ٹٹی مین کپڑے کا پردہ ڈالتا تھا جب کوئی پچھم طرف سے جاتا تو بسبب متعدد ہونے خانون کے جو
جعفری ٹٹی کی بندش مین خانے خانے ہوتے ہین اُس پردہ پر متعدد سایے سرنگون آدمی کی شکل پڑتے تھے جب
کوئی معتقد پوچھتا کہ یہ سب کون نظر آتے ہین تب مولوی مخلص الرحمن کہتے کہ یہ اللہ تعالی کے کوئی مخلوق ہین اور
معتقد دلال لوگ کہتے کہ یہ سب فرشتے ہین اور رات کے وقت مریدکے اور اپنے درمیان چراغ رکھ کے جو
شعبدہ کرتے تھے سو انھین کے معتقد حیدر علی نے اس راز کو فاش کر دیا اور گاہی گورو چرانے والے کو بھی ویسا
فرشتہ دکھانا بتا دیا تب سب کوئی کھیل سے اسی طرح کا سایہ دکھانے اور ٹھٹھا کرنے لگے تو اس سبب سے بھی البتہ حیص بیص کا
مقام ہی۔ پھر سائل جو بر سر مجلس عام چودھری محمد حافظ کے مکان مین پانچ عورت کے پیٹ پر جو بچہ ہونے کے لیے عا
کروانے آئین تھین اپنے دونون پاؤن لگا کے دیر تک رہا تھا۔ اور جو اپنے بعضے مریدون کی حویلی مین عورتون کے
درمیان کھانا کھانے بیٹھا تھا اور چارون طرف سے عورتین بیٹھ کر کوئی سالن درست کر دیتی تھی اور کوئی لقمہ بنا دیتی
تھی اور کوئی مچھلی کے کانٹے چنتی تھی اور سائل اُنکے درمیان بیٹھ کر مزے سے کھانا کھاتا تھا اور بات کرتا تھا۔ سو
اس سے لوگ اس پر بدظن ہوئے تو اب بلاشبہ حیص بیص کا مقام ہی۔ اور اب انشاء اللہ تعالی علم کا جو اس ذی غرور
کیا ہی سو عنقریب جاہل بن جاویگا اور ایک بات مُنھ سے نکال نہ سکے گا سب سے بڑھکے یہ حیص بیص کا مقام ہی۔ ہم نے اسقدر
نرم نرم باتین معتبر لوگون کی روایت کے مطابق جو لکھی ہین سو بلحاظ جواب ترکی بترکی کے اور یہ شروع آپکی طرف
سے ہوا ہی اور مشہور ہی کہ اَلْبَادِیْ اَظْلَمُ یعنی پہلے شروع کرنے والا بڑا ظالم ہی۔ اللہ تعالی آپ کا قصور معاف
کرے۔ اب آپ پھر سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہو جیے اور اس عداوت سے توبہ کیجیے۔ کیونکہ دلی سے عداوت کرنیوالے پر وبال آتا ہی

آیندہ آپ مختار ہین۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ ۱۲۷۸ھ علی جونپوری"

خاتمۃ الکتاب

واضح ہو کہ جب ان ساتون سوال کا جواب مولوی مخلص الرحمٰن کے پاس پہونچا تو اسکو دیکھ کر وہ بہت ناخوش ہوا اور جو کچھ کہ زبان پر آیا کہا اور ان جوابون کی تردید مین ایک حرف بھی دلیل شرعی کیساتھ نہ لکھ سکا مگر ایک خط مین بعضے اگلی بزرگون کی مذمت اور چند کید عوام فریب لکھ کر جناب مولانا کرامت علی صاحب کے پاس بھیجا اور ایک اشتہار اس مضمون کا لکھ کر بازارون مین لٹکا دیا کہ فلانے نے جو پہلے سوال کے جواب مین لکھا ہی کہ دور اجتہاد کا ختم نہین ہوا ہی سو جھوٹھ ہی کیونکہ اہل سنت وجماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا ختم ہوچکا ہی پھر دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہین اور دورۂ اجتہاد کو باقی سمجھنا فرقہ وہابیہ کا مذہب ہے نہ مذہب اہل سنت کا۔ اسیطرح اور بھی کتنی باتین جاہل فریب لکھ کر عوام الناس مین اشتہار کر دیا۔ اور خود اس مسئلے کی تحقیق کرنا شرع کی کتابون سے تو بالائے طاق رکھا۔ مولانا ممدوح نے اس مضمون کو جو حوالہ تفسیر احمدی کیا ہی اسکو بھی ذرا دیکھ نہ لیا اور مارے ضد اور عداوت کے بیہودہ باتین بکین اور جمہور اہل سنت کو وہابی قرار دیا چنانچہ قریب ہی معلوم ہوگا مولانا ممدوح نے لوگون کی ہدایت کیواسطے اُسکے عوام فریب کیدون مین سے جنکو اُسنے اس خط مین لکھا تھا اور جس کید سے ہر وقت اپنی مجلسون مین لوگون کو گمراہ کرتا تھا اسمین سے سات کید کا رد بخوبی لکھ کر اس رسالے کے اخیر مین لاحق کر دیا تاکہ لوگون کو اُسکے کید کا حال معلوم ہو اور متقی لوگ اُس سے کنارہ پکڑین۔ مگر چونکہ اسوقت اس رسالے کے چھاپنے کی حالت مین اُن کیدون کا جواب چھاپنا بعضی سبب سے دشوار ہوا اس واسطے وہ چھوڑ دیا گیا۔ صرف اُن مین سے دوسرے کید کا جواب جو دور اجتہاد کے باقی رہنے اور باوجود اُسکے پانچوین مجتہد کی تقلید حرام ہونیکے باب مین تفسیر احمدی سے لکھا ہی مخالفون کی ناک توڑنے کے لیے یہان ذکر کرتا ہون۔ مولانا ممدوح نے لکھا ہی کہ دوسرا کید مولوی مخلص الرحمٰن کا یہ ہی کہ عوام الناس کو اہل سنت کے سچے عقیدے سے پھرانے اور اُنکے مذہب کی معتبر کتابون پر حرف لانے کے واسطے لکھا ہی کہ سارے اہل سنت وجماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا منقرض ہو گیا ہی اور بعد ائمۂ اربعہ کے دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہین۔ سو اس کید کا جواب یہ ہی کہ کلکتے کے چھاپے کی تفسیر احمدیہ کے چار سو ستائیس [۴۲۷] صفحہ مین سورۂ انبیائی اس آیت وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ الخ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وَاَمَّا

الثالث ای انحصار المذاهب فی الاربعۃ فلان الاجتهاد وان کان لم یختم ویحتمل ان یوجد مجتهد اخر یجتهد علی خلافهم بل قد وقع کذلک وقد وجد المجتهدون قریب مائۃ او اکثر لکن قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للاربع فلا یجوز الاتباع لابی یوسف ومحمد وزفر وشمس الائمۃ اذا کان قولهم مخالفا للاربع وکذا لا یجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفا لهم انتهی ترجمہ لیکن تیسری بات یعنی چار ہی مذہب کا انحصار سو اس واسطے ہی کہ اجتہاد اگرچہ ختم نہوا اور احتمال ہی کہ دوسرا مجتہد پایا جاوے کہ اجتہاد کرکے اُن چارون کے خلاف مسئلہ نکالے بلکہ ایسا ہوا اور مجتہد لوگ قریب سو کے بلکہ زیادہ پائے گئے لیکن اجماع اس بات پر ہوگیا کہ اتباع اور تقلید انھین چار ہی کی درست ہی اور کسی کی نہین. تو اب اس صورت مین امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر اور امام شمس الائمہ رحمہم اللہ کی تقلید درست نہوگی جب کہ ان سب کا قول اصل قاعدہ مین ان چارون کے مخالف ہوگا اور اسی طرح سے جو مجتہد کہ نیا ہوتا جاویگا اور اُسکا قول چارون کے خلاف ہوگا تو اُسکی تقلید درست نہوگی۔ انتہی - اور یہ مسئلہ اصول فقہ کا ہی۔ اصول فقہ کی کسی معتبر کتاب سے اجتہاد کا موقوف ہوجانا ثابت نہین بلکہ اصول فقہ تو اجتہاد کرنیکا ہتھیار ہی جو کوئی چاہے بحر العلوم کی شرح مسلم الثبوت اور نور الانوار وغیرہ مین دیکھ لے۔ ہان تقلید کا انحصار البتہ لکھا ہی کہ چارون اماموں کے سوا پانچوین کی تقلید درست نہین اور یہی ہمارا عقیدہ اور مذہب ہی جسکو شبہہ ہو تو ہمارے رسالۂ قوت الایمان اور نسیم الحرمین کو دیکھ لے۔ تو اب مسلمان لوگ غور کرین کہ مولوی مخلص الرحمن کی بات تفسیر احمدی اور اصول فقہ کے خلاف ہی یا نہین۔ اور دور اجتہاد کو باقی کہنا عقیدہ محققین اہل سنت کا ہی یا نہین۔ یہان تک کلام مولانا ممدوح کا تمام ہوا۔ اب اس سے صاف کھل گیا کہ مولوی مذکور اہل سنت کے عقیدہ کو عقیدہ وہابیوں کا قرار دیکر خود گمراہ ہوگیا اور بزرگوں کی شکایت کر اور حق کو باطل کہکر دونون جہان مین رسوا ہوا۔ اسی طرح اُسنے اور بھی بہت سی باتین جھوٹھی بناکر اشتہار کردیا تھا مگر اس اشتہار سے وہ خود ذلیل ہوا دوسرے کا کچھ نہ بگڑا چنانچہ اُسنے ایک اشتہار مین مولانا ممدوح کو مذہب کا منکر اور حنفی مذہب سے خارج لکھا تھا اُسکو دیکھکے عوام الناس بھی جو مفتاح الجنۃ اور قوت الایمان سے واقف ہین احوال پڑھے اور اُسکے اشتہار پر تھوکے اور دوسرے اشتہار مین لکھا تھا کہ فلانا کافر ہی اور صراط المستقیم و قوت الایمان و مسائل اربعین و مائۃ المسائل و تفسیر مرادیہ

وتنبیہ الغافلین ودفع الشرور وہدایت الاسلام وعقائد حقہ وغیر ذلک وہابی مذہب کی کتابین ہین ان کتابونپر عمل کرنا کفر و ضلال کا سبب ہے۔ سو اس اشتہار کو دیکھ کے علماے حقانی نے اُسکی تکفیر کا فتوی لکھا اور حکم دیا کہ وہ خارج الاسلام ہے اُسکے ساتھ اختلاط رکھنا اور اُسکا ہم مجلس ہونا اور اسکو سلام علیک کرنا اور اسکا ذبیحہ کھانا ہرگز روا نہین۔ دیکھو کہ وہ اپنے اشتہار سے آپ کیسا ذلیل ہوا۔ اور انہین دنون حاجی صوفی محمد ادریس نظام پوری نے اُس اشتہار کو کلکتے کے سندربیٹی کی مسجد مین جناب محدث ومفسر مولانا حافظ احمد علی صاحب سہارنپوری اور جناب مولانا حافظ جمال الدین صاحب اور مدرس جناب مولوی مجیر الدین صاحب کے روبرو رکھکر پوچھا کہ اس اشتہار لکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہین۔ تو بعد مطالعہ کے ان تینون بزرگ نے بالاتفاق فرمایا کہ اُسکے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز درست نہین ہے کیونکہ وہ شخص مسلمانونکو کافر کہنے اور اہل سنت کی کتابونکو کفر وضلال کا سبب لکھنے کے باعث مسلمانی سے خارج ہوگیا ہے۔ اللہ تعالی اُسکو توبہ نصیب کرے یہ خبر مجھکو اُس مسجد کے معتبر طالب العلمون سے معلوم ہوئی ہے۔ اب مسلمانون کو چاہیے کہ ہر بات مین ایسے لوگون سے پرہیز کرین اور اپنے دین وایمان کو ایسے دجالونکی دغابازی سے بچا دین۔ یا اللہ یا کریم تو اپنے فضل وکرم سے مومنونکو شیطانکی دغا وفریب سے محفوظ رکھ۔ اور اپنی اور اپنے رسول مقبول کی رضامندی کی راہ پر چلا آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا وشفیعنا ووسیلتنا فی الدین والدنیا والآخرۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وارحمنا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اعلام۔ جاننا چاہیے کہ اس کتاب مین جو چند فائدے زیادہ کیے گئے سو وہ کتاب تحفۃ المخلصین سے لکھی گئی اور وہ کتاب بھی ان ساتون سوالونکی جواب مین زبان فارسی مین تیار ہوئی ہے۔ اور سواے اُسکے اور بھی ایک کتاب جسکا نام سل الحسام لنصرۃ السید احمد وخلفائہ الکرام ہے عالم باعمل فاضل بے بدل مولوی محب علی صاحب اسلام آبادی مدرس مدرسہ چوگھریہ علاقہ ضلع بردوان نے اُسکو ان ساتون سوال کے جواب مین تصنیف فرمائی ہے۔ اور مولوی مخلص الرحمن نے جو مولانا ممدوح کی مذمت مین ایک اشتہار بزبان اردو صحیفہ اخبار جام جہان نما مین چھپوایا تھا۔ اور اُسمین چند مسائل کی بابت مولانا ممدوح پر تہمت وبہتان لگا کی مشہور کر دیا تھا تو اُسکی تردید مین بھی ایک کتاب بہت ہی نفیس فارسی عبارت مین لکھی گئی ہے اور نام اُسکا انوار کرامت ہے۔ اگر خدا تعالی کی عنایت وکرم سے یہ سب کتابین چھپ جائین تو بیشک موجب زیادت سرور مخلصین اور رفع عناد معاندین کے ہوگا۔ اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانونکو دنیا مین اپنی ہدایت اور قیامت مین رسول اللہ کی شفاعت نصیب کرے آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ مقامع المبتدعین مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور بماہ شعبان ۱۳۱ھ مین چھپکر شائع ہوا

حق الیقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جس نے ہمکو مسلمان کیا اور درود بیشمار اُسکے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جنکو اللہ نے ہماری ہدایت اور شفاعت کا وسیلہ کیا اور اُنکی آل اور اصحاب اور ازواج پر جنکے وسیلے سے ہمکو حدیث اور قرآن ملا بعد اسکے علی جونپوری اس رسالہ حق الیقین مین دینی محبت کی راہ سے سب کلمہ گو بھائیون سے کچھ عرض کرتا ہے

پہلی عرض مسلمان بھائیون کی اتفاق کی توقع پر

وہ یہ ہی کہ ہم تم سب کوئی آپس مین بھائی ہین ایکہی کلمہ کے شریک اور ایک ہی اللہ کے بندے اور ایک ہی رسولؐ کی اُمت اب ہمکو اور تمکو یہی مناسب ہی کہ دنیا مین سب کوئی ملکے ایک ساتھ کھانا پینا کرین اور ایک ہی ساتھ ملکے جماعت کی نماز پڑھین اور شادی غمی مین ہم تم آپس مین شریک رہین اور مصیبت کیوقت مین ہم تمھاری حمایت کرین اور تم ہماری حمایت کرو آخر قیامت مین ایک ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار اور ایک ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہم سبکو درکار ہے اور اُسی سے ہم سبکی نجات ہی اب ہماری تمھارے ایک شامل ہونے کی راہ ہمارے تمھارے بنائے ہوئے نئے طریق مین نہین ہی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زمانے مین سب مسلمان بھائیونکو ایک ہی چال چلنے کیواسطے اور ایک شامل متفق ہو کے کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے نماز روزہ کرنیکے واسطے جو چال اور طریق سکھا گئے ہین اُسی طریق پر چلنے سے ہم سب بھائی

آپسے آپ ایک شامل ہو جاوینگے اور وہ چال اور طریق اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب مین سے ایک مذہب کے اختیار کرنے مین کھل جاتی ہی اور اُسی چال پر چلنے اور آپس مین بھائی بن جانیکی تعریف اللہ تعالی نے چوتھی سپارہ سورۂ آل عمران مین فرمایا ہی - وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. ترجمہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی یعنی قرآن سب کوئی ملکر اور پھوٹ نڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت دی تمھارے دلون مین اب ہوگئے اُسکے فضل سے بھائی یعنی تم سب کوئی مسلمان ہوکے کلمہ پڑھکے آپسمین بھائی بن گئے۔ اور تھے تم کنارے پر ایک آگ کی گڑھے کے یعنی جب تم مسلمان نتھے پھر تمکو خلاص کیا اُس سے یعنی تمکو مسلمان کیا اسی طرح کھولتا ہی اللہ تمپر اپنی نشانیان شاید تم راہ پاؤ۔ مسلمان بھائیو اب دھیان کرو کہ جو چال محمد صلے اللہ علیہ وسلم چلاگئے اور اُسی چال کی اللہ تعالی نے تعریف کی سو اُس چال کا خزانہ اور اُس چالکی جڑ اور بیج اور بنیاد اور اصل وہ چال ہی جسکا نام کلمۂ طیب ہی وہی اصل چال ہمارے تمھارے ماباپ بھی سکھاگئے وہ اصل چال کسی نئے مولوی نے نہین سکھلائی اب سمجھو کہ جو اصل چال ہمارے تمھارے پیغمبر اور ماباپ سکھاگئے ہین اُس اصل چال کو کسی دشمن اور بدکار اور بدمذہب کے کہنے سے اور اُسکی بدچال کو دیکھ کے کسواسطے چھوڑین اور آپس مین پھوٹین اب ہمکو تمکو مناسب ہے کہ جو شخص اُس پرانی چال کو چھڑانا چاہے اُسکو چھوڑدین اور اپنی پرانی چال کو ایسا مضبوط پکڑین کہ کوئی چھڑا نہ سکے کیونکہ اُس چال کے چھوڑنے سے ماباپ سے کپوت بنا اور پیغمبر کی امت سے خارج ہونا ہوتا ہی سو وہ اصل چال کیا ہی اُسکو ہم سب مسلمان بھائیون کو سُناتے ہین وہ یہ ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق سے مضبوط اور قایم ہوجانا اب بھائی انصاف کرو کہ یہ کلمہ نیا ہی یا پُرانا اور یہ کلمہ مسلمان کا ہی یا کسی اور کا اس کلمہ کے پڑھنے اور اسپر یقین کرنے سے آدمی کیا ہوتا ہی اور اس کلمہ کے انکار کرنے سے آدمی کیا ہوتا ہی اس بات کے دریافت کرنے کے واسطے کوئی مولوی اور مفتی درکار نہین اپنے ماباپ اور اپنے پڑوس کے بڑھے مسلمان مرد اور عورت سے پوچھ لو یقین ہی کہ وہ لوگ کہینگے کہ یہ کلمہ مسلمان کا ہی اسکے پڑھنے اور اسپر یقین کرنے سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور اس کے

انکار کرنے سے کافر ہوتا ہی اور اپنے ماباپ وغیرہ بڑے مسلمانون سے پوچھو کہ جو شخص یہ کلمہ منھ سے پڑھے اور
دل مین ایمان نہ لاوے وہ شخص مسلمان ہوتا ہی یا جو شخص کہ یہ کلمہ منھ سے پڑھے اور دل مین ایمان لاوے
سو مسلمان ہوتا ہی ہمکو یقین ہی کہ ماباپ وغیرہ مسلمان لوگ یہی کہین گے کہ جو شخص منھ سے کلمہ پڑھے اور دل مین
ایمان لاوے وہی شخص مسلمان ہوتا ہی اور جو منھ سے کلمہ پڑھے اور دل مین ایمان نہ لاوے سو مسلمان نہین کیونکہ وہ شخص
مسلمان کے دین کا ٹھٹھا کرتا ہی۔ تو اب ہم مسلمان بھائی سے کہتے ہین کہ جو شخص کلمہ کے معنی نہ پوچھیگا سو کلمہ پر ایمان
کس طرح لاویگا کیونکہ وہ شخص کلمہ کو کیا بوجھیگا کہ ہم کیا کہتے ہین یہ کسی شہر کا نام ہی یا کسی پھل کا نام ہی یا کسی مٹھائی
کا نام ہی سو جو اسکے معنی کو دل مین نہ سمجھیگا تو اپنے ماباپ کے فرمانے بموجب مسلمان نہین ہوسکتا اور اسی طرح تمہارے
ماباپ کے فرمانیکے موافق تمام جہان کے عالمون کا فتوا ہی۔ اب سب مسلمان مرد عورت کو لازم ہی کہ اپنی اپنی بولی مین کلمہ
کے معنی سیکھے کہ اسکے مضمون پر خوب مضبوط رہین سو اب ہم سب مسلمان بھائیونکی خیر خواہی کیواسطے کلمہ کے معنی اور
اسکی تفسیر بیان کرتے ہین دل لگا کے سنو لآ اله الا الله۔ نہین ہی کوئی معبود بندگی کے لائق سوائے اللہ کے یہ
عربی کے قاعدہ بموجب کلمہ کے لفظی معنی ہوئے اور اسکے معنی کا خلاصہ یہ ہی۔ اللہ کے سوای کوئی دوسرا معبود
بندگی کے لائق نہین اس طرح سے یاد کر لینا بھی کفایت ہی اب معبود کے معنی سنو معبود لغت مین اسکو کہتے ہین جس کی
کوئی بندگی کرے برحق ہو یا جھوٹا مثلاً کوئی درخت خواہ مٹی خواہ کوئی بت خواہ کسی کی قبر خواہ کسی کے نام کا جھنڈا
نشان خواہ ندی خواہ آگ خواہ پانی خواہ چراغ خواہ گاے خواہ کسی کے دروازے کی چوکھٹ وغیرہ کو پوجے تو یہ
سب بھی معبود کہلاوینگے مگر معبود باطل اور جھوٹھے۔ اور شریعت مین حکم ہی معبود برحق کی بندگی کا اور کلمہ مین
جو آلہ کا لفظ ہی اسکے معنی عربی کے قاعدہ کے موافق معبود برحق کے ہین جو بندگی کے لائق ہی اور معبود برحق
اللہ کی ذات پاک کے سوائے کوئی نہین اور کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سوائے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق
نہین یعنی جسکا نام اللہ ہی وہ بندگی کے لائق ہی اور جو اللہ نہین ہی سو بندگی کے لائق بھی نہین ہی۔ اور اللہ اس ذات
کا نام ہی جو ساری صفات کمال کا جامع ہی یعنی سارے صفات کمال کے اس ذات مین جمع ہین مثل خالقیت اور
رزاقیت اور بخشش اور جود اور معبود ہونیکے اور اللہ کا لفظ کے یہی معنی ہین تو جب اللہ کا لفظ بولے تب بولنے کی
ساتھہ ہی بوجھا گیا کہ یہ اس ذات کا نام ہی جو معبود اور خالق اور صانع اور رزاق اور جلانیوالا اور مارنیوالا

اور سننے والا اور دیکھنے والا اور کلام کرنیوالا اور جاننے والا اور قدرت رکھنے والا اور ارادہ کرنیوالا ہی اور جو کچھ عالم مین دیکھا اور سنا جاتا ہی سو سب اُسکی حیات اور علم اور ارادے اور قدرت اور کلام اور سمع اور بصر سے ہی اور سب اُسکی صفات کے پرتو ہین اور ہم لوگون کو خوب یقین ہی کہ یہ سب چیزین جو اللہ کے سواے ہین اور اُنکو لوگ پوجتے ہین سو کبھی اللہ نہین ہی بلکہ اللہ کے بندے اور مخلوق ہین اور یہ بات صاف ظاہر ہی سو وہ سب جب اللہ ہوے تو بندگی کے قابل بھی نرہے کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین۔ تو اب صاف کھل گیا کہ اللہ کے سواے اور دوسرون کو جو لوگون نے معبود بنالیا ہی وے سب کبھی بندگی کے لائق نہین بلکہ وے سب توڑنے اور چھوڑنے کے قابل ہین اور بندگی کے قابل فقط ایک اللہ ہی کی ذاتِ پاک ہی جو سب کہین موجود ہی اور سب کے حال سے واقف ہی اور سب کچھ سُنتا دیکھتا ہی اور اپنی پاکی اور لطافت کے سبب سے کسیکو نظر نہین آتا بھلا ہم لوگ اُسکو کسطرح اس آنکھ سے دیکھ سکین جب اُسکی مخلوق کے تئین جو جسم بولتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نے یہ کیا وہ کیا نہین دیکھ سکتے کہ یہ مین کہنے والا کون ہی تو اُس خالق کو کس طرح دیکھ سکین مگر دل کی آنکھ سے دیکھتے ہین اور یقین کرتے کہ اگر وہ ہر وقت موجود نہوتا تو یہ بولنا کہان سے بولتا اور اُس کا نور سب کہین نہوتا تو یہ آنکھ کسی چیز کو کس طرح دیکھتی آنکھ تو موجود رہتی ہی اور اندھیرے مین کچھ نظر نہین پڑتا جب چراغ چاند آفتاب کا نور ہوتا ہی تب آنکھ سب کچھ دیکھنے لگتی ہی پھر سوچو تو چراغ چاند آفتاب کے نور کو کس نور سے آنکھ دیکھتی ہی پس جس نور سے ان سبکا نور نظر پڑتا ہی وہ نور اللہ کی ذات پاک کا ہی جو سب کہین موجود ہی اسیواسطے ہم سب مسلمانون کو کوئی چیز بناکے پوجنے کی کچھ احتیاج نہین کیونکہ ہمارا معبود تو موجود ہی اور کفار نادانی کے مارے موجود معبود کو نہین پہچانتے اسواسطے اپنی بیوقوفی سے جھوٹھے معبودون کو جو اُنکی طرح وہ سب بھی مخلوق ہین اور اُنمین ٹوٹ جانے اور فنا ہوجانے کا خوف لگا ہی پوجتے ہین اور ہم سب مسلمانون کا اللہ معبود تو ہر وقت ہر کہین موجود ہی ہمیشہ رہے گا اُسکو نہ ٹوٹنے کا خوف ہی نہ فنا ہونیکی ڈر سو ہمکو کیا غرض جو اُسکے سواے دوسرے کو پوجین اب بھائیو بندگی کس کو کہتے ہین اُسکا بیان سنو بندگی کے معنی نہایت درجے کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔

اور بندگی تین قسم کی ہی جیسا کہ التحیات مین تینون قسمون کو جدا جدا بیان کیا ہی ان الفاظون مین اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب بندگیان قولی یعنی زبان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان فعلی یعنے

بدنی کی اور سب بندگیان مالی پاک کی یعنی تینون قسم کی بندگی اللہ ہی کیواسطے ہی اب تینون قسمون کا بیان سُنو۔
پہلی قسم۔ عبادت قولی ہی جس طرح قرآن کی تلاوت اور اللہ سے دعا کرنا اور اُس سے حاجت مانگنا اور اُسکی منت ماننی اور مصیبت کیوقت مین اُسکو پکارنا اور اُسکے آگے گڑگڑانا تضرع زاری کرنا اور اُسکے نام کو وظیفہ کرنا اور کعبہ مین جاتے وقت راہ مین اُسکا نام لینا اور سفر کرتے کشتی کھولتے لڑتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے گرتے پڑتے چھینکتے کھاتے پیتے ذبح کرتے وقت اُسی کا نام لینا سو یہ سب کام کسی دوسرے کے واسطے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بندگی قولی ہین
دوسری قسم۔ عبادت بدنی جس طرح روزہ نماز کعبہ کا طواف عرفات مین ٹھہرنا صفا مروہ مین سعی کرنا وغیرہ عبادتین بدنی جو فقہ مین مذکور ہین سو یہ سب کام کسی دوسرے کیواسطے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بدنی بندگی ہین۔
تیسری قسم۔ عبادت مالی ہی جسطرح زکوٰۃ دینا صدقہ فطر کا ادا کرنا اور اُسکے نام کا جانور ذبح کرنا اُس کے نام پر اور اُسکی خوشی کیواسطے کسیکو کچھ نقد دینا کپڑا پہنانا کھانا کھلانا صدقہ خیرات کرنا اور جو کچھ مال اُسکی خوشی کیواسطے خرچ کرنیکے نذر کیا ہو اُس نذر کو پورا کرنا کسی کا قرض ادا کر دینا اور اُسکے ذکر اور عبادت کیواسطے ایک گھر جسکو مسجد کہتے ہین بنانا سو یہ سب کام کسی دوسرے کے واسطے کبھی درست نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بندگی مالی ہین اصل یہی تین قسمین ہین ان تینون مین سے ایک چوتھی قسم نکلی ہی وہ۔
چوتھی قسم۔ عبادت مشترک ہی یعنی بندگی مالی اور بدنی ایک مین ملی ہوئی جس طرح حج کہ اُس مین طواف کرنے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنے اور اُسکا نام لینے وغیرہ کامون سے عبادت بدنی ادا ہوتی ہی اور راہ خرچ اور کرایہ جہاز وغیرہ کے دینے اور قربانی کرنے وغیرہ خرچ سے بندگی مالی بھی ادا ہوتی ہی سو یہ سب کام کسی دوسرے کے واسطے نہین کیونکہ کلمہ بولتا ہی کہ اللہ کے سواے کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین اور یہ سب کام بندگی مشترک ہین۔ اب دیکھو بھائیون یہ سب کام جو لوگ بھول کے دوسرے کیواسطے کرتے ہین سو ہمارے باپ دادے ہمکو کلمہ سکھا کے سب منع کر گئے ہین اب جو کوئی سوال کرے

کہ ہمارے باپ دادے بھی تو یہ سب کام کرتے تھے تو اُس کے چار جواب ہین۔

ایک جواب یہ ہی کہ تمھین انصاف سے کہو کہ جس طرح وہ لوگ کلمہ کو اپنا دین جان کے پڑھتے تھے اور تمکو بھی بڑی تاکید سے سکھلا گئے اُسی طرح یہ سب کام بھی جو بری رسم اور کلمہ کے خلاف ہین دین جان کے کرتے تھے اور تمکو بھی اُسکے کرنیکی تاکید کر گئے ہین یا نہین آخر یہی کہوگے کہ وے لوگ کلمہ دین جان کے پڑھتے تھے اور ہمکو بھی دین مین داخل ہونے کے واسطے وہی کلمہ سکھا گئے اور اُسپر قائم رہنے کی تاکید کر گئے ہین اور ان سب بری رسمون کو دیکھا دیکھی اور دنیا کی رواج کے موافق آپ کرتے تھے ہمکو اُسکے کرنیکی تاکید نہین کر گئے تب ہم کہین گے کہ بس جس بات کی باپ نے تاکید کی ہی اُسی پر قائم رہو اور ان سب بُری رسمون کو کرکے اُنکی بھول چوک لوگون کو یاد نہ دلاؤ بلکہ اُن کے واسطے دعا اور استغفار کرو کہ کلمہ کی برکت سے اللہ تعالے اُنکی بھول چوک بخشے پھر جو کوئی کہے کہ ہمکو کلمہ کی اور اُن رسمون کی تاکید ہمارے باپ کر گئے ہین تو ہم کہینگے چُپ رہو موئے باپ کی فضیحت نکرو اور کسی کے روبرو ایسی بات کا ذکر نہ کرو نہین تو لوگ اُنکو منافق اور فتان کہین گے کہ اُنھون نے چور کو کہا چوری کر اور ساہو کو کہا جاگو یعنی شرک کا حکم بھی دیا اور اُس کا منع اور رد کرنے والا کلمہ بھی سکھایا۔ اب جو کوئی کہے کہ ہم کس طرح معلوم کرین کہ اُن سب بُری رسمون کو وہی لوگ بھول کر کرتے تھے تو اُسکو سمجھا دو کہ اس طرح معلوم کرو کہ وہ سب رسم کلمہ کے خلاف ہین اور کلمہ کی دوسری راہ ہی اور اُن رسمونکی دوسری راہ کلمہ مین اور اُن رسمون مین دن رات کا فرق ہی جس طرح دن آنے سے رات بھاگتی ہی اور رات آنے سے دن۔ اُسی طرح کلمہ پڑھنے سے وہ سب رسم مٹتی ہی اور اُن سب رسمون کے کرنے سے کلمہ مٹتا ہی اسی واسطے ہم کہتے ہین کہ وہ لوگ بھول کے ان سب رسمون کو کرتے تھے کیونکہ مسلمان تھے جان بوجھ کے کلمہ کی مٹانیوالی رسم اور چال کیون چلتے۔ پھر جو کوئی کہے کہ وہ سب بڑے پُرانے لوگ اور ہمارے دادے باپ تھے اُن کے بھولنے کا بڑا تعجب ہی تو اُسکو یون سمجھا دو کہ بڑے پُرانے اور سب دادون کے دادا حضرت آدم علیہ السلام تھے آخر بھول کے وہ پھل جس سے منع کیا تھا کھا گئے پھر توبہ کی برکت سی اللہ نے اُن پر اپنا فضل کیا اور اُن کی بھول بخشی تو چھوٹے دادے کے بھولنے کا کیا تعجب ہی اب ہمکو لازم ہی کہ اُن پر نیک شبہہ کرین کہ وہ لوگ بھی بڑے دادے کی طرح سے توبہ کرکے مرے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ آدمی بھول

چوک گناہ سے نہین مردود ہوتا بلکہ توبہ نکرنے اور گناہ پر اڑنے سے مردود ہوتا ہی۔
دوسرا جواب یہ ہی۔ کہ وہ لوگ اپنی زندگی مین ہمیشہ کلمہ پڑھتے تھے اور بُری رسم اور چال اُن سے کبھی کبھی بھول چوک کے ہوجاتی تھی۔ اور مرتے وقت بھی اُسی کلمہ پاک کو پڑھکے مرے اُن رسمون کو کرکے نہین مرے اور تم لوگ بھی اُن کے مرتے وقت اُنکو کلمہ ہی یاد دلاتے تھے اُسوقت اُن رسمون کو نہین یاد دلاتے تھے توجس کلمہ سے زندگی مین اور مرتے وقت کام ہی اُسی کلمہ کے موافق عمل کرو اور اُسکے اُلٹے جو کام ہو اُس سے دل سے بیزار ہو۔
تیسرا جواب یہ ہی۔ کہ تمھارے باپ دادے برابر کہتے تھے کہ یہ کلمہ مسلمان کا ہی اس سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور اِسکا منکر کافر اور یہ کبھی نکہا کہ ان رسمون سے آدمی مسلمان ہوتا ہی اور اسکا منکر کافر بلکہ اُن سے جب کوئی اُن رسمون کا حال پوچھتا تھا تو کہتے تھے کہ صاحب یہ ایک رواج پڑگئی ہی اور کبھی کہتے تھے کہ یہ سب عورتون کا فساد ہی تو وے بیچارے اپنا ذمہ صاف کرگئے اللہ اُنکو بخشے۔
چوتھا جواب یہ ہی۔ کہ کلمہ قرآن اور حدیث اور سب دینی کتابون سے ثابت ہی اور تمام مسلمان پڑھی اَن پڑھے اُسکو حق کہتے ہین اور یہ بُری رسمین کسی کتاب سے ثابت نہین بلکہ سب کتابون سے اُسکا جھوٹھ ہونا ثابت ہی اور سب عالم اُسکو منع کرتے ہین فقط جاہل لوگ اُس مین گرفتار ہین سو اُن کا کیا اعتبار الحمد للہ لا الہ الا اللہ کے معنی سننے سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا۔ اب مومنو محمد رسول اللہ کے معنی سنو کہ بدعت بھی دور بھاگے۔ محمد رسول اللہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین یہ لفظی معنی ہوئے اور چاہے تو اِس کا خلاصہ یاد کرے محمد اللہ کے بھیجے ہین قاصد ہین کہ اُن کے ہاتھ اللہ نے اپنا خط یعنی قرآن شریف بھیجا اب جو کوئی اللہ کو معبود جانتے گا وہ مقرر اُسکے خط کو مانے گا اور اُسکے قاصد کی بات سُنے گا اور اُسکی تابعداری کرے گا کیونکہ اُسی معبود نے پانچوین سپارے سورۂ نساء مین فرمایا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ترجمہ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اللہ کے رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے اب سب بھائی کلمہ گو پر فرض ہی کہ سب دنیا اور دین کے کام مین اللہ اور رسول کی تابعداری کرین اور اختیار والے یعنی امام لوگ کے فرمانے بموجب عمل کرین اللہ کی فرض کو جان اور دل سے قبول کرین اور اُسکو بجا لادین اور اُسکے رسول کی سنت کو خوب مضبوط پکڑین کہ چھوٹنے

ٹھہراوے اور اُسپر عمل کرین اور امام لوگ جو اللہ اور رسول کے کلام سے اجتہاد اور قیاس کر کے مسئلہ نکالے ہین اُسکو فقہ کہتے ہین اور اللہ اور رسول کے حکم پر چلنے کی جو راہ مقرر کر گیے ہین اُسی راہ کو مذہب کہتے ہین اُسکو برحق جانین اور اُسی کے موافق عمل کرین اور کفر اور شرک اور بدعت اور بد مذہبون کی راہ سے دور بھاگین اور جو رسم اور چال لوگون نے دین مین نئی نئی نکالی ہی اور وہ رسم حضرت اور اُن کے اصحاب اور تابعین سے منقول نہین اور اُن کے دین کے موافق نہین اور کسی مجتہد سے منقول نہین اُس سے خوب کنارہ پکڑین۔

دوسری عرض کلمہ کے یقین کی مثالہما کے بیان مین

مسلمانون جس طرح اپنی ما کا ما ہونا سبکے دل مین یقین ہی کہ یہ میری ما ہی تو اب ہزار کوئی اُسکی ما کے ساتھ اُسکو نکاح کرنے کیواسطے قتل کرنے یا بادشاہت دینے کو کہے مگر وہ شخص اپنی ما سے کبھی نکاح نکریگا۔ کیونکہ اُسکے دل مین یقین ہی کہ یہ میری ما ہی اسی طرح جسکے دل مین کلمہ کا یقین ہی وہ کبھی اللہ اور رسول کے خلاف عمل نکریگا اور اگر کبھی بشریت کی تقاضی سے اُس سے کوئی کام اللہ و رسول کی حکم کے خلاف ہو پڑیگا تو اُس سے پشیمان اور شرمندہ ہوگا اور توبہ کریگا

تیسری عرض جھوٹھی فریب دینے والون سی بچنے کی راہ کے بیان مین

اب اس زمانے مین بہت سی جھوٹھے فریب دینے والے اپنی صورت عالمون کی سی بنا کے اپنے تئین عالم مشہور کر کے دینی کتابون اور دیندار عالمون اور قدیم بزرگون کے اُلٹے جھوٹے جھوٹے مسئلے بتاتے ہین مثلاً ہاتھ پکڑکے بیعت کرنا جو مسنون ہی اُسکو بدعت اور کفر کہتے ہین اور لڑکے کا ناڑا اپنے ہاتھ سے کاٹنا ماباپ پر واجب کہتے ہین اور اِس ملک کے پھنگے کو جراد یعنی ٹڈی جان کے اُسکے نہ کھانے والے کو کافر کہتے ہین اور عیدین اور جمعہ کی نماز کو اس ملک مین منع کرتے ہین اور جس سے تین روز کی نماز قضا ہوئی اُسکا جنازہ پڑھنا منع کرتے ہین اور بعضے چارون مذہبون کو اور فقہ کو بدعت کہتے ہین اور مجتہد کی تقلید کرنے کو منع کرتے ہین اور دیندار عالم جو سچے ہین وہ اُس جھوٹھے مسئلہ پر عمل کرنے سے منع کرتے ہین تب اُسمین اَن پڑھے لوگ گھبراتے ہین کہ ہم کس عالم کی بات مانین سو اُن جھوٹھون کے فریب سے بچنے کیواسطے ہم ایک آیت قرآن کی اور تین حدیثین اُسی رسول کی جنکا نام مبارک پُرانے کلمہ مین ہی لکھتے ہین اس آیت اور حدیث سے سچے جھوٹے مسئلہ صاف پہچان پڑین گے سبحان اللہ کیسے اچھے رسول ہین کہ اپنی

اُست کیواسطے کیسی سچی حدیثین یعنی باتین بتاگئے ہین کہ جو اس بات کو یاد رکھے اگرچہ اَن پڑھا ہو تو اسکو سیکڑون پڑھے گمراہ نکرسکین اور جھوٹھے سچے کو صاف پہچان لے جس طرح سے کسوٹی سے سونا پہچان لیتے ہین اسی طرح سے اُسبات سے ملاکے سچے جھوٹے مسئلے کو صاف پہچان لے۔ **پہلی حدیث** یہ ہی کہ مشکوۃ مصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انھون نے کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ **ترجمہ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ جمع نہین کرتا ہی میری اُمت کو یا فرمایا اُمت محمدؐ کو گمراہی پر ہاتھ قدرت اور احسان اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ہی اور جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے سو ڈالا جاوے آگ مین **دوسری حدیث**۔ اُسی کتاب و باب و فصل مین عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ **ترجمہ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو تم لوگ بڑی جماعت کی یعنی اُس مذہب اور راہ کی پیروی کرو جس پر بہت سے علما ہون اسواسطے کہ حال یہ ہی کہ جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور اُس راہ کو چھوڑ دے جس پر بہت سے علما ہین تو وہ شخص ڈالا جاوے آگ مین) اور اُس رسول کی بات کے موافق قرآن کی آیت ہی جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچوین سپارۂ سورۂ نسا مین وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِیْرًا **ترجمہ** اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اُسپر راہ کی بات یعنی معجزون پر واقف ہونے اور کھلی کھلی دلیلون کے ظاہر ہونے کے سبب سے اور چلے سب مسلمانون کی راہ سے سواے اعتقاد اور عمل مین ہم اُسکو حوالے کرین اُسی طرف جو اُس نے پکڑی اور ڈالین اُسکو دوزخ مین اور بہت بری جگہ پہونچا۔ ترجمہ ہندی مین اس آیت کا فائدہ یہ لکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہی مسلمانون کی جماعت پر جس نے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین بس جس بات پر اُمت کا اجماع ہوا وہی اللہ کی مرضی ہی اور جو منکر ہو سو دوزخی ہی انتہیٰ۔ سو مکہ مدینہ وغیرہ ملک کے تمام عالمون کا اجماع اسی بات پر ہی کہ بہتّر فرقہ گمراہ ہی فقط ایک فرقہ سنت وجماعت کا برحق ہی اور اُس فرقہ مین اللہ ورسول کے حکم کے

منزل پر چلنے کے چار مذہب یعنی چار رستے مقرر ہین اور اُسمین سے ایک مذہب کو اختیار کر کے اُسی پر چلنے پر
اجماع ہی اور یہ بات ٹھیک ہی راستہ نہ پکڑیگا تو اللہ و رسول کے حکم کی منزل پر کس طرح کود کے پہونچے گا اور اگر
ایکہ راستہ نہ پکڑیگا چارون پر ایکبارگی چلنے چاہے گا تب بھی مشکل مین پڑے گا۔ آب کوئی نادان چار مذہب
کو چار فرقے نہ جانے بلکہ ایک ہی حق فرقے کے اندر یہ چار رستے مقرر ہین جیسے ایک مکان مین چار دروازے۔
اور سنت وجماعت کی علما لکھتے ہین کہ فقہ اور عقائد و تصوف تینون ملکے دین ہی اور اسپر بھی اُن سب عالمون کا
اجماع ہی کہ قرآن و حدیث کے موافق سنت وجماعت مذہب کے عقائد اور تصوف اور فقہ کی کتابین ہین اُس کے
موافق چلے اب جو کوئی یہ سوال کرے کہ شیعہ اور معتزلہ اور خارجی وغیرہ بد مذہب لوگون کی بھی بڑی جماعت ہی
اور اُن کے مذہب کی بھی فقہ ہی تو اُسکا یہ جواب ہی کہ سنت وجماعت کے مذہب کے سوا دوسرے مذہب اور دوسرے
مذہب کی فقہ کے حق ہونے پر بالکل ملک کے عالمون کا خصوصاً مکے مدینے کے عالمونکا جہان دین حق قیامت
تک رہنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہی اجماع نہین ہوا اسواسطے وہ سب مذہب اور اُن کی فقہ
جھوٹی ٹھہری اور حقیقت مین سنت وجماعت کے سوا جتنے فرقے ہین اُن سبکی جماعت سنت وجماعت سے بہت
کم ہی اگر کوئی خوب تحقیق کرے تو حقیقت کھل جاوے جتنے عالم اور جتنی کتابین سنت وجماعت مذہب مین پاوینگے
اُسقدر کسی مذہب مین نہین تو حقیقت مین سواد اعظم کا مضمون سنت وجماعت کے فرقے پر صادق آیا ہی حقیقت یہ ہی
کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کو تو سب فرقے کہتے ہین اور بہتر فرقے گمراہ بھی اسی قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے
ہین کچھ بہتر قرآن نہین اُترے سو اس دعوی کرنے پر مت بھولو بلکہ جس مذہب پر مسلمانون کی جماعت کا اجماع پاؤ
وہی مذہب سچا ہی اور باقی جھوٹا۔ پھر جو کوئی کہے کہ یہ تو جاہل ہی اسکو یہ کہان سے معلوم ہوگا کہ اہل سنت وجماعت
کے مذہب پر اجماع ہوا ہی اور یہ کس طرح جانے گا کہ کون عالم سچ کہتا ہی۔ تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اُسی آیت و حدیث مذکور
بموجب جسکی بات بہت سے عالمون اور دین کے دیس یعنی مکے مدینے کے عالمون کے موافق ہو اور اپنے ملک کے
بادشاہ اور قاضی اور مفتی اور مولویون اور عابدون اور پرہیزگارون اور مشائخون کو اُسکی بات کے موافق پاوے
اور وہ سب کہدیوین کہ اُسکی بات سنت وجماعت کی کتاب کے موافق ہی اُسکو سچا جانے تو جس طرح ان لوگون کی گواہی
سے قرآن شریف اور سنت وجماعت مذہب کے حق ہونے پر یقین ہوا ہی اُسی طرح سے اس بات کو بھی سمجھو غرض

مسلمانون کی جماعت کی بات مانو چھوٹے پھاٹے اکا دکا کی بات نمانو۔ اور جو کوئی بد مذہب کوئی ایسے کام کرنے کا حکم دے جو اسکے مذہب والے نہین کرتے اور کہے کہ یہ کام کرنا حنفی مذہب مین بھی درست ہی تب اسکو جواب دے کہ جب سے مکے مدینے کے اور ہمارے ملک کے سارے علمای حنفی یہ کام کرین گے ہمکو اُن پر ملا جان سکے دھوکا ندے ایمان سب کا برابر ہی بڑا ہو یا چھوٹا ہند کا ہو یا بنگالے کا مکے کا ہو یا مدینے کا کیا بڑے لوگون کے پاس تو جانے نہین پاتا اسواسطے ہمارے پاس وسواس دلانے آیا ہی اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھکے بائین طرف تین مرتبہ تھتکارے اس طرح پر کر ذرا سا تھوک بھی نکلے تو وسواس دفع ہوجاویگا اسمین بڑی تاثیر ہی یہ بات حدیث سے ثابت ہی۔ ایک بات بڑے کام کی ہی اُسکا یاد رکھنا ضرور ہی وہ یہ ہی کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہی کہ اللہ تعالے کے نزدیک حق ایک ہی ہی مثلاً امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گوہ حرام ہی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک گوہ حلال ہی تو آخر اللہ تعالی کے نزدیک حق ایک ہی ہوگا یا گوہ حلال ہوگی یا حرام کیونکہ اللہ تعالی کی ذات پاک شک اور تردد سے پاک ہی سو جس مجتہد کی راے اُس حق تک پہونچی اُسنے ٹھیک اور درست سمجھا اُسکو اللہ تعالی دو اجر دیگا اور جسکی راے اُس حق تک نہ پہونچی وہ چوک گیا اسمین اُسپر گناہ نہین بلکہ اس صورت مین بھی اللہ تعالی اُسکو ایک اجر دیگا جیسا کہ اس مضمون کی حدیث جامع ترمذی مین موجود ہی اس مقام مین بعضے نادان بسبب بے علمی کے سوال کرتے ہین کہ جب مجتہدون کے اجتہاد مین خطا کا شبہہ لگا ہی تو اُن کی پیروی کس طرح کرین شاید کہ جس مسئلہ مین ہم ایک مجتہد کی پیروی کرین اُس مین وہ چوکا ہو تو اُن کا جواب یہ ہی کہ شریعت مین دل کے قصد اور ظن غالب کا بڑا اعتبار ہی تو اس صورت مین جس مجتہد کی حقیقت پر اسکو ظن غالب ہو اوسی کی تقلید کرے اسی مین اسکی نجات ہی اور ظن غالب اور یقین حاصل ہونیکی دو ہی صورتین ہین یا اپنے ظاہری حواس سے کسی چیز کو دریافت کرلینے کان سے سُنکے ناک سے سونگھ کے زبان سے چیکھ کے ہاتھ سے ٹٹول کے دریافت کرنا اپنی آنکھ سے دیکھ کے یقین کرنا جس طرح سے زمین یا دریا کو آنکھ سے دیکھکے یقین ہوتا ہی یا خبر متواتر سے سُنا یعنی بہتیرے آدمیون کی زبان سے سُنکے کسی چیز کے ہونے پر یقین ہونا جس طرح سے مکے مدینے کو جس نے نہین دیکھا ہی اُنکو بہتیرے آدمی سے سُنکے یقین ہی کہ یہ دونون شہر دنیا مین ہین اسی طرح سے کسی مجتہد کی حقیقت پر ظن غالب ہونیکی دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہی۔ کہ جس شخص کو اجتہاد فی المذہب کی لیاقت ہو اور اس شخص کو اپنے علم کی تحقیق سے کسی مجتہد

کی حقیقت پر ظن غالب ہو جاوے اور اُس مجتہد کے مذہب کو حدیث قرآن کے موافق پاوے تو یہ شخص اسی مجتہد کی تقلید کرے۔ **دوسری صورت یہ ہی** کہ کوئی شخص اپنے ملک کے قاضی مفتی بادشاہ عالم اور اپنے ماباپ استاد و مرشد کو ایک مجتہد کی تقلید کرتے دیکھے اور اُن سب کی زبان سے اُس مجتہد کے مذہب کی خوبی سُنے اور مکے مدینے مین بھی اُس مذہب کا جاری ہونا سُنے اور اُس مذہب کے حق ہونے پر اجماع ہونا سُنے یعنی وہ مذہب سواد اعظم کے موافق ہو اس سبب سے اُس مجتہد کی حقیقت پر اسکو ظن غالب ہو جاوے تب یہ شخص اُسی مجتہد کی تقلید کرے۔ اب ایک مسئلہ فقہی سنو تا کہ شریعت مین ظن غالب کے معتبر ہونے پر یقین خوب ہو جاوے وہ یہ ہو کہ قبلہ ایک ہی ہو اسمین کچھ شک نہین پھر جو شخص کسی ملک کے میدان مین مثلاً ہندوستان کے میدان مین جا پڑے اور اُسکو قبلہ کا سمت معلوم نہو اور اُس جگہہ کا باشندہ بھی کوئی وہان پر موجود نہو تب اپنے دل مین ٹھہراوے جسطرف اُسکا ظن غالب ہو کہ اسی طرف قبلہ ہو وہ شخص اُسی طرف نماز پڑھے اگرچہ اُس طرف قبلہ نہو گا مثلاً وہ جنوب کے طرف ہوگا مگر اُسکی نماز بلا شبہہ اور بلا خلاف درست ہوگی پھر اُسی میدان مین دوسرا شخص آ پڑا اُسنے بھی اپنے دل مین ٹھہرایا اور اُسکو ایک طرف قبلہ ہونیکا ظن غالب ہوا اور حقیقت مین اُس طرف قبلہ نہ تھا بلکہ وہ شمال کیطرف تھا اور اُسنے اُسی طرف نماز پڑھلی تو اُسکی نماز بھی بلا شبہہ اور بلا خلاف درست ہوئی اسی طرح تیسرا آ پڑا اُس نے بھی اپنے ظن غالب کی طرف نماز پڑھی اور حقیقت مین اُس طرف قبلہ نہ تھا بلکہ وہ مشرق تھا تو اُسکی نماز بھی بلا شبہہ اور بلا خلاف درست ہوئی پھر چوتھا آ پڑا اُسنے بھی اپنے دل مین ایک طرف ٹھہرایا جس طرف اُسکا ظن غالب ہوا اور حقیقت مین اُسی طرف قبلہ بھی تھا اُس نے اُسطرف نماز پڑھی اُسکی نماز بھی بلا شبہہ اور بلا خلاف درست ہوئی تو دیکھو آخر قبلہ ایک ہی ہے مگر چارون شخصون کی نماز درست اور مقبول ہوئی اسکا انکار کرنا ممکن نہین کیونکہ یہ مسئلہ قرآن شریف کی آیت محکم سے ثابت ہی پھر جس شخص کی نماز حقیقت مین قبلہ کی طرف ہوئی اور جنکی نماز غیر قبلہ کی طرف ہوئی ان چارونکی نماز کے درست اور مقبول ہونے مین کچھ کمی زیادتی نہین بلکہ ثواب اور قبولیت مین چارون برابر ہین یہی حال ہی چارون ملون کے مقلد کا کہ چارون کا عمل بلا شبہہ مقبول اور درست ہی اور اسی پر اجماع ہی اسکا جو منکر ہو سو دوزخی ہی خلاصہ یہ کہ نجات کی دو ہی راہ ہے یا تقلید یا تحقیق اور اجتہاد پس جس کو تحقیق اور اجتہاد کا مرتبہ حاصل ہی وہ اپنی تحقیق کے بموجب حدیث قرآن پر عمل کرے اور باقی سب لوگ اپنے امام کی تقلید کرین اِن دو راہ کے سوای کوئی

تیسری راہ نجات کی نہین ہی تفسیر فتح العزیز مین سورہ ملک کی تفسیر مین یہ مضمون موجود ہی اب **تیسری حدیث** بھی سنو کہ بالکل شبہہ رفع ہو جاوے مشکوۃ مین اُسی باب مذکور کی پہلی فصل مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ترجمہ ہونگے آخر زمانے مین دجالین یعنی دھوکا دینے والے اور حق دین اور مذہب مین شبہہ ڈالنے والے جھوٹ کہنے والے کہ اپنے تئین مکر اور فریب سے علما اور مشائخ اور صلحا کی صورت مین جو نصیحت کرنیوالے اور نیک پاک ہوتے ہین ظاہر کرین گے تاکہ اپنے جھوٹھ کو رواج دین اور لوگون کو جھوٹھے مذہب اور بری راہ مین بلاوین۔ لاوین گے تمھارے پاس حدیثین کہ نہین سُنا تمنے اور نہ تمھارے باپون نے یعنی بہتان اور افترا سے تمھارے پاس حدیثین لاوین گے اور حدیثون سے مراد یا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور یا عام ہی لوگون کی اخبار کو بھی یعنے جھوٹھی حدیث سنانا اور جھوٹھی خبر اُڑانا اور بہتان لگانا اور افترا کرنا اُن دجالون کا کام ہوگا سو بچو تم اُن سے اور دور رکھو اُنکو آپ سے کہ نہ گمراہ کرین تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو انتہی۔ اس فرمانے سے یہ مقصد ہی کہ دین سیکھنے مین احتیاط کرنا اور بد مذہب اور بدعت والون کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہی خصوصاً اُنکی صحبت سے دور بھاگنا جو اپنے جھوٹھے مذہب کی طرف بلاوین اور دھوکا دین اس حدیث بموجب اُن عالمون کی بات مانو جو قدیم مسئلے پر عمل کرنیکی ترغیب دیتے ہین اور جن لوگون نے قدیم مسئلون مین بغیر دلیل شرعی کے اپنی عقل سے کچھ زیادہ کیا ہی اُس زیادتی کو دور کرتے ہین اور قدیم مسئلون کو بحال رکھتے ہین گویا تمھارا پرانا کپڑا جو میلا ہوگیا ہی اُسکا میل دھو دیتے ہین اور تمھارا پرانا کپڑا بحال رکھتے ہین اور جو لوگ نیا مسئلہ بتاتے ہین جسکو تمنے اور تمھارے پشتہا پشت کے بزرگون نے نہین سُنا اُنکو دجال کذاب جانو اور اُن کی بات ہرگز نہ مانو۔ اب دیکھو چار مذہب اور فقہ اور بیعت توبہ اور عیدین اور جمعہ کا حق ہونا برابر اپنے دادے باپ سے یعنی بزرگون اور قدیم عالمون سے سنتے آئے ہو سو وہ سب حق ہی اور چار مذہب کو حق نجاننا اور چارون مجتہدون مین سے ایک کی تقلید نکرنا اور حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا اور آمین جہر سے کہنا اور فقہ پر عمل نکرنا اور ماباپ پر ناڑ کاٹنے کا واجب ہونا اور شیخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت اور توبہ کرنیکا کفر ہونا اور بھنگ کا حلال ہونا اور عیدین اور جمعہ کا منع ہونا اور نماز قضا کرنے والے کا جنازہ نہ پڑھنا اپنے باپ دادے

یعنی اُن سے اور اُن کے وقت کے علما سے کبھی نہ سُنا تو معلوم ہوا کہ یہ سب دجال کی باتین ہین - اب جو کوئی کے
کہ تعزیہ بنانا اور رسمی فاتحہ اور ناچ باجا کرنا اور سہرا باندھنا وغیرہ بُری رسمین بھی تو دادے باپ کرتے تھے تو یہ بات
دجال کی ہنوئی سو کیا ہم اسکو بھی حق جانین - تو اسکا جواب یہ ہی کہ اوّل تو یہ سب باتین قدیم دادے باپنے نہین
کین بلکہ چندروز سے یہ سب فساد ظاہر ہوا ہی - اور دوسرے یہ کہ جس طرح تمھارے دادے باپنے دینی کام کو
حدیث سے سُنا ہی اور تمکو بھی سُنایا ہی یعنی کہا کہ بیٹا یہ کتا بچی بات ہی ہزارون علما اس کام کا حکم کتاب سے سُناتے ہین اسطرح
اس کام کی حدیث تمکو نہین سنائی اور نہ آپ سُنی بلکہ خود بخود دیکھا دیکھی کرتے تھے اسواسطے تمھارے دادے باپ بھولے
ٹھہرے دجال نہ کہلائے اور بدمذہب لوگ تو تمکو اپنی بات کے موافق اپنی بنائی کوئی لفظ کو حدیث کہکے پڑھ سُناتے ہین
اور وہ حدیث تمنے اور تمھارے دادے باپنے کبھی نہ سُنی اور کسی قدیم کتاب مین نہین ہی اسواسطے وہ سب دجال ٹھہرے -
اور تیسرے یہ کہ یہ سب بری رسمین سنت وجماعت کی فقہ کی کتاب مین نہین ہین اور اسپر سب ملک کے عالمون کا
اجماع نہین ہوا بلکہ ابتک بھی وہ سب بری رسمین مکے مدینے وغیرہ اسلام کے ملکون مین نہین ہین بلکہ آگے سے بھی عالم
لوگ منع کرتے آئے ہین اور بزرگون اور عالمون کے خاندان مین آگے یہ رسم نہ تھی اور علاوہ اسکے اُن رسمون کو
کوئی حدیث سُنا کے جاری نہین کرتا اور اگر کوئی ایسا کریگا تو وہ بھی دجال ہی مثلاً تعزیہ یا رسمی فاتحہ درست ہونے کی
جو کوئی حدیث سُنا دے یا اور کسی بدعت کے کام کے درست ہونیکی حدیث سُنا دے تو وہ شخص دجال ہی اور چوتھی
یہ کہ اس حدیث مین دادی باپ کے عمل کا ذکر نہین ہی بلکہ اُنکے سننے کا ذکر ہی دیکھو تمھارے بعضے دادی باپ
اگرچہ نماز وغیرہ نیک کام ادا نہین کرتے تھے مگر اسکا نیک ہونا سنتے تھے - اور سود کھانا ڈاڑھی مونڈانا وغیرہ بُرے
کام کرتے تھے مگر اسکا بُرا ہونا سنتے تھے اسواسطے اُسکا چھوڑنا فرض ہوا -

چوتھی عرض بدعت اور کفر کی رسم اور حرام کام سے منع کے بیان مین

مسلمانون جیسا کہ لا الٰہ الا اللہ کے مضمون سے سب قسم کا شرک اور کفر منع ہوگیا - اور کسی کی تعظیم کیواسطے کوئی
جانور ذبح کرنا تعزیہ اور درگاہ اور جھنڈا اور نشان وغیرہ بنانا اور پوجنا حرام ٹھہرا اور اللہ کے سواے کسی کی منت ماننی
کسی سے حاجت مراد مانگنا مصیبت کے وقت اُسکو پکارنا یہ سب منع اور حرام ٹھہرا ویسا ہی محمد رسول اللہ کے مضمون سے
سارے قسم کی بدعت اور اُنکے دین کی خلاف رسم اور چال اور سارے گناہ کے کام منع ہوگئے اب کسی کی قبر پر

چراغ جلانا روشنی کرنا چادر چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا گنبد بنانا قبر پر گچ کرنا اور اسپر کچھ لکھنا یا پتھر لکھ کے اسپر کھڑا کرنا وغیرہ کام مین اس قسم کی میت کی تعظیم کے ارادے اور قبر کے پوجنے کے ارادے پر شرک اور بغیر اس ارادے کے حرام ٹھہرے کیونکہ ان باتون کا منع حدیث مین صاف آیا ہی. ہان قبر پر جا کے زیارت قبر کی جو دعا سنت ہی اسکا پڑھنا بیشک سنت ہی ان دعاؤن مین سے ایک یہ ہی جو مشکوۃ المصابیح مین باب زیارت القبور کی دوسری فصل مین بریدہ کی حدیث مین موجود ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کو جب وے لوگ مقبرون مین جاتے یہ لفظین سکھلاتے کہ اس طرح کہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ ترجمہ سلام ہی تمپر اے گھر والو مومنون اور مسلمانون مین سے اور ہم اگر چاہا ہی اللہ نے تمھارے ساتھ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے اور تمھارے واسطے سلامتی یعنی چھٹکارا عذاب دنیا اور آخرت سے) اور قبر کا روندنا بیشک حدیث مین منع ہی اور اسکو ایک بالشت کی اونچی کرنیکا حکم ہی اور بعد دفن کے جب قبر برابر ہو چکے تب اسپر ایک مشک پانی چھڑکنا سنت ہی اور پانی چھڑکتے وقت کچھ پڑھنا یا کدالی کو قبر پر دھونا اور بعد دفن کے چہل قدمی کرنا کچھ چیز نہین بلکہ میت کے دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑا ہونا اور اسکے واسطے استغفار کرنا یعنی اللہ سے اسکا گناہ بخشوانا اور دعا کرنا کہ منکر و نکیر کے سوال وجواب مین اللہ اسکو ثابت رکھے سنت ہی۔ اور دھنس جانے کے بعد پھر مٹی بھر دینا درست ہی اور بھاری پتھر نشان کے واسطے قبر پر رکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی خلاصہ یہ ہی کہ محمد رسول اللہ کے بعد جو رسم اور چال اللہ کے رسول کے خلاف اور انکے دین مین نئی نکالی ہوئی ہوگی اور انکے دین مین داخل نہوگی اور ان کے دین سے ملتی نہوگی اور ان سے اور ان کے اصحاب سے ثابت نہوگی اور مجتہدین سے منقول نہوگی وہ سب بدعت اور حرام ٹھہرے مشکوۃ مصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی انھون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ترجمہ جس نے نئی بات نکالی ہمارے دین مین کہ یہ ہی وہ چیز کہ نہین ہی اسمین سے سو وہ چیز یا وہ آدمی مردود ہی یعنی یہ جو ہمارا دین سب پر روشن ہی اور سب باتین دین کی مین نے اسمین کھول دی ہی کوئی بات کام کی اور کوئی رسم اور چال دین کی مین نے تعلیم کرنے سے لگا نہین رکھا اب جو کوئی اس دین مین نئی بات نکالے گا تو وہ مردود ہی جس طرح مردیکا تیجا چہارم دسوان بیسوان چھماہی برسی کرنی حاملہ عورت کا ستوانسا کرنا اور لڑکا

پیدا ہونے مین چھٹی کرنی اور تمام باسن کو نجس جاننا پھر بعد غسل کے اُسکو نکال پھینکنا اور رسمی فاتحہ زمین لیپ پوت کے
پھول پان رکھ کے نیا باسن لا کے کرنا شبرات مین آتش بازی چھوڑنا بہت سے چراغ روشن کرنا جس طرح ہندو
لوگ دیوالی مین کرتے ہین صفر کے مہینے کے آخری چہارشنبہ مین تعویذ لکھ کے اُسکو دھوکے اُسکے پانی سے غسل
کرنا اور شادی مین ناچ باجا کروانا آتش بازی چھوڑنا وغیرہ کام اس قسم کے حرام ٹھہرے۔ اور کردھنی کمر مین رکھنا
برہمن پوچھنا شادی مین سہرا کنگنا باندھنا کفر کی رسم ہی۔ اور چھوت کا ماننا یعنی وسواس کرنا اور شریعت مین جو طہارت
اور صفائی کا حد مقرر ہی اُس سے بڑھ جانا جو لوگون مین رائج ہی بہت برا ہی کیونکہ یہ اپنی طرف سے دین مین احکام مقرر
کرنا ہی بلکہ اس بات مین مشابہت کفار کی رسم کی معلوم ہوتی ہی سو وہ چھوت ماننا یہ ہی کہ جس گھر مین لڑکا پیدا ہو
اُس گھر کے باسن پھینک دینا اور اُس گھر کے کسی آدمی کو باسن نچھونے دینا حیض والی عورت کا پکایا چھوا نکھانا
اُسکا بچھونا جدا کرنا مسلمان کے کھانے کے بعد جو کھانا بچا ہی اُسکے کھانے سے شک کرنا مسلمان کے ساتھ ایک
رکابی مین کھانے سے شک کرنا اور سورہ حجرات مین جو فرمایا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ترجمہ مسلمان جو ہین وے
بھائی ہین۔ اسکو بھول جانا مسلمانون مین چھوٹے پیشے کا لحاظ کرکے اگرچہ وہ پیشہ حلال ہو فرق کرنا اُنکے ساتھ ایک
مجلس مین کھانے پینے سے انکار کرنا اور جو کوئی بدعتی ہو یا شادی مین ناچ باجا کرواتا ہو اُس کا چھوا پکایا کھانا اُسکو
اپنی مجلس مین کھانے نہ دینا اور جو وہ کسی دوسرے کی مجلس مین جہان دعوت مسنون ہی آکے بیٹھے وہان سے اُٹھ
بھاگنا یا بدعت کے سبب سے یا نوحہ کرنیکے سبب سے جنازے کی نماز کو چھوڑ بھاگنا اور اُس بدعت اور شادی کے روز کے
سوائے بھی اُسکے گھر کا کھانا نہ کھانا اُسکے گھر مین مہمان نہونا اُسکے پانی سے وضو نکرنا اور جو کوئی متقی جو بدعت سے
پاک ہی اگر اتفاقاً کسی بدعتی کے ساتھ کھالیوے تو اُسکے ساتھ بھی نکھانا یہ سب وسواس ہی۔ ہان حیض والی عورت سے
جماع کرنا بیشک حرام ہی اور بدعتی کی تعظیم کرنی اور اُسکی بدعت کی مدد کرنی اور اُسکی بدعت مین شریک ہونا اور
اُس سے راضی ہونا اور بدعت کی مجلس مین بیٹھنا اور ناچ باجے کی مجلس مین جانا بیشک حرام ہی اور بدعتی سے
جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہی کنارے رہنا اور اُسکی بدعت سے بیزار رہنا اور اُسکے ساتھ نشست و برخاست کم کرنا
لازم ہی کیونکہ ایسا ہی تکا وعدہ دعا قنوت مین کرتے ہین۔ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اور چھوڑ دیتے ہین ہم یعنی ظاہر مین
اُس شخص کو جو نافرمانی کرے تیری خواہ اپنا نفس ہو خواہ خلق مگر ہدایت کی نیت سے اُسکے ساتھ نشست برخاست

محبت کرنا اور اپنی مجلس مین اُسکو بلانا بہت خوب ہی۔ اور بعضے لوگ جو بدعتی مسلمانون کو کسی مصلحت کیواسطے ضیافت مین بلا کے کھلانے سے منع کرتے ہین سو یہ ناواقفی کا سبب ہی فتاوی سراجیہ مین لکھا ہی کہ ذمی مطیع الاسلام یعنی کافر کی ضیافت کرنا مضایقہ نہین تو بدعتی مسلمانکی ضیافت کرنے مین کیا مضایقہ ہان اگر کسی طرح کے دینی یا دنیوی فساد کا خوف ہو تو اُسکو نہ بلاوے۔ اور ولیمہ کی ضیافت کھانے کے واسطے اگر کہین دعوت ہو تو اگر پہلے سے معلوم ہو کہ وہان پر کھیل باجا ناچ رنگ آتش بازی وغیرہ واہیات ہی تو دعوت کو قبول نکرے پیشوا ہو یا عوام اور اگر وہان جانیکے پہلے سے معلوم نہو اور وہان جانے کے بعد یہ سب واہیات دیکھے تو اس صورت مین اگر منع کرنیکا موقع ہو تو منع کرے یعنی اُن سب واہیات کو موقوف کروا دے اور مجلس کو پاک کر دے اور منع کرنے کا مقدور نہو تو اس صورت مین اگر وہ شخص پیشوا ہی تو وہان سے چلا آوے تاکہ اُسکو دیکھکر لوگ نہ بگڑین اور اگر عوام الناس مین سے ہو تو اگر بیٹھے اور کھالیوے تو درست ہی اسواسطے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہی سو وہ بدعت کے سبب ترک نہین کیا جاتا جیسا کہ نوحہ کرنے کے سبب جنازہ کی نماز نہین چھوڑی جاتی اور عوام الناس آدمی جو وہان بیٹھ کے کھالیوے تو اس شرط پر کہ اُس واہیات کی طرف سے منھ پھیرے رہے اور اُس سے بیزار رہے اُس طرف نہ دیکھے اور اُس سے لذت نہ لے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی ہمنے اسکو اسواسطے ذکر کیا کہ لوگ ایسے مقام کے کھانے کو نجس و حرام جانتے ہین یہان تک کہ بعضے نادان ایسی محفل مین جاکے کام کرتے ہین مگر وہان کا کھانا نہین کھاتے۔ اور حقیقت یہ ہی کہ ایسی مجلس مین جانا ہی منع ہی کھانا تو پاک ہی اُس مین کیا لگا ہی اُس کھانے کو نجس اور حرام اعتقاد کرنا اسلام کا طریقہ نہین ہی ہان ایسی مجلس سے نفرت کرنا بیشک اسلام کا طریقہ ہی اور دینداری کے یہی معنے ہین کہ شریعت مین زیادتی کمی نکرنا۔ باقی جو کسی کو شبہہ ہو کہ بدعتی کے ساتھ کھانے پینے سے بدعتیونکو قوت ہوگی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ حقیقت مین بدعتی اسلام سے خارج نہین ہوتا اُسکا جنازہ اُسکے ساتھ نماز بیشک درست ہی مگر اُسکو تنبیہ کرنا کہ بدعت کو چھوڑ دے البتہ لازم ہی سو بدعت کی محفل مین نجانے اور وہان سے چلے آنے سے حاصل ہوا جب اُسکی شادی مین نہ گئے تب اُس سے برادری کہان باقی رہی اور اُسکو قوت کہان سے ہوئی اُس بیچارے کے منھ مین تو سیاہی لگی اب بھی اگر بدعت نہ چھوڑے تو پورا بیحیا ہی۔ اور جب نکاح کے واسطے دلھن کے گھر جاوے اور اُسکے گھر والے اپنی خوشی سے ضیافت کرین تب بھی اُنکی ضیافت قبول نکرنا بدعت اور

اپنے نفس کی تابعداری ہی کیونکہ ضیافت مہمان کی مسنون ہی سو انھون نے کی اُسکے رد کرنیکی کیا وجہ ہان اگر اُس کو
مقدور نہو تب بھی اگر تنگ کرنا کہ خواہ نخواہ ہماری ضیافت کر اور ضیافت نکرنے کے سبب سے اُس سے بیزار ہونا
اُسکو ہنسنا حقیر جاننا بیشک گناہ ہی غرض جب وہ اپنی خوشی سے مہمانون کی ضیافت کرے اور اُس ضیافت کو مثل
ولیمہ کے اپنے اوپر لازم نکرے جیسا کہ اِس ملک کے بعضے نادانون نے کرلیا ہی تب بھی اُسکا نکھانا حدیث اور فقہ
کی کسی کتاب مین مذکور نہین اور اگر وہ اپنی خوشی سے نکھلاوے تب اُس کو ملامت کرنا اور اُس سے خواہ نخواہ ضیافت
مانگنا بیشک گناہ ہی۔ اور اگر دولھن کا باپ دولھے سے مہر کے سوا ضیافت کرنے کے واسطے کچھ مال مانگے اور
بغیر اُس مال کے لیے ہوئے بیٹی کا نکاح نکرے تو بیشک گناہ ہی کیونکہ ایک تو بغیر ضرورت کے سوال منع ہی اور
دوسرے مہر کے سوا دولھن کے وارث جو دولھے سے مال لیوین اُسکو فتاوی عالمگیری مین رشوت لکھا ہی
اور دنیا مین بھی بیحیائی ہی۔ ہان نسبت لگنے کے بعد اگر اپنی خوشی سے دونون طرف سے تحفہ تحایف آوین تو بیشک
درست ہی بشرطیکہ تحفہ بھیجنے مین کفار کی مشابہت اور گناہ کا کام نکرے جس طرح دیوالی مین چیوڑا مٹھائی بھیجنا یا
کونڈے کو رنگ کے ٹیکا دیکے اُسمین مٹھائی بھیجنا یا اُس تحفہ کو گاتے بجاتے آتش بازی چھوڑتے ہوئے لیجانا اور
نسبت لگنے کے بعد اگر اپنی خوشی سے کسی مشکل مین ایک کی دوسرا مدد کرے تو موجب ثواب کا ہی کیونکہ مشکل
کے وقت مین ہر مسلمان کی مدد کرنیکا ثواب حدیث صحیح سے ثابت ہی اور نسبت لگنے سے مسلمانی باقی ہی۔ اور بیٹی کی
شوہر کے گھر کے کھانے پانی سے پرہیز کرنا ہندؤن کی رسم ہی۔ اور فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہیت کے
بارھوین باب مین لکھا ہی کہ فاسق معلن کی ضیافت قبول نکرے تاکہ وہ فاسق جانے کہ تو اُس کے فسق سے
ناراض ہی۔ فاسق معلن اُسکو کہتے ہین جو کھلا کھلی بدکاری کرے۔ اور اسی طرح سے اُس شخص کی ضیافت قبول
نکرے جس کا زیادہ مال حرام کا ہو اور تھوڑا حلال کا جب تک کہ وہ خبر ندیوے کہ یہ ضیافت حلال مال سے کی ہی
اور جسکا زیادہ مال حلال کا ہو اور تھوڑا حرام کا اُسکی ضیافت قبول کرے جبتک کہ اُسپر ظاہر نہو کہ یہ ضیافت حرام
مال سے کی ہی۔ اور فتاوی مذکور کے باب مذکور مین لکھا ہی کہ اگر کسی ضیافت مین بلایا جاوے تو اُس کا قبول
کرنا واجب ہی اور یہ قبول کرنا کب واجب ہی جبکہ اُس مقام مین کوئی گناہ اور بدعت نہو اور جبکہ اُس مقام مین گناہ
اور بدعت ہوگی تب اگر قبول نکریگا تو گنہگار ہوگا اور اِس زمانے مین ضیافت قبول نکرنے مین بچاؤ ہی مگر

جب یقین جانئے کہ وہان نہ کوئی بدعت ہی نہ کوئی گناہ یہان تک عالم گیری کا مضمون ہی۔

پانچوین عرض اس بیان مین

کہ زندون کی دعا کرنے اور صدقہ کر کے اُس کا ثواب دینے سے مردون کو فائدہ ہوتا ہی۔ مردون کیواسطے زندون کی دعا مین اور مردون کے ثواب کی نیت پر صدقہ کرنے مین مردون کے واسطے بڑا فائدہ ہے اور آنحضرت کی حدیثین اور صحابہ کے قول اس مقدمہ مین بہت ہین اور نماز جنازہ کی جو شرع مین مقرر ہی سو اُس مین اسبات کی بڑی دلیل ہی یعنی اُسمین بھی مردے کیواسطے زندے دعا کرتے ہین اور اُس دعا سے مردیکو فائدہ ہوتا ہی حدیث مین آیا ہی۔ کہ جس جنازے پر کہ سَو آدمی مسلمان نماز پڑھین اور اُسکی شفاعت مانگین وہ مردہ مقرر مغفور ہی سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے وفات کی تب اُنھون نے آنحضرت سے پوچھا کہ اسلام مین سب سے افضل صدقہ کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ پیاسون کو پانی پلانا سب صدقون سے بہتر اور سب خیرات سے افضل ہی تب سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنوان کھودا اور کہا کہ ھٰذا لِاُمِّ سعدٍ یعنی اس کنوین سے جو لوگ پانی پیوین گے اُسکا ثواب سعد کی ما کے واسطے ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ دعا بلا کو پھیر دیتی ہی اور صدقہ پروردگار کے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہی یعنی اُن دونون چیزون کا فائدہ زندون اور مُردون دونون کو اور دنیا اور آخرت دونون مین ہوتا ہی۔ اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ عالم لوگ اور اُن کے شاگرد جب کسی گانون مین جا پڑتے ہین تب چالیس روز تک اُس گانون کے مقبرے سے عذاب کو اُٹھا لیتے ہین اس بیان سے علم اور علم سکھانے اور علم سیکھنے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہی کہ کسقدر ہی۔ اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہی کہ حافظون اور مدرسون کا بیٹھنا مقبرون مین نیک ہی۔ حدیث اور عقائد کی کتابون مین یہ مضمون بھرا ہی ہمنے تکمیل الایمان کے مضمون پر بیان کفایت کی پس مسلمانون کو لازم ہی کہ مردون کے واسطے دعا اور صدقہ اور خیرات کرین اور واہی رسمون سے پرہیز کرین اب جو کوئی کہے کہ ہم رسمی فاتحہ نہین کرتے اللہ کی راہ مین ہمکو کھانا کھلانا منظور ہی سو بغیر لیپے پوتے اور بغیر پھول پان رکھے کھانا آگے رکھ کے اگر الحمد پڑھین تو کیا مضائقہ کیا الحمد پڑھنا منع ہی۔ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ کھانا کھلانا عبادت مالی ہی اُسکا ثواب کھلانے سے ہوگا قرآن پڑھنے پر موقوف نہین اور قرآن پڑھنا عبادت بدنی ہی اُس کا ثواب پڑھنے سے ہوگا کھانا کھلانے پر موقوف نہین اور کھانا آگے رکھ کے الحمد

یا کوئی سورہ پڑھنا لازم جانن سے مکروہ اور خلاف شرع ہی کیونکہ حضرتؐ اور اُن کے صحابہؓ سے یہ بات ثابت نہین چنانچہ ہدایہ مین بہت مقام پر مکروہ ہونیکی دلیل یہی لکھی ہی کہ یہ بات حضرتؐ اور صحابہؓ سے ثابت نہین سوا الحمد پڑھنا بیشک عبادت ہی مگر کھانا آگے رکھ کے ثابت نہین دیکھو التحیات کے مقام مین جو کوئی الحمد پڑھے تو اُس کو آخر تم بھی منع کروگے اسواسطے کہ اُس مقام مین الحمد پڑھنا ثابت نہین باقی اس مین شک نہین کہ ہر قسم کی نفل عبادت محض اللہ کی رضا کے واسطے کر کے اُسکا ثواب میت کو دینا ہمارے مذہب مین درست ہی اور میت کو اُس سے فائدہ ہوتا ہی اسکا جو انکار کرے سو معتزلہ ہی کیونکہ معتزلہ لوگ اسکو نادرست کہتے ہین۔ اب جو کوئی کہے کہ ہم کھانے کے آگے سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھنا لازم نہین جانتے پڑھا پڑھا نہ پڑھا تو ہمارا اس طرح کا پڑھنا درست ہی یا نہین تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اسکے پوچھنے کی کیا حاجت ہی آدمی مختار ہی جب چاہے تب قرآن پڑھے سوا اُس شخص کے جس پر حرام ہی مثل جنب وحائض ونفسا کے باقی اس ملک کے لوگون نے جیسا کھانیکے آگے فاتحہ وغیرہ پڑھنے کو لازم کر لیا ہی سو ظاہر ہی یہان تک کہ کھانیکے آگے نہ پڑھنے والون کی غیبت کرتے ہین اور اُن سے ترک دوستی کا کرتے ہین انھین لوگون کا اس رسالہ مین مذکور ہے۔

چھٹی عرض ماباپ کو ثواب دینی کی تاکید کے بیان مین

ماباپ کے ساتھ احسان کرنے کا قرآن اور حدیث مین حکم ہی اور مرنے کے بعد بھی ماباپ سے احسان کرنے کا حکم حدیث سے ثابت ہی سو جو لوگ شرک اور بدعت چھوڑ دیتے ہین وے لوگ اللہ کی راہ مین کچھ صدقہ کر کے اللہ سے دعا کرین کہ یا اللہ اسکا ثواب تو فلانیکو بخش اگر اسکو بھی رسمی فاتحہ کی طرح بخیلی کے سبب سے چھوڑ دیتے ہین تو بہت بُرا کرتے ہین اور اگر اسکو درست نہین جانتے تو سنت وجماعت کے عقیدے کے خلاف معتزلہ مذہب کے موافق کرتے ہین لازم تو یہ ہی کہ جس طرح بچپن مین کمزوری اور لاچاری کے وقت ماباپ نے خدمت کی ہی اسیطرح اُن کے مرنے کے بعد کہ اب وے لاچار ہین اُن سے بھی احسان کرین اُسکی صورت یہ ہی کہ اُن کے واسطے کچھ دعا اور استغفار کرے اور اُن کے فائدے اور ثواب کے واسطے اللہ کی راہ مین محض اُسکی خوشی کے واسطے اس طرح سے کہ کسی کے دکھلانے کا خیال نہو اور اگر کوئی دیکھ لے تو قباحت نہین کچھ صدقہ کر کے یا کوئی نفل عبادت کر کے اللہ سے درخواست کرین کہ اس خیر کا ثواب اُن کو بخشے اسمین اللہ معبود برحق اور اُس کے رسولؐ کی

فرمان برداری ہی۔ اور دو چار من کھانا نمود کے واسطے پکانا کھلانا اور اسمین سے تھوڑا سا جس طرح کوئی کتے کو
دیتا ہی ایک صحنک مین رکھکے بدعت کے طور پر اسپر فاتحہ پڑھوانا سو بھی کسی خیر کو نہ دینا بلکہ تبرک کہکے اسکو بھی
اپنے بال بچے مل کے چٹ کر جانا سراسر نادانی اور بے مروتی اور بدعت اور ریا کا کام ہی اور پانسو آدمی کا
کھانا پکوا کے اپنے شہر اور گاؤن کے لوگون کو محروم کرکے نمود کیواسطے لوگون کو دور دور سے بلوانا اور
ان کا ایک روپیہ آٹھ آنہ چھ آنہ کرایہ خرچ کروا کے ایک آنے کا کھانا کھلانا اس مین کچھ فائدہ نہین اور مال
خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا نمود کے ارادے کے سبب سے یہ مفت کی زیر باری جدا ہوئی پس انھین
باتون کو ہم منع کرتے ہین اور اصل بات یعنی ایصال ثواب کو ہم کب منع کرین گے ہم تو معتزلہ لوگون کے مقابلہ
مین اسکو آیت و حدیث سے ثابت کرتے ہین ہان اگر نمود کا ارادہ نہو بلکہ محبت زیادہ ہونے کے واسطے
دور کے بھائیون کو بلاوے بشرطیکہ انکو زیر بار نکرے تو درست ہی۔ باقی جو اس ملک مین ہندؤن کی طرح سے
زمین لیپ پوت کے پھول پان رکھکے بھوگ لگاتے ہین اور اسکا نام دھوکا دینے کو فاتحہ رکھ لیا ہی سو یہ رسم
مکے مدینے وغیرہ اسلام کے ملک مین نہین ہی اور سب علما اسکو منع کرتے ہین اور کسی کتاب مین اسکا ذکر نہین
بحر الرائق اور حقیقت القرآن اور فتاوی عالمگیری اور نصاب الاحتساب وغیرہ مین منع اسکا البتہ دیکھنے مین آیا
اور میت کے فائدے کیواسطے جو کچھ نیکی اللہ کی رضا کیواسطے کرکے اسکو ثواب دیتے ہین اسکو عربی مین
ایصال ثواب بولتے ہین یعنے ثواب کا پہونچانا اور ثواب پہونچانے کیواسطے کسی ملا کا بلانا درکار نہین بلکہ
جب وہ منظور ہو تب اللہ کی راہ پر کسی کا قرض ادا کرکے یا ٹوٹا گھر کسی کا بنوا کے یا کپڑا پہنا کے یا بھوکے کو کھلا کے
خصوصا گرانی کے ایام مین یا ناتے دار یتیم کو کھلا کے یا مسکین کو کھلا کے جسکے فرش فروش کچھ نہین مٹی مین پڑا
رہتا ہی یا اور کسی طرح سے اللہ کی خوشی کے واسطے حلال مال خرچ کرکے یا اور کوئی نفل عبادت ادا کرکے
میت کو اسکا ثواب دے اسمین ملا کی وکالت درکار نہین اگر اسی طرح ثواب پہونچانے کو فاتحہ بولتے ہین
تو ہمکو اسپر اعتراض نہین لیکن قدیم کتابون مین اسکا نام ایصال ثواب ہی یعنی ثواب کا پہونچانا اور اگر کسی
وقت کچھ مال موجود نہین ہی اور کسی میت کو ثواب پہونچانا منظور ہو تو کھانا کھلانے پر موقوف نرکھے سورۂ
فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھنے کا بڑا ثواب ہی اسیکو پڑھ کے ثواب بخشے نیکی مین درنگی کیا ضرور اور اسبات

کیواسطے کوئی دن تاریخ مہینا یا کوئی جگہ مقرر کرنا ضرور نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کہین ہمیشہ موجود ہی اور اُسکو ثواب دینے کی قدرت بھی ہمیشہ موجود ہی اور میّت کی ارواح بھی اللہ کے قابو مین ہر وقت ہی یہ سب فساد لالچیون نے لگا رکھا ہی جو جاہلو نہین ملا کھلاتے ہین جسمین بغیر اُنکے بلائے اُن سے پڑھائے اُنکے دئے کوئی کھانے نپاوے اور بہات مین دین کے کام مین مشکل اور حرج ہی کیونکہ صدقہ امر دین مین سے ہی سو عوام لوگ بغیر ملا یا دوسرے کے پڑھے اُس کھانیکو خرچ نہین کر سکتے اگر مُلّا نہ ملا اور لڑکے بالے بھوکھ سے رونا شروع کرین تو آدمی بڑی مشکل مین پڑا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج کے آخر مین۔ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ترجمہ اور محنت کرو اللہ کے واسطے جو چاہیے اُسکی محنت اُس نے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین مشکل یہی حال اور سب ہے جو برسوین دن قبر پر روشنی کرتے ہین اور چادر چڑھاتے ہین اور اُسکا نام عُرس رکھا ہی ہان اگر کوئی شخص بغیر تعین کرنے کسی ایّام اور رسم کے کسی میّت کو ثواب پہونچانے کے لیے بطریق مسنون کے صدقہ یا ضیافت کرے اور اُسکو عُرس کہے تو ہمکو اُسپر اعتراض نہین۔ اور تعین کرنے ایّام سے یہ مراد ہی کہ ایک دن کو ایک کام کے واسطے لازم کرکے مقرر کردینا کہ جب اُس کام کو کوئی کرے تب اُسی دن کرے مثلاً کسیکا کوئی مرے تو تیسرے ہی دن سیوم کرے وعلی ہذا القیاس دسوان بیسوان وغیرہ کیونکہ کسی کام کے واسطے کسی دن کا مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہی دوسرے کو اس بات کا اختیار نہین۔

ساتوین عرض اس بیان مین کہ اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کیواسطے جانور ذبح کرنا درست نہین۔

اور جو لوگ ہندوؤن کی طرح سے کسی کے نام کا کوئی جانور ٹھہرا رکھتے ہین اور اُس جانور کا ادب کرتے ہین ذبح کیوقت اُسکو نہلاتے ہین اُسکے گلے مین ہار مُنھ مین پان کا بیڑا اور پیار رکھتے ہین اگرچہ اُسکے ذبح کیوقت اللہ کا نام لیتے ہین مگر اُسکا کرنا اور کھانا حرام ہی کیونکہ یہ ہندوؤن کی طرح بلی دینا ہی۔ اگر کوئی ان سب رسمون کو نکرے مگر اللہ کے سوا دوسرے کے تقرب کیواسطے یعنی دوسرے کی تعظیم کیواسطے یا دوسرے کے بھلا بُرا کرنے کی توقع یا ڈر سے جانور ذبح کرے اور اُسکو اُس کا گوشت کھلانے نہ کھلانے سے کچھ غرض نہو بلکہ وہ سمجھے کہ اس جانور کے ذبح کرنے اور خون گرانے ہی سے اُسکی خوشی ہی اسکو عربی مین اراقت دم لغیر اللہ کہتے ہین اور ہندی مین بل دینا کہتے ہین سو اس صورت مین اگرچہ ذبح کیوقت اللہ کا نام لے گا مگر وہ جانور

حرام ہوگا تفسیر کبیر اور تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر نیشاپوری اور قنیہ اور اشباہ و نظایر اور در مختار اور فتاوی سراجیہ اور عالمگیری وغیرہ کتابون مین اس جانور کو حرام لکھا ہی اور تفسیر فتح العزیز مین بھی اسی صورت کو حرام لکھا ہی اِس مسئلہ مین کسی عالم کا خلاف نہین۔ ہان اگر اُس جانور کا گوشت اللہ کی خوشی کیواسطے کھلاکے ثواب دینا کسی میت کو منظور ہی اگرچہ پہلے سے خرید کر رکھا ہی وہ بیشک حلال ہی اور اگر کسی دوسرے کی تعظیم کیواسطے یا اُس سے کچھ فائدہ کی توقع پر یا کچھ نقصان کے خوف سی خون بہانا منظور ہی تو بیشک حرام ہی اس مضمون کے سمجھانی کیواسطے تفسیر فتح العزیز مین عجیب نکتہ لکھا ہی فرماتے ہین اور مسلمانون مین سے بعضے جاہل لوگ اسمین کج فہمی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ گوشت پکا کے مردون کے نام پر صدقہ کر دینا بلاشبہہ جائز ہی اور ہم بھی اُس مردیکے نام پر جانور ذبح کرنیسے اسیقدر قصد کرتے ہین ان کے سمجھانے کیواسطے ایک نکتہ کفایت کرتا ہی وہ یہ ہی کہ اُن سے کہنا چاہیے کہ جب تم لوگ غیر خدا کے نام پر جانور ذبح کرنیکی نذر کرتے ہو اگر اُس جانور کے عوض مین اُسی قدر گوشت خرید کرکے اور پکا کے فقیرون کو کھلاؤ تو تمھارے ذہن مین وہ نذر ادا ہوتی ہی یا نہین اگر ادا ہوتی ہے تو سچ کہتے ہو کہ تمھارا مقصد ذبح کرنے سے اُس مردے کے ثواب کیواسطے گوشت کھلانے کے سوائے اور کچھ نہ تھا اور جو وہ نذر ادا نہین ہوتی تو ذبح کرنے سے اُس مردیکے تقرب کی تمنے نذر کی ہی اور اسمین شرک صریح لازم آتا ہی سبحان اللہ اِس سے زیادہ کوئی کیا سمجھاوے گا اور ابعضے ناواقف لوگ جو علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور اصول فقہ سے محض ناواقف ہین وے لوگ تفسیر فتح العزیز کے مضمون کو اور سب تفسیرون کے خلاف سمجھکے کہتے ہین کہ اُس تفسیر مین لکھا ہی کہ جب کسی کے نام کا کوئی جانور مقرر کیا تب وہ جانور مانند کتے اور خوک کے ہمیشہ کیواسطے حرام ہوگیا کہ پھر اللہ کے نام سے ذبح کرنیسے حلال نہین ہوتا اور یہ مضمون تمام تفسیرون کے خلاف ہی بھلا حلال جانور کسیکے نام کا مقرر کرنیسے بغیر دوسرے کے نام پر ذبح کرنیسے کسطرح حرام ہوگا۔ سو اُسکا جواب یہ ہی کہ تم لوگونکی سمجھ کا نقصان ہی اُس تفسیر مین یہ مضمون نہین ہی کتاب موجود ہی اس بیان کو اول سے آخر تک غور کرو اُس تفسیر کے تمام مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ جب اُس جانور سے جانکو بطریق بھوگ کے اللہ کے سوا دوسریکی ملک ٹھہرا کے مار ڈالین اور اُسکے مارتے وقت اللہ کا نام لین تب اُس نام لینے سے وہ حلال نہین ہوتا ہان اللہ کا نام لینا اُس جانور پر اُسوقت فائدہ کرتا ہی کہ اللہ کے سوائے غیر کے تقرب کے قصد کو دل سے دور کرے اور جو پہلے پکارا تھا اُسکے خلاف پکار دے کہ مین اسکام سے

پھر گیا۔ تو اب انصاف کرو کہ اس صورت مین تفسیر فتح العزیز کا مضمون اور تفسیرون اور فقہ کے خلاف کہان سے ہوا بلکہ تفسیر مذکور مین تو اُس جانور کے جانکو بطریق بھوگ کے دوسرےکی تقرب کیواسطے جب مارڈالین تب حرام لکھا ہی اور فقہ کی کتابون مین تو اس سے بھی زیادہ لکھا ہی کہ بادشاہ کی یا دوسرے بڑے آدمی کے آنیکے وقت اُنکی تعظیم کیواسطے یا انکی ضیافت کیواسطے مہمانکے سامنے اُسکی تعظیم کیواسطے جانور ذبح کرین تو اُسکا کھانا حلال نہین اور اگر مہمان کے سامنے اُسکی ضیافت کیواسطے ذبح کیا تو مضایقہ نہین۔ اب تفسیر فتح العزیز اور ساری کتابون کے مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ کے سوا دوسرےکی تعظیم اور تقرب کیواسطے یا خوشامد اور ڈر کے سبب سے نذر اور بھوگ کے طور پر ذبح کرین تو حرام اگرچہ اللہ کا نام لیوین۔ اور کھانے کھلانے خرید فروخت دینے لینے کیواسطے درست ہی۔

آٹھوین عرض رسمی فاتحہ کے درست ہونیکی دلیل کے جواب کے بیان مین

اور بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ جب کھانا کھلا کے ثواب دینا درست ہی اور الحمد پڑھ کے ثواب دینا درست ہی اور دعا کیوقت ہاتھ اُٹھانا سنت ہی تب کھانا آگے رکھ کے ہاتھ اٹھا کے الحمد پڑھنا کیون نہین درست ہی تو اُنکا جواب یہ ہی کہ کھانا کھلا کے ثواب دینا درست ہی اور الحمد پڑھ کے ثواب دینا بھی مقرر درست مگر کھانا آگے رکھ کے الحمد پڑھنا بیشک مکروہ ہی کیونکہ یہ فعل حضرت اور اُنکے صحابہ سے اور تابعین و مجتہدین سے منقول نہین اور دعا مین ہاتھ اٹھانا جو سنت ہی تو اس سے ہاتھ اُٹھا کے الحمد پڑھنا کسطرح سنت ہوا کیونکہ قرآن پڑھنے مین ہاتھ اُٹھانیکا سنت ہونا کہین سے ثابت نہین اور تمنے تو ابھی کھانا بھی نہین کھلایا سارا کھانا تمھارے آگے دھرا ہی معلوم نہین کہ کسیکو کھلاؤگے یا آپ ہی کھا جاؤگے تو بغیر کھلائے ثواب کیون دینے لگے اور ابھی دعا کی کیا احتیاج ہوئی اور فرض کیا کہ اگر کھلا بھی چکے تو ثواب پہونچانے کا طریقہ تو یہی ہی کہ اللہ سے دعا کرے تو اسکا ثواب عطا کر اس مقام پر الحمد پڑھنا کہان سے ثابت ہوا اور دعا کیوقت جو ہاتھ اُٹھانا سنت ہی تو الحمد پڑھتے وقت کیون اُٹھاتے ہو الحمد پڑھتے ہو یا دعا کرتے ہو اگر کہو کہ الحمد بھی تو دعا ہی تو اسکے تین جواب ہین۔ پہلا یہ۔ کہ تمھین انصاف کرو کہ الحمد جو دعا ہی تو پڑھنے والی کیواسطے یا مردے کیواسطے اور۔ دوسرے یہ کہ الحمد کی آخری تین آیت مین دعا کا مضمون ہی تو سارے الحمد مین ہاتھ کیون اُٹھاتے ہو اور حق تو یہ ہی کہ الحمد پڑھتے وقت ہاتھ اُٹھانا سنت نہین نہ اوپر کی چار آیت مین نہ آخری تین آیت مین اور تیسرے یہ کہ الحمد جو تم پڑھ رہے ہو سو یہی کھانے کے ثواب پہونچانے کی دعا ہی یا اس الحمد کا ثواب جدا پہونچاؤگے اگر کہو کہ ثواب پہونچانیکی دعا ہی تو بڑے

جھوٹھے ہو کیونکہ یہ بات کسی دینی کتاب سے ثابت نہین اور اگر کہو کہ اسکا ثواب جدا پہونچا دینگے تو پھر ابھی بغیر الحمد پڑھے کیون ہاتھ اُٹھا نیگے بعد پڑھنے کی ثواب پہونچانی وقت ہاتھ اُٹھا لینا ابھی کیون اُٹھاتے ہو تو کیا الحمد اور دعا ساتھ ہی ادا کرتے ہو اگر کہو کہ نہین تو پھر ہاتھ نہ اُٹھاؤ جب دعا کرنا تب ہاتھ اُٹھانا اور جو کہو کہ ہان الحمد اور دعا ساتھ ہی ادا کرتے ہین تو جھوٹھے ہو ایک مُنھ سے دو کام کسطرح ہوسکینگے پھر اگر کہو کہ ہم دو مونہہ رکھتے ہین تو تم سے دور بھاگنا چاہیے۔

نوین عرض فاتحہ کے کھانیکے درست اور نادرست کے جواب کے بیان مین

اکثر لوگ سوال کرتے ہین کہ فاتحہ کی کھانیکا کھانا درست ہی یا نادرست۔ جواب۔ یہ سوال مجمل ہی اور کسی کتاب مین کسی کھانیکا یہ نام پایا نہین جاتا لیکن اس سوال سے جتنی صورتین پیدا ہوتی ہین ہم سب کا جواب دیتے ہین۔ **پہلی صورت**۔ یہ کہ اگر فاتحہ کے کھانیسے وہ کھانا مراد ہی کہ جسپر سورۂ فاتحہ پڑھ کے پھونکا ہی تو وہ کھانا بلاشبہہ موجب شفا کا ہی بیماری سے۔ **دوسری صورت** یہ کہ اگر فاتحہ کے کھانیسے مُراد وہ کھانا ہی جو مردون کے واسطی کرتے ہین تو اُسمین چھ صورتین ہین، ایک صورت" یہ کہ اگر اُس کھانیکو مردے کی طرف سے صدقہ کرنیکی نیت پر پکا کی کھلاتی ہین تاکہ اُسکا ثواب مردیکو پہونچے تو یہ کھانا محتاج کی سوا دوسریکو کھانا درست نہین" دوسری صورت" یہ کہ اگر اُس کھانیکو مسلمانونکی ضیافت کی نیت پر طیار کرتے ہین یعنی انکو فقط مسلمانونکی ضیافت منظور ہی نمود کا خیال نہین بلکہ خالص اللہ کی رضا کیواسطے ضیافت کرینگا جو ثواب ہوگا سو مردیکو اللہ تعالی دیگا تو یہ کھانا غنی اور محتاج دونونکو درست ہی لیکن جو محتاج لوگ کھاوینگے اُسمین زیادہ ثواب ہوگا اور غنی لوگونکے کھانے مین بھی کچھ عذاب نہوگا مگر جو ظالم کو کھلا وینگے اور اس کھانیسے جو اُسکے بدن مین قوت ہوگی اُس قوت سے وہ لوگونپر ظلم کریگا سوا اِس کھلانیمین عذاب ہوگا ان دونون صورتونکا جواب جامع البرکات سے لکھا جو شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی" تیسری صورت" یہ کہ مردہ مرنیکے بعد تخصیص کرکے معین دن مین جو لوگونمین رائج ہی مثل سوم چہارم دسوان بیسوان وغیرہ مین کھانا طیار کراتے ہین سو یہ کھانا فضلا اور علما اور بڑی آدمی اور بزرگون کی واسطی مکروہ ہی یہ جواب نوادر الفتاوی سے لکھا ہی چوتھی صورت" یہ کہ نام اور اپنے فخر کرنیکے واسطی کھانا طیار کرتے ہین اور مردی بیچار یکا نام مفت مین لیتی ہین سو یہ کھانا شریعت مین منع ہی اسکا کھانا درست نہین مشکوۃ شریف مین صاف موجود ہی نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ یعنی آنحضرت نی منع فرمایا فخر کرنیوالونکی کھانیکے کھانیسے جو اپنی فخر کرنیکو کھلاتے ہین" پانچوین صورت" یہ کہ مردیکی نذر جو مانتے ہین کہ یا فلانے پیر ہمارا یہ کام ہو تو تمھاری دیگ یا گونڈا یا سہمنی وغیرہ کرین سو جو کھانا کہ مردون کی تقرب اور نذر کے طریق پر طیار کرتے ہین یا کھانا طیار کرکے اُن کے

تقرب کے واسطے اُنکی قبروں پر لیجاتے ہیں جیسا کہ ہندوستان اور بنگالے میں عوام لوگ کرتے ہیں اس کھانیکا کرنا بھی حرام اور کھانا بھی حرام چھٹی صورت، یہ کہ اگر نذر اللہ تعالیٰ کی کرے اور ثواب اسکا انکی ارواح کو پہونچاوے مثلاً اسطور پر نذر کرے کہ یا اللہ اگر ہمارے بیمار کو تو شفا دیوے تو اسقدر کھانا ہم کھلا کے اُسکا ثواب فلانیکو بخشینگے تو اس صورت میں اس کھانیکا کھانا محتاجونکو درست ہے غنی لوگوں اور بنی ہاشم یعنی سید کو درست نہیں ان دونوں صورت کا جواب فتاویٰ عالمگیری اور بحر الرائق میں لکھا۔

دسوین عرض ایسے مضمون کے بیان میں جسکے سننے سی فاتحہ کی مقدمہ کی سب شک دفع ہوجاتی ہیں

اب ایک مضمون بہت نفیس ہم لکھتے ہیں جو کوئی ایمان حقیقی کی آنکھ سے دیکھیگا اُسپر حق کھل جاویگا پھر بحث اور تقریر کی حاجت نہ باقی رہیگی وہ مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے ثابت ہے کہ کوئی نیک عمل کر کے اُسکا ثواب مردیکو پہونچانیسے پہونچتا ہے تو جو لوگ کہ غفلت کی ایام میں کسی مردے کو ثواب پہونچانے کے واسطے عوام کی رسم کی موافق کچھ شیرینی یا کھانا آگے رکھ کے بیٹھ کے یا کھڑے ہو کے بدعت کی رسم بجالا کے ہاتھ اُٹھا کے کچھ قرآن پڑھکے اور فاتحہ کی عبارت جو بنی تھی اُسکو پڑھکے جہان کہتے تھے کہ بروح پاک فلان برسد پس دلکو تسلی ہوتی تھی اور یقین ہوتا تھا کہ اب اس چیز کا ثواب اُس مردیکو پہونچ گیا۔ سوا بڑے لوگ بغیر اُن رسموں کے اور بغیر کچھ پڑھے ہوئے اُس شیرینی اور کھانے کو موافق شرع محمدی کے اللہ کی خوشی کے واسطے صدقہ کر کے یا ضیافت کر کے اُسکے ثواب پہونچانیکی دعا اللہ تعالیٰ کی جناب میں کریں اسطرح سے کہ یا اللہ تعالیٰ ہمنے اس چیز کو تیری خوشی کیواسطے خرچ کیا تو اسکا ثواب فلانیکو عطا کر یا یوں کہیں کہ یا اللہ تعالیٰ ہمنے اس چیز کو فلانیکی طرف سے صدقہ کیا تو قبول کر بعد اسکے اپنے دل میں غور کریں اگر اُسی طرح سے دلکو تسلی ہوجاوے اور یقین ہوجاوے کہ اسکا ثواب اُس مردیکو پہونچا تو جانیں کہ ہمارے دلمیں آن حضرت کی فرمانیکا یقین ہے اور جو کچھ خلش باقی رہے کہ فاتحہ نہیں پڑھا گیا کیا جانیں کہ اسکا ثواب پہونچا ہوگا یا نہیں تو پشیمان ہوں کہ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ لوگونکی بنائی ہوئی ترکیب سے ہمارے دلکو تسلی ہوتی ہے اور آن حضرت کے مقرر کیے ہوئے طریقے سے تسلی نہیں ہوتی پس مومن کیواسطے یہ مضمون کفایت ہے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وذریاتہ واہل بیتہ وازواجہ واتباعہ اجمعین

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ حق الیقین مصنفہ جناب مولوی کرامت علی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی واقع کانپور بماہ شعبان ۱۳۱۶ھ میں چھپکر شایع ہوا

بیعت توبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین ۔ بعد اسکے سُنا چاہیے کہ خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی نے رسالہ قوت الایمان کی چوتھی ہدایت کو جو مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت توبہ درست اور سنت ہونیکے بیان مین ہی جدا بھی لکھ دیا جسمین مختصر ہونیکے سبب سے ہر کسیکو میسر ہو اور یہ رسالہ سب کہین پہونچ جاوے کیونکہ بعضے بدعتیون نے جو درپردہ دین کے دشمن ہین دین محمدی کے مٹانے کیواسطے یہ مذہب نکالا ہی کہ بیعت توبہ درست نہین اور حقیقت یہ ہی کہ اگرچہ بیعت توبہ سنت ہی مگر چونکہ اسکے سبب سے مسلمانون کی جماعت متفق ہوتی ہی اس لیے مثل فرض کے اسکے بجالانے مین خواہش کرنا چاہیے ۔ اور جب کسی دیندار کے ہاتھ پر بیعت کرینگے تب جو احکام شرعی وہ فرمائیگا اُسکو خواہ مخواہ بجالاوینگے تو گویا ایک بیعت سے سارے احکام شرعی درست ہوتے ہین خصوصاً اس زمانے مین اور اس ملک مین اگر بیعت کرنا موقوف ہو تو چونکہ مسلمان بادشاہ بھی موجود نہین ہی جو بُرے کام پر تعزیر کرے تو اس صورت مین خوف تو کسی کا ہی نہین ایک باقی تھی شرم بیعت کی سو بھی گئی اب جو کوئی جو چاہیگا سو کریگا جیسا کہ پورب مین سُنتے ہین کہ ایک گروہ پیدا ہوا ہی وہ بیعت سی منکر ہی اور مسئلے غلط اغلط اُنمین جاری ہین بے پیرے ہونے کے سبب سے جو چاہتے ہین سو کرتے ہین اُنکا حال جنگلی جانور کا سا سننے مین آتا ہی یہانتک کہ اب بھنگ کھانے لگے ہین آگے چل کے دیکھین کیا کیا کھاتے ہین اور مسلمانون سے سلام علیکم ترک کیے ہین اور سنت وجماعت حنفی المذہب کے پیچھے نماز نہین پڑھتے باوجودیکہ اپنے تئین بھی سنت وجماعت کہتے ہین سو حقیقت یہ ہی کہ وہ لوگ خارجی ہین کیونکہ ایک نشانی اُنمین خارجی پنے کی صاف ظاہر ہی کہ ذراسی گناہ پر مسلمانونکو کافر کہتے ہین بلکہ ساری ہندوستانیون کو کافر کہتے ہین اور اسی سبب سے کسی کے پیچھے نماز نہین پڑھتے مسلمان کو چاہیے کہ ایسے مذہب سے توبہ کرے یہ مذہب بہت بُرا ہی اس مذہب کے لوگ مکے مدینے وغیرہ اسلام کے ملک مین کہین نہین آگے بیعت توبہ کا بیان سُنو

چوتھی ہدایت اُن فرقون کے رد مین جو باوجود دعوی کرنے مذہب سنت وجماعت کے

مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنے کو بدعت کہتے ہین

اوراس ہدایت مین دو فائدے ہین۔ پہلا فائدہ بیعت توبہ کے منکرون کے سوال کے جواب مین۔ پہلا سوال۔ مسلمانونکو بیعت کرنا کیا ضرور ہی کیا پہلے سی وہ مسلمان نہین ہین جو بیعت کرنا اور توبہ کرنا مرشد کے پاس جاکی کیا ضرور جب چاہی تب آپ ہی توبہ کرے اور فرض کیا کہ اگر کسی مشائخ کے پاس جاکی توبہ کری تو اسکی ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا کیا ضرور زبانکا اقرار کفایت ہی

جواب۔ یہ سوال کرنیوالا قرآن حدیث سی واقف نہین ہی نہین تو ایسی بیوقوفی کا سوال نکرتا بلکہ حدیث سے ثابت ہی کہ صحابہ لوگ کبھی ہجرت اور جہاد کیواسطے اور کبھی اسلام کے ارکان بجالانےکیواسطے اور کبھی جہاد مین کفار کے مقابلہ مین ثابت رہنے اور ٹھہرے رہنے کیواسطے اور کبھی سنت پر چنگل مارنے اور بدعت سی کنارے رہنے اور عبادت کی خواہش رکھنی کیواسطے بیعت کرتے تھے سو صحابہ لوگ بڑے مسلمان کامل تھے اور بیعت کرتے تھے تو یہ سوال اسکا کہ مسلمان کو بیعت کرنا کیا ضرور کمال نادانی ہی اب مسلمان کے لیے بیعت توبہ کی سنت ہوئی اور ہاتھ پکڑکے بیعت کرنیکے بیان مین کچھ آیت حدیث لکھتے ہین جسمین مسلمان لوگ بیعت کی منکر فرقونکے مکر سے دھوکا نہ کھاوین فرمایا اللہ صاحب نے چھبیسوین سپارہ سورۂ فتح مین اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ترجمہ تحقیق جو لوگ ہاتھ ملاتی ہین تجھسے یعنی بیعت کرتے ہین تیرے ہاتھ پر سوائے اسکے نہین ہی کہ وہی ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ اوپر ہی ان کی ہاتھ کے تفسیر حسینی مین معالم سے لکھا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیعت کرتی وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور اس بیعت کی وقت صحابہ کی ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا تھا یعنی اللہ تعالی کی قدرت کا ہاتھ فائدہ صحابہ نے حدیبیہ مین جو بیعت کی اس بیعت کی ذکر مین یہ آیت اتری ہی تو اس آیت سی مسلمانکا بیعت کرنا ہاتھ ملاکے ثابت ہوا اگر بیعت توبہ کی منکر فرقے شبہہ نکالین کہ صحابہ نے یہ بیعت جہاد کیواسطے کی تھی تو انکی واسطے دوسری آیت لکھتے ہین مگر بیعت کیوقت ہاتھ ملانا تو اس آیت سی مقرر ثابت ہوا دوسری آیت یہ ہی فرمایا اللہ صاحب نے اٹھائیسوین سپارہ سورۂ ممتحنہ مین یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین بیعت کرنے کو یعنی اقرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹھہراوین اللہ کے ساتھ کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مار ڈالین اور طوفان نہ لاوین باندھ کر اپنے ہاتھون اور پاؤنمین یعنی اپنی طرف سی طوفان نہ لگاوین کہ حرام کی جنے لڑکے

پیدا کرین اور اپنے شوہر پر جھوٹھ لگا دین کہ اسکے جنے ہین اور تیری بیحکمی نہ کرین کسی بھلے کام مین جب اِس شرط پر بیعت کرین تو بیعت کر اُنکو اور قرار لے اُنسے اور معافی مانگ اُنکے واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بیعت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتون کو زبان سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کو یعنی کسی اجنبی عورت کو نہ چھوا اور ایک قول یہ ہی کہ عورتین اپنا ہاتھ پانی بھرے پیالے مین ڈالتی تھین بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک اُس پانی مین ڈبوتے۔ اور قول الجمیل مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہی کہ عورتون کو اسطرح بیعت کرے کہ مرشد کپڑے کا ایک طرف کا کنارہ پکڑے اور جو عورت بیعت کرتی ہی وہ دوسری طرف کا کنارہ پکڑے غرض اس سب مضمون سے ثابت ہوا کہ ہاتھ پکڑ کے بیعت کرنا سنت ہی یہانتک کہ اجنبی عورتکا ہاتھ پکڑنا جو شرع مین منع ہی تو اُسکے قایم مقام پیالے مین ہاتھ ڈالنا حضرت نے مقرر کیا اور فرض کیا کہ عورتونکو بیعت کرنا فقط زبان سے بھی کافی ہی تو کیا یہ بیعت کے منکر فرقے عورت ہی ہین انمین کوئی مرد نہین اور اگر مرد ہین تو عورتون کی مشابہت کی کیون خواہش کرتے ہین اور ہاتھ ملا کے بیعت کرنیسے انکار کرتے ہین کیا اِنکو معلوم نہین کہ عورتونکی مشابہت سے تو اللہ کی لعنت اُترتی ہی چلو خوب ہوا ایسے پر لعنت پڑنے دو۔ اب اگر بیعت کے منکر فرقے کہین کہ یہ آیت تو عورتونکی بیعت توبہ کے بیان مین ہی مردونکا بیعت توبہ کرنا کہانسے ثابت ہوا تو اُنکا جواب یہ ہی کہ کلام اللہ اور حدیث مین اکثر حکم عورتون کے حق مین ہین اور اُسمین مرد بھی داخل ہین جسطرح یہی حکم۔ اور کوئی حکم مردون کے حق مین ہی اور اُسمین عورتین بھی داخل ہین جسطرح وضو کا حکم اسیطرح سے بہت سے احکام ہین اور سوائے اِسکے اس آیت کے موافق حدیث مین صاف مردونکے بیعت توبہ کرنیکا ذکر ہی گویا وہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے مشکوۃ مصابیح مین کتاب الایمان کی پہلی فصل مین عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک شیئا ثم سترہ اللہ علیہ فھو الی اللہ ان شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبایعناہ علی ذلک متفق علیہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت مین کہ گرد اُنکے ایک جماعت بیٹھی تھی اُنکے اصحاب سے۔ لفظ عصابہ کا دس سے لیکے چالیس تک پر بولتے ہین یعنی جب حضرت کے گرد بہت سے اصحاب بیٹھے تھے اُسوقت فرمایا بیعت کرو تم مجھسے اور عہد

کرو اور قول باندھو مجھسے اصل مین مبایعت بیع سے ہے اور بیع کی معنی بیچنے کے ہین تو گویا جو شخص کہ کسی کیساتھ کوئی عہد کرتا ہے
اور قول باندھتا ہے سو وہ اپنی ذات کو اُسکے ہاتھ بیچتا ہے اور جسطرح سے بیع کرنے مین ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین اُسیطرح آپس مین قول
باندھنے کے وقت بھی شرع مین عادت جاری ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ بیعت کرو مجھسے اسپر کہ شریک نکرو اللہ کیساتھ کسی چیز کو
اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور قتل نکرو اپنی اولاد کو جیسا کہ عادت کفر کے زمانے کی تھی کہ اولاد کو فقیری کے خوف سے مار ڈالتے تھے
اور طوفان نہ لگاؤ کہ باندھو اُس طوفان کو اپنے ہاتھ پاؤن کے سامنے یعنی اپنے دل سے طوفان نہ باندھو آدمی کا دل جو سینہ مین ہے
ہاتھ پاؤن کے درمیان مین اسیواسطے یہ لفظ بولتے ہین اور بہتان اور طوفان یہی ہے کہ اپنے دل سے جھوٹ بناوے اور جسپر طوفان لگاوے
وہ شخص اُس سے پاک ہو اور بھلی نکرو شرع کے کام مین سو جو کوئی وفا کرے اور پورا کرے تم مین سے اس قول کو تو مزدوری اُسکی اللہ پر ہے
کہ اپنے فضل سے اُسکا ثواب دیگا اور جسنے کر لی ان گناہون مین سے کوئی چیز سوائے شرک کے پھر عذاب کیا گیا اُسکے سبب دنیا مین یعنی
حد مارا گیا اور سزا دی گئی اُس گناہ پر تو وہ عذاب کرنا کفارہ ہے اُسکے لیے اور جسنے کر لی ان گناہونمین سے کوئی چیز پھر چھپا دیا اُسکو
اللہ نے اُسپر یعنی اُسکا گناہ ظاہر نہوا اور اُسپر حد نہ ماری گئی سو وہ اللہ کے اختیار ہے اگر چاہے معاف کرے اُس سے اور عذاب نکرے اور اگر
چاہے عذاب کرے اُسکو تب پھر بیعت کی ہم لوگون نے اور قول باندھا ہم لوگون نے حضرت کیساتھ اسی شرط پہ اس حدیث کو بخاری
مسلم دونون نے روایت کیا۔ اور مشکوۃ مصابیح مین کتاب الایمان کی پہلی فصل مین عمرو ابن عاص سے روایت ہے کہ انھون نے کہا
اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ یَمِیْنَکَ فَلْاُبَایِعْکَ فَبَسَطَ یَمِیْنَہٗ فَقَبَضْتُ یَدِیْ فَقَالَ مَالَکَ یَا عَمْرُو
قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ یُّغْفَرَ لِیْ قَالَ مَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ
وَاَنَّ الْهِجْرَۃَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر
عرض کیا مین نے کہ کشادہ کیجیے اپنا ہاتھ تاکہ بیعت کرون مین آپ سے پھر کھولا حضرت نے اپنا دہنا ہاتھ تب کھینچ لیا مین نے اپنا ہاتھ پھر پوچھا
حضرت نے کیا ہوا تجکو اے عمرو ہاتھ کیون کھینچ لیا عرض کیا مین نے ارادہ کیا مین نے کہ شرط کرون فرمایا کیا شرط کرتا ہے عرض کیا مین نے
کہ یہ شرط کرتا ہون کہ بخشے جاوین میرے گناہ فرمایا حضرت نے کیا نہین جانتا ہے تو اے عمرو کہ تحقیق مسلمان ہونا گرا دیتا ہے ان گناہونکو جو
تھے پہلے اُسکے اور بیشک ہجرت کرنا اور دار حرب سے بھاگ کے دار اسلام مین جانا گرا دیتا ہے اُن گناہونکو جو تھے پہلے اُسکے اور بیشک حج گرا دیتا ہے
اُن گناہونکو جو تھے پہلے اُسکے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ صحابہ لوگ حضرت کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے اور حضرت بیعت
کرنے کیواسطے اپنا دہنا ہاتھ کشادہ کرتے تھے بس اسقدر بیعت تو ثابت ہونیکو کفایت کرتا ہے زیادہ لکھنا طول ہے در فتح العزیز مین سورہ معارج مین بیعت توبہ

کا ذکر ہی وہ آیت سورۂ معارج کی یہ ہی وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَہْدِہِمْ رٰعُوْنَ ترجمہ اور جو لوگ کہ اپنی امانتون کی یعنی دوسرونکی امانت
کو جو اپنے پاس رکھتے ہین اور اپنے قول کو کہ اللہ تعالی کیساتھ یا خلق کیساتھ باندھا ہی نگاہ رکھنے والے ہین فائدہ جو عہد کہ اللہ تعالے
سے باندھتے ہین اُسکو نذر کہتے ہین اگر اللہ کی راہ مین کچھ مال دینے کے واسطے یا کوئی عبادت ادا کرنے کیواسطے عہد باندھی ہون
تو اُسکو نذر کہتے ہین اور اگر اللہ تعالی کے کسی بندے کیساتھ اللہ تعالی کی راہ پر چلنے مین شریک ہونیکا عہد باندھا ہو تو اُسکو بیعت کہتے ہین
اور حقیقت مین یہ عہد باندھنا اللہ تعالی کیساتھ ہی جیسا کہ انا فتحنا مین مذکور ہی اور وہ آیت ہم لکھ چکے۔ دوسرا سوال بیعت توبہ کی
منکر فرقے کہتے ہین کہ پیر طریقت سے بیعت کرنا فقہ کی کتابون مین نکال دو تو ہم لوگ بھی اس بیعت کو حق جانین سو انکا دو جواب ہی
ایک تو یہ لازم نہین ہی کہ جو بات فقہ مین ہو اُسی کو مانین اور جو اُسمین نہو اُسکو نہ مانین کیونکہ عقائد کا بیان فقہ مین کہان ہی آخر
اُسکا بیان علم کلام مین ہی پھر اگر علم کلام کی بات نہ مانین تو اللہ اور فرشتے اور کتابون اور رسولون اور قیامت کے دن اور اسپر کہ نیکی بدی
کی تقدیر اللہ سے ہی کسطرح ایمان لاوین اور ان باتون پر ایمان نہ لاوین تو اسلام سے خارج ہون اور چارون یار کے خلافت پر
کس طرح ایمان لاوین کیونکہ اسکا بیان بھی علم کلام مین ہی فقہ مین نہین ہی اگر اسکو نہ مانین تو پھر رافضی بنا پڑی اور تفسیر قرآن کی
بھی فقہ مین نہین ہی تو اُس سے بھی محروم رہین اور حضرت کے معجزے اور معراج کا بیان بھی فقہ مین نہین ہی بلکہ اسکا بیان تاریخ کی کتابون
مین ہی پھر اگر ان باتونکو نہ مانین تو ایمان کس طرح سلامت رہے اسیطرح سے مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنیکا بیان سلوک کی
کتابون مین ہی اگر اُسکو نہ مانین تو بے پیر ہو جاوین اور ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جتنی کتابین
ہین سب پر عمل کرینگے کیونکہ ہم اقرار کر چکے لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دوسرا جواب۔ یہ ہی کہ بڑا تعجب ہی کہ حدیث قرآن سے
ان فرقونکی تسلی نہین ہوتی سو الحمد للہ کہ فقہ سے بھی مشائخ طریقت کے طریقہ مین داخل ہونا ثابت ہی اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اس
طریقہ مین لوگونکو داخل کرتے تھے جیسا کہ فقہ کی بڑی معتبر کتاب در المختار مین مصنف رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ استاد ابو القاسم قشیری
نے جو اپنے مذہب مین بڑے مضبوط اور اس طریقہ مین قدیم بزرگون مین ہین اپنے رسالہ مین فرمایا ہی کہ سنا مین نے استاد ابو علی
دقاق کو وہ کہتے تھے کہ مین نے حاصل کیا یہ طریقہ یعنی سلوک کا طریقہ ابو القاسم نصیرآبادی سے اور ابو القاسم نے کہا کہ مین نے حاصل کیا یہ طریقہ
شبلی سے اُسنے اس طریقہ کو حاصل کیا سری سقطی سے اُسنے اس طریقہ کو حاصل کیا معروف کرخی سے اُسنے اس طریقہ کو حاصل
کیا داؤد طائی سے اُسنے حاصل کیا علم اور یہ طریقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے جب بیعت طریقہ کی آیت حدیث فقہ سے ثابت
ہوئی تب مسلمان کو اُس سے انکار کرنا نہین مناسب ہے۔ اور صراط المستقیم مین بڑی بڑی کتابونکا خلاصہ کرکے اس بیعت توبہ

کے بیان میں عجیب پاکیزہ مضمون لکھا ہی وہ اِس مقام پر لکھنے کے قابل ہی اسکو ہم دوسرے فائدہ مین شرح کے ساتھ لکھتے ہین سمجھ والے کیواسطے اُسقدر کفایت ہی دوسرا فائدہ اس بات کے بیان مین کہ مرشد کسکو کرے اور مرشد سے کیسا اعتقاد رکھے صراط المستقیم مین لکھا ہی کہ جو لوگ شرک مین گرفتار ہین اور اپنی وضع صوفی کی سی بنائے رہتے ہین اُنکی سب بدعتون مین سے جو اس زمانے مین اکثر خواص اور عوام لوگون مین خصوصاً ہندوستان کے ملک مین مشہور ہو رہی ہی اور وہ بدعت اللہ تعالیٰ کے بعضے مقبولون تک بھی جا پہونچی ہی ایک بدعت یہ ہی کہ نہایت درجہ حد سے بڑھکے مرشد کی تعظیم ہی اس حد کو کہ الوہیت یا نبوت کے اعتقاد مین مل جاتی ہی سو ضرور ہی کہ اس بات کے حد اعتدال کو سمجھی یعنی اِس مقام مین اندازے کا خیال رکھنا ضرور چاہیے نہ اسقدر تعظیم کرے کہ اپنے مرشد کو معبودیت یا نبوت کے درجے تک پہونچا دے اور نہ اسقدر اُسکو حقیر جانے کہ کہنے لگے جیسے ہم ویسا مرشد کچھ مرشد ہونے سے اُسمین بڑی فضیلت نہین آگئی اللہ کے نزدیک سب کوئی برابر ہین۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ کے نزدیک بندے ہونے مین سب برابر ہین مگر اندازے کا خیال رکھنا ضرور ہی سو اسکا بیان یہ ہی کہ مرشد بیشبہ اللہ تعالیٰ کی راہ کا وسیلہ ہی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے چھٹے سپارہ سورۂ مائدہ مین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اُس تک وسیلہ اور لڑائی کرو اُسکی راہ مین شاید تمھارا بھلا ہو اور خلاص پاؤ۔ اِس آیت مین فلاح کیواسطے چار چیزین مقرر فرمائین ہین ایمان اور تقویٰ اور وسیلہ کی تلاش اور اللہ کی راہ مین جہاد کرنا۔ اہل سلوک کی اِس آیت مین سلوک کا اشارہ سمجھتے ہین اور وسیلہ مرشد کو جانتے ہین سو تلاش مرشد کی فلاح حقیقی اور منزل مقصود پر پہونچنے کیواسطے جہاد کے پہلے ضرور ہی اور حکم اللہ کا اسطرح پر جاری ہی اسیواسطے بغیر مرشد کے کوئی راہ نہین پاسکتا تو اب چاہیے کہ مرشد اُس شخص کو مقرر کرے جو کسیطرح سے مخالف شرع شریف کے نہو اور سیدھی راہ پر کہ تابعداری قرآن اور حدیث کی ہی نہایت مضبوط قدم ہو بس ایسے شخص کو اپنا مرشد اور ہادی مقرر کرے لیکن اس طور پر نہین کہ وہ کسی حال مین ہو خواہ شرع کے خلاف ہو خواہ موافق مگر اُسکی پیروی ہمکو منظور ہی۔ بلکہ اپنا پیشوا مطلق شرع شریف کو جانے اور اصل مین تابع حکم اللہ و رسول کا ہو جو کچھ کہ مرشد از روی شرع شریف کے فرماوے اُسکو دل و جان سے بجالاوے اور جو کام کہ شرع مین مباح ہی اُس کام کو مرشد کے حکم سے اپنے اوپر واجب سمجھے اور اگر کوئی بات خلاف شرع کے کہے تو اُس بات مین ہرگز اُسکی تابعداری نکرے بلکہ اُسکو رد کرے کیونکہ حدیث شریف مین ہی کہ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ترجمہ یعنی تابعداری مخلوق کی نہین لائق ہی خالق کی نافرمانی مین اور محبت مرشد کی اسطور پر چاہیے کہ اپنا مال اور جان اُسکی رضامندی اور آرام کیواسطے خرچ کرے اور دنیا کی کسی چیز کو مرشد

کی رضا مندی سے زیادہ عزیز نجانے کیونکہ مرشد سی جو فائدی حاصل ہوتی ہین سو تمام دنیا سے ہزارون درجے بہتر ہین۔ اور محبت مرشد کی اس حدکو منع ہی کہ مرشد کی محبت کی آگے اللہ اور رسول کی نافرمانی کاروا دار ہو کیونکہ اس حد کی محبت حق تعالیٰ کی درگاہ سی دور کرتی ہی اور ساری محبتوں اور حقوں کی اصل اللہ تعالیٰ کی محبت اور حق ہی اللہ تعالیٰ کے حق اور محبت کی مقابلے مین کسیکی محبت اور حق کو خیال مین لانا اللہ تعالیٰ کی جناب سے پردہ پڑجانے اور اُسکی عنایت سی محروم ہونیکا باعث ہی۔ اور اگر حق کے طالب کو کسی مرشد سی بیعت کرنیکے بعد اُس مرشد مین کوئی کام خلاف شرع ظاہر ہو تو اُس مرشد کو خیر خواہی سے نصیحت کری اور اللہ کے جناب مین اُسکے حق مین دعا کرے پھر اگر وہ مرشد اُس بُرے کام سے باز نہ آوی اور اُس کام کو نچھوڑے تب دریافت کرے اگر وہ بُرا کام ایسا ہی کہ اُسمین عقیدیکا فساد ہی تو اُس سے اپنی بیعت کا علاقہ نکال ڈالے اور اُسکو اپنا پیر و مرشد نجانے اور اگر اُس کام مین عقیدے کا فساد نہین ہی اگرچہ گناہ کبیرہ ہی تو اُسکو اپنی مرشدی سی نہ نکالے لیکن اُسکو جانے کہ بلا مین گرفتار ہی اور اُس بُرے کام مین اُسکی تابعداری کو حرام جانے اُس بلا سے اُس مرشد کی نجات کیواسطے ظاہری اور باطنی کوشش کرے یہانتک صراط المستقیم کا مضمون ہی اور ایسا ہی مضمون کنز العباد اور قول جمیل مین لکھا ہی۔ اسقدر مضمون بیعت توبہ کی ثابت کرنیکے واسطے کفایت ہی اور باقی اس طریقہ کا پورا بیان لکھنے کو ایک کتاب جدا چاہیے ہی۔ الحمد للہ کہ یہ رسالہ صاف نیت سی بخیر و خوبی تمام ہوا اللہ اسکو قبول کری اور اسکے پڑھنے والون کو سیدھی راہ پر چلاوے اور ہم سب مسلمانونکا خاتمہ کری لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر آمین سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ خاتمہ جب کتاب قوت الایمان تمام ہو چکی تب مولوی عبد الجبار ابن حبیب اللہ ساکن شیخپورہ نے فارسی زبان مین نادر علی کی ہاتھ ایک سوال لکھ کی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر اس سوال کا جواب نہ لکھو گے تو ہم جو قوت الایمان کا جواب لکھین گے اُسمین لکھین گے کہ ہمارے اس سوال کا جواب نہ لکھ سکے تب اس خاکسار نے کہا کہ اس سوال کو اُنسے لکھوا لاؤ اور نیچے اُنکا نام بھی لکھوا لاؤ تب بارے مولوی عبد الجبار صاحب نے اُس سوال کو لکھ کے اور اُسکے نیچے ایک رقعہ بھی لکھ کے پھر نادر علی کے ہاتھ بھیجا اور رقعہ کے نیچے نام حیات نبی کا لکھا تب ہمنے نادر علی کو قسم دیکے پوچھا کہ سچ کہو یہ رقعہ کسکا ہی تب اُس نے کہا کہ عبد الجبار کا اور حیات نبی کا نام بھی اُنھون نے اپنے ہاتھ سی لکھا ہی۔ سو اُس رقعہ اور سوال کو بجنسہ ہم لکھ کے اُسکا جواب ہندی مین لکھتی ہین جسمین ہر خاص و عام کی سمجھ مین آوے اور سب مسلمان لوگ سوال و جواب دیکھ کے اُنکے مذہب کا حال بخوبی دریافت کرلین۔ رقعہ۔ عبد الجبار کا یہ ہی بعد السلام علیکم واضح باد کہ این سوال مشکل است نوشتن جواب خیلی دشوار چنان نشود کہ بجای جواب بنویسند کہ این طعن است بر جناب امیر المؤمنین سید احمد چہ سوای این جواب

دیگر از آنصاحب ممکن نیست واگر قصد جواب باشد در سوال من کم و بیش نمایند ورنہ در قیامت دستگیر خواہم شد بقدر وسع در صلاح کوشند "حیات نبی" رقعہ کا جواب۔ علیکم السلام پہلے اپنے رقعہ کا جواب سنیے۔ مولویصاحب آپنے جو رقعہ لکھا اور اسکے نیچے حیات نبی کا نام لکھا تو اس سی کیا فائدہ آخر نادعلی کو جب ہمنے قسم دلائی تب اُسنے صاف کہا کہ یہ رقعہ بھی مولویصاحب نے لکھا ہی اور حیات نبی کا نام بھی انھون نے لکھا ہی تو کیا آپ کو معلوم نہیں ہی کہ جیسا جھوٹھ کہنا منع ہی ویسا جھوٹھ لکھنا بھی اسی طرح آپ لوگون کو مسئلہ بھی بتاتے ہونگے۔ اور آپنے جو لکھا ہی کہ یہ سوال مشکل ہی اسکا جواب لکھنا بہت دشوار ہی ایسا نہو کہ بجاے جواب کے لکھو کہ یہ جناب امیر المومنین سید احمد پر طعن ہی کیونکہ اسکے سوا دوسرا جواب آن صاحب سے ممکن نہین۔ سو آپسے ہم پوچھتے ہین کہ اگر آپنے یہ سمجھا ہی کہ اس سوال کا جواب کسی بشر سے نہوسکیگا تو ایسا سوال لکھ کے مومنون کے دل مین وسواس لانا کیا ضرور تھا اور اگر اس سوال کا جواب آدمی سے ہوسکتا ہی تو پھر یہ لکھنا کیا ضرور تھا کہ تمسے دوسرا جواب نہوسکیگا سواے اسکے کہ بجاے جواب کے لکھو کہ یہ جناب امیر المومنین سید احمد پر طعن ہی اگر شاید ہمنے جواب لکھا تو پھر تم جھوٹے ہوئے۔ اور پھر یہ جو آپنے لکھا کہ اگر جواب کا قصد ہو تو میرے سوال مین کمی زیادتی نکرنا نہین تو قیامت مین دامنگیر ہونگا تو بھائی کمی زیادتی کیون کرینگے ہمنے پہلے سوال مین کمی زیادتی کب کی ہی اپنے دل مین خود سوچو سو اس سے خاطر جمع رکھو کمی زیادتی نہونے پاویگی۔ باقی ہم یہ پوچھتے ہین کہ اگر ہم سوال مین کمی زیادتی نکرینگے اور جواب معقول دینگے تب کیا ہمارا دامن چھوڑنیکا ارادہ ہی تمکو مناسب تھا کہ ہمارے دامن سی لگے رہتے کیونکہ تمنے ہمسے چند روز مشکوۃ شریف پڑھی ہی اور جب جواب معقول پاؤگے اور دل کا شک دفع ہوگا تب تو اور زیادہ دامن سی لگا رہنا مناسب ہے لیکن بھائی اسمین تو شبہہ نہین کہ نیت تو تمھاری بخیر نہین ہی اور تمھارے سوال سی تو حضرت پیر و مرشد کے حق مین صاف طعن نکلتا ہی چنانچہ تمکو بھی معلوم ہوگیا اور تمنے پیش بندی کرکے لکھا کہ اس سوال کو سید صاحب پر طعن سمجھوگے سو بھائی اسمین تو تم بڑے سچے ہو ہمکو تو اس سوال مین صاف طعن معلوم ہوتا ہی۔ مگر بھائی تمنے جو یہ لکھا ہی کہ سوای اسکے کہ اس سوال کو امیر المومنین پر طعن سمجھو تمسے دوسرا جواب ممکن نہین ہی سو اسمین تو ہمکو خوف ہی کہ کہین تم جھوٹے نہو جاؤ کیونکہ جواب تو ہمسے ہوسکیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور بھائی ہم تو تمکو سچا کرنیکے واسطے جواب نہ لکھتے مگر لاچار ہین حق چھپانا گناہ ہی اس سے ہم مجبور ہوکے جواب لکھتے ہین اور اسوقت اب تمھارا پردہ ڈھانپنا نامناسب ہے کیونکہ تمنے عوام کے بہکانے مین اور ہم سب بھائیونکو آپس مین لڑانے مین قصور نکیا اور وہ مثل ہندی کی کہ لاؤ رے جمّا جو بھیت پٹھان ہم لوگون پر سچ ہوجاتی اگر ہم لوگ بھی تمھارے سے ہوتے۔ اب اپنے سوال کا جواب سنو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سوال۔ چون طرائق اربعہ کہ عبارت از چشتیہ

ونقشبندیہ وقادریہ ومجددیہ است ونعمتہای گوناگون این طریقہا در عالم واقع است بعض در طریقہ چشتیہ بیعت حاصل کردہ
چشتیہ میگویانند وبعض قادریہ وبعض نقشبندیہ وبعض مجددیہ ونزد جمہور اہالی این طریقہا داخل اند بزمرۂ آنہا کہ درشان آنہا انعمت
علیہم است وخارج اند از زمرۂ آنہا کہ درشان آنہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین است واحدی قایل نیست کہ کسے از متاخرین
ومتقدمین این ہمہ طریقہ را یکجا ساختہ بطور معجون مرکب ومخلوط ساختہ گاہی بطور نقشبندیہ شغل نمودہ باشد وگاہی بطور طریقہ دیگر
ودرین جزو زمان جناب سید احمد صاحب کہ اہل طریقہ بودند نام طریقہ خود محمدیہ داشتہ بآن چار طریقہ منضم ساختہ در پنج طریقہ بیعت
می گرفتند چنانچہ در خلفای ایشان الی الآن این طریقہ جاری است پس این ترکیب وتخلیط ہدایت است یا ضلالت اگر ضلالت
است چرا سید ممدوح ومریدانش این راہ پیمودند واگر ہدایت است در انضمام مذاہب اربعہ کہ ہمہ را قائل حق دارند منحصر چہ قباحت بینند
بر تقدیر قباحت حسبۃً للہ جواب داون این اعتراض کہ جناب امام ابو حنیفہ وامام محمد وامام ابی یوسف وامام زفر رحمہم اللہ باوجودیکہ
باخود ہا اختلافات کثیرہ دارند مخلوط ومرکب کردہ چرا یک مذہب قرار دادند ونامش حنفیہ کردند اگر کسی مذاہب اربعہ را حق پنداشتہ ہمہ را
مخلوط کردہ مذہب محمدیہ نام نہد وگاہی فتوی بر قول امام اعظم وگاہی بر قول امام شافعی وگاہی بر قول ائمہ آخرہ چنانچہ فتوی گاہی
بر قول امام محمد وگاہی بر قول امام ابی یوسف وگاہی بر قول امام زفر میدہند چہ قباحت پیدا شود بینوا وتوجروا جواب حقیقت یہ ہی
کہ سوال کرنیوالیکو مطلق علم سے بہرہ نہین ہی کسی فسادی نے بیچارے کو دھوکا دینے کیواسطے اور حضرت سید صاحب کے طریقہ سے
اسکو بے اعتقاد کرنے کیواسطے یہ سوال عوام فریب سنا دیا ہی سو سایل سچ مچ دھوکا کھا گیا ہی اور اُسکے دل مین ایسا شک آ گیا ہی کہ
اُسنے جان لیا ہی کہ اس سوال کا جواب کسی سے نہو سکیگا سو ہم اس سوال کا جواب لکھتے ہین باقی دین کی سمجھ دینا اللہ تعالی کا کام ہی
اب جواب ہر مضمون کا بخوبی سنو جو یہ سایل نے لکھا ہی کہ چونکہ چارون طریقے کہ مراد ہی چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ سے اور
ان طریقونکی طرح طرح کی نعمتین عالم مین پھیلی ہین بعضے لوگ طریقہ چشتیہ مین بیعت حاصل کرکے چشتیہ کہلاتے ہین اور بعضے قادری
اور بعضے نقشبندی اور بعضے مجددیہ اور سب لوگون کے نزدیک ان طریقونکے لوگ داخل ہین اُنکے گروہ مین کہ جنکی شان مین
انعمت علیہم ہی اور خارج ہین اُنکے گروہ سے جنکی شان مین غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہی سو سایل کا ان طریقہ کے لوگون کو
ایسا سمجھنا غنیمت ہی اور یہ جو لکھا ہی کہ کوئی شخص اس بات کا قایل نہین ہی کہ کسی نے متاخرین اور متقدمین سے ان سب طریقونکو
بطور معجون مرکب کے اکٹھا کرکے اور ایک ہی مین ملا کے کبھی نقشبندیہ کے طور پر شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقے کے طور پر اور
اس زمانے مین جناب سید احمد صاحب کہ اہل طریقہ تھے اور اپنے طریقے کا نام محمدیہ رکھ کے اُن چارون طریقہ مین شامل کرکے

پانچ طریقہ مین بیعت لیتے تھے جیسا کہ اُن کے خلیفون مین ابتک یہ طریقہ جاری ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ سائل مطلق متاخرین اور متقدمین کے طریقہ سے واقف نہین ہی بلکہ باوجودیکہ مرید کرنیکا دعوی رکھتا ہی اور اگرچہ حضرت پیر و مرشد برحق حضرت سید احمد ادام اللہ برکاتہ سے اُسکو ملاقات بھی نہین ہی اور بعضے ناواقف اُسکو اُس جناب کا خلیفہ بھی جانتے ہین مگر اُسکے ملفوظات کو بھی جسکا نام صراط المستقیم ہی نہ دیکھا کاش دنیا کمانیکے لالچ سے بھی اُسکو دیکھا ہوتا تب بھی آج اُسکے کام آتا اور اس شک مین گرفتار نہونے پاتا افسوس تو یہ ہی کہ ہزارون شجرے اُس جناب کے طریقہ کے گھر گھر موجود ہین کبھی اسکو بھی نہ دیکھا جو آج وہ شجرہ بھی اُسکے کام آتا خلاصہ یہ کہ حضرت پیر و مرشد کا بطور معجون مرکب کے ان طریقون کو ملانا ثابت نہین ہوتا یہ البتہ ثابت ہوتا ہی کہ چارون طریقونکی نعمت بیعت اور اجازت کی اُنکو اپنے مرشد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز سے حاصل ہی جیسا کہ حضرت پیر و مرشد کے شجرہ سے صاف ظاہر ہی اسیکو اگر معجون مرکب سمجھو تو متاخرین مین حضرت شاہ عبد العزیز اور اُنکے اُستاد اور مرشد اور باپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اُنکے باپ ور مرشد شیخ عبد الرحیم رحمہم اللہ نے بھی مرکب کیا ہی اسطرح سے کہ شیخ عبد الرحیم نے چشتیہ طریقہ اپنے مرشد اور نانا شیخ رفیع الدین سے حاصل کیا اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ طریقہ سید عبد اللہ اکبرآبادی سے حاصل کیا پھر اُنسے چارون طریقے اکٹھا شاہ ولی اللہ محدث کو حاصل ہوئے اور اُنسے شاہ عبد العزیز محدث کو اور اُن سے حضرت پیر و مرشد سید احمدؒ کو۔ اور متقدمین مین جو طریقہ حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی کو پہونچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے حضرت امام محمد باقر سے حاصل کیا اور جو طریقہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو پہونچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے قاسم ابن محمد سے حاصل کیا پھر اگر دو چار طریقہ مین ایک شخص کا بیعت کرنا اسکو معجون مرکب سمجھا ہی تو متاخرین متقدمین سب سے یہ فعل سرزد ہوا ہی اب اور کیا کہین اتنا کہتے ہین کہ بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب۔ باقی یہ جو لکھا کہ یہ بات کوئی نہین کہتا ہی کہ کبھی متاخرین اور متقدمین نے سب طریقون کو بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقون کے طور پر سو یہ بھی جہالت کا باعث ہی جن متاخرین بزرگونکا ذکر ہوا وہ سب ایسا کرتے تھے چنانچہ قول الجمیل مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ ایک فصل مین مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہین۔ دوسری فصل مین مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہین اور ان سب پر انکا عمل تھا اور اسیطرح سے حضرت مولانا محمد اسمعیل محدث دہلوی رحمہ اللہ حضرت پیر و مرشد برحق سید احمد سے صراط المستقیم کے تیسرے باب مین روایت کرتے ہین چارون طریقہ کی اشغال کو جدا جدا پہلی فصل مین طریقہ قادریہ کے اشغال کا بیان فرماتے ہین دوسری فصل مین طریقہ چشتیہ کے اشغال کا تیسری فصل مین طریقہ نقشبندیہ کے اشغال کا اور نقشبندیہ مجددیہ

چونکہ دونون کے اشغال ایک ہین مگر کچھ اصطلاحات کا فرق ہی سو اُسکو بھی چوتھی فصل مین بیان فرماتے ہین اور یہ جو سائل لکھتا ہی کہ کسی متاخرین متقدمین نے ایسا نکیا کہ سب طریقون کو بطور معجون مرکب ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی بطور دوسرے طریقہ کے اور سید صاحب نے ایسا کیا سو سید صاحب کا طریقہ جو مذکور ہوا اسمین تو معجون مرکب کی صورت نہوئی معجون مرکب کیصورت تو تب ہوتی جب ایک ہی شغل مین دونون یا چارون طریقون کے شغل اکٹھا کرتے اور ایسا حضرت پیر و مرشد برحق کا شغل کرنا ثابت نہین ہوتا جیسا کہ صراط المستقیم مین موجود ہی دیکھ لو بلکہ اُسمین تو ہر طریقہ کی شغل کو اول سے آخر تک جدا جدا بیان فرمایا ہی حق تو یہ ہی کہ بیت

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد		میلش اندر طعنۂ پاکان برد	

اور تماشا تو یہ ہی کہ آپہی سایل لکھتا ہی کہ حضرت سید احمد صاحب نے طریقہ کا نام محمدیہ رکھ کے اُن چارون طریقہ مین شامل کر کے پانچو طریقون مین بیعت کرتے تھے یہ ہی دروغ گورا حافظہ نباشد کیونکہ اُسکے لکھنے سے تو خود معلوم ہوتا ہی کہ چارون طریقونکو حضرت پیر و مرشد نے اپنے حال پر جدا رکھا اور پانچوان طریقہ اپنا جدا نکال کے اُنکے شامل کیا جیسا کہ اُن کی شجرہ مین بھی پانچو طریقہ کی نام جدا جدا مذکور ہین اسطرح پر چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ تو طریقون کا ملانا کہان ہوا اور حضرت پیر و مرشد بیعت لیتے وقت بھی اپنے مرید سے یون کہلاتے تھے کہ بیعت کیا مین نے بیچ طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ کے اوپر ہاتھ فقیر سید احمد کے اللہ تو قبول کر اور نعمتین اِن طریقونکی ہمارے نصیب کر ہزارون مرید اُس جناب کے موجود ہین شک ہو تو پوچھ لو باقی حضرت پیر و مرشد کے طریقہ کا نام محمدی ہونیکی کیا وجہ ہی کہ جسطرح سے حضرت غوث الاعظم کا نام عبد القادر ہی تو جس نام کی طرف اُنکی نسبت تھی اُسی نام سے اُنکا طریقہ مشہور ہوا یعنی قادریہ کہلایا عبد القادریہ نہ کہلایا اور خواجہ بہاؤ الدین کی نسبت نقشبند کیطرف تھی اسیواسطے اُنکا طریقہ نقشبندیہ کہلایا بہاؤ الدینیہ نہ کہلایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی نسبت چشت کیطرف تھی اسیواسطے اُنکا طریقہ چشتیہ کہلایا معین الدینیہ نہ کہلایا اسیطرح سے حضرت پیر و مرشد کی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھی کہ قدم بقدم آنحضرت کی تھے اسیواسطے اُنکا طریقہ محمدیہ کہلایا احمدیہ نہ کہلایا۔ اور باقی اس راہ سے کہ سب طریقونکی نسبت آخر کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتی ہی حقیقت مین سب طریقے محمدیہ ہین مگر نسبت کرنا فقط پہچان کیواسطے ہی جیسا کہ قریشی ہاشمی مکی مدنی حنفی شافعی مالکی حنبلی جیسا کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا اور یہ جو لکھا کہ پھر اِن طریقون کا ملانا اور ترکیب دینا ہدایت ہی یا گمراہی اگر گمراہی ہی تو سید ممدوح اور اُنکے مریدون نے کسواسطے یہ راہ اختیار کی سو اسکا جواب یہ ہی کہ طریقہ ملایا کسنے ہی تجھین خدا جانے کیا خلط ملط کر رہے ہو اگر مزاج شریف مین کچھ جنون کا سا فساد آگیا ہو تو آخر طبابت بھی تو کرتے ہو کچھ تنقیہ کر ڈالو آگے شفا دینا اللہ تعالے

سکے ہاتھ پر یا قی پیر و مرشد کے طریقہ کا جو مذکور ہوا ہی اس صورت مین تو اُنکے طریقہ مین سراسر ہدایت ہی اُنکے طریقے کو ہنسی یا کسی طرح سے
گمراہ کہے تو وہ خود گمراہ ہی اور یہ جو لکھا ہی کہ چارون طریقہ کا ملانا اگر ہدایت ہی تو چارون مذہب کے ملانے مین کہ سب کوئی قائل حق دایر
سکے ہین منحصر کہے یعنی سب کوئی اسبات کے قایل ہین کہ حق چارون مذہب مین دایر ہی چارون مین سے کسی ایک ہی مین منحصر نہین ہی کہ فلانے
ہی مذہب مین حق ہی ایسکے سوا دوسرے مین نہین کیا قباحت جانتے ہین - سو اسکا جواب یہ ہی اگر تمھاری یہ غرض ہی کہ جب چارون طریقہ
کو ملایا تب چارون مذہب کے ملانے مین کیا قباحت ہی سو طریقہ کا ملانا تو ثابت نہوا اپنے سوال بموجب اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ
الْمَشْرُوْطُ ترجمہ یعنی جب شرط جاتی ہی تب جس کام کی شرط تھی وہ بھی جاتا رہا - پڑھ ترجمہ سے رو یا کر یعنی چارون مذہب کے ملانے
مین قباحت سمجھو کیونکہ چارون مذہب کے ملانے مین سواد اعظم کا خلاف کرنا ہی اور پھر یہ جو لکھا ہی کہ جس تقدیر مین چارون مذہب کے ملانے
مین قباحت ہی تو اللہ کی رضامندی کیواسطے اس اعتراض کا جواب دینا ضرور ہی کہ جناب امام ابی حنیفہ اور امام محمد اور امام ابی یوسف
اور امام زفر رحمہم اللہ نے باوجودیکہ آپس مین بہت اختلاف رکھتے ہین سبکو ملا کے کسواسطے ایک مذہب ٹھہرالیا ہی اور اُسکا
نام حنفیہ مقرر کیا اگر کوئی شخص چارون مذہب کو حق جانکے سب مذہب کو ملا کے مذہب محمدیہ نام رکھے اور کبھی امام اعظم کے قول پر
اور کبھی امام شافعی کے قول پر اور کبھی دوسرے اماموں کے قول پر فتویٰ دے جیسا کہ کبھی امام ابی یوسف کے قول پر اور کبھی امام زفر کے قول پر فتویٰ
دیتے ہین تو کیا قباحت پیدا ہوتی ہی سو اسکا جواب تو چوتھے سوال کے جواب مین گذر چکا مگر پھر بھی ہم لکھتے ہین ایمان کے کان سے سنو
کہ امام محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب حنفی تھا اُن لوگون کا کوئی مذہب جدا نہ تھا وہ لوگ مجتہد فی المذہب کہلاتے
ہین یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین مجتہد تھے نہ یہ کہ اُنکا کوئی دوسرا مذہب علحدہ تھا تو حقیقت مین ابو حنیفہ اور محمد اور ابو یوسف
اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب ایک تھا چار کمان سے سمجھے جو ملانا کہا خلاف امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد حنبل
کے کہ یہ لوگ مجتہد مطلق اور صاحب مذہب تھے اسیواسطے چارون اماموں کی مذہب کو ایک مین ملانے سے سواد اعظم نے منع
کیا ہی مگر تین وجہ سے جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ کے فتویٰ سے اوپر بخوبی لکھ چکے کہ اُنھون نے بغیر تینون وجہ کے
دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنیکو حرام لکھا ہی اور ایسا ہی شرح سفر السعادت مین بھی لکھا ہی - باقی رہا مجتہد مطلق فی الشرع اور مجتہد
فی المذہب کا فرق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے عقد الجید کی فصلون مین اور قرۃ الانظار کے اوایل مین بخوبی لکھا ہی جو
چاہے سو دیکھ لے مگر ہم فائدہ عام کیواسطے کچھ یہان بھی لکھ دیتے ہین - قرۃ الانظار مین لکھا ہی کہ فقہا کے سات طبقے یعنی سات
درجے ہین - پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا مثل چارون اماموں کا یا مثل اس شخص کے کہ اصول کی قاعدے مقرر کرنے اور چارون دلیلون سے

یعنی کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس سے اصول کے قاعدے موافق فقہی مسئلے نکالے ہین اُنکی راہ اختیار کرے بغیر اسکے کہ کسیکا مقلد ہو فروع مین یا اصول مین ۔ اور دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا ہے مثل ابی یوسف اور محمد وغیرہ اصحاب ابی حنیفہ کے کہ جنکو چار دلیلون سے احکام نکالنے کی قدرت تھی اُس قاعدے موافق جو اُنکے اُستاد ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مقرر کر رکھا ہے اور اُن لوگون نے اگرچہ بعضے فقہی احکام مین ابو حنیفہ کے خلاف کیا ہے لیکن اصول کے قاعدون مین ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہین اور اسی تقلید کے سبب سے وہ لوگ اُن لوگون مین سے جو مثل ابو حنیفہ کے صاحب مذہب ہین مثل شافعی کے صاف پہچان پڑتے ہین تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے روایت نہین پاتے ہین تو اُسمین اُنکو قدرت نہین ہے کہ صاحب مذہب سے مخالفت کرین نہ اصول مین اور نہ فروع مین لیکن وہ لوگ کیا کرتے ہین کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے بیان صریح نہین پاتے ہین تو اُس مسئلے کے احکام نکالتے ہین اُسی صاحب مذہب کے اصول موافق جو اُسنے قاعدے مقرر کر رکھے ہین اور یہ لوگ کون ہین مثل خصاف ۔ اور ابی جعفر طحاوی اور ابی حسن کرخی اور شمس الائمہ حلوانی اور شمس الائمہ سرخسی ۔ اور فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان وغیرہ کے ۔ چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا مقلدین مین سے مثل رازی اور اُسکے مانند کے ۔ کیونکہ یہ لوگ اجتہاد کی قدرت مطلق نہین رکھتے لیکن یہ لوگ اِس سبب سے کہ اصول کے قاعدے اُنکو خوب ضبط ہین اور جس مقام سے امام نے مسئلے نکالے ہین وہ مقام اُنکو خوب معلوم ہین یہ طاقت رکھتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ایسا ہو کہ اُسمین دو وجہ ہو سکتی ہے سو اُنمین سے جو وجہ قوی ہو اُسکو بیان کرین اور جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اُسکے اصحاب سے منقول ہو اور اُسمین دو احتمال پایا جاتا ہو تو اُسمین سے جو احتمال قوی ہو اُسکو بیان کر دین ۔ سو بعضے مقام مین جو ہدایہ مین لکھا ہے کہ کذا فی تخریج الکرخی و تخریج الرازی تو اُسکے یہی معنی ہین ۔ پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کا ہے مقلدین مین سے مثل ابی الحسن قدوری اور صاحب ہدایہ وغیرہ کے اُنکا کام یہ ہے کہ بعضے روایتون کو بعضی پر فضیلت دینا یعنی اُسکی فضیلت بیان کرنا اپنے قول سے اِس طرح سے کہ افضل روایت پر لکھتے ہین ۔ ہذا اولی و ہذا اصح روایۃ و ہذا اوضح روایۃ و ہذا اقوی و ہذا اوفق للقیاس و ہذا ارفق للناس چھٹا طبقہ اُن مقلدین کا جنکو طاقت ہے کہ فرق کر دین درمیان اقوی اور ضعیف کے اور ظاہر مذہب اور نادر روایت کے ۔ مثل اصحاب متون معتبرہ کے متاخرین مین سے مانند صاحب کنز اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ اور صاحب مجمع کے ۔ اور ان لوگون کا کام یہ ہے کہ اپنی کتابون مین جو قول کہ مردود ہے اور جو روایت کہ ضعیف ہے اُسکو نہ نقل کرین گے ۔ ساتوان طبقہ اُن مقلدین کا جنکو اُن باتون کی جو مذکور ہوئین طاقت نہین ہے اور دبلی اور موٹی کا فرق نہین کر سکتے اور داہنے بائین کی امتیاز نہین رکھتے بلکہ جو

پاتے ہین بٹورسے جاتے ہین رات کے لکڑ بٹارے کی طرح سواسیون پر افسوس ہی اور جو ایسون کی تقلید کرے اُس پر تو بڑا افسوس ہی یہ بات ٹھیک ٹھیک اُنھین کی شان مین ہی کہ آنکھ موندے ہرکسی کی تقلید کرتے ہین اور جاہلون کے کہنے سے سنت ترک کرتے ہین اپنے دل مین خود سوچین کہ جنکو یہ سب اپنا پیشوا سمجھتے ہین وہ کیسے ہین سبحان اللہ تقلید چھوڑین ابو حنیفہؒ کی اور تقلید کرین غیر کی غرض یہ کہ ہمنے ساتون طبقہ کا بیان مسلمانون کے فائدے کیواسطے کر دیا ہی جو یہ مضمون یاد رکھین گے تو بہت مقام مین کام آویگا یہان تو فقط اسقدر غرض تھی کہ امام محمد اور ابو یوسف اور زفر دوسرے طبقہ والے ہین یعنی حنفی مذہب کے مجتہد ہین تو کبھی امام محمد کے قول پر فتوی دینا اور کبھی ابو یوسف اور زفر کے قول پر اسکو مذہب کا ملانا نہین کہتے اور جو کوئی انکی فتوی پر عمل کریگا تو وہ ابو یوسفی محمدی زفری نہ کہلاویگا بلکہ حنفی کہلاویگا۔ اب جو رسالہ گمنام مین لکھا ہی کہ بعضے مقام مین حنفی ہوتے ہین اور بعضے مقام مین ابو یوسفی اور محمدی اور کہین زفری اور کہین ابو اللیثی تو حنفیت انکی کہان باقی رہتی ہی سو اسکا لکھنا بھی باطل ہو گیا افسوس ہی کہ سائل کو فقہا کے ساتون طبقہ کا حال بھی معلوم نہین ہی وہ اس جواب کا لطف کیونکر پاویگا۔ بس اسقدر جواب تو کفایت ہی مگر ایک جواب اور بھی ہی آسان کہ ہر ایک کی سمجھ مین آوے لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ اول تو حضرت سید صاحب نے چارون طریقے کو ملایا نہین اور اگر شاید ملاتے بھی تو ملانے سے یہی ہوتا کہ سب طریقے کا شغل ایک بارگی کرتے تو اسمین کیا قباحت ہوتی پھر گوشہ ذکر اللہ کا جو صلاح ہی ادا ہو جاتا اور دین کے کسی احکام مین خلل نہ آتا اور سواد اعظم اور مسلمانون کی جماعت کے خلاف نہوتا بخلاف چارون مذہب کو ایک مین ملانے کے کہ اُسمین سرے دست ساری قباحتین موجود ہین کہ آنحضرت نے جس مصلحت کے واسطے اپنے فعل مین اختلاف کیا اُسکا ترک کرنا اور سواد اعظم کا خلاف اور اپنے عمل کو خراب کرنا جیسا کہ یہ سب باتین طرح طرح سے اوپر مذکور ہو چکین۔ دوسرے یہ کہ جو رتبہ حضرت پیر و مرشد کا سلوک کی راہ مین تھا اُسکا بیان کہان تک کرین ولایت سے سارے ہندوستان تک ہندار لوگ اُنکی ولایت کے معتقد ہین اور گویا ان طریقون مین وہ مجتہد تھے سو اُنھون نے باوجود اسکے چارون طریقونکو معجون مرکب بنایا تو اب سایل پہلے اُسقدر کمال احکام شرع مین حاصل کرے جسقدر حضرت پیر و مرشد کو سلوک مین حاصل تھا تب چارون مذہب کو ایک مین ملانے کا ارادہ کرے جسمین اپنی بیوقوفی پر ہنستے ہنستے آپ ہی لوٹ مرے "نصیحت" مسلمان کو لازم ہی کہ عوام کے دل کے شبہہ کو دفع کرے نکہ الٹے اُنکو وسواس دلاوے وسواس دلانا تو دوسرے کا کام ہی بیت

بُلبلان مژدۂ بہار بیار		خبر بد ببوم باز گذار	

اس نصیحت سے یہ غرض ہی کہ جب قوت الایمان جابجا پہونچی اور لوگ اسکو دیکھ کے حق مذہب پر قایم ہونے لگے۔ تو بعضے لوگ

جنکے دل کی نیت اللہ جانتے لوگون کو بہکایا اُسکے مضمون پر وسواس ڈالنے لگے جسمین لوگ اُسکے فائدے سے محروم رہین سو اُنکے ایک وسواس کا ہم ذکر کرکے اُسکا جواب دیتے ہین وہ یہ ہو کہ چوتھے شبہ کے جواب مین جو ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی نیکی اور دوری کی مثال سے حدیث صحیح اور ضعیف کیواسطے باسی اور تازی نعمت کی مثال دی ہو اور وہ نہایت خوب مثال ہو اُس مقام پر دیکھنے سے معلوم ہوگی سو اُس مثال پر بعضے نیم ملا اُنکو حدیث مین دخل نہین ہو ہنستے ہین کہ دیکھو صاحب حدیث کو باسی کہا حدیث اور باسی [illegible] اور اُنکی ہنسی دیکھ کے بیچارے عوام گھبراتے ہین سو اُنکی ہنسی کا یہ جواب ہو کہ باسی کھانیکی مثال کلام [illegible] باسی کہنا [illegible] سے مین کچھ عیب نہین ہو بلکہ باسی کہنا تو حضرت کے زمانے سے ایک بات قریب ہونے کے سبب سے [illegible] سے تفضل ہو تو افضل چیز کی مثال مین کیا قباحت ہو مثال تو فقط مضمون صاف ہونیکو ہوتی ہو سو مثال مین تامل درکار ہو کہ غرض مثال کیا ہو والیکی کیا ہو مثلاً کوئی شخص جوان مرد کو کہ آدمی ہے شیر ہو اُسکو کوئی اڑانیوالا سمجھانے لگے کہ دیکھ تجکو اپنے [illegible] ارادہ [illegible] دی جا اور کہا تو وہ شخص اگر عقلمند ہوگا تو اُسکی واہی بات نہ سنیگا اسیطرح ہماری مثال ہو سمجھ ایسی لوگون سے [illegible] کہ باسی تازی پر تو یہ وسواس ڈالتے ہین کہین بلوغ المرام کے اول مین جو مولوی ولایت صاحب نے خلق کے فائدہ کیواسطے کچھ حدیث کی قسمون کا بیان فرمایا ہو اُسمین ایک قسم کو حدیث مردود بھی لکھا ہو سو اسکو کہین دیکھین تو اُسپر [illegible] کہ دیکھو صاحب حدیث کو مردود کہا حدیث اور مردود معاذ اللہ حدیث نبوی کو کون ایسا کہیگا مگر حقیقت اسکی یہ ہو کہ جس حدیث کو متقی اور حافظے کی پوری راوی سے روایت کی اُسکے خلاف جو کوئی حدیث روایت کرے وہ راوی جو متقی اور حافظے کا پورا نہین ہو تو اصطلاح حدیث مین وہ حدیث مردود [illegible] کہ مولوی صاحب نے بھی مردود لکھا ہو کچھ اپنے دل سے نہین مگر جو لوگ مطلب نہین سمجھتے اُنسے خوف ہو کہ اسپر بھی ہنسین مردود کے یہ معنی کہ اسکو جو دیکھے سو پھیر دے اور قبول نکرے اور یہ پھیر دینا راوی کے ضعف سے ہو نہ کہ حدیث نبوی ہونیکے سبب اسیطرح ہمنے بھی وہان زمانے کے نزدیک اور دور ہونیکے لحاظ سے باسی تازی کی مثال لکھی ہو کچھ حدیث نبوی ہونیکے سبب سے نہین تو اب ہم دونون بھائی کے مضمون پر ہنسنے والے نادان ہین اُنکے ہنسنے کا اعتبار نہین کیونکہ ایسی سمجھ والے تقویۃ الایمان کی بعضی مثالون پر بھی شبہہ نکال چکے ہین اللہ تعالی مسلمانون کو توفیق نیک دے اور خاتمہ کرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ بیعت توبہ مصنفہ جناب مولوی کرامتعلی صاحب باہتمام کمترین محمد قمر الدین چھپکر شائع ہوا

قول الامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقیر کرامت علی جونپوری کیطرف سے سارے دینی بھائیونکی خدمت شریف مین جو اس فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہین بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کے واضح ہو کہ لامذہب لوگ ورد و دامیان کے گروہ جو فرائضی کہلاتے ہین یہ سب کے سب وہابی ہین اور اہل سنت وجماعت ہرگز نہین ہین بلکہ یہ لوگ سارے اہل سنت وجماعت سے خصوصاً حرمین شریفین کے لوگونسے بڑی عداوت رکھتے ہین اور مکہ مدینے کا نام لینے سے جلکے خاک ہو جاتے ہین اور طرح طرح سے انکا عیب بیان کرتے ہین جو کوئی چاہے آزمالے اور یہ سب لوگ اپنے گروہ کے سوائے سبکو مشرک جانتے ہین اور یہی عقیدہ وہابیونکا ردالمحتار مین لکھا ہے اور ان لوگون کا حال مرغی کے گندے بیضے کا ایسا ہی جیسے جس بیضہ کو پہلا ایک مرغی نے گندہ کیا تب پھر اسکو اگر تمام جہان کی مرغی سیوے تو اس سے بچہ نہین نکلتا ویسے ہی یہ لوگ جو بگڑے سو بگڑے ہی رہتے ہین اور انکو اپنے مذہب کے حق ہونے پر وسواس نہین آتا یہان تک کہ جب وہابیونکا زور ہوا تھا تب مسلمانون کے جہاز پر چڑھ جاتے اور اقتلوا المشرکین کہکے اللہ اکبر کہتے ہوئے سیکڑون مسلمانون اور حاجیون کو قتل کرتے تھے اور انکا مال لوٹ لیتے یہانتک کہ جب مکہ معظمہ پر غالب ہو گئے تھے تب انکا منادی فجر کی اذان کیوقت وہان کے کوچہ مین پکارتا تھا کہ اے مکہ کے مشرک لوگ اٹھو نماز پڑھو اور جب مدینہ منورہ پر غالب ہوئے تب بقیع کی قبرونکو کھودوا اور روضہ مبارک پر بھی دست اندازی کرنا چاہا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے انکے کید کو باطل کر دیا الغرض باوجود ان سب گمراہیون کے وے لوگ اپنے مذہب کو حق جانتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی شوکت کو توڑا یعنی انکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگونکے دل مین سمائی تھی سو نکل گئی اور ضعیف ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے خراب کیا انکے شہرون کو اور انکے اوپر فتح دی مسلمانونکی لشکرون کو بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ ہجری مین اس مضمون کو جو چاہے ردالمحتار کی تیسری جلد کے باب البغاۃ مین دیکھ لے سو یہ گمراہ لوگ جو اپنی گمراہی پر مضبوط رہتے ہین اور حق بات کو نہین سنتے تو اس سبب سے اکثر لوگ اس بات کا بڑا تعجب کرتے ہین اور شبہہ کرتے ہین کہ شاید یہ لوگ حق پر ہین تو اس کا سبب یہ ہی کہ اپنے گروہ کے سوائے چونکہ یہ لوگ سبکو مشرک جانتے ہین اس سبب سے انکا ایمان خالص باقی نہین رہتا تب ان کے مذہب مین ان لوگون کو شیطان وسواس نہین دلاتا بلکہ انکے گمراہ

کرنے سے اب وہ فراغت کرکے بیٹھا ہی جیسا کہ تفسیر روح البیان مین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی تفسیر مین لکھا ہی اور نبی علیہ السلام سے شیطان کے وسواس دلانیکی حقیقت لوگون نے پوچھا تب فرمایا علیہ السلام نے کہ جس گھر مین کچھ نہین ہوتا اُسمین چور نہین داخل ہوتا سو یہ وسواس کا پانا نرا ایمان ہی یعنی نرے ایمان کی نشانی ہی اور کہا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرق ہماری نماز مین اور اہل کتاب کی نماز مین شیطان کا وسواس ہی یعنی ہماری نماز مین وسوسہ ہوتا ہی اور اُنکی نماز مین وسوسہ نہین ہوتا اسواسطے کہ شیطان فراغت پاچکا ہی کافرون کے عمل سے اسواسطے کہ کفار نے شیطان کی موافقت کی ہی اور مومن لوگ شیطان سے مخالفت کرتے ہین اور اُس سے لڑتے ہین اور لڑائی ہوتی ہی جو مخالفت کے سبب سے انتہی۔ اور سچے مسلمانون مین جو شرک سے خوب پاک ہین باوجود ہم مذہب ہونیکے آپس مین جھگڑا لڑائی اور نفاق ہوتا ہی سو اُسکا سبب یہ ہی کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ شیطان نا اُمید ہو گیا ہی اس بات سے کہ مصلی لوگ اُسکو پوجین ولیکن آپس مین ورغلانا کرتا ہی اور فتنہ فساد اُن لوگون مین مچائے رہتا ہی یہ حدیث جامع صغیر مین ہی تو اب مسلمانونکو لازم ہی کہ شیطان کی مخالفت کرین اور آپس مین اتفاق رکھین الغرض جب بدمذہبون کی مذہب کی حقیقت کھل گئی تو اب یہ مذکور بدمذہب ہون یا ان کے سواے جو لوگ اہل سنت وجماعت کی مشہور کتابون کے خلاف بات لوگون کو تعلیم کرتے ہون یا تصوف کی معتبر کتابون کے خلاف اُن کا قول وفعل ہو اور باوجود اسکے دعوی درویشی کا کرتے ہین یا جو لوگ ایسی بات کہتے ہون کہ اُسکی سند اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابون سے دکھا نہ سکین ان سب سے بہت ہی پرہیز کرنا چاہیے اور انکی بات ہرگز نہ سننا چاہیے اور ایک بڑا دھوکا ان گمراہون کا یہ ہی کہ جب کسی سے بحث کرتے ہین تب عوام کو فریب دینے کیواسطے حدیث اور قرآن سے دلیل لاتے ہین اور عوام سے کہتے ہین کہ اللہ اور رسول کے کلام کو چھوڑ کے ہم دوسرے کے کلام پر کسواسطے عمل کرین اور فقہ دوسرے کا کلام ہی اور سب سے بڑا وسواس یہ دلاتے ہین کہ جب چارون امام برحق ہین تو ایک ہی امام کے مذہب پر اڑ جانا اللہ تعالی کی کشادہ رحمت کو تنگ کرنا ہی یعنے ایک ہی امام کے مذہب کے موافق عمل کرنا بڑی مشکل ہی آسانی اس مین ہی کہ کبھی امام ابو حنیفہ کبھی امام مالک کبھی امام شافعی کبھی امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالی کے مذہب کے موافق عمل کرین سو اس وسواس کا رد مختصر یہ ہی کہ جب چارون امام کے مذہب کے موافق عمل کرے گا اور چارونکے حکم کو برابر جانیگا تو ضرور ہوگا کہ ایک ہی وقت مین ضب کو جسکو فارسی مین سوسمار اور ہندی مین گوہ کہتے ہین امام شافعی

رحمۃ اللہ کے مذہب بموجب حلال اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حرام جانے گا تو ایک ہی وقت مین ایک
ہی چیز مین اجتماع ضدین کا لازم آویگا اور شرح عقائد نسفی وغیرہ مین اس بات کو معتزلہ کا مذہب لکھا ہی اور اسکو رد کیا ہی
اور ایسا کرنے مین مکلف یعنی عاقل بالغ خود مختار بن جاویگا اور شریعت کا مقرر کرنا بے فائدہ ٹھہریگا اور جو شخص جب
جس مذہب کی تقلید چاہے تب اس مذہب کی تقلید کرے اس بات کو جامع الرموز مین معتزلہ کا مذہب لکھا ہی اور ایک
ہی امام کو معین کرکے اسکی تقلید کو اہل سنت وجماعت کے مذہب بموجب واجب لکھا ہی اور فی الحقیقت یہ مسئلہ تحری کے
مسئلہ کے طور پر ہی کہ جیسا کہ تحری کے خلاف عمل کرنا درست نہین ہی اور تحری کے خلاف کرنے مین نجات نہین ہی ویسا ہی
جب اپنے باپ ما استاد و مرشد قاضی مفتی بادشاہ اور کسی ایک ملک کے سارے خواص اور عوام کو کسی ایک امام کے مذہب
پر دیکھا مثلاً ہندوستان کے ملک کے سارے خواص و عوام کو امام ابوحنیفہ کے مذہب پر دیکھا تب ان کی مذہب بہتر اچھی
اور افضل ہونیکی تحری دل مین جم گئی تو اب اسکے خلاف کرنا درست نہین اور اس تحری کے خلاف مین نجات نہین ہی اس
بات کی خوبی کی حقیقت کو عالم لوگ جانتے ہین عوام کو اس بات کی خوبی کی خبر کہان ایک مضمون مختصر سنیے تاکہ ان لامذہبون کے
مذہب کی حقیقت معلوم ہو کہ انکا مذہب نفس کی تابعداری ہی اور نفس امارہ انسان کا مجبول یعنی مخلوق ہی جاہ و ریاست
کی محبت پر اور اسکے دل کا سارا قصد اسی پر رہتا ہی کہ اپنے زمانیکے سارے لوگون سے بڑھ کے رہے اور بالذات
اسی بات کا خواہان ہی کہ سارے خلائق اسکے محتاج اور اسکے اوامر اور نواہی کے فرمان بردار ہون اور وہ کسی کا
محتاج نہو اور کسی کے حکم کے تابع نہو اور چھوٹے ہوئے جانورون کیطرح سے چھٹا پھرے جو چاہے سو کرے اور یہ سب کا
دعویٰ الوہیت کا یعنی معبود ہونیکا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہونیکا ہی بلکہ نفس کمبخت شریک ہونے پر بھی راضی نہین
رہ چاہتا ہی کہ صرف وہی حاکم رہے اور سب اسکے محکوم اور حکم کے تابع رہین تب اسکی دوا کیواسطے اللہ تعالیٰ نے سارے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو نبی کرکے بھیجا اور شریعت کے احکام مقرر کیے اور تابعداری اور تقلید کو فرض کیا اب
جسنے تقلید اختیار کی اور شریعت کی تابعداری کا پھندا اپنے گلے مین ڈال لیا وہ اس شرک سے بچا اس مضمون کو حضرت مجدد
الف ثانی کے مکتوب پنجاہ و دوم وغیرہ مین دیکھو سو یہ لامذہب لوگ چاہتے ہین کہ ہم کسیکی تقلید نکرین اور تقلید چھڑانے
کیواسطے یہ سب پھیر پھار کی باتین کرتے ہین اس طرح سے عوام کو اس بات کی خبر کہان کہ اللہ اور رسول کے کلام کے
معنی کا الزام قصہ ہوا اور اللہ اور رسول نے عامی کو یعنی سوائے مجتہد کے سب کو حدیث اور قرآن سے مسئلہ نکالنے سے

منع کیا ہی اور اسبات کا حکم صرف مجتہدون کو دیا ہی اور مجتہد کے سواے حدیث اور قرآن سے دلیل لانے اور اُس سے
مسئلہ نکالنے کو حرام کیا ہی اور مجتہد کے سواے جو عالم لوگ ہین اُنکو بھی یہی حکم ہی کہ جو شخص جو مسئلہ بیان کرے اور جو
حکم کرے وہ اہل سنت وجماعت کے مذہب کی معتبر کتابون سے اپنے اُس دعوے کی دلیل اور اُس مسئلہ کا جواب
نقل کرے رد المختار اور مختارات النوازل وغیرہ مین اسبات کو کھولکے لکھا ہی اور جس عالم سے کوئی پوچھے گا انشاء اللہ تعالے
وہ اسبات کو سچ کہیگا اب عوام لوگ کو کتاب سے سمجھنا بہت مشکل ہی تو عوام لوگون کے سمجھنے کے واسطے ایسی بات اِس
رسالہ قول الامین مین ہم لکھدیتے ہین کہ اُنکو یقین آجاوے اور دین مذہب کے معاملہ مین پھر کسی طرح کا شبہہ باقی نرہے اور
اُنکا دل اُس بات کو قبول کرلے وہ بات یہ ہی کہ یہ بات سبکوئی سمجھتا ہی کہ جو چیز جس دیس مین پیدا ہوتی ہے
اُسکی خوبی اور بُرائی جیسا اُس دیس والے پہچانتے ہین ویسا دوسرے دیس والے نہین پہچانتے اور
یہ بات بھی خوب ظاہر ہی کہ اچھی چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شخص بُری چیز قبول نہین کرتا اور یہ بات بھی سبکوئی
سمجھتے ہین بلکہ سارے آدمیونکی جبلت اس طرح پر آپڑی ہی کافر ہو یا مسلمان کہ جس بات کو خبر متواتر سے سنتے
ہین اُس بات کا دل مین ایسا یقین ہوجاتا ہے کہ کسی طرح سے اُسمین شبہہ نہین رہتا جیسا کہ چین کا ملک ہمنے کبھی نہین
دیکھا ہی مگر خبر متواتر کے سبب سے سبکو یقین ہی کہ چین ملک ہی اور اُس کی خبر جھوٹھ اور افترا نہین ہی اور تواتر کہتے ہین
ایسی خبر کو جسکا جھوٹھ ہونا ہرگز دل قبول نکرے جب یہ بات سمجھ مین آگئی تو اب سمجھو کہ تواتر سے خوب ظاہر ہے کہ
محمد صلعم کا دیس مکہ مدینہ ہی اور دونون مین دین کے قیامت تک رہنے کی خبر رسول صلعم نے دی ہی وہ حدیث
مشکوۃ مصابیح مین موجود ہی کیونکہ اس بات کا اقرار یہود اور نصاری ہندو مسلمان اہل سنت اور شیعہ دوست دشمن
سب کرتے ہین اور دین اسلام محمد صلعم نے ظاہر کیا یہ بات بھی تواتر سے ثابت ہی تو دین کا دیس مکہ مدینہ ہی اور
دونون پاک مکان مین قیامت تک دین رہنے کی خبر حضرت نے دی ہی تو جو دین اور مذہب دونون پاک مکان مین
جاری ہی اور دیکھا جاتا ہی اور جس طرح سے دین پر اور اپنے اپنے مذہب پر ثابت اور قائم رہنا وہان دیکھا جاتا
ہی تو جس دین اور مذہب اور طور کو وہان کے لوگون نے اپنے واسطے پسند کرلیا ہی وہی دین اور مذہب اور
وہی طور سچا اور اچھا ہی اور باقی سب جھوٹھا اور بُرا ہی اور یہ بات بھی خوب یقینی ہی کہ جو دین اور مذہب مکہ معظمہ کے لوگون
کو بطور امانت کے قدیم سے ملا ہے اُسی پر دے لوگ آپ بھی قایم ہین اور دوسرون کو بھی بطور امانت کے

پہونچادیتے ہین اور لاکھون آدمیون کو حج اور طواف کے ارکان تعلیم کرتے ہین اور اُن سے حج ادا کرواتے ہین اور
اُن کو طواف کرواتے ہین اور اِن سب باتون ہین تمام جہان کے مسلمان لوگ اُنکو امین جانتے ہین اور کوئی
اُن پر اعتراض نہین کرتا سوائے شیعون اور وہابیون اور خارجیون اور لامذہبون وغیرہ بدمذہبون کے اور اُن کو
امین کیون نجانین کیونکہ اُنکو اللہ تعالی نے ہمیشہ کیواسطے امین کیا ہی سورہ والتین مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے
وھذا البلد الامین یعنی اور قسم ہی اس شہر با امانت کی یعنی مکہ معظمہ کی اور اُن کی امانت میعادی نہین ہی
بلکہ جب تک قرآن شریف ہی تب تک اُس شہر مکہ کے لوگ امین ہین دنیا کے حاکمو نکی طرف سے جو امین ہوتا ہی اُسکی
بات حاکم اور رعیت سبکو قبول کرنی پڑتی ہی گو کہ اُسپر شبہہ خیانت کا بھی ہو اور احکم الحاکمین نے مکہ والونکی امانت کو اپنے
علم قدیم سے جان کے تب اُنکو امین فرمایا تو اب اُنکو جو شخص امین نجانے گا بلاشبہہ وہ شخص قرآن شریف کا منکر ہی
اور اسی مضمون سے مکہ معظمہ کے سارے مخالفون کے مذہب کی بُرائی سمجھو سبحان اللہ حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اب
مسلمانون پر واجب ہی کہ اس زمانے سے لیکے قیامت تک مخالف لوگ جتنا وسواس دلادین اسی مضمون سے سبکو
دفع کرین مثلاً حضرت شاہ مولانا عبد العزیز محدث دہلوی حنفی قدس سرہ نے سوالات عشرہ کے جواب مین لکھا ہی کہ
اپنے امام کے سوائے دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا بغیر تینون وجہون مین سے ایک وجہ کے مکروہی قریب حرام
کے کیونکہ یہ کھیل ہی دین مین وہ تین وجہ یہ ہی ترجیح تنگی تقوی سو اسی بات کو دلیل پکڑ کے لامذہب لوگ کہتے ہین
کہ ہم لوگ رفع یدین کرنیکے قول مین ترجیح پاتے ہین سو اِس وسواس کا ردیہ ہی کہ حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا
کسی طرح درست نہین کیونکہ رفع یدین بکرنے مین کچھ تنگی نہین ہی اور اُسکے کرنے مین تقوی ابھی نہین ہی بلکہ نکرنے
مین تقوی ہی کیونکہ رفع یدین کرنے والون کے نزدیک بھی رفع یدین کرنا مستحب ہی اور نکرنے والون کے نزدیک
رفع یدین کرنا حرام ہی تو مستحب کا کرنا چونکہ واجب نہین ہے اور حرام سے بچنا واجب ہی اس واسطے
رفع یدین کا نکرنا واجب ٹھہرا اور ترجیح پانا جو کہا سو اُسکا ردیہ ہی کہ ترجیح پانا مجتہد یا ممیز کا کام ہی دوسرا جو
اس بات کا دعوی کرے سو جھوٹا ہی بھلا انصاف کرو کہ امام اعظمؒ اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام
زفرؒ نے اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور درمختار والے نے اور دوسرے معتبر فقہانے اور لاکھون حنفیون نے خصوصاً
مکہ معظمہ کے حنفی لوگون نے ترجیح نہ پائی جنکو اللہ تعالی نے امین کہا ہی اور مدینہ منورہ جس مین قیامت تک

کی خبر حدیث صحیح مین موجود ہی وہان کے حنفی لوگون نے ترجیح نبائی تو یہ جھوٹا مفتری رفع یدین مین
اس طرح ترجیح پانے لگا بس زیادہ تقریر سے کام نہین ہر مسئلہ کا فیصلہ اللہ تعالی کے مقرر کیے ہوئے آدمیون سے
اور حرمین شریفین کے لوگون سے کروالو مثلاً وجود یہ لوگ جو نکلے ہین اور انکا حرمین شریفین مین ابتک نشان
نہین ہی انکا فیصلہ بھی اُنھین آدمیون سے اور دین کے دیس والون سے کروالو اسی طرح سے عمل مولد شریف
کے مستحب ہونیکی چھبیس دلیلین جو معتبر کتابون کے مضمون اور معتبر عالمون کے قول سے اور مولود مین جو قیام کرتے
ہین اُسکے مستحب ہونیکی جو آٹھ دلیلین ہمنے رسالۂ ملخص مین لکھکے چھپوا دیا ہی اور باوجود اسکے ابتک وہابی لوگ
دونون کو منع کرنے سے باز نہین آتے اسکا فیصلہ بھی انھین لوگون سے کروالو اور اسی طرح سے ہندوستان
اور بنگالے کے دار الحرب اور دار الاسلام ہونیکے مسئلہ کا فیصلہ بھی کروالو علی ہذا القیاس اب ایک بات اور بھی
یاد رہے کہ جتنا فساد دین مین برپا ہوا ہی سو اُنھین دجالون سے ہوا ہی جنھون نے چار مذہب کے سوائے پانچوان
مذہب اختیار کیا ہی حرمین شریفین مین ان سب فساد کا نشان نہین بلکہ پانچوین مذہب کے لوگون کو وہان جانیسے
وہان کے لوگ قید کرتے ہین اور تعزیر کرتے ہین اور اُس پاک مکان سے نکلوا دیتے ہین بس خیر اسیمین ہی کہ ہر ملک
کے حاکم لوگ جس مین پانچوین مذہب کی بو پاوین اُسکو سزا دین اور ملک سے نکلوا دین ایمان والیکو اسقدر کفایت
ہی اس خاکسار کے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کو جو لاکھ حدیثین یا زیادہ یاد تھین
اس سبب سے کسی نے کہا کہ آپ اجتہاد کیون نہین کرتے تب آپنے فرمایا کہ اب اجتہاد کرنا ایسا ہی جیسا چارپائی مین
پانچوان پایا لگانا **نصیحت** صاحب نفس کی خرابی کا حال اور اُسکی خرابی کی دوا کیواسطے نبی لوگون کے بھیجے
جانے کا حال اور شریعت کے احکام مین سے نماز خاص کرکے نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہی بغیر نماز کے
کوئی دوا ہرگز فائدہ نکریگی جیسا کہ تفسیر روح البیان مین مذکور مقام کے پہلے لکھا ہی اور لیکن نفس جو ہی سو اُسکی اصلاح کا
سبب پانچون وقت کی نمازین ہین اسواسطے کہ فرضیت نماز کی نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہی اسواسطے
کہ نماز مین تین حال کے ساتھ تذلل یعنی ذلیل بننا اور اپنی ذلت کا ظاہر کرنا ہوتا ہی ایک تو ملک اعظم یعنی سب بادشاہونکے
بادشاہ کے آگے ہاتھ باندھنے سے دوسرے رکوع کرنے سے تیسرے سجدہ کرنے سے اور نفس بن جاتا ہی
خضوع اور خشوع اور تذلل سے یعنی عاجزی اور فروتنی اور نوئی کرنے اور اپنے تئین ذلیل جاننے اور اپنی ذلت

کے اقرار کرنے اور اپنی ذلت کے ظاہر کرنیمیں انہی۔ اور باقی نماز کی فضیلت ورخیلی آیت اور حدیث اور فقہ
اور تصوف کی کتابوں سے اسقدر ظاہر ہی کہ اُسکے بیان کی حاجت نہین سو جو کوئی نماز نہ پڑھیگا وہ شخص کتنی ہی
عبادت و نیکی اور خیرات اور عمل صالح کرے گا اُس کا نفس کبھی نہ بنے گا اور یہ بات بھی بدیہی اور یقینی ہی کہ
اپنے نفس کی خرابی کسیکو پسند نہین تو اس صورت مین بے نمازی رہنا کب کسی کو پسند آوے گا اللہ تعالیٰ ہم سبکو
اپنے نفس کی اصلاح کی توفیق دے آمین اور نماز مومنون کی معراج ہی کہ اُسکے سبب سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے
[illegible] نماز اللہ تعالیٰ کی دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہی اور نماز مین اُسکے دیدار کی بو آتی
اور یہ بات کسی عبادت مین حاصل نہین والسلام

[illegible]

[illegible] سبحانہ و تعالیٰ شانہ کیواسطے ہی جس نے دین اور شریعت مقرر کیا اور شریعت کے امر
نواہی یعنے سارے مسائل شرعی کو جو فقہی اور فروعی مسائل ہین حد مقرر کیا اور اس حد سے گذرنے اور
سرکشی کرنے کو منع کیا۔ اور سارے اموراٰت کے بجالانے اور منہیات کے چھوڑنے پر استقامت کا حکم
دیا۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے جماعت کے چھوٹنے کی برائی سمجھ
مین خوب آجانیکے واسطے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکری کا بھیڑیا ہوتا ہی کہ پکڑ لیتا ہی اُس بکری کو جو اپنی
جماعت اور ریوڑ سے دور ہوجاتی ہی۔ اور آپکی ساری اولاد و اصحاب پر جو اصول دین مین سب کے سب
متفق تھے۔ **اما بعد** کتاب مستطاب مسمی بہ **ذخیرۂ کرامت حصہ دوم** تالیف لطیف تصنیف منیف محی السنہ
قامع البدعۃ۔ قدوۃ السالکین۔ زبدۃ العارفین مقتدای علماء دہر رہنما صلحاء عصر۔ وارث الانبیاء
والمرسلین۔ مقرب بارگاہ لم یزلی حضرت مولانا **کرامت علی** قدس سرہ حسب الارشاد برادر مکرم
جناب مولوی محمد **عبد القیوم** صاحب باہتمام کمترین **محمد قمر الدین** سلمہ اللہ فی الدنیا والدین اور
جناب حاجی شیخ محمد **یعقوب** صاحب سلمہ الواہب مطبع **قیومی** واقع کانپور مین ماہ شعبان ۱۳۱۳ھ مین چھپکر شائع ہوا

بقلم احقر محمد بشیر لکھنوی